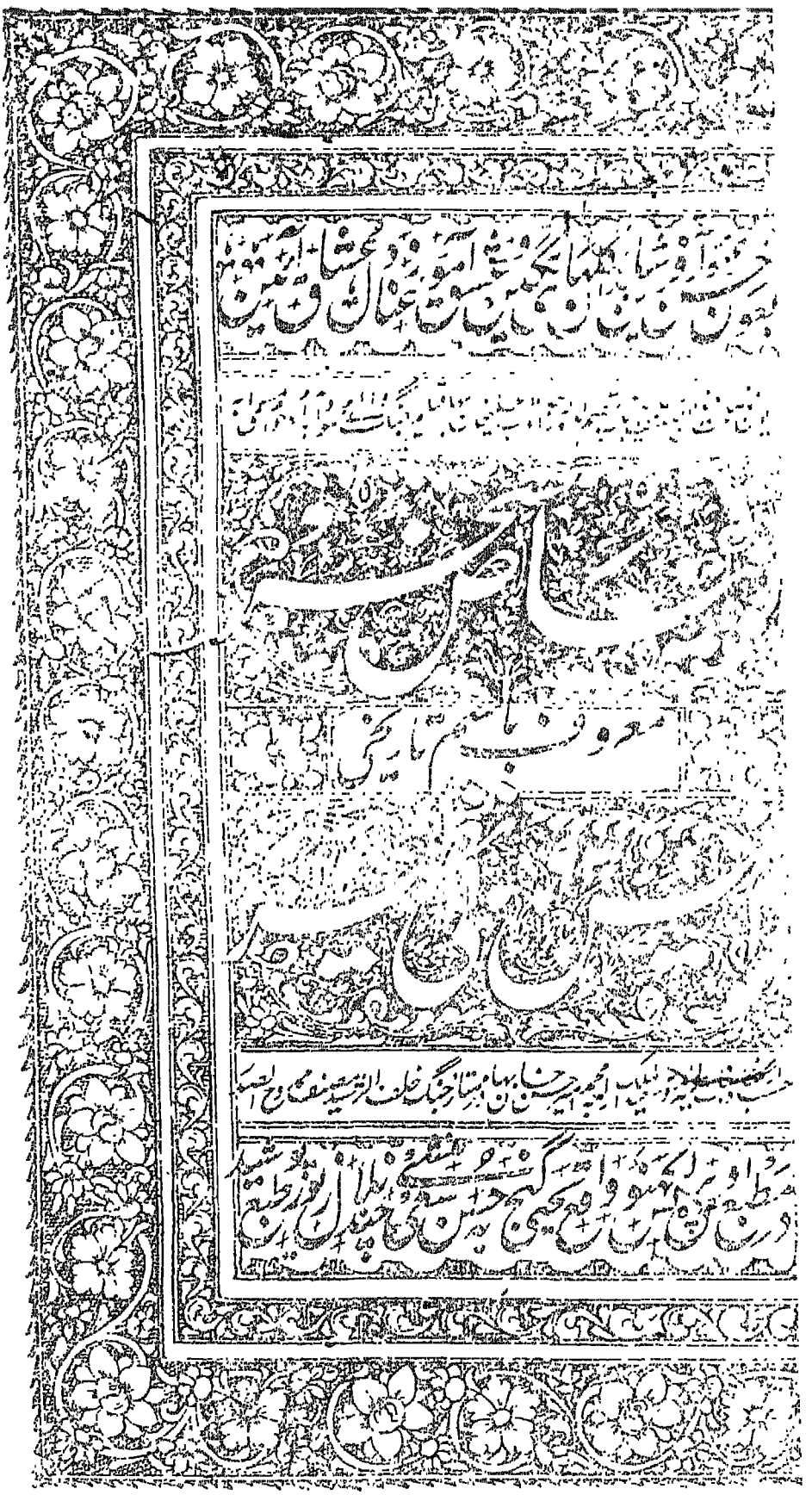

MAU LIBRARY, AMU

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر ہو لاکھ زبان سے تری مدحت کا
سنے جو بہ ہر دم کو ہو گویا تری کا

نعت حق حسن ہی خسرو نے ادا کی کا
شعر یہ بھی ہے بہت خوب تری کا

حسن اعجاز ہی ہے کام قدرت سا کی کا
لب جانبخش کو دعوی ہی مسیحائی کا

ابتدا آپ سے ہو ختم بھی آپ ہی پہ
ہیچ تا کون ہی ہمسر تری یکتائی کا

لطف آتی ہی تری چہرہ روشن کی تقریب
ہو معاملہ پہ بہت ہی تری تماشا کا

شوخی چشم سیہ فتنہ ہی ہر گوشہ میں
شوق کس کو ہی ترے آہو رعنا کا

یہ بھی بہت اغنیا ملال ہی اب
بنی سبب ہی ترے نہیں تری تنہائی کی

وا تیرے ہونٹوں کا لعل سلسلہ ملگیا زنجیر سے سودائی کا

آگیا شاخ پہ ان کے ہاتھ کا بیجات لڑگیا سنگ سے شیشہ مری سودائی کا

گل کھلایا تیری مشق نے ہاتھی پر نشین ہر زبان پر ہی فسانہ مری سودائی کا

دیوے دیوانے کی جھپی شب کی نیند ہو حرام پاس ہوتا نہ اگر یار کی سودائی کا

دیوے دیکھی مری قسمت تو انگلیں کھلجائیں کر دیا ہیں ہی اثر سرمہ بینائی کا

تیری ہی قسمت کا انداز ادا ہی تدرو سرو قامت تری تربت پہ چھتا ہی عنائی کا

نقش کفر ہوا تیری پہ جبیں کا نشاں دیر بت پر جو رہا شغل جبیں سائی کا

شانہ و آئینہ و اب ہاتھ سے چھٹا ہیں نہیں نوید نائی سی بڑھا شوق خود آرائی کا

ہی جو ہر غضب ان تیغ فزا و بجاش قطع قد پر تری جامہ ہی مسیحائی کا

تجھ رو بعد حکایت نظم کی ہیں زیر نگیں زر مضمون پہ ہی سکہ مری گویائی کا

لال لبیں کی زبان ناطقہ طوطی کا ہو بند ذکر گر ہو مری رنگینی گویائی کا

دعوی ہی چہرہ ہی مثل کو یکتائی کا دعوی ہی تیری زلف دوتا عالم میں

دم لبوں پر ہی عیادت کی تمنائی کا نزع میں شک مسیحا کہیں جانبخشی کر

قتل کس کا ہی اوس چشم کو دیکھین مستو — حکم ہی وستہ فرنگان کو سفید آبی کا

ہی نہین ست سحر طول امل ہی بی لطف
خامہ خوگر نہین اس قافیہ پیمائی کا

غلام دل سہی ہون اوس خسرو حجازی کا — فلک پہ غلغلہ مہ جبکی یہ تازی کا

بندھا جو تار شب وصل بوسہ بازی کا — دیا نہ یا کو وہ نقطہ زبان دازی کا

فروغ چاہیں اگر شعور عشق بازی کا — بسان شمع بنے غل جانگدازی کا

بساط چرخ بنی کعبتین سیاری — ہو شوق ہو بت مہوش کو زیبا تازی کا

مسیح سی بھی تپ عشق کا علاج نہو — عبث طبیب کو دعوی ہی پارسائی کا

سخن تمام نہو شام روز محشر تک — بیان کرون جو شب تیرہ کی درازی کا

سکھائی کیسی بد آموزنی یہ بیجا نے — سبق بھلا دیا یکسر نیاز و ناز کا

کبھی تو عشق حقیقی سہی متقل ہوگی — عزیز شغل ہے ارفعت مجازی کا

ہوا بدل گئی کچھ اندنون زمانی کی — نظر مین حسن ہوا قبلہ جلسازی کا

دروغگو ہین سبھتے فروغ کا باعث — کمال جانتی ہین نقطہ جعبازی کا

کھلی ہین داغ مقدس ہی بخت عیانی
دیا جنون نی خلعت ہی حق طرازی کا

نگاہ کعبہ ابرو می یار پر ہی جمے
کہ منحرف نہ کعبہ سی رخ نمازی کا

جو حیدری ہین مسمجھتی ہین کھیل صف شکنی
ارادہ شیر ہی کہتی ہین تیغ بازی کا

جو بال بال نی جبریل جو بدن پہ بندہ کی
ادا نہ شکر ہو خالق کی کارسازی کا

کرو نہ جمع کے متواتر خدا کی ہی استغنا
خدا کو نا زہی زیبندہ بی نیازی کا

سحر ہی غیرت ارژنگ چین مراد یوان
پہ اب تلک نہین نقوی سخن طرازی کا

ثمر ہدایت ہو در خیبر الدا پیدا ہوا
مظہر راہ حق امام رہنما پیدا ہوا

عاصیونکی مغفرت کا سلسلہ پیدا ہوا
میر کوثر شافع روز جزا پیدا ہوا

نخل ہی کعبہ مین معنی مصطفے پیدا ہوا
ہوگیا روشن جہان بدر الدجی پیدا ہوا

نیزان مین اللہ کی گھر قبلہ حاجی ہا لک کون
کون بیت اللہ مین تیری سوا پیدا ہوا

بو یا مین فقر کا تخت سلیمان کر دیا
ساتھہ اپنی لیکی زہد بی پیدا ہوا

[illegible] ہی ہوئی ہی ظلمت کفر و نفاق
آفتاب آسمان امامت پیدا ہوا

بحر عالم سی کنارہ کر گیا طوفان کنیم
کشتی دین نبی کو کون پہنچا پائے گا

منکشف کیونکر ہو تم پر عظمت قدرت کے راز
مصحف ناطق کو جب تک پڑھ نہ لیں پڑھ لیں گے ہم

واہ ری ہیبت کہا جب ملک حق نے قبض روح
کہہ دیا ہیبت نے تیری کام اپنا پائے گا

ذوالفقار اللہ دی بخشی تو ہاتف نے کہا
وہ بھی ہاتھوں میں کسی کے تھا سو اپنا پائے گا

جب احد میں تیغ کھینچی میان سے تیغ دوسر
قدر حق پہچان لیں گے شان لا فتی پائے گا

روی احمد تا نہ دیکھا کی نہ نسبت سوئے شمس
مبتدا ہی سے نہ تھا جو خواب فردا پائے گا

بطن مادر میں کیا آپ اللہ تعالیٰ نے سوال
تو ہمارا رب ہے سب نے بلی کہنا پائے گا

سنگ اسود بوسہ گاہ اہل دین کیونکر نہ ہو
جس نے پایا دین حق اس نے ہی بوسہ پائے گا

بولی احمد جب سنی تیری ولادت کی خبر
خانہ زاد مطلب دولت کا ہی بیٹا پائے گا

بیٹا کہتی تھی ابو طالب احمد باپ
نام حق قوت بازو ہمارا پائے گا

ہو گئی پامال بت شکن و خیبر ان
بیٹھ کر کعبہ میں بت کوئی نہ اب پائے گا

اے صبا کہنا نبی کی مدحتوں کا ہے یہ پھل
مثل حسان رکاب تیرا بوسہ پائے گا

ہی تو ولی صاحب معراج کی وا ما وکا
غلغلہ جو رو ملک مین ہی مہ با وکا

[illegible] تصرف طوق گردن نکالدیا
موم سی بھی جہاں ہو گیا فولا وکا

[illegible] آگیا
خاتمہ ہی تجھپہ ای مولا خدا کی یاد کا

[illegible]
[illegible] وکا

ہی بلا تمثیل ہر پہلو ہو آراستہ
حق ہی کیا تجھ جیسا ہی تیرا ثنا وکا

ہمپہ مع القصہ ہی عطا فضل رحمان سحر
حال مرا شاگرد ہی جبریل کی استاد کا

جب دیا سلطان عالم نے گدا را ہو گیا
اوج پہ اقبال کا اپنی ستارا ہو گیا

آپ سکندر جاہ کی در تک گذارا ہو گیا
جسکا ہر دربان چشم مین شکوہ دارا ہو گیا

پرتو خسی منور گوشوارا ہو گیا
جلوہ گہ خورشید کی پیشانی تارا ہو گیا

شب جو مہتابی پہ وہ مہ نور آرا ہو گیا
چاند کا ہیدہ ہوا اتنا کہ تارا ہو گیا

بالے کے جلوہ کہ پرتو تمہارا ہو گیا
ہٹ گئی کالی گھٹا چاند اشکارا ہو گیا

[illegible] عالم
تا کی [illegible] خانہ ہمارا ہو گیا

جب تری آنکھ زخمی دل ہمارا ہو گیا
بر چھی اون تر چھنی سگا ہو کا شکار ہو

سرمہ تم دیکھی قتل افاق سارا ہو گیا
جو ہے تیغ نگہ آج اشکار ہو گیا

چشم کا جب تیغ ابرو کو اشارا ہو گیا
دیکھنا اک دا ئین وا نیا ہو گیا

مضطرب دل سوز الفت سے ہمارا ہو گیا
گرم بیابانی تشنہ لب کنارا ہو گیا

آشنا فکنہ لہو تا رہ اشک لب بیکی گناہ
تجھ سے اتنا تم آشنا و اجنب کیا ہو گیا

ای رقیب تیرے کو خط شعلہ ویں عشق سے
آگ پڑے مہربان بوتی سے پارا ہو گیا

پھوبن نکلا جامہ باریک سے تن یار کا
آب نی ہو جو پیا آشکارا ہو گیا

[illegible]

ہر لب جا بخشش ہی سر چشمہ آب حیات
خاص اشیا نی نفس آنحضرت کا ہو گیا

کیا رگ گل سے ہی یہ خجلت تن نازک تیرو
سیب ہو آنی ہر یا پارا ہو گیا

اپنی سودا کی کا باعث ہو گئی اے شیخ
چشمہ سی نا الفت آشکارا ہو گیا

آنکھ اتنی ہی پانی چل گئی تیرے سے
چشمہ [illegible]

نا در مہ وان نجیب ارمایہ اسا تھ
[illegible]

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

[illegible] ہو گیا

آگیا روبرو جب بت خیالی کا خیال
جو گرا آنسو کا قطرہ مشک خالص ہو گیا

ہنس دیا او سنکے جو خوش ہو نے پہ میری وقت قتل
بشک گل ہر اک زخم تیغ تبسم ہو گیا

وحشت و حشت ہی خیال پا تری سودائی کا
ہر بن مو سے نکلتی ہین شرارے آگ کے

قید غم مین یہ سکہ رہتا ہون جیسا شاہد وصل
ای مہر اب گھر بھی مجکو مثل زندان ہو گیا

وہ سہی قد باغ مین جسکو مرا جان ہو گیا
پا بگل غنچہ تک ہر سرو گلستان ہو گیا

دیکھکر دم تو نکی کی کہ مری قاتل نے
سخت جانی کا مری مجھپہ گمان ہو گیا

جلگیا اوس شعلہ رو کو دیکھکر ایسا چمن
لالہ کو تپ آئی اور نرگس کو حیران ہو گیا

دیکھکر دامن ترا ای شوخ دست غیر مین
گل کی صورت چاک اپنا گریبان ہو گیا

بسکہ رہتا ہی تصور مین قد دلجو ترا
نشہ گلدستہ اپنا رشتہ جان ہو گیا

سخت دل از بسکہ دلبر ہی ہمارا ہو گیا
غنچہ تک نا کھل سکا گویا پریشان ہو گیا

خاک ہو جاتا ہی ہمکو اپنی حرماں قسمت
دل مرا سودائی زلف پریشان ہو گیا

ایک بت کیواسطے برباد ایمان ہوگیا

در مدح علی ابن ابی طالب

تو جو ہر بستان کا ابتر ستان ہوگیا

ہجر ساقی میں جو بزم سوز افروز گھر گیا
مہ باغ می آفتاب ذرہ محشر ہوگیا

رخ جو بی پردہ تا اسمی مصحف انور ہوگیا
رات پروان کا گمان مجکو سراسر ہوگیا

جلوہ فرما صبح کو تجلی پر جو دلبر ہوگیا
مغرب و مسدود مشرق خورشید خاور ہوگیا

وا نہ کی کامی تب لیا ساقی پیمان شکن
جب ہماری عمر کا لبریز پیمانہ ہوگیا

جا تا ہجر کلمہ بی جو کا وش لکا تھی
رات کو بہتر ہزار بستر خار بستر ہوگیا

آلی با بین تا ہو مشتب پچھلا پاؤں لیکر
جاگل کر خواب دیدہ پچھر اپنا مقدر ہوگیا

عمر اندر می آخطا بہ عدد ویدا بین
منہ کیا جب کہ جب عدد برابر ہوگیا

شعلہ روکی آتش فرقت نی دلا آگ تا
سینہ صد چاک سوز غم سی مجمر ہوگیا

بھی اد ظہا تعشق سوز کھ لی جو لف یا
شب فسوانہ عاشقی کا لی کا مختصر ہوگیا

شمائش سی نگاہی کی ہوئی حال سجات
جب وان حلقہ در یا خاتم خنجر ہوگیا

بوسہ کبھی شیریں سی ہوا زائل ضرب
آپ کو نا شئے شربت شہد ہو گیا

کوئی صورت اصفہانی کی نظر آتی نہیں
ہی تجھ آئینہ رو کیوں کہ نہ ہو گیا

حشر کو ہوگا گریبان گیر ہی قاتل صنم
خون [illegible] ہو گیا

وصف وہی مہر وش سی نکلتی نہ ہی نقطہ
نوبت خط شعاعی خط مسطر ہو گیا

مشکنا فی عقدہا ہی لف مشکین میں پڑے
جب کھلا جوڑا جہان سارا عنبر ہو گیا

ہجہ میں ہی دلکی کاوش سی گل جانگداز
موجی شرگان کا تصور نوک نشتر ہو گیا

سیر ہفت اقلیم کرتا ہوں جہان چشم میں
جادہ چشمہ تی مجھ تلکوں کا ساغر ہو گیا

جعل جانیکا سحر سب تنتی ایا ذہب

وصل مہ وایک شب بھی کر سیہ تو سیا

مہر جب زن افروز خندہ کا چمکا
بشل نو شیدیا دانتی چمکا

جلگیا آتش غیرت سی تیل تن
شب تسلا دو جو بنا کوشش سنہ کا چمکا

آگی مہر رخ روشن کی تو تیسکی تاب
کیا فرا تا ہوں محبی تن آتش چمکا

چشم تیر آگ [illegible]
[illegible] چمکا

شعلہ صبح چہ خورشید شفق بین دوبا
شام کو دست حنائی جو صنم کا چمکا

کہکشاں زہرہ و پروین و مہ و مہر منیر
داغ دل جبکہ تری تشنہ قدم کا چمکا

طوق سودا کی سوا چھلہ فولاد کا ہے
لاکھ بازار تری لطف کرم کا چمکا

ہوئی آراستہ جا کہن دیر شاک کعبہ و دست
نقش جب خاک پا اوس صنم کے قدم کا چمکا

بی اثر ہو گیا تسخیر کا علم کی عمل
نقش عالم میں جو دینار و درم کا چمکا

شمع رو حسن کو ہوا خانہ زندان فانوس
نور کرتی ہی جو اوس مہ کے شکم کا چمکا

ہو گئی منتج حرکی جہان سبھی نابود
عشق تیری یہ بازار ستم کا چمکا

شمع سان آہ کئی اپنی شب عیش سحر
داغ دل میں جو فانی میں سنم کا چمکا

جب ہنسا یار مری بخت کا اختر چمکا
جلوہ گوہر دندان ہی مرا گھر چمکا

داغ سی بخت دل زار کا اختہ چمکا
نور خورشید قیامت ہی مرا گھر چمکا

تشنہ کی یاد میں جس چہرہ و لب چمکا
روز محشر شب یلدا کی برابر چمکا

خال یاد اوس کی جس سایہ کیونکہ چمکا
سطح عارض پہ ترا داغ ستم گر چمکا

نور عارض سی تری کان کا گوہر چمکا
روز روشن مین ہی ذرہ سا اختر چمکا

حسن اوس مہر لقا کا جو زمین پر چمکا
ذرہ خاک ہر اک صورت انور چمکا

دُر گوش اوسکا تہ زلف معنبر چمکا
چاہ حیرت ہی کہ ظلمات مین اختر چمکا

پردہ شرم مین نور رخ دلبر چمکا
مہ کنعان ہی تہ آب تہ خاور چمکا

خرمن ہستی عاشق پہ گری بجلی سی
نور ہی ان تری بیہوشی مین جو دلبر چمکا

ناخن تیغ سی عقدہ ہی وفا الفت کا
نیچہ یا یکا جسے مرہم ہی سر پر چمکا

آگ جب سینہ کی بھڑکی تو ہوئین آنکھین سرخ
سوز آتش سی ہر اک دندان شجر چمکا

چاندنی پھیلی جو خسار پہ اوسکے شب کی
روزن خانہ ہر اک صورت اختر چمکا

حسن خوبان ہی اگر تونی جو کی جلوہ گری
تا ہی معلوم ہوئی مہر منور چمکا

کامل عشق ہوئین آنکھ جسکی نہ جھپکی کبھی
ساتھی میرا ہی وہی کوہ نہ خنجر چمکا

راست بازونپہ ستم کرکی کجونکی ہی نمود
قتل سی پہلے تری تیغ کا جوہر چمکا

طور پہ برق تجلی کو جسکے دیکھیا
شب جو تھی تین ہی یا رہی کہ اختر چمکا

عکس لعل لب دلدار ہی خورشید
دست ساقی مین ہی یا جام مصور چمکا

دل جلا تھا اس ہماری ہی چمن میں اپنا
لالہ داغ غم ہجر سے یہ چمکا

سو گیا یار تو چپکی سی تھی رات مہتاب
طالع دیدۂ بیدار کا اختر چمکا

شوخی چشم کسی کی مجھے یاد آتی ہے
مہ ہی آگی نہ فلک دیدۂ اختر چمکا

سو یا اک شب جو رہی ساتھ وہ مہ رو تو سحر
جا بہ جا ماہ کی صورت مرا بستر چمکا

جو ملو فاں اسما را بحر اشک چشم تر بہتا
نکلیاں آسمان او سین ہر سنگ نیلوفر ہوتا

او خاتے دیدۂ حسیداں ہمندل نگہ بکی بہتا
کرا ہے ہندل کی دیکھی سی فن ون ہی در سر ہوتا

نہیں خط سماتا پانے بدن میں مثل گل بلبل
جو وہ شاک چمن مہماں مرے گھر آنکر ہوتا

مگر وہ خسرو خوباں نہیں مطلق خبر ہوتا
کہ شب شیریں پہ وسکی تا ابد شیریں قمر بانی

اتھو گر تیرا نوب خاہی بات بھر ہوتا
شب وصل کی مدہ نوشی ہچی جاں عاشق بانی

کہ ہر اک سنگ سے آج تک پیدا شرر ہوتا
اکا وہ گی خوں کو بن نکو وہ کوہ کن بانی

کہ تو یاہ جیسے ابر سی ہی جلوہ گر ہوتا
تھلیا ہو سوسنی کرتی سی ہیاں جلد کا عالم

سحر لکھتا اگر وصف لب شیریں جاناں کا

سیاہی شہد ہوتی خامہ شکر نیشکر ہوتا

شعور محشر زاہی جلوہ روی پر تنویر کا
آفتاب حشر خاکا ہی تری تصویر کا

غیر ممکن ہی نظارہ روی پر تنویر کا
لن ترانی ترجمہ ہی یار کی تقریر کا

کیون نہون مداح میں اوج شاہ با توقیر کا
جو کہ ہی باعث ورود آیۂ تطہیر کا

سیمبر سنگ طلائی کا تری کشتہ ہونمین
خاک میں میری کیونکر ہو اثر اکسیر کا

سرخ جوڑی سی ہو احسن صنم قتال خلق
چاٹ کر خونی کا ٹرنا ہو گیا شنگرف کا

میری بیجرمی اور اوسکی بکھیر سنگین دلی
چشم حیران بنگیا جوہر ہر اک شمشیر کا

مہر مغاہی تری تلوار پر مجھ گواہ
محضر خون ہی مرا جوہر تری شمشیر کا

یار خوش قد کی محبت کا ثمر ہی خم دل
سرو سی عاشق کو حاصل پھل ہی شمشاد کا

راست بازونکو تواضع ہی کجونکی جانگداز
واسطے انسان کی جھکنا قہر ہی شمشیر کا

دیکھکر تلوار تیری ہاتھ مین جھکتی ہین نز
ہی مگر محراب کعبہ خم تری شمشیر کا

تیغ تیری ہی علم ہم سر جھکائی ہین کھڑی
کیا سبب اے ترک ہی اب قتل مین تاخیر کا

قتل قاصد کو کیا خط پھاڑ کر بھکوا دیا
تھا یہی پاسخ ہماری شوق کی تحریر کا

واہ ری اے جانِ تیغِ حسن ادا میں تیرے نفس
ہر دہانِ زخم سی اک شور ہی تکبیر کا

نامہ بر دم لیتے ہین میرا جو لی ہو ہی قتل
خوب اثر ہی واہ اپنی آہ کی تاثیر کا

سینہ گر سینا ہی جوڑا بہر دفعِ چشمِ زخم
خون اب صدقہ اوتارو عاشقِ دلگیر کا

خون ہو کر بہ گیا دل چشم سی اب جانی دل
ہی تسلی کی یہی سینی مین پیکان تیر کا

جسم مین پیوست ہین اپنی خدنگِ ناز چشم
ہی گمان ہر استخوان پر ترکشِ پر تیر کا

گلشنِ خلدِ عاشق پہنی جو ثوبِ بہا
گل جو ہی سو فار تو غنچہ ہی پیکان تیر کا

نور سی تیری ہوا روی مین محسود خلق
پایا ہر ذرہ ہی فی رتبہ مہر منیر کا

جو کہ ہی عشقِ عاشق کش وہ پاتا ہی سزا
خلق پر روشن ہی قصہ شمع اور گلگیر کا

جی مرا آکر غبِ صیاد عرصہ تنگ ہے
مضطرب ہی لب پہ دم احبابِ بانجیر کا

جیسہ سائی کی بہت لیکن ہوا وہ بت رام
مٹ نہین سکتا مٹانی ہی لکھا تقدیر کا

پھر کوئی دیوانہ مجنون کا ہوا قائم مقام
شور بہ پا روز و شب ہے دشت مین بانجیر کا

کاکل مشکِ فتق گریبان کر رہا ہی ضعف مین
دور دامن پانون کو حلقہ بنا زنجیر کا

زلف چھونی سی قلم کر ہاتھ مایر کاٹ لے
ہون ترا مجرم خطا پر حکم دی تعذیر کا

اس نسخہ دار و نکی جاتی ہین پر پیش و ذکر — بنگیا نقش دوسرا یہ تسخیہ کا

بھیگکر عرق سے کویے کھلتی ہی اندھونکی آنکھ — بوی پیراہن ہمکو ہے پیشہ تسخیہ کا

خط کی آنی ہی بڑھی حسن کتابی رخ کی شان — مصحف بی صنعم محتاج تھا تسخیہ کا

خط کی کچھہ روی کتابی کو تو ہی جاتب نہین — مصحف ناطق بھلا محتاج کیا تسخیہ کا

ای سحر پیش کلام ناسخ معجز بیان
ہو گیا منسوخ دیوان میر و سودا و میر

دیتا ہی طاقت جواب کو ضعف ہی پیکا — سخت ہو بتی کمان جب تہا نی پیکا

قتل کرتا ہی اشارہ ابرو بی پیکا — یہ کمان اسی ترکمان کی ہی ترا تی پیکا

دل ہی یہ پابند شوق کاکل بی پیکا — خوبی سودا کی بی ہو یا خوبی پیکا

کیون نہو پیرونکی صحبت سے جوانو کا گریز — رہتے ہین پوشیدہ جو انھو کمان میں تیر

صبح ہو کسطرح سی یا رب شب تار فراق — نالہ شب بیدار ہی جلوہ نہین تاثیر کا

رنگ ہستی عارضی ہی خاکسار ہی تجا — خاک ہی ہونا ہی بنا خاکی ہی تن اکسیر کا

پر تو مہر آب بین بھی یا کہ شیشے بین شراب — یا ہی خط آئینہ بین بھی یا ہی تسخیہ کا

جسنی دیکھا روی نورانی مسخر ہو گیا
تیری ماتھی کی لکیرین نقش ہی تسخیر کا

کہتی ہین ہم مہر خط بندگی کا ہر ورق
چین پیشانی ہی طغرا سرخط تقدیر کا

جس مرقع مین تیری روی نور کی شبیہ
ہو ید بیضا سی روشن ہر ورق تصویر کا

چرخ سی پانی جو مانگی عاشق برگشتہ بخت
ابر سی قوس قزح برسائی باران تیر کا

کیا جھڑی سبرات کی دہقان ہے پیش ابر اسک
ہی یقین روئیدہ ہو دانہ تلک زنجیر کا

سخت دل ایدا دے ہے پھولتی پھلتی نہین
دانہ روئیدہ کبھی دیکھا نہین زنجیر کا

وحشت دل نی نکالی پانون آتی ہی بہار
غل ہوا صحرا مین برپا نالہ زنجیر کا

مادر اف یار کا کا کبھی بچتا نہین
دل مقرر تریاک و افسونکی نہین تاثیر کا

ای فسونگر تیری لفونین نہین وہ ہی صبیح
بیچ مین دو سانپون کے رکھا ہی کاسہ شیر کا

جلوہ گر بخت دل سوزان ہی اخگر کی طرح
ہر ملک پر اب ہی عالم نوک آتشگیر کا

حرف ریزی زبان ہر دم ہی وقت گفتگو
مسلک گوہر سلسلہ ہی یار کی تقریر کا

حیرت تصویر ہوس آئینہ رو کی بزم مین
سکتہ وحیرت مین ہون یارا نہین تقریر کا

ای جنون منت کش طوق سلاسل کر دیا
بار اوٹھایا تھا نہ منت کی کبھی زنجیر کا

شناکی دشمن بنہون عشاق باسوز وگداز	آئی کب شکوہ زبان شمع پہ گلگیہ کا

جان دی راہ خدا مین بیعت فاسق نہ کی
ای سحر کیا حوصلہ تھا حضرت شبیر کا

نازتازہ مری دلدارنی ایجاد کیا	جسکا دل ہاتھہ مین آیا اوسی ناشاد کیا
پھر تسکین بھی زبان سی کچھہ ارشاد کیا	جھوٹی وعدے بھی صاحب نے دلاسا دیا
باغ مین یاد جو تیرے قد آزاد کیا	سرو کو بھی تری رفتار مین آزاد کیا
لب جو ہمنی جو وصف قد زاد کیا	بندہ قمری کو کیا سرو آزاد نے
فاتحہ مین بھی بھولے سی کبھی یاد کیا	ایکدن بھی کا عاشق کی داستان
ہمنی گلشن مین جو نظارہ شمشاد کیا	آپکے قامت موزون کی بہت یاد کیا
طوق قمری سی ہی ہر سرو چمن حلقہ بگوش	آپنے بندہ غلامی سی کب آزاد کیا
تو سن ناز پہ سر قبہ کیا گر غفلت	رفتنی پہ چند ہی رہی خاطر
تو ملا جسکو زمانے سے ہوا بیگانہ	خود فراموش ہوا جسنی تجھی یاد کیا
واہ ری تیری برش نام نہ رکھنی کا لیا	سرخرو تونے ہمین خنجر جلاد کیا

داغ لالہ کی جبین پر ہی غلامی کا ترے
سرو اک بندہ ہی اسی گل ترا آزاد کیا

بوئے پیراہن حمید کہ خود اک مصیبت مین پھنسا
کبھی آزردہ نہ بیٹے دل صیاد کیا

بہشت جو قید سے مرنی پی تیرا احسان
پھر مری نالہ و فریاد نی آباد کیا

جب لکھا کاتب تقدیر نی نقشہ تیرا
آنکھون سی مطلع ابرو تپہ می صاد کیا

یاد خوبان مین تلاوت سبب تسکین ہے
سورۂ یوسف سیوا سطی ہی یاد کیا

[illegible]

[illegible] یار جیا مان می سحر
آج مشاطہ نی کیا ہی مرا جی شاد کیا

سنہ چھپاؤ کی تو سامان قضا ہو جائیگا
اس ادا مین کام عاشق کا ادا ہو جائیگا

جلوہ گر گر یوسف شیرین ادا ہو جائیگا
موت کی تلخی مین مصری کا مزا ہو جائیگا

تو نہ آئیگا تو ویران بیسکدا ہو جائیگا
ساقیا دست سبو دست دعا ہو جائیگا

شوخی رفتار سی می دی جلاتا ہی وہ
رفتہ رفتہ زعم مین اپنی خدا ہو جائیگا

گر پڑا عکس دندان گلی کی لب پر
یاسمن کا پھول ہر اک موتیا ہو جائیگا

آنکھ تو مجھسی چوائیگا جو ای پردہ نشین
دیکھہ میرا راز الفت بر ملا ہو جائیگا

دست نگین پر اگر تیغ نگہ پڑ جائیگی
مرغ بسمل طائر رنگ حنا ہو جائیگا

یار کی دہلیز تک اپنی بھی کبھی پہونچیگی خاک
گر رسائی پر یہ بخت نارسا ہو جائیگا

جاتی ہی اک خلق عاشق کے جنازی کو لئی
دو قدم ساتھہ آؤگی تم بھی تو کیا ہو جائیگا

قتل کیون کرتا ہی مجکو قاتل پردہ نشین
خون ناحق گر کیا رسوا سوا ہو جائیگا

درد فرقت مین نہ ہاتھہ آئیگا گر تریاق وصل
زہر کھا لینا مری حق مین دوا ہو جائیگا

ہجر مین بیکار ہی تشخیص تیری اے طبیب
درد سر یان نام صندل سی سوا ہو جائیگا

اک نظر ہم دیکھنی آئی تھی اے آئینہ رو
یہ نہ سمجھی تھی کہ دل یون مبتلا ہو جائیگا

دیکھہ اے مشاطہ اوس کافر کی چوٹی پیچھہ تاب
بالونکا کھلنا مری حق مین بلا ہو جائیگا

نقل کی جا بوسۂ لب بہر لذت مانگا شہا
یہ نہ سمجھی تھی کہ ساقی بدمزا ہو جائیگا

طائر رنگ چمن پرواز پر طیار ہے
تو جو آیا سوی گلشن یہ ہوا ہو جائیگا

رخ سی پردہ اوٹھائیگا وہ شمع بزم حسن
مثل پروانہ دل عاشق فدا ہو جائیگا

تنغ مین جب یاد آئیگی لب تشنہ بخش یار
زہر تلخی فنا آب بقا ہو جائیگا

تا اٹھا وہ تیغ پر ہی یار کف
ٹوٹ کر دم بن تری دیکھی فنا ہو جائیگا

دم ہی کتنا ایک دم کل ہو اگر چپ بیٹھئے
تم خفا ہو گی تو ہی جان دم خفا ہو جائیگا

سامنے تیرے ہی عجب اتنا جا رونکا ہوں
قصہ عشرت ایک دن تم سے ادا ہو جائیگا

بار غم اوپر دشت ساتھ نم تھا جگر
بیستون ہر ایک پیکر سر بسر سا ہو جائیگا

سینہ پر انوار ہے کا کینہ پھر جب تیغ یار
فتح کی دم دل کا حاصل مدعا ہو جائیگا

صورت آئینہ ہو گا کیا خجالت میں غرق
تجھ سی ہو اکبار صورت آشنا ہو جائیگا

بھاگ جانگی گا پیڑ بھبکیاں جاتی رہی
دیکھ لینا ایک دم میں کیا سی کیا ہو جائیگا

جب نہ بر بنیگی قدرت سی چاہو گا کہاں
شیر کا پنجہ مراد دست دعا ہو جائیگا

خاک پاکوں ہی بہار رنگی نجف کی ای سحر
راہبر گر لطف شاہ لافتا ہو جائیگا

دیدہ اجیاہ کا دل اوٹھانے لگا
کنوئیں عشق ہمکو جھکانے لگا

عوض اشک کی ابتو خون جگر
مری دیدہ تر سی آنے لگا

اوسی مجھسی ہو نچا تھا کیا چشم زخم
فلک خون جو مجکو رولانے لگا

حنائی جو یاد آئی اوس گل کی ہاتھ — لہو چشم تر سی بہانے لگا

ہمین جا نکر فی پر و بال ہائے — وہ بت چہکیون پر اوڑانی لگا

شب ہجر جانان ہمین مانند شمع — مجھے سوز فرقت جلانی لگا

مکدر ہوا آپسے وہ آئینہ رو — ہمین خاک مین چہپ بلانی لگا

ولی حسرت آگین دیدار کا — خیال اوسکے سفر دل بتانی لگا

تصور جو ساقی کا آیا مجھے — تہی جام آنکہین کہ لگانی لگا

چہپکنی لگی چشم سے جسم فلک — وہ مہ شب جو آنکہین لڑانی لگا

تمہی جا رہی خون ہی تک رہی — خدا ہاتھ مین کیون لگانی لگا

سحر اب مرا سینۂ داغدار
گلستان کا سا رنگ دکہانی لگا

ناتوان ہو کے ہم تو تن زار ہوا — طوق گردن ہی ہمارا ہار ہوا

کیا ہی سودا ہے کوچہ دلدار ہوا — جو تہا دل ہمارا اوسکا ہوا

نہل کر لب ہی تری مغفل ہی ہاتہ — صاف دانتون ہی مجہل کہ بہ ہوا

وای قسمت کی بدی ہائی رے گشتہ نصیب
دوست اپنا جسی سمجھی وہ دل آزار ہوا

خوان کے آنسو لگی بہنے جو حسرت روئے
خندہ زن خم پہ جسے دم لب سو فار ہوا

ولکو یاد کی رخسار کا تصور آیا
روز روشن مرے آنکھو مین شب تار ہوا

ولکی زلف کی یاد آئی تو بیتابی سے
تنگ آکے سینہ مرا گلزار ہوا

سر کی جانیکا نہین غم ہے جبی جانان جہان
سر دیا جسنی تری راہ مین سر دار ہوا

خوان مشتاق شہادت کا ہوا جسمین جوش
لیے تلوار جو وہ شوخ نمودار ہوا

ولکی دل کو نہ کسی سے کبھی لگایا
نام کو نام ترا خلق مین دلدار ہوا

تیغ چب کر جو زمین پہ گری جانی کی
کیا عجب ہاتھ پہ گر رنگ حنا بار ہوا

تیر قسمت کا ایسا بگڑ خستہ سی نکلا جو تصور
روز اپنا سینہ ہر اک دیدہ خونبار ہوا

جو شب کلبہ احزان مین جو مہمان ہوا
نگہ مرا شک در روضہ رضوان ہوا

داغ دل سینہ پہ ہر گز نہین پنہان ہوا
لعل تیغ کی جگر ہی مین نمایان ہوا

لندن یا اگر یہی گلستان ہوا
دامن ہر گل مین گل شرح فشان ہوا

صبح بی پردہ جو ماہ رخ جانان ہوتا
محفل انجم کہکشاں چاک گریبان ہوتا

رونق باغ جو شبنم خرامان ہوتا
دار قمری کو ہر اک سرو گلستان ہوتا

یار کا دست حنائی جو نمایاں ہوتا
غرق خوں خون چکیدہ خورشید درخشان ہوتا

صبح بی پردہ جو وہ یار خرامان ہوتا
محضر پروانہ شمع شب جانان ہوتا

دستخط ہوتا جو دیوانہ قدح کا تیرے
صحن صحرا کا ہر اک چاک گریبان ہوتا

سد رہ شک سی بن جاتی ہی جاتا غیر
شمع رو مین جو تری طرح سی پیچان ہوتا

ہوتی مصداق مہ خسار پہ ذات انجم
شب جہین پہ تری گر حلقہ فرشان ہوتا

ہلکو کرتا جو طلب یار دم آرائش
دوسری کا نہ کہین پہ کسی عنوان ہوتا

آینہ دیدہ حیران سی کہانی اوسکو
شانہ زانخون کا نہ جز پنجہ مژگان ہوتا

شعلہ رو تجھسی اگر لوند لکانی ہوتی
داغ سر پہ عیان شمع کی عنوان ہوتا

کفر و اسلام نکھتا جو وہ نا صاف تیرے
بندہ عشق ہر اک کعبہ و سلمان ہوتا

ملتی عاشق کو تری مثل نفس عمر ابد
گر نہ یہ باب دم خنجر مژگان ہوتا

بار سر سی جو سبکبار نہ جی کر دیتا
محمل پا سی خجل قافلہ تا شان ہوتا

ہوں وہ وحشی کہ مری قبر پہ زیبا ہی اگر
آہوِ دشت کی آنکھوں سی چرا غان ہوتا

سو جہتی مجکو اگر ہی کوئی تدبیر صلا
دستِ تقدیر بھی لعلِ بدخشاں ہوتا

حوصلہ بارِ دوی غیر کو تو محفل میں
سنتی ہیں خلد میں داخل تئیں شیطان ہوتا

یار کی تمکنی کی لائق وہ تواضع ہوتی
مہر و مہ سی جو ہر اک پایہ میزان ہوتا

ناتوانی نہ اگر سایہ پا ہوتی
خانہ زنجیرِ وسلا اسل کا نہ ویران ہوتا

مسکنِ کوہکن و قیس ہوا تھا بارے
ہمسے آباد نہ گر کوہ و بیابان ہوتا

خطِ سبز و لبِ جانبخش نی مارا ہمکو
زہر و تریاق نہ کیونکر ہمیں یکساں ہوتا

بیتابِ سودائی نہ شوریدہ میں آشفتہ مزاج
گر نہ دل شیفتہ زلفِ پریشان ہوتا

سحر اکسیر ہی خاکِ درِ جانان لکھ
سر آئینہ ہی اس خاک سی تابان ہوتا

ہوس گلبدنانِ چالاکی جب کہ چل گیا
طاؤسِ شرم کھاکی چمن سی نکل گیا

وہ ترکِ سامنی جو اکڑ کر نکل گیا
اک خنجرِ ستم مری گردن پہ چل گیا

ہر چند دل ہوا صفتِ شانہ چاک چاک
لیکن نہ اب تلک تری گیسو کا بل گیا

کی شب جو اوسکی ساعد سیمین سی ہمسری
شمع زبان دراز کا اندام گل گیا

دوران تپ چشم سرمہی یان بند ہی باندھا
آبی سا باش مژگان ہی سیمان نیل ڈھل گیا

اللہ ری تجلی رخسار آتشین
سنگ مزار طور کی مانند جل گیا

تھا تیری چشم مست کا جو عاشق ای پری
دیوانہ وہ تو کی جانب صحرا نکل گیا

اب ہم صفیر سیر گلستان ہین لطف کیا
آئی خزان جمن کا وہ نقشہ بدل گیا

دانتونکی تیری آب صفا جو کھائی شرم
مثل گہر گرسیپ مین موتی پگھل گیا

دیوانہ ہر زہ گرد جو رکھا ہی میرا نام
کس ور گھر مین آپکی میسو محل گیا

جب بی نقاب آیا نظر حسن شمع رو
مرغ نگاہ صورت پروانہ جل گیا

ای مجمر حسن آج یہ گریان مضطرب
کوچی مین تیری سیل صفت سر کے چل گیا

زلفون کا عشق ہی دل پر داغ مین بھرا
طاؤس ہے کہ مار سیہ کو نگل گیا

برق صفا ہی گوہر دندان سے وقت غسل
دل ہے صدف کا قعر مین پانی ابل گیا

موتی انھین نہ سمجھو کہ مین آبی تمام
کھایا یہ زہر شک کہ اندام جل گیا

مژدہ شہید ناز کہ سقا کی سوی قبر
لیکر سیہ کی چھوارہ ہی پھل گیا

صبح وصال ہجر کی شب ہی نکل گئی
رخصت کا حرف اوسکی جو منہ سے نکل گیا

یہ آب و تاب ہی تری رنج پر کہ بارہا
پانی نگاہ جوش صفا سے نکل گیا

آہ سحر جو ہوگی شرر بار مثل برق
سن لیجیو گنبد افلاک جل گیا

رنگ مین گل سی ہی نازکی بدن سرخ ترا
غنچہ لالہ ہی گویا دہن سرخ ترا

تشنگی ہی اودا ہٹ ہی لب لعلین پر
بنگیا غنچہ سوسن دہن سرخ ترا

عشق مین کسکی ہی تو زرد و نزار ای گلفام
زعفران زار ہوا کیون چمن سرخ ترا

دود مین شعلہ ہی یا ابر سیہ مین بجلے
اودی جوڑی سی عیان ہی بدن سرخ ترا

نصف شب پچھلے شفق چرخ پر ای مہر جمال
ہوا عریان جو دم خواب تن سرخ ترا

پتہ پتہ کی تری پیچ مین لاتی ہین مجھے
خون کرتا ہی مرا پیرہن سرخ ترا

فرش مخمل پہ جو سوتا تو چبھی کانی نہ
نرم و نازک ہی یہ ای گل بدن سرخ ترا

برگ گل سی لب لعلین ہین لطیف و نازک
تنگ و رنگین ہی کلی سی دہن سرخ ترا

غرق خون لالہ صفت خاک سی اوٹھی گا سحر

سرخروتجکو کریگا کفن سرخ ترا

دل زنخدان سے جو چھوٹا زلف پیچا نہیں ہا
مثل یوسف چاہ ہی سے نکلا تو بندا نہیں ہا

سر گئی لیکن تجھے پسا دل عشق خوبا نہیں ہا
خاک ہو کر جسم ہیجان کو وہی جا نہیں ہا

اہل دنیا کو نہیں ہر گز امور دین میں خلل
کب بگاڑا پر بھلا اوراق قرآن نے ہا

ہو سکی کب رفو بس اتوا ہی دست جنون
تا تنک باقی ہے دامن جیب ما نند نے ہا

یاد تم گان وفا یار کی غمزی جو تھے
خار غم کیا کیا خلش انزا گا نہیں ہا

لا مکان تک عشق کامل نی ہمیں پہنچا دیا
کوہ پہ فرہاد اور مجنوں صحرا نے ہا

سنگباران کیوں نہیں کرتا ہی چرخ اب تفنگ
کونی تجھ گرنے میں ہا تفنگ نے ہا

وقف عالم کر دیا تو نی می گلرنگ کو
ساقیا میں خشت لب تشنہ ہا نے ہا

خاک ہو کر بھی نہ پایا چین سے بے تابیاں
کوہ با آسا میں سے کشتہ بیابان نے ہا

جز ولا تیفنط نی جذب محبت کی کشش
جا نماز پہ کیا ان کی رحمت نے ہا

پھول جھڑتی تجھ سے منہ سے نکلتے ہیں
میان تا شاخ پہ بلبل کا آشیانہ نے ہا

تن ہا پیکتا تیرے قوت کی دہ ہی ہا
موجد کر یا میان نخل بستان نے ہا

مست ہیں تیری چشم جادو میں ہم چشم ۔۔۔ جوش آب زندگی چاہ زنخدان میں ہا

خاکساری میں ملا رتبہ یہ سیر عشق سے ۔۔۔ جب غبار اپنا اوٹھا چشم حسینا میں رہا

خون دل دیا تسویر میں جانی ہاتھ سے ۔۔۔ پنجہ مرجان کا عالم سرخ قرکا میں رہا

مہر وش نے جب ہوا یا کیا زلفین سیہ ۔۔۔

دم بدم ہجر میں شب تا روز یک ہجرا میں رہا

ہے مے عشق میں مل ہی ساقی خمک عنبر کا ۔۔۔ بادہ کھینچا چاہیے فردوس کی انگور کا

ہوں اگر سرگرم وصف اوسی چھ پر نور کا ۔۔۔ جلوہ ہو یہ ہی قلم پر شاخ نخل طور کا

کشتہ ہوں تیغ تجلی رخ پر نور کا ۔۔۔ نخل ماتم پر مری جلوہ ہی نخل طور کا

شبنمائی ہی لکھوں وصف اوس رخ پر نور کا ۔۔۔ ہو مرکب اوسمیں گر دود چراغ طور کا

مہر عارض باغ میں چمکا ہی کس خورشید کا ۔۔۔ گل ہر یک کو کب عقد پروین خوشہ ہی انگور کا

وصف ہے لب پر جو حسن عارض پر نور کا ۔۔۔ منہ میں ہی جا ہی زبان شعلہ چراغ طور کا

دل ہی میں عاشق ہوں اک مہر سراپا نور کا ۔۔۔ ہی دل جانباز پروانہ چراغ طور کا

ہے مست بیخود ہوں نگاہ ساقی مخمور کا ۔۔۔ ہی دل پر آبلہ یا خوشہ ہی انگور کا

چونکہ اثر بھی خواب عدم ہی خفتگان خاک کا — نالہ پر شور تھا میرا [illegible]

دیکھکر رقص تیری کمان مین نالی کرتا ہون — پھونکنا لازم ہی ہنگام قیامت صور کا

تلخی جان کندن آسان اس ترش گوئی ہی ہے — جان شیرین ہی ہی جی کھٹا ترے بجوگ کا

خستہ جان ہجر کی لی نزع مین آکر خبر — دم بتنگ آیا ہی جینے ہی تری بجوگ کا

شعلہ عشق مین ہین داغ تن شعلہ فشان — ہی یقین جلجا ہی پھاہا ہر [illegible] کا

ہی پی حفظ صفا خال لب آتش پرست — دانہ فلفل نگہبان جسطرح

زخم دل بھرتا ہی اسکا جلوہ حسن ملیح — فائدہ بخشا نمک نے مرہم کافور کا

مانگ مین اس مشک محمر ماہ کے موتی نہین — کہکشان مین ہی یہ جلوہ انجم پر نور کا

خاک اچھا ہو ترا مجروح شمشیر فراق — شک کا عالم ہی فرقت مین شب دیجور کا

وصل مین ہوتا ہی تنگ اپنا مثال صبح فرق — جیب خیال آتا ہی فرقت کی شب دیجور کا

فاتحہ پڑھنی کو آیا قبر عاشق کیطرف — شکر ایزد کفر [illegible] بغض کا

کیا عجب گر استحالہ آب سے آتش کا ہو — ابر مردہ ہو جو پنبہ داغ کی ناسور کا

[illegible] — دیکھیا تا ہی کہ تیرے [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
نوک مژگان پہ چڑھا ہی بخت بیدار آزماتا	دیکھ لیں حق ہیں تماشا دار اور منصور کا
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

جب کیا اوس نے عرض فی خندہ دندان نما
برق سی چمکی ہوا یہ سمت کا

یا چشم یار مین ہین مرد مان چشم مست
آنسو نہین ہین یہ تو ہین با دہ ہائے گلرنگ کا

ہی تصور لکو چشم مست ساقی کا مدام
دیدہ پر خون ہی ساغر بادہ انگور کا

لی خبر جلدی کہ عرصہ تنگ ہی عیسی نفس
دم لبون پر آرہا ہی تب ہی تو ہجر کا

گھر کو تیری کیون نہ عاشق جنت المادا کہین
روضہ ان دیوار پر عالم ہی چشم حور کا

تیری رخ کی آگہی ہی شاہستہ وگولا کھا
دھوئی رضوان کوثر و تسنیم سے منہ کا

انت منی شان حیدر مین پیمبر نی کہا
ای سحر اس بات پر اجماع ہی جمہور کا

عالم ہی کشتہ ناوک مژگان یار کا
ابرو مین ہی اثر برش ذوالفقار کا

دل ہی مریض نرگس بیمار یار کا
زیبا عصا ہی سر منہ دنبالہ دار کا

کشتہ ہون تیر غمزہ چشمان یار کا
اک صید ہون کہ جس پہ دم شکار کا

آشفتہ سر ہون زلف پریشان یار کا
ہر داغ سینہ نافہ ہی مشک تتار کا

چسکا جو اشک عاشق دندان یار کا
منہ زرد ہو گیا گہر آبدار کا

رخ پہ ہین ہی جلوہ خطِ مشکبار کا
مسکن ہی روم میرے سیہ زنگبار کا

مرغولہ پہ ہو گند رجو مری شہسوار کا
ہو پنجہ دماغ عرش پہ میری غبار کا

عالم لکھون جو گلشن رخسار یار کا
کانٹہ پہ مشک ہو خلوہ صبح بہار کا

منہ جو منی ہین بوسہ لیا زلف یار کا
ہمکو حلب ہین باج ملا زنگبار کا

ہی تخت رخ پہ جلوہ خط مشکبار کا
لشکر محیط روم پہ ہی زنگبار کا

ہنسنا گل بہار ہین کھلتی ہین زخم تن
پانی ہی تیری تیغ ہین کیا آبشار کا

تیر ستمگر نکی زخمون سے جا بجا
سینہ ہمارا سنگ بنا آبشار کا

کوچہ ترے چمن ہی ہی داغ تن ہین گل
عالم ہی آنسوؤن ہین مری آبشار کا

سمجھو نہ گرد باد جو اوٹھتا ہی دشت مین
سر گشتہ ہی غبار کسی بیقرار کا

فتار کی خیال ہی تی ہین تلوے مین دل
محتاج پا ہی یار نہین ہی نگار کا

مجھ ناتوان کو کوچہ سے اپنی نہ دور کر
ہون خار تیری باغ ہمیشہ بہار کا

اے چرخ پایمال حوادث نہ کر مجھے
پیسا ہوا ہون گرد رہ چشم نگار کا

نازک کمر کی عشق نی معدوم یہ کیا
ملتا نہین نشان فنی جسم نزار کا

کسنی حنائی ہاتھ پی فاتحہ دھرا — یا قوت ناب سنگ بنا بحر کا

آیا ہی فاتحہ کو جو وہ طفل لالہ رو — گلدستہ ہی چراغ ہمارے مزار کا

کرتا ہی تیری زلف معنبر سی ہمسری — کیونکر نہ نافہ سیاہ ہو مشک تتار کا

رہتی ہی آنکھ شام سی تا صبح سو بی در — اللہ بی وفور تری انتظار کا

وہ گل نہو تو سیر گلستان ہی جانگزا — دندان مار بوا نہ ہے آزار کا

ہر شاخ گل ہی سانپ تو پتی زبان مار — غنچہ صرف نگاہ ہین پیکان خار کا

آتا ہی کوہی جو ہین نوی قیب پیر — کیونکر نہو ابا شب ہجر بلا کا

گل نقش پا ہی غنچہ قالین فی تمام — نظارہ ابا فتہ ہی سیر بہار کا

بن تیری سیر باغ عقوبت ہی دم بدم — ہر سبزہ پر زبان ہی مار سیاہ کا

پانی مین طرفہ آگ لگائی شریر نے — سایہ پڑا جو چشمہ پہ تاک سنگ کا

ننگ حباب شعلہ جوالہ ہے تجھ بغیر — تا [illegible]

تمام ہوا یہ چوتھا دیوان بحمدہ تعالیٰ

ہی خامہ دوسرے مین اشروع انتظار کا

ا الٰہی بہ جانِ جہاں فتنۂ نو نہ خیز کا
ثمرہ خود نفی نہ ہو سایۂ سرو و بید کا

اثر تو دیکھ کہ بت کے فریبِ چشمِ جادو کا
کہ سحر سامری غمزہ ہی اوس کافر کی ابرو کا

بہانا ہی ہے تیری کاکلِ مشکیں کے خوشبو کا
مناسب ہے اگر جوڑی کو کہیئے نافہ آہو کا

بتِ تابندہ ہی نافِ عنبر بو کی بو کا
بتِ خورشید کی آگی ہی چکارا نافہ آہو کا

کہ اوس کافر کی سر بنواتے کا پرکالہ
نہیں یہ کھیری پریشاں یا دھواں ہی شعلۂ رو کا

کشاکش ہی نہ اوس چشمِ خواب بیکی کی تا
اسی عجائبِ پازاوہ سی عوی ہی جادو کا

نہ ہو جب دیدۂ اہلِ ہنر بینا قدر کی تا
کہ رشکِ جامِ جم ہی صاف کاسہ اپنی زانو کا

سیہ اوس کی نگہ ہر مژہ اوس کی نیچی
کبھی خالی نہیا یا طائروں سے دامِ گیسو کا

نہ نکلی طبعِ اہلِ ہنر سے کبھی تہ
ہلالی ہی لقب قاتل تری شمشیرِ ابرو کا

تہ محرابِ ابرو چشمِ جاناں عین کعبہ ہی
بعینہ سنگِ اسود خال ہی اوس بت کی پہلو کا

ہوئی نہ شبنم اگر تک اوس عنبر زلف کی
بنا ہر گوشوارہ ای ہمنبر دستہ شبو کا

نہ نکلے آفتاب اوس کی زمیں پر نور دیکھو تو
بنا تارِ شعاعِ مہر ہر اک بال گیسو کا

جو اوس کی یاد میں رکھی اوس سر عنا سے
کہاں ہو سامنا لالہ نمی کی آتشیں خو کا

دکھا کر زلف و قد سنبل سی اور بھا سر سی اڑا
ملائی آنکھ نرگس سی دہان غنچہ پر تھوکا

نظر مین ہین جو کان حسن کے سلک در دندان
در افشان ابر تر گان ہی بندھا ہی تار آنسو کا

اسی حیلی سی وکون بعد مدت یار آیا ہے
سحاب چشم نہی کہدون نہ ٹوٹی تار آنسو کا

تجھی کیا آینہ کی ہی بھلا اسی جبین جا ہت
کہ خود صورت نما ہر آینہ ہی تیرہی انو کا

تیرہی دانتونکی الفت مین بس چھپ چھپکی دتا ہون
درنہ مون ہیرا ہی پر پوشیدہ نہ تھا در آنسو کا

تلا وہ مہر اوج حسن تو بخشا شرف ایسا
کہ رشک ماہ کامل بنگیا پایہ ترا زو کا

سر مژگان ہی ہر دم خون کے قطرہ ہی ٹپکتی ہین
کھٹکتا ہی جگر مین خار مجھ بسمل کو گلرو کا

نہ دی تو خال سر مہ کا تہ ابرو بت بیدا د
قیامت ہی اگر مسکن ہو کعبہ مین ہندو کا

ہر اک مصرعہ ہو خنجر دلکو اور ہر بن نشتر
بندہی جس غزل مین مضمون تیرے دگان ابرو کا

تلمذ کی ہی کیا حاجت بنا زان الفت کو
سبق پڑھتی نہین ہی کوئی مضمون گو کو کا

مہینا بھر اسی سی ایک پر مہتاب گھٹتا ہی
کہ شاید ایک دن ہو شا بہ تیرہی ابرو کا

نہ کی انجام پر آغاز الفت مین نظر مطلق
گیا دل ہاتھ سی آخر متحیر ہیمات مین ہو کا

سجدہ کیا شیخ نے ملاقی مسلمان ہوا — برہمن ہندوی خال یار کا ہندو ہوا

چشم و خال غبغب میں سمی جبکہ ہم پہلو ہوا — نافہ آہوی چین ہر حلقہ گیسو ہوا

جسکا اسد رجعی گل سنبل گیسو ہوا — گوشوار کان کا بسکر گل شبو ہوا

ہی قیامت عمر جسکا قامت دلجو ہوا — مطلع خورشید محشر مطلع ابرو ہوا

دیکھا اک بوسہ مرض چشم کا کھویا جنون — ہلل اعجاز لب جانبخش سی جادو ہوا

اور چیدا اوس لعل شکوں کی طرف اللہ شوق — آہ شعلہ بار کا شب ہر شرر جگنو ہوا

عین رحمت میں جو آیا رہی تشنا کیا — بنگیا اخگر جو آنکھ سی آنسو ہوا

عطر گل سی کم نہیں خسار رنگین کا عرق — کان کا تپا برنگ برگ گل خوشبو ہوا

ہجر میں اس بن ہی وحشتا سیہ خانہ مرا — روزن دیوار رشک دیدہ آہو ہوا

پھنسگیا دام محبت میں دل وحشی سر شت — حلقہ گیسو کمند گردن آہو ہوا

ملگیا آغوش سی وصل جانبر جبکہ ہی — آہ ہمدم اشک مونس دم بدم پہلو ہوا

ہوگیا اہل صباحت کا چراغ عقل گل — بزم میں شب جلوہ گر جیب پیکر تو ہوا

نور عارض نی بنایا کان کے بالون کو چاند — صبح کا تارا گلی میں یار کی جگنو ہوا

ہا بنظارہ ہی یان وابستہ ہی تا نفس
رشتۂ جان ہا نین یہ بھی ہوا

کیون نہ افزون حسن و مدان کو کرے ہی کے یخ
ہین خوبی بالگرو نجف ہین ہوا

ہر شکستہ پا کا ہی افتادگی ہین دستگیر
قوت بازو و دلدا کا بازو ہوا

ہر الہیکل کا دل ہوا آزاد عشق انجام کا
جب سے ہین دل آخر ہو کر یا چاک پیرہن ہوا

جو سپاہی ہی کمند و تیغ سی کھتا ہی شوق
ہی سجاوا کہ جو عشق ہو کا کار زار ہوا

ای سحر شوق نجف ہین جنبش آرمان ہا
جسم لاغر ہو ہوا در نجف آسمان ہوا

عشق دہان تنگ صنم دلنشین ہوا
مختقا اس شیا ہین ہا مکین ہوا

مہمان ہماری گھر جو وہ مہ جبین ہوا
صحن و مکان ہا ہین فلک چار بین ہوا

آنکھون کو نور بخش جو روی حسین ہوا
حلقہ ہوا ہے پشمہ کا مہ بین ہوا

پرتو فگن جو مجھ سے جمال حسین ہوا
آئینہ کسب نور سی ماہ مبین ہوا

رونق فزا جو بام پہ وہ مہ جبین ہوا
صحن و چمن جلوہ گاہ روی ہین ہوا

مرقوم بسکہ وصف قد نازنین ہوا
خامہ بزنگ شاخ ترہا سمین ہوا

ماہ ان جو رہن دوش پہ زیب نشین ہوا
مانند مہ خلق مین مہر مبین ہوا

کہتا ہون خال و خط کی کتابون کی شرح حسن
دانای رمز عشق ہوا نکتہ چین ہوا

بیتاب مہر الفت کا بیتابی کو فلک
مائل جو خود فروشی پہ وہ مہ جبین ہوا

سمجھا دہان گور کو مین نام آژدہا
دل کو خیال زلف جو زیر زمین ہوا

شیرین آب خضر ہی تلخی سے ہے
دہان جو وہ مسیح دم واپسین ہوا

ہر گہ نہ دیدہ نظارہ گلشن ہی دل کو خار
ہمراہ باغ مین جو نہ وہ نازنین ہوا

بیتابی کا بجز تو دانتون کی عکس سے
ہر سنگریزہ غیرت در ثمین ہوا

کہتا ہے جو کہ مطلع ثانی کا ہے صفت
ہر حرف مشک برگ گل یاسمین ہوا

[illegible] کہ مبتلا تو الف کو سودا نہین ہوا

[illegible] کہ بیتاب بام پہ زہرہ جبین ہوا

ناقص ہے نعت گر کہ مین اہل صفیہ
عشق صنم ہی کامل ایمان و دین ہوا

آئینہ جمال حقیقت مجاز ہی
مین فیض قرب بت سے خدا کی قرین ہوا

شیرین آب زندگی مدعی سخن
خال سیاہ لب سے مگس انگبین ہوا

دیکھی وفا و مہر تبان جہان ولا
ابتو مرا سخن تجھے عین الیقین ہوا

کسکے عتاب چشم کو خرم شکار ہی
زاغ کمان چو خوت ہی گوشہ نشین ہوا

تسخیر شہر شتر بھی لازم ہی ای سنجر
ملک زمین بوسم تو زیر نگین ہوا

کہاں ہی اک بیاض نور اور خورشید ناطق کا
کیا کہ ہی گریبان کو ستارہ صبح صادق کا

مسیحا سے نہین ممکن ہو اور درد عاشق کا
طبیب ذکر کیا بقراط و جالینوس حاذق کا

جنون چاک دامن کا داغ الفت نور افشان ہی
کہ یون چاک گریبان ہین ہو جانا صبح صادق کا

خط و خال و چشم و زلف و خم و چوگان و گوی و میدان و داغ
خوش آئی خاک نظارہ یا حسن شفاق کا

جلایا یار نے الا برق شوخی جس طرف دیکھا
اثر ہر چشم نگاہ گرم مین پایا صعوبت کا

ہر اک ذرہ بنا کو کب فروغ مہر عالم تاب
گمان گرد سوائے پرتو ہی نور صبح صادق کا

نپایا برگ عیش و بار حسرت باغ عالم مین
نتیجہ یاس و ناکامی ہی یان امید و اثق کا

زلیخا نام یوسف پھر لی دیکھی اگر اوسکو
جہان مین سرد ہو بازار مہر مہربان سابق کا

ہو شہد نازسی شیرین کے جی فرہاد کا کھٹا
کرے کیا لیلی سی مجنون دل بحر عدد اوسا مشتاق کا

تصور مین ہی ابرو خیال خط ترے ہی کیا بی کی
ہوا ہی خط نسخہ اندرون کنز الدقائق کا

ق

دکھا کرتا ہی جی شاکر و خونریزی عاشق کا
خیال زلف نداں مین ہی ام شکل روز و شب
نمک زخم جگر پر ہی سپید صبح صادق کا
تحریر اغ دل پر ہی سیاہی سب کے مشک افشان
کہ اس پردے مین قائف ہی تنعم خوب خوراق کا
الہی خرقہ سالوس زاہد پارہ پارہ ہو
گل نرگس مین عالم ہی بعینہ چشم عاشق کا
بندھی ہی مکھ مین جو بی بی ہی ہی حیرت
مٹایا نام مین نے ای جنون عشاق سابق کا
مکالا نام مشتاقان سالک اونے دفتر سے

سحر سی ہم تخلص اوسکا پہلی ہو پہ کیا چمکے
عیان ہی فرق روشن صبح کاذب اور صادق کا

جب بی نقاب چاند سا رخسار ہو گیا
تارا ہر ایک روزن دیوار ہو گیا
جب بہر سیر راست قد یار ہو گیا
ہر فاختہ کو سرو چمن زار ہو گیا
روشن بیان جلوہ رخسار ہو گیا
مطلع غزل کا مطلع انوار ہو گیا
جب خط سبز رخ پہ نمودار ہو گیا
سرسبز اور حسن کا گلزار ہو گیا
وہ غنچہ لب جو مائل اغیار ہو گیا
مجروح خار رشک گل زار ہو گیا

ساقی بغیر بادہ کشی خواب ہو گئی — سنو کوتہ ہم سے خانہ خراب ہو گیا

شب او سکو پاکی خواب مین جو بھی — سویا ہمارا بخت مقلب ہو گیا

شیرین ہن کے ہجر مین ہی تلخ کام جان — وال رفتہ رفتہ زیست بھی یہ

کافر اگرچہ عاشق بیداد ہو گیا — اب ہو گیا مسلمان جو بت سبہ بنک بند

گلزار حسن بلبل دل کی پر خار ہو گیا — وحشت مین آگئی جو خ حوروش کی یاد

اب ہو گیا رشک خلد و فردوس ہو گیا — اللہ ری ہجوم صبیحان ترک چشم

اخگر ہر ایک مخت ژال ہو گیا — منقار کبک ہین سر مژگان خونفشان

نالہ ہر ایک برق شرر بار ہو گیا — باران ہی جوش اشک گھٹا دود آہ گرم

بارش سے مین شاک برگ حنا ہو گیا — جوش بکا سی پردہ ہر اک میرہی آنکھ کا

مہلک غم فراق کا آزار ہو گیا — دو صورتین شفا کی ہین ہو وصل یا وصال

وال میرا امتزاج زیست بھی بیزار ہو گیا — عیسی نفس کے عشق مین ازبسکہ ہو ان تلخکام

گلدستہ داغون سے بدن لالہ زار ہو گیا — گل کھائی سارے جسم پر او سد گل سی جا بجا

زنجیر وطبق زلف کا ہمتا ہو گیا — اسکو قید سی ہی چھڑائی تو جھوٹی دل

جوشِ جنون مین سر کو جو پٹکا ہی جا بجا
اب لالہ زار دامنِ کہسار ہو گیا

سینہ لیا ہی تشنہ اپر و نی چاک چاک
مژگان کا تیر دل ہی مرے پار ہو گیا

یار رو مثلِ کاہ ربا رنگِ رخ مرا
کاہیدہ مثلِ کاہ تنِ زار ہو گیا

انبس ملا ہی خاک مین عشاق کا اہو
گلگون غبار کوچۂ دلدار ہو گیا

تا راجِ ملکِ دل کو جو آیا فسونِ عشق
دم مین لوائے عقل نگونسار ہو گیا

بیمارِ چشمِ یار کا اللہ ری زورِ ضعف
اب آنکھ کھولنا بھی مجھے دشوار ہو گیا

ہنسنا سوال وصل پہ کی شب نہین نہین
انکار مین کنایۂ اقرار ہو گیا

آغوش سی جو وہ بتِ گلرو جدا ہوا
ہر ہڈی کا رخنہ حلقۂ زنار ہو گیا

معنا سب کے جھوٹی عدو ان سے کیا خطا
یہ اتفاق تو ہمین سو بار ہو گیا

دونون ہاتھ سی مین سلسلۂ عشق کس طرح
دل مبتلائے طرۂ طرار ہو گیا

بس چشمِ اشکبار کی تاثیر دیکھ لی
رونا غبارِ خاطرِ دلدار ہو گیا

سینہ مین آگ سوزِ محبت نی دی لگا
اب شعلہ ریز دیدۂ خونبار ہو گیا

مین بھی سحر جہان مین کسی برق طور کا

موسی کلیم طالب دیدار ہو گیا

دود دل سوز جہنم شب ہجراں ہی گھٹا
برق سوزاں جا ہی تقاطر سرشکاں ہی گھٹا

بھیگے بال اور سنی پچھوڑی مجھی کھلا دیکھا
تازہ تر ہی تماشا کہ وہ افشاں ہی گھٹا

ظلمت اور سنگی ہی جہانگیر آنکھ تھی میری
کمتر از مرد پاک دیدہ گریاں ہی گھٹا

شعلہ روپن تری ہی برسات جلاتی ہی مجھی
ہی شرر برق بلیداں وہ پریشاں ہی گھٹا

پان کے لاکھی نی بخشی ہی مسی کو زینت
شفق شام ہی گیا وہ سیہ پوشاں ہی گھٹا

ہجر جاناں مین سیہ پوش ہی اور روتا ہون
بجلی ہی آہ و فغان ہی گو شبستاں ہی گھٹا

اوس سہیلی مینی وش نی نقاب اولٹی ہی
کیا عجب جوش گریہ وہ طوفاں ہی گھٹا

کس سیہ مست کا دیکھا مسی آلودہ دہن
غرق بحر عرق شرم ہی گریاں ہی گھٹا

سلک مژگان کا تری عکس ہی برق تاباں
مہ وش سایہ گیسو ہی پریشاں ہی گھٹا

برق انگشت تحیر ہی حضور دنداں
ہی برو لعف بیاں اور وہ پیشاں ہی گھٹا

چشم گریان ہی سحاب آنکھ فغان ہی گرج
شرر اشک فشان کی تپ داماں ہی گھٹا

کسکے بالون کا پڑا عکس جو یہ گیت ہی
آج لگتا ہی نہ گل کا گل خنداں ہی گھٹا

لفظ آ ملی مگر دیکھی ہی کلی کی چٹک — برق بیتاب ہے لرزاں ہی گریزاں ہی گھٹا

بحر ہی کاسہ یک کف دیدۂ گریاں کے حضور — اور دریوزہ گر پنجۂ مژگاں ہی گھٹا

سر پٹختا ہی ہی نالہ پہ ستونوں کا — چمن آرای جہاں بہ تنک باراں ہی گھٹا

خندۂ برق ہی یا نشتر خونیں مری جیب و دہن — کلفت اگیں صفت شام غریباں ہی گھٹا

آب جاں بخش صنم پیرہن مسی کی دھڑی — آب حیوان کو چھپائی تہ داماں ہی گھٹا

خاک کی نشو و نما کی تجھی ہتی ہی تاک — گردن بادہ کشاں پر ترا احساں ہی گھٹا

تو نی بخشی شب فرقت کی سیاہی کو جلا — رشک ظلمات مرا کلبۂ احزاں ہی گھٹا

سحر اکثر ہی سیہ کاروں کی ہمت عالی
سبز ہی کشت جہاں منبع احساں ہی گھٹا

مہر شاکی سو شرق پھر ایا اولٹا — صبح اوس ماہ نی منہ سی جو دوپٹا اولٹا

چشم و رخسار صنم رہزن ایمان جو ہوے — دیر کعبہ ہوا زاہد نی مصلا اولٹا

جان جان جبکہ مری پہلو سی تم اٹھکی چلی — دل ہوا سینہ مین بیتاب کلیجا اولٹا

سو گیا صحن چمن مین جو وہ سرو گلرو — قمری نسیم سحری نی یہ کھلایا اولٹا

زرد ہو گل ہوا نرگس کی ہوئی آنکھ سفید — پھول سی منہ سی ہوئی شبنم کا تر ہو جانا اولنا

اچھا ہوتا نہیں ہمارے تری آنکھوں کا — یہ وہ جادو ہی کسی پر نہیں چل جانا اولنا

الفت پردہ نشین ہی جو چھپائی منظور — آگی لب تک بے پہنچ نہ ہی لانا اولنا

بلکہ قیس میں کچھ جذب کا ہوتا جو اثر — ناقہ لیلی کا سنجد پہ نہ آنا اولنا

ایکشی فرقت ساقی میں ہوئی مجھ پہ حرام — شیشہ ساغر ہی پڑا دیر ہی سیدھا اولنا

سیدھی باتوں کا جو ٹیڑھا ہیں دیتے ہو جواب — کچھ نہ ماضی ہی ہیں دستور تمہارا اولنا

بخت برگشتہ نے اک طرفہ اثر دکھلایا — گھر تلک جا کی مری یار پھر آیا اولنا

ایک سیاپشت و شکم اوسکا ہی شفاف لطیف — ورنہ صاف آینہ دیکھا نہیں سیدھا اولنا

غیر کرتی ہیں خطا ہوتی ہو اپنوں ہی خفا — یہ نکالا ہی بنا آپ نے غصہ اولنا

راہ گھر کی مری کتر اکی نکل جاتی ہیں — پھیر کھاتی ہیں مگر چلتی ہیں سیدھا اولنا

آپ بی مہر ہی وہ ماہ مگر مجھ سی مدام — بیوفائی کا لکھا تا ہی مہینا اولنا

جسطرف ہلگئی ابرو ہوئی اک خلق شہید — نیچہ کاٹ ہیں کمان ہی سیدھا اولنا

کیوں نہو اہل دول کو ہی زر خام شوق — زر کو دیکھو تو نظر آتا ہی زر کا اولنا

شاعری کا نہین دعوی ہی سحر کو لیکن
نظم کر لیتا ہی مضمون کوئی سیدھا اولٹا

کیا تذکرہ دوا کا دیکھا اثر دعا کا
غم ہجر دلبر یا کا پیغام ہی قضا کا

دل ہی شہید ابرو بہتی ہین لال آنسو
کیا دیگا خونبہا تو اس لعل بی بہا کا

مذ آلہ ابرو واللیل سطر گیسو
مقصد ہی گردن و زلف والشمس والضحا کا

سینہ پہ داغ غمکی ہجر بتان ہین چمکے
ممنون نہین صنم کی احسان ہی خدا کا

بی دخت رز کو مستی حضرت آب بخشے
بچتا ہی کب وہ ساقی رندون نے جسکو تاکا

زیبا ہی ماہ پیکر تاری ہون جامی گوہر
بنوائین آپ یورخورشید کی طلا کا

سر سبز غنچہ یارو کیا پیش سیمبر ہو
اک مشت پر ہ اسکو دعوی ہی کیمیا کا

دلکش ہی سطر گیسو موزون ہے بیت ابرو
ایمان ہی مصحف و اوس ماریہ لقا کا

کبر و غرور عابد ہی بی ثبات و زائد
زہد و ریای زاہد ہی نقش بوریا کا

زاہد نہ بول ایسا تیرا نہین اعتبارا
بت کو کیا جو سجدہ مجرم نہین خدا کا

قامت ہی وہ قیامت خورشید حشر صورت
فتنہ ہی پیش خدمت فتار حشر زا کا

دل زلف سی لگا نا کالی کا ہی کھلانا
ہی موت کا بہانا اور سانپ پلا کا

یاقوت لعل خنداں سلک گہر ہیں دندان
پنجہ ہی شبک مرجان محتاج کیا حنا کا

شب زلف تا ری فشاں ابرو ہلال خنداں
آئینہ ماہ تابان رخسار پہ ضیا کا

دیکھا جو آنکھ بھر کی پھسلی قدم نظر کے
چہرہ پہ پیسمبر کی کیا جوش ہی حیا کا

شمشاد قد ہی رخ گل لب غنچہ زلف سنبل
پروین ہی بی تا مل ستہ ری قبا کا

زیبا ہی بدر سیما گرماہ نو ہو کنٹھا
ہی غیرت ثریا بستہ ری قبا کا

عنبر ہی سا ما بدبو او مشک خون آہو
گو لا تی بو ہی گیسو احسان بی صبا کا

حیرت سی آ شنا ہون تصویر بنگیا ہون
مقتول بی معما ہون کس نے شہید کیا کا

دل مین ہی تو سمایا آنکھون مین تیرا جلوا
اللہ ت نی کیسا گھیرا ہی گھر خدا کا

ہونٹون پہ دم ہی میرا جنسا مسیح زیبا
ایجان مصحفی ہی تیرا یہ وقت ہی دعا کا

کشتہ ہی عالم بکمان ابرو کی تیر نا کا
چینچ تلک شہرہ ہی تیری کمان اندا زی کا

شہپر بازا جل ہی پر خدنگ نا کا
مرغ جان ہی صید تیرے ترکش اندا زی کا

بدرہی ہر نقش پا اوس مہر چرخ ناز کا
چاندنی بہی نام ہی اک فرش پا انداز کا

دیکھنا بہی جانسوز ہی اوس شمع بزم ناز کا
روکش پروانہ ہی دل عاشق جانباز کا

کب ہی یہ ہنگام ای شب مسیحا ناز کا
دم لبون پر آرہا ہی عاشق جانباز کا

کسنی کی سیر چمن جو اوڑ گئی بلبل کی ہوش
برگ گلبن پر گمان ہی شہپر شہباز کا

قتل کرتا ہی نگہ سی یار زندہ بات ہے
ہی کبہی جادو کا دعوی اور کبہی اعجاز کا

دفع بیماری آنکہون کی ہوتی ہی صعب قرب
عیسی لب کو عبث دعوی ہی کیون اعجاز کا

سن فرقت سی ضعیف اسکا ہی اپنا دل
طبع ہو ناساز اگر لی نام کوئی ساز کا

چھپ رہی تار رگ جان ہی مضراب ادا
دل کہا دیتا ہی کھٹکا یار کی آواز کا

خون عاشق گردن عاشق پہ ہی اسی طرح
خونبہا واجب نہین پروانہ جانباز کا

پامال رقص مستان ہون شہید ناز ہون
ولجا ہون شمع رو کی شعلہ آواز کا

نامہ بر پہونچا ہی کیا نامہ مرا محبوب تک
بخت برگشتہ ہی دشمن عاشق جانباز کا

باندہ دون بال کبوتر پہ اگر مکتوب شوق
قطع ہو بازو سی شتہ قوت پرواز کا

ہی کوکا شعلہ ہی تن لاغر ہی پتلا ضعف کا
دل پہ جادو چل گیا کس شمع رو ہون ساز کا

ہی زبان تنگ غنچہ زلف سنبل ہے گل
نازبو سبزہ ہی اوس سرو سراپا ناز کا

شعبدہ پرداز صورت سازہی چشم خیال
پردہ دل بنگیا ہی پردہ غیب راز کا

مصرعہ برجستہ قدر فرد ہی کیا اوسکا ذکر
سایہ اک موزون ہی مطلع میرے شعر دراز کا

پیستا چلتا ہی دل ہر گام پر زیر قدم
حشر کا ساہی بپا ہی اوسکی رفتار ناز کا

نقش پا ہی یا رسی نیا ہی تعویذ رضا
پایمال اوسکی ہوا قبا نکی اندازکا

کچھ بھی ہوتا ثیر اگر اہی دودہ دود جگر
کرتی ہی منہ کالا آہ سینہ تفتہ گداز کا

عشق تا زلعنتی ہی بیٹھا ہی پاس دل
ملا زم بنکے یا رہی میرے پردہ ساز کا

دلمیں پیوستہ ہین تیر نازکی پر گرہیان
مرغ جان کیوان پر وا ہے قفس پرواز کا

چٹکیون پر ہی اوڑاتی فندق نگشتہ یار
پیستا ہی دل کبھی عالم حسن اوسکا ناز کا

تم بتاتی ہو ہوا جسکا ہی یار انفت کا رنگ
ملا زم رنگ حنا ہوا دخل کیا پرواز کا

چٹکیان لیتی ہی اوسکی نقش رنگا رنگ
جنبش نبض حزین ہی جو تمنی پرواز کا

حق بجانب تجھی ہی پیچ و تاب تیر
آدمی دیکھا نہین ایسا دل ناساز کا

ابر تا کشیا ہی گریہ
کیسے نقاش کرشمہ نقش حیرت کا

دشت وحشت میں ترے قد موزوں کا خیال
بید مجنوں پہ گماں ہوتا ہی سرو ناز کا

عشق یا رخ پہ کلہ میں نی موزوں نا ہی گلہ
کان کا پردہ ہر اک پردہ ہی گویا ساز کا

خط نکالا یار نی سر سبز کشت حسن ہے
زہر ہی عشاق کو انجام اس آغاز کا

مدتی تھا قیامت بیت ابرو تھی
حاشیہ خط نی لکھا تازہ کتاب ناز کا

تیہ ہی یوانی کا راز کون کہتا ہین مشکل سا
راہبر ہی سلسلہ زنجیر کی آواز کا

کیون نہ چون سرو اب اتنا بنے گرمے
مرغ آتشخوار ہون مین شعلہ آواز کا

پردہ دار الفت ہین کیا بتا ستم عشاق پر
ای دل ناداں عبث دعوی ہی اس سانے کا

بنکے پروانہ فدا اس شمع رو پر ہو گیا
جو صلہ دیکھا سحر تیری دل جانباز کا

عشق ابرو مین ہی دل خمی شمشیر جدا
یاد مژگان مین جگر ہی ہدف تیر جدا

قتل کرتا ہی کوئی اور کوئی تشہیر جدا
جرم الفت کی نہ مانہ سی ہی تعذیر جدا

کیی تن سی بہت اسی بت بی پیر جدا
قاتل اب ہاتھہ سی کر قبضہ شمشیر جدا

سبب بیت ہی انظار سخن جانکاہ
آنکھون سی ہوتی ہی کب یار کی تصویر جدا

ق

کالیان دی کی بھی دونکو بھلا دیتا ہی مسیحا سی لب یار کی تقریر جدا

تیری بیمار کی ہی عیسی گردون کو فکر ہر سحر پیش نظر رہتی ہی تدبیر جدا

کاسۂ مصر مین ہی شربت دینار بھرا کاغذ زر شفق مین ہی طباشیر جدا

سا منی تش سخن خط مین ہی لکھتا دشنام سب سے تقدیر جدا سب سے ہی تحریر جدا

سنگ در پر تری گڑا ہی رہا تک ماتھا کہنہ الواح جبین ہی خط تقدیر جدا

تیری یوانی فی زمانہ مین مجانی ہی ہیوم شور ہی غل کا جدا نالہ نجیر جدا

طرفۃ العین مین زاتی ہین گلان فگار گرچہ یہ زخمی کبھی ہوتی نہین تیغے جدا

وصل کی فکر ہین ہجر ہی اسکو منظور اپنی تدبیر ہی ہی خواہش تقدیر جدا

طوق منت نہین گردن ہی بڑھایا اوسنے اپنی گردن ہی ہو کیا طوق گلوگیر جدا

مدت مدت نی اسنے جو جھکایا مجکو طوق گردن ہی نہین حلقۂ زنجیر جدا

تیری مارک کا ہی مشتاق جراحت دان ہی خلق ہی تشنۂ آب دم شمشیر جدا

ہجر پیش ہی مین جان جہان ہی ہی وصل جسم ہی سیتی کو اب کیتی ہی تقدیر جدا

بسمل اوسکا ہی مشتاق جمال اکیلا اور نہ تا قاتل کا بھی تیر جدا

مطاقاتِ خود تا بحکو بنین طفل مزاج — کر دیا یار جوان ای فلک پیر جدا

زخم دل پر مری ہر روز نمک پاش ہی دھوپ — مشک افشان ہی جدائی کی شب تیر جدا

آفتاب اوس سے ہمدم کب ضیا کرتا ہی — مہر سی چہرۂ روشن کی ہی تنویر جدا

آرزو ہی کہ رہین لازم و ملزوم مدام
نہ سحر سی ہوا آلہی کبھی تنویر جدا

نہ کم نیگا غم ہجر یار سونی کا — عبث خیال ہی اسی چیز زار سونی کا

طلائی پر تو رخ سی ہی تنگ زلف سیاہ — ہر ایک بال ہی گویا کہ تار سونی کا

نگاہ نیچی ہی عکس کف نگارین سے — کہ خاک زیر قدم ہی غبار سونی کا

خزان کو دخل نہ ی باغ حسن مین ای سرو — شتاب کہان سی پتا اقتدار سونی کا

خیال ہتا ہی شاید وہ خواب مین آجاوی — یہ ہی سبب ہی کہ بستر ہی تہا رسونی کا

پلنگ مجکو پلنگ درندہ ہنجا ہی — جو ہو خیال شب ہجر یار سونی کا

نہیں ہی کہ شب تنگ طلائی جانان — اوڑہیگا خاک سی میری ہی تہا رسونی کا

نہا کی تو نی بنایا ہی چشمہ خورشید — ہی آب حوض کہ پانی ہی یار سونی کا

دلیسو روٹھہ کی لواب مین چھپہ رہیگا نہین — نکالو مجھپہ دل ہی غبار سونی کا
عزیز و جاگو جبتک یہ مین کھلی آنکھین — کہتا چشمہ نہ ٹوٹے گا تار سونی کا
گلیمین ڈالکی باہین تو منہ پہ منہ رکھدی — ضرور ہوتب شب ساتھہ یار سونی کا
مین جاگتا ہون بھلا یہ کوئی مروت ہے — ارادہ کرتی ہو تم بار بار سونی کا
بنالین اہل امارت عمارت زر و سیم — مگر بنے گا نہ ہرگز مزار سونی کا
یہ تیرہی چنپئی رنگت نی شرمسار کیا — کہ منہ سفید ہوا ایکبار سونی کا
کہان دوپٹی کی تیری مہم رہتی ہی یار — ہمارے ان مین کھستا ہی ہار سونی کا
کہو نہ تم کہ نہین سوتے ہم بھی شب تجہ بن — بجھا ہی آنکھ مین اتنا خمار سونی کا

نہ نیند آئیگی تا صبح ای سحر شب ہجر
خیال شام سی کیجے ہزار سونی کا

دیکھنا قسمت مین اپنی شب وصل تارا تھا — وقت رخصت دم نکلتا تو جبلا پاک تھا
مائل صید افگنی جب وہ بت سفاک تھا — مرغ جان شب بستہ تہ تراک تھا
ہجر مین کل کو قرار ای احت جان خاک تھا — جو شب وقت تھا گریبان مین دامن چاک تھا

پردہ مینا سی باہر آتی ہی ہیں مے اوترا
دختر رز پر بسکہ مدت سے لگا تاک تھا

صحت مسموم الفت تجھی منظور آیکو
ورنہ عیسی تھی وہ لب خال سیہ یاں تھا

یاد وایامی کہ جب ابر بہار سی تھی ہمکنار
دلکو کچھہ ہر گز نہ خون گریہ افلاک تھا

آب آتش ناک سی دل جلکی ہوتا تھا کباب
سباقیا بن تیری لطف بیکسار می ناک تھا

کیا نزاکت ہی آئی رات بھر گرمی سی نیند
گرچہ شبنم کی وہ گل پہنی ہوی پوشاک تھا

کیہ رن بچھاتی دیکھا اوس ماہرو کو بیحجاب
ہین کتان کی شبکو کیا پہنی ہوی پوشاک تھا

کیون ہو جرید سد کی مرقد مین میری لحد
تا کتابعد از فنا بھی ہین قفس سوتی تاک تھا

ہجر مین حسن سی پانی ہوا خون جگر
جوش ہو فان امراہر دیدہ نمناک تھا

کیون سحر دیکھی نہ باغ خلد مین صبح بہار
جیتی جی وہ جان نثار صاحب لولاک تھا

اپنی کوٹھی سی جو وہ دلبر رعنا اوترا
تا حرم کعبہ سی ہین سمجھا کہ مسیحا اوترا

تن سی سر پاکی کوچی مین ہمارا اوترا
دوش سی ہا جو منزل پہ ہین پہونچا اوترا

شب کو مہر رخ جانان سی نقاب اوٹھی جب
مثل شمع سحری بدر کا چہرا اوترا

آج کسی رخ پر نہ ہوئی ولی ہی نقاب
ماہ کا منہ طلب آتا ہی جواب اوترا

رخ پر اوس شوخ کے جو پڑی ہی جھنجھلا
تن خورشید ہی تاشا مہ لرزا اوترا

واہ ری جوش ترا کہ دہ نہ منت لف
بوجھ ہی شانہ کی اوس پا شانا اوترا

تن لاغر کو مری چاہی ہی بابا کیونکر
مخلد وی ذال کو نی ہو جو دوپٹا اوترا

چشمہ حسن پر اسی پانہیں خط سیاہ
نشہ بنگ غلط آلیب ذیا اوترا

کونسی جان ہے تری کٹوا نگاہ کی نقاب
نہ قلم سی تری ویسی کاجو نقشہ اوترا

حیرت حسن پہ وی سی پڑی ہی آنکھوں کی
بیحجابی مین بدن سی جو دوپٹا اوترا

پگھلی ضعف سے ہم نقش قدم کی صورت
قافلہ منزل مقصود کو پہونچا اوترا

خون کو جی مین تری ہی یاد مانند ہوا
سرخ ہو رہا ترا ماں عنا

گو بہت عشق نے سمجھا نے کیونکہ جھنجھلائے
مہ ہی لیکن تری چاہ کا سودا اوترا

سر کٹا تن سی تو بہتر ہوا عاشق کا یار
تیغ کی گھاٹ سی ہی عشق کا دریا اوترا

ہجر ساقی مین ہوئی بادہ کشی خواب و خیال
طاقہ پہ سی کبھی بھام نہ شیشا اوترا

کھانا ہی کت ہی جو پہنے کبھی پھولون کے ہار
کھائی سنبل کر یا نی شانا اوترا

آج ہالہ نظر آتا نہیں مہتاب کے گرد
مہر دشمن کان سی شاید تری بالا اوترا

نقش کی جا لب شیریں کا مجھی بوسہ دے
ساقیا منہ کا مزا ہی مزی اوترا اوترا

طرز رعنائی اور اسکتا ہی طائر بس کوئی
کبک سی کب تے ہی رفتار کا چھپا پاتا ترا

نیک بد مین ہین پیری نی سحر دی تیز
بشب بسہ ہو گئی تب نشہ ہمارا اوترا

تجھ سی نہ اور ہمنی کبھی بیوفا سنا
تعریف غیر کی سنی اپنا گلا سنا

شرح عتاب یار نہ تو قاصد سنا
بیمار ہجر کو نہ پیام قضا سنا

کہتی ہو تجھ سا آدمی دیکھا نہ تھا سنا
کیا تمنی میری جان ابھی دیکھا ہی کیا سنا

تعریف نے ہر خشک لبی زاہد سنا
رکھتا ہی بوریا کی ترا بوریا سنا

سودا ہی اک کریم سی بازار حشر مین
واعظ نہ ہو کہ قصہ روز جزا سنا

ہی جان لب مریض تمنای گفتگو
دشنام تین جا کی ای بت ناآشنا سنا

جاتا ہون جہان سی ای وای غربت بحال زار
اہل وطن معاف ہو میرا کہا سنا

پایا سوال بوسہ لب پر جواب تلخ
کیا مین نے بد زبان کہا تو نی کیا سنا

غیرت سی اوڑ گیا رخ لعل مین کا رنگ
تیری لبون کا وصف جو امی نے سنا

سنتے ہو سب جہان کے قصہ کہانیان
لیکن نہ درد دل کا مرے ماجرا سنا

بی رحم تھا مگر نہ رہا ضبط یار کو
رونی لگا جو حال مری موت کا سنا

مین نی کہا جو قصہ درد شب فراق
بولی کہ یہ فسانہ تو ہی بار ہا سنا

رکھی ہین موت سنگ جانان کیوا سنے
کھانا نہ بد یون کو مری امی ہما سنا

کہنی لگا مین حال دل زار تو کہا
سر پھیر گیا خموش ہو بس بد سنا سنا

تم بی سبب جو باتین سناتی ہو بار بار
کچھ میری بھی زبان سے برا یا بھلا سنا

انصاف گر کرو تو یہ کچھ ظلم کم نہین
کرتی ہو باتین غیر سی مجکو سنا سنا

اتنی نہین مجال سحر کی ہو دی جواب
ہان ہان حضور آپ نی جو کچھ کہا سنا

باغ مین جام بکف ہر گل خنداں آیا
مژدہ اسی بادہ کشان موسم باراں آیا

وہ سہی قد جو پی سیر گلستان آیا
خلل ہوا قمریون مین مرغ خوانان آیا

جانفزا لالہ لب پر خط ریحان آیا
خضر فرحان طرف چشمہ حیوان آیا

ایک حالت پہ نظر بحر و بیابان آیا
اس برس ابر لیے جیب میں طوفان آیا

شام کو جب مری گھبرا کے تہ دامان آیا
صبح کا صاف نظر چاک گریبان آیا

قصد بارش پہ جو ہی ابر بہاران آیا
نہیں دیکھا ہی مری اشک کا طوفان آیا

ہوگا اب گلشن خوبی میں نیا رنگ بہار
بہر وقد کی گل رخ پر خط ریحان آیا

انتظار خط قاتل میں یہ محویت ہے
تیر آیا تو کہا قاصد جانان آیا

سنگدل واہ ری پاداش جنون الفت
آیا جو طفل صفت ری سنگ سی دامان آیا

دردمندوں کو تاسف تری مقتول پہ ہے
زخم پیکان سی ہی انگشت بدندان آیا

دانع چیچک کی نہیں مصحف عارض پہ ترے
ختم آیت کی نشانی ہی نمایاں آیا

ق

ہی دم جان شکنی وعدہ خلافی تا کی
دم لبوں پر مرا اے عیسی دوران آیا

قطع کر ڈال کہیں رشتہ امید وصال
تنگ جینی سی ترا غمکش ہجران آیا

اک جہان لیکی چلا نقد دل و جان عزیز
خوب فروشی پہ جو وہ یوسف دوران آیا

ناخدا ترس ہے سنگدل ترسائی
رحم عاشق پہ نہ تجکو کسی عنوان آیا

بیکسی پر مری سب اپنی پرائی روئے
ہاتھ ملتا ہوا ہر گبر و مسلمان آیا

وائے خورشید قیامت ہی تو نامانی صبح
عشق ہمزاد یہی حشر کا سامان آیا

تیر باراں سی بھی فرقت میں ہے بدتر بارش
ہلکو کیا کام اگر موسم باران آیا

ہی یہ تقریر و یا سحر ہی یا ہی اعجاز
جو گیا ہو کی ترا بندۂ احسان آیا

رتبہ حیدر کرار کی منکر ہیں جو لوگ
اسی سحر کیا وہ نہیں قائل قرآن آیا

ہجر کی شب نالۂ گر آتش افشاں ہو جائیگا
تا بحشر گردوں تو مجمر آسماں ہو جائیگا

برق وش کاغذ جو پرزے تیرے حیراں ہو جائیگا
محشر داماں قیامت تک نہاں ہو جائیگا

طوطی خط کا لب رنگ جب مگساں ہو جائیگا
خضر سبزہ و لب جوئے ریستاں ہو جائیگا

وصف ابرو جب ادا و قد و بیاں ہو جائیگا
آشکارا ہو بہ تیغ زباں ہو جائیگا

یار و گلشن جو وہ سرو خراماں ہو جائیگا
سبزہ و شمل سایہ سبز نہاں ہو جائیگا

وہ تمنا برنج تین ہو گا اگر گریباں
سبزہ و باغ و بہار و یستان ہو جائیگا

شرم سی شے سرد ہو کر غنچی ہو جائیگا دل
نامہ بر گفتگو نظم تپاں ہو جائیگا

ہمسہ ہی کا گر ترتیب جو الہوس کو ہی خیال
نخوۂ قاتل سلامت امتحان ہو جائیگا

اشک آہ آتشین کھلائیگی جوش اثر
گل زمین ہو جائیگی خاک آسمان ہو جائیگا

نالہ پہونچائیگا بحر زندگی سی جلد پار
کشتی عمر رواں کو بادبان ہو جائیگا

چشم طوفان زا جو دکھلائیگی اوج جوش اشک
موج پر غلطان حباب آسمان ہو جائیگا

دسبدم آنکھ ہمین ہے اگ جو طوفان سر
جسطرف رخ پھر گیا دریا رواں ہو جائیگا

جب سبکروحی ہو فیض حاصل ملی معراج عشق
غم نہین کاہیدہ جسم ناتوان ہو جائیگا

مثل برگ کاہ مجکو ہر خط موج ہوا
بھر اوج بام جانان نردبان ہو جائیگا

خود فروشی پر ہی مائل یوسف ہر دل عزیز
زخ کالای محبت اب گران ہو جائیگا

ابتدا ہی اور سحر مشہور ہی جادو طراز
رفتہ رفتہ شاعر معجز بیان ہو جائیگا

دخل اپنی نظم مین نہین ممکن جسود کا
شیطان کو چرخ پر نہین بار صعود کا

دیکھو شگوفہ سبزہ خط کی نمود کا
طرہ ہی گرد شعلہ کی ہالہ ہی دود کا

موسم ہی وحی یار پہ خط کی نمود کا
نیرنگ ہی دورنگی چرخ کبود کا

کفر انحراف ہی جسم ابروی یار سے
بندہ مقر ہی کعبہ کی جانب سجود کا

کاوس کیطرح سی وہ گرتا ہی منہ کی جل
لڑتا ہی چھ نکلتا ہی پانی ہنوز کا

غرہ عبث ہی ہستی ناپایدار پر
آخر تو ایک ہونا ہی بود و نبود کا

اعلی کو نفع دست فرومایہ ہی نہیں
پہونچی کب آفتاب کو پانی ہنود کا

طینت جو پاک ہو تو نہیں عیب جو بات
مریم پہ افترا نہ چلا پیٹ یہود کا

سودای زلف سرمہ سے جب تک ہی دم بدم
عاشق کو کیا خیال ہی زیان و سود کا

ساقی مدام شیشہ می کی ہی پیروی
مستی میں مشغلہ ہی کوئی وجود کا

کاجل بنا ہی دیدہ حوران خلد کا
رتبہ تو دیکھنا مری آہوان کی دود کا

تیرہ ہی رخ حبیب پہ خط جلوہ گر نہیں
مسکن ہوا فرنگ حبش کی جنود کا

عالی ہمم کو منفعت ایسی نہیں پسند
نقصان غیر ہو جو سبب اپنی سود کا

رخ سی نہیں ہٹاتا ہی نضوان کو شمع رو
شعلے سی قطع سلسلہ تو ہی دود کا

کر دی اشارہ ناخن ابرو سی غنچہ لب
ہو جا ہی طور عقدہ دل کی کشود کا

دشمن اگر جہان ہو تو کب ہی تحرکہا
کافی فقط ہی فضل خدا ہی ودود کا

بے پیر نہیں ہوتا جوان ہو ترا ہونہیں سکتا
ہم پہلو خورشید نہ ہما ہو نہیں سکتا

چاہو جسے مارو جسے جی چاہے جلاؤ
کیا تم سے بتو نام خدا ہو نہیں سکتا

مرجان کا طرح لال بھبوکا ہیں تری باتیں
سرسبز کبھی رنگ حنا ہو نہیں سکتا

سیرت بھی بڑا حسن ہے یا صوت ہو نے کیا
تصویر سے ہو ناز ادا ہو نہیں سکتا

کب تک بزبان دوست بکی آتی ہی شکایت
ہم سے کبھی دشمن کا گلا ہو نہیں سکتا

نیکی میں ملک ہے تو بدی میں ہی ابلیس
کیا حضرت انسان سے بھلا ہو نہیں سکتا

رخ طائر دل کا طرف کوی صنم ہی
کعبہ سے پھرے قبلہ نما ہو نہیں سکتا

دل عشق خط سبز میں افسردہ ہی اے خضر
یہ مزرع تر مردہ ہرا ہو نہیں سکتا

تدبیر سے رد ہو نہ سکی کلفت تقدیر
حیلہ سپر تیغ قضا ہو نہیں سکتا

ہیں عاشق و معشوق بہم لازم و ملزوم
جوہر یہ عرض سے ہو جدا ہو نہیں سکتا

ای عیسی جانبخش ترا تشنہ دیدار
دیکھی طرف آب بقا ہو نہیں سکتا

جانبخش عتاب دہن یار ہے اے خضر
سرسبز تہ آب بقا ہو نہیں سکتا

گر ہاتھ لگانے نہیں دیتی ہو مرے جان
کیا دور ہے بوسہ بھی عطا ہو نہیں سکتا

بچتا نہیں تاکا جسے قاتل کی نگہ نے
یہ تیرِ نشانہ ہی خطا ہو نہیں سکتا

وہ دشمنِ جانی ہی محبت کا برا ہو
ظاہر میں بھی ہیں اس سے رضا ہو نہیں سکتا

جنجال ہوا دامِ ترنّم کا لف کا صیاد
ایسا ہی پھنسا دل کہ رہا ہو نہیں سکتا

دل غنچۂ تصویر بنا عشق نے تیرے
یہ عقدہ اجل سے بھی وا ہو نہیں سکتا

لب بند ہیں اللہ رے ہیبت ہو کی حالت
ہونٹوں ہی میں وا ہو کے جدا ہو نہیں سکتا

کیا انس ہی مجکو مرضِ عشق بتاں سے
خالق ہی علاج اسکا شفا ہو نہیں سکتا

کیا نام کیا عشق کا بدنام زلیخا
محبوب سے آواز جدا ہو نہیں سکتا

کہہ بیٹھے ہی ولطف شبِ ماہ ہی ساقی
پر پی کے گزک پوسہ روا ہو نہیں سکتا

اپنا یہ عقیدہ ہی سحر غیر ہے اللہ
بندہ کا کوئی عقدہ کشا ہو نہیں سکتا

دل شوق شعلۂ رخسارِ دلبر اڑ گیا
شب ہو گئی پردۂ رخسارِ دلبر اڑ گیا

سینہ میں جسکے ہو تری آتش فرقت کی لہر
قطرہ سیماب تھا بیتاب ہو کر اڑ گیا

طبع غلطیں مخمر تھی مجھی مانند تیغ — راست بازی کا مگر دنیا سی جوہر کر گیا

میری خون گرم سی شکلہ بنی جب تیغ تیز — صورت آئینہ ہر جوہر چمک کر آ گیا

میرے خون کی طائر رنگ حنا کو پر دیے — مرغ بریان جامی حیرت ہے کہ کیونکر اڑ گیا

تا در گلشن آئی گلگشت کیا جب وہ گل — طائر رنگ حنا بس ہم کی شش در اڑ گیا

جب لکھا تیرا ہی دل کو تو فرط شوق سے — خود بخود نامہ مرا بنکر کبوتر اڑ گیا

جستجوی مہر دش یعنی کہ میری خاک کا — ذرہ ذرہ کر تک شب تاب بنکر اڑ گیا

رنگ رخ کو پر ملی ہیں اوس پری کی ہجر میں — جب ہوا کچھ دل چھدا منہ سی کلا فر اڑ گیا

شہرہ پر حسن بلاحت نے اکا گھر گھر اڑ گیا — دیکھ کر آیا وہ آئینہ رو پردہ نشین

آنکھ میں بلتا جو جنبش تک تیرے فگن اٹھا — نسر طائر ہو کی بیتاب آسمان پر اڑ گیا

سحر سی تیرے دکی مرغ زرین فلک — بال و پر خط شعاعی سی لگا کر اڑ گیا

وہی رہا ہے خنجر کی کہ جھی سنگلاخ — کیا بیش کا خنجر قاتل سی جوہر اڑ گیا

ہو نہ بیچ — تھا جب تیرا — حیاں کا آرام اے حسن صبور اڑ گیا

اسی پری میں تھی جو تیرا دیا کی جست و خیز — چڑھ گیا دم جس سی ہر شیر بادصر اڑ گیا

دیکھکر کوچہ مین مجکو نازسی اوسنی کہا
کیون پڑا رہتا ہی تو یان کیا گیا

قید الفت مین ہمون مثل طایر رشتہ پا
گر پڑا فوراً او جھکہ دو قدم گر کر گیا

تھا ہوای شعلۂ رخسار مین گرم طپش
آہ کی ہمراہ دل مانند اخگر اڑ گیا

جلوۂ رنگ صبیح مہر وشان دیکھا جو رات
چہرہ سی نور قمر کا فور ہوکر اڑ گیا

شب جو ابر موی مشکین مہر عارض سے ہٹا
عنبر سارای شب کا فور ہوکر اڑ گیا

ناتوانی نی یہ کاہیدہ کیا مجکو بسحر
جب ہوا آئی تو مین ہمراہ بستر اڑ گیا

بگڑا ہی کچھہ ایسا وہ ستمگر نہین ملتا
مین اوسکو جو ڈھونڈا ہون تو ہرگز نہین ملتا

چہرہ سی کبھی ماہ منور نہین ملتا
ایک اوسکی نگہ تیغ ہی خنجر نہین ملتا

تدبیر کرو لاکھ مگر زر نہین ملتا
کاوش ہی سی بخیہ زر مقدر نہین ملتا

ہون ہجر مین بلبل ہون جدائی کی تپش سی
جل جل کے ہوا ہون پہ رسائی نہین اوتک

جیجو ن کسے قاصد کے رسائی نہین اوتک
ہر پر نہین ملتا ہی کبوتر نہین ملتا

نسبت جو تری کاکل مشکین سی ہی رکھتے
اب مشک ختن کے مہون بھی عنبر نہین ملتا

اب نام کو بھی شہر میں پتھر نہیں ملتا

دریاے محبت کا شناور نہیں ملتا

دو دن بھی مہینوں کبھی گھر پر نہیں ملتا

بہیات فلک خاک میں جلکر نہیں ملتا

مجنوں کو تو ہی اب کوئی رہبر نہیں ملتا

ہی خار کہ وہ شاخ گل تر نہیں ملتا

دل بر میں تڑپتا ہی کہ وا بر نہیں ملتا

اک عاشق صادق مبتلا پھر نہیں ملتا

کیا اور کوئی آپ کو زیبا نہیں ملتا

صاف آینہ رکھتا ہی کہ پتھر نہیں ملتا

حق بین نہیں ہوتا کوئی جوہر نہیں ملتا

کہدی سخن سخت بہ تیور نہیں ملتا

مدت ہوئی لب تشنہ اب آبِ خضر نہیں ملتا

اوس گل کی سوا کوئی کسیکا نہین طالب
ایسا کہان گلستان مین کہین نہین ملتا

رکھین سر شوریدہ کو ہم پانون پہ کسکے
عالم مین کوئی آپ کا ہمسر نہین ملتا

کیون سوز نہان دل کو جلاتا ہی ہمارے
وہ شوخ جو اغیار کی چھپکے نہین ملتا

ہوتا ہی جہان یہ دو بہر ایک اوس مین
چیتون ہی مری فتنہ عجب نیند نہ سونا

اتنی ست جنون ہجر مین کی دامن شب چاک
ہیہات گریبان سحر گر نہین ملتا

انصاف طلب کس سے کرین ہون یہ تباہ
دنیا مین کوئی صاحب جوہر نہین ملتا

دیکھی چاہی ہو کس عاشق ناکام کا
منہ کھلا ہو آج قاتل تیغ خون آشام کا

پست ایسا ہی مرا بخت نا فرجام کا
عرش جلوہ گاہ ہو جیسے کسی بدنام کا

طبع عالی کو جو ہی اوج معانی کا مدام
وہ نشان نقش ہی ہر ثانی عنقا نام کا

نشین لیا ہو تصور یہ مبتذل کا
یہ ہی کعبہ ہی لیا کہ ہی صنم خانہ کا

دل بنا ہی مرا ہی سینہ و مخزن کلفام کا
ہی یہ بیت الحزن یا بیت الاحزان کا

بانہ دیا غیب سے یہ مجھ سی مضمون کو
آج خط ہو گیا ہی صحیفہ ہی الہام کا

کھل گیا کہ حقیقت ہے اس بت کی عنایت کا
بلی کمند و سر و بان دیکھا تماشا بام کا

جلوہ ابرو کی ہے مسجد میں نمازیوں کے درمیان
حسن چمکا ریزہ جوہر ہے تیغ کی مصمام کا

ہے یہ عاشق جو پیدا ہو موحد ہو جائے دور
حرف و یک جنبش زبان تو ہے ہمیں اوم نام کا

آفتاب بہ ہے ارسی ہے تیرہ بخت
جو ہی مانند نگین دنیا مین ہو یا نام کا

ہو چلا آتا ہے خط پر زلف اوس خسی پر
صبح کا بھولا نہ آیا وقت پر شام کا

پھر چمن مین زیر سلسلہ ہائی لف ہے
مرغ زرین فلک کیا صید ہے اس دام کا

آج اوج بخت سی ہے عرش پر اپنا دماغ
ہو گیا معراج زینہ اوس صنم کے بام کا

پیش دا لاگر دش چشم صنم نی دل مرا
کیا کروں شکوہ جفای گردش ایام کا

مختلف بگلون مین رخ پہ نور ہی صبح بہار
دونون جانب ہی برابر فاصلہ و شام کا

مرتی ہین یا رخ و کاکل مین اوجہان شکن
کب تلک وعدہ ہیگا روز صبح و شام کا

تلخ کام زندگی ہی نی خبر جلدای مسیح
ہو چکا ہی کام تیری عاشق ناکام کا

تبسم شوخ نی ایسا گرایا آنکھ سی
کوڑیون سی نرخ ارزان ہو گیا بادام کا

مردم بیمار تھا ہی ہین عصا بادام کا

زلف کی لٹ آگئی جب چشم مست یار پر
نرگس بیمار کا بیمار ہے

روح پرور کیوں نہ ہو اس قاتل کے ہونٹوں کا کلام
جانفزا ہی زہر ہے لیکن تلخی بوشہد کا

ایک عالم نرگس بیمار کا بیمار ہے
ہاتھ میں پیمانہ ہے جس کی طرف دیکھا ہے

زلف میں تیری پھنسی ہم پہلی چھپی اور لوگ
طائر دل کھا گیا ہے دانہ اور دام اور

تیر نی لفنوں کی کشاکش نی کیا ہی دم خفا
صید لاغر جان بوجھ کر ہے

متصل اعجاز ساقی سی ہین شمع و آفتاب
ساغر مینا ہے

دیکھکر تصویر اپنی بڑھگیا اوس بت کا ناز
ہاتھ شل کلک مصور کا ہے

ہی بہار گلشن عالم تو اسی کے دم سے
بوستان پیشین یا خلد حسن

زلف سنبل چشم نرگس چہرہ گل نسرین
غنچہ گلزار ہی سب نی عوض بھر گئے

خندہ ہی آبون سے نکلتا ہی سینہ کا غبار
پھر کہان گریہ ہی جو رہے دم خلق خمار

ہین کبھی منہ پی نگاہین کبھی چشم
کاسہ شیریں زبان کا ہے

بوستگاہ منفعت ہی گرچہ ہما بیا
حسن زبان کا ہے

ہے زبردست کا زبردست آدمی کا آدمی

ہی ہوا بندہ جوہر فکر کی تمہ مصائم کا

[illegible] کیا تیری مشکل ہی کیا قتل عام کا — منہ دیکھتی نہیں پھیر دہی نیا م کا

[illegible] خوان کیا خاتمہ عام کا — دم بند ہی مسیح علیہ السلام کا

[illegible] دست و جبل ہیں مرد ہیں — دہی جام ساقیا می یا قوت فام کا

[illegible] ہی شیریں کلام کا — مینجوش مزا ہوا لب شیریں کلام کا

[illegible] کھیلا جو گنجفہ — دہلا دیا حضور نی دل اس غلام کا

[illegible] ہوں — رتبہ بلند طور سی ہی جسکی بام کا

[illegible] ہی دامنگیر ہوں — کندہ اگر نگین ہو کوئی میری نام کا

[illegible] کوئی کبھی نہ قبہ — کرتا ہی دفن امام ہی مردہ امام کا

[illegible] ہی خفا — کہیں تو کچھ قصور بھی آخر غلام کا

[illegible] ہے — جوہر ہو میار تمہاری حسام کا

[illegible] سوال — یارا نہ ہو کلیم کو جس سے کلام کا

[illegible] ہی طریقہ کلام کا — او بدزبان یہ کیا ہی طریقہ کلام کا

پختہ ہو جب کہ زلف ہی کچھ سلسلہ بر ہے
کیا سنہ تیرہ بختی ہی کل ہم ذاہی خاکسار کا

ساقی بغور باد کہ ہر فرد جام ہا
ہی وصل یار مسکت شیریں کلام کا

قاصد جو حال خط مین رقم ہو وہ ہی صحیح
کیا اعتبار اوس کے بیان پر ہا

پہنچتی ہماری ونی پہ کہتی ہی خلق سب
ملو فان ہی یہ نوح علیہ السلام کا

کیونکر کرین نہ شکر سخن آفرین سحر
شہرہ ہی دور دور ہماری کلام کا

ہر اک نخل شرہ نی خوشہ بخت جگر پایا
یہ ہمنی باغ عشق سرو کلہ دار قد پایا

جلا دل نی کھلا اب خشک مژگان کو بھی تر پایا
بس ای عشق تیان اپنی کی خوب بھید پایا

تلاطم مین ہمیشہ بحر اشک چشم تر پایا
مری آہون نے کیا باد مخالف کا اثر پایا

تجھی یوسف سے بہتر ہمنی ای اشک تر پایا
کہ یوں ہی پیرہن کا تیری جامہ مین اثر پایا

تری ہونون نے پورے بر تو ان جی کا گہر پایا
بجز شاہون مین کو غرقاب گہر پایا

روان لخت دل سو سو سرشک چشم تر پایا
کہ لعل آتشین کو تشنہ کہ پایا

گلستان مین ہا مین تو ہیا ای سفر پایا
گلون کو وستہ و بیگانہ سا ہر پایا

صدا ہی جنبش پا ترجمہ ہی قم باذنی کا
تصدق ایک شب من لا کھ بار بی بچھپہ کر دیتے
چڑھایا نیزہ پر سر عاشق قامت کا قاتل
خدا نی بی زیادہ و کم جیا اوسکی تعجب ہی
کمر نایاب مضمون ہی اگر معراج قامت کا
ہوئی آہ فلک پیما جو گرم صاعقہ بار
خرابات جہان غفلت سرا ہی جاے عبرت ہے
جواب من لقیر ملک حسن تک پہونچا تی خط میرا
نہ دیکھا روی صحت مند ان محبت نے
تصدق معجزت معدوم کا اک تیغ بطلان ہی
ہتوان کو پہلوانی کا تھا جو زعم باطل میں
پر مرغ نگاہ و دام ان کی یہ جلبجا تین
طلائی ہو گئی جیسے کی گیرت سل کا فی

امیر مینائی کی فیض صحبت عالی سی

ہمارا شاعری میں پست ہی گویا ہی سحر یارب

کا نہیں ہونہیں اک پرتو بلند نشین مہر تابان کا
دل سوزان ہی پروانہ چراغ زیر دامن کا

زخمی ہو ست ساقی کی ہمارا گریبان کا
کہ اختر سر خم ہی ہی زیبا اوسکی بندش کا

ہوا نہ ہو ہمیں ہی ہمیان یار سی لاغر
ارادہ دوران یار جانا نہیں ہی مسکن کا

ہمارا سینہ سوزان
کھلا چاک گریبان ہی عجب دروازہ گلشن کا

ہوی کو سوکھے کانٹا چبھو کر لوہی کلیجہ یار
تن لاغر ہمارا خار ہی دیوار گلشن کا

ترے تصویر اگر عشق کی عاشق تو یہ ہی
وہ آتش فی کا کہنا ہی تو یہ ہی آہن کا

خدا دو از بہ ان ایسا نہو احوال تم کا

ہمارا نخل ماتم جب ہوا خون کا چشمہ فشاں
اندھیری رات میں ہوتا ہی کھٹکا دو سہ من کا

اگر ہر تو سمجھو ان بچہ سوسن کا

گل خورشید کی پھولو نہیں پھولا پھول سوسن کا

شعاع مہر ہی نہ چاک جیب دامن کا

چمکے ہیں سنگریزے جو اس آب انجمن خشاں
پرستی آبگینے کی جو ہے ریگ رواں کا

جلا ہی خضر من جا کہ برق حسن ہے خشاں سے
ہوئی ہے سنگ سے بہ پرتو آئینہ روشن کا

یہ کس کی عارضہ تاباں کی ہیں صیقل سے لکھنے نیا
قلم رہ پہ ہو گیا خط سے آئینہ روشن کا

قد و رخ کی تصور میں جو پہنچا گریۂ مانی
اڑا یہ قمریوں کی ہو پر شاخ سرو گلشن کا

منور کر دیا سارا سہ قد و رخ کی تجلی نے
نہ ہو ہے رات کا دھوکا نہ ہو ہے دن کا

اوٹھانی پانچ ہی اوسنے تو نو سیارے پانچ کا
تہ دھاری پہ ہو ہے نو لکھا دھوکا

اسیر دام ہے تیرے عشق تباں میں ہیں ہیں تنہا
نشیمن کی محبت میں ہوا کیا دانہ کا پانی کا

پکارو ان مصرعوں کو ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں
خدا فی نامہ میں اوسکی آبگینے جو شن کا

تیرہ تن کا ان فی دل مکا کیا
پتنگ کا ابر دوان فی کا کیا

نشہ باز فی باد و آبا کیا
نشہ جیہ انت یا کیا

مجکو جیہ رو سنگسا کیا
کیا نشہ ہی ستر شنا

تہاب سے شوق مجکو سے ملنے کا
کو ہے اوسکا ہنا

خون ہی میری سنج ہای حنا
کیون نہ تلوون کو ہی نگار کیا

تیری رفتار نے قیامت زا
جب چلا حشر آشکار کیا

گنتی بھولا عدد انبار وہ شوخ
میری داغون کا جب شمار کیا

برق آہان کی شب بجھا کی چمک
داغ سینہ کو بیقرار کیا

تنگ شیشے ہوا نی یاد کا بیدہ
تپ دوری نی یہ نزار کیا

بلبلی کی نی تلک آواز
شور بلبل نی گوہزار کیا

بہ روان بجی ا بین آنکھین
اس قدر تیرا انتظار کیا

بہ کے جو ملکہ پیاسے لہو
تیغ قاتل کو آبدار کیا

ایک عدو کے سو فوقتین
سینہ داغون ہی لالہ زار کیا

چھوڑ کر کاکلون کو گالون پہ
اک بلا سے ہمین دوچار کیا

پیچ تین لانی راحت کیا کر
بہت تلکہ بلا مین یار کیا

[illegible] ات تب ای ستمگر نیند آنی
[illegible] سب تک انتظار کیا

آوارہ ہو کی مین جو وطن سے نکل گیا
کانٹا سا اک غریب کے تن سے نکل گیا

فرقت مین قید رنج و محن سے نکل گیا
گھبرا کی مرغ روح بدن سے نکل گیا

دم کیا ہوا ہی شوق مین سن سے نکل گیا
مشت غبار کفن سے نکل گیا

بالیں پہ آ کہا مین ترے سر کی جو اوشکبار نے
غل مچ گیا کہ جان بدن سے نکل گیا

دیکھا جو اوسکی کاکل پر پیچ و تاب نے
بل کھا کی آہ ہوا بھی فقط جی نکل گیا

آیا وہ لالہ رو تو ہوا رنگ گل ہوا
پروی مین جل کی صاف چمن سے نکل گیا

سوز غم فراق مین جان سے بعد مرگ
کافور ہو کی جسم کفن سے نکل گیا

بی آب ہو گیا لب لعل بدخشان کی صفا
موتی کی طرح سے لعل یمن سے نکل گیا

بی جرعہ ہو گیا بہ خط ناوک بلا
کیون آ کی کوئی تیر ہرن سے نکل گیا

حیران ہو گیا نہ رہی نقشہ کو جھلک
کیا نقش کلک صنع چمن سے نکل گیا

غائب ہوا جنازہ مین کیا بہر زائراں
آیا نہ رہا کہ چاک کفن سے نکل گیا

سوز دروان ہی قبر مین بیتاب ال ہوا
سیماب اجیب کفن سے نکل گیا

دیکھا جو اوسی عندلیب خوش نوا کو
گھبرا کہ دام سے نکل گیا

وہی سفرِ عشق نام ہے جس کا وہی ہے جانی جہاں
ہم آہ آہ دل بھی بدن سے نکل گیا

آخر ہوا ہی خط نے بچھایا چراغِ غم
شعلہ سا اک عدم کو وہاں سے نکل گیا

اوس سرِ ہنگلبدن کا خود بیگانہ خرام نا
طاؤس منفعل ہو چمن سے نکل گیا

غربت کی شام چھا گئی نظر و نہین ہی سحر
نورِ سحر سوا دِ وطن سے نکل گیا

جب سے ہوا ہی برہمی وہ آرامِ جان جدا
جلتا جگر جدا ہی دلِ ناتوان جدا

کیا پھر گئی ہوا ہی جہان جب سے یار ہین
دشمن مری زمین ہی جدا آسمان جدا

چشمِ پرآب جام ہی ساقی کی جبر ہین
لیتی صراحیان ہین پڑی ہچکیان جدا

غصہ مین اوسکو پا کی گئی جنبشِ زبان
مہرِ سکوت بنگئی قفلِ دہان جدا

غیرون کے اقرار پہ لی دل مین چٹکیان
ناخن سی گوشت کرتی ہی انکی زبان جدا

کس کسکی اپٹین کرتی ہین تشنیع و طعن نا
ناصح جدا رقیب جدا دوستان جدا

ہم کو شکیب جسکی سبب تجھ سے ہی نصیب
بی وجہ کھنچ رہا ہی وہ ابروکمان جدا

حرفِ تمنا ہی کیا گئی ہم چور بنگئے
بدظن جدا رقیب ہین تم بدگمان جدا

ساحل پہ پاؤں آج گیا رو ہی بحر حسن
دریا بہا دیا لب آب رواں جدا

قصہ ہی اپنا وامق و مجنوں ہی لخت دل
ان سب کہانیوں سی ہی یہ داستاں جدا

دیکھو فسون آہ شرر بار چشم تر
اخگر فشاں خضاب ہوئی گو برفشاں جدا

باندھا ہی جو ہوا یار نی رخ سی آنچلا کی
شعلہ سی ہو گیا ہی حمائل کروں جدا

ممنون الانظر ہی تمہارا اسیر زلف
پائندان سی ہی حلقہ بگوش نگیں جدا

اقرار بی ثبات ہی انکار بی ثبات
ہی بی نہیں نہیں ہی نہیں ہی نعم کی ہاں جدا

کیا جذب شوق ہی دہن زخم ہین ہی
مثل زبان ہوئی ہی سر مو میاں جدا

ہر عاشقون کا طاہر ماطن ہی ایک سا
مثل منافقان نہیں دل سی ہی زباں جدا

اک بے حجابی کی جلوہ حائض کی ہی زبان
ہی تار تار جیب بہ تنگ گریباں جدا

بوسی تعلق نی پیر کیون سال کر دیا
دو دون سی ہو گیا ہی جوانہ نوجوان جدا

ہاتی ہین بزم ہا یہ نی خیل شکستہ بال
ہم ہی کر زمان تو ہوئی بانگ اذان جدا

شیشہ بہ ابرو ان کی شکایت ہی بی عجب
اک خفتہ سی ہی ابرو ہی ہو ہی کمان جدا

کہتی ہین بی بی ان کی تمہارے بی تعجب
نقش قدم ان کی ہی کعبہ ہی کعبہ آستان جدا

ابرو ہی ہست چکاہی نہین گوشۂ نقاب — زخمی جگر جدا ہی دل خون چکان جدا

سینہ سی تیر ناز نگہ پار ہو گئے — قربان سی ہوئی نہ تمھاری کمان جدا

مدت پر آئی کہہ گئے ہلکو پھر ابھی — انعام دی گئی وہ جدا ارمغان جدا

زور جنون ہی پھول سی نازک بجیر ہی سک — ہلکا ہوا نگاہ مین طوق گران جدا

مفقود یکدلی ہی دورنگی ہی رزق — ق — ہی دل سی فرد فرد ابتر کی زبان جدا

بدمغز ہین بصورت بادام تو امان — ظاہر ملا ہی باطن اہل جہان جدا

کچھ اور اس نہ مین ہین نگاہ کرو سحر
پر اس غزل کا رنگ ہوا ہی مہربان جدا

ہین نخلبند حسن کی گلکاریان جدا — ہر پھول کی بہار سی ہی بان خزان جدا

انگھین ہین اشکبار جدا دل طپان جدا — نالان جرس جدا ہی وان کارواں جدا

عالم فریب ہی گل رخسار و سرو قد — شوریدہ بلبلین ہین جدا قمریان جدا

آمد ہی صبح ہی گل خ نازک دماغ کے — بلبل کہین چمن سی بنا آشیان جدا

ممکن نہین کہ سایہ صفت ساتھ چھوڑ دون — تا ہو نہ روح جسم سی ایجان جان جدا

قمری کہان درخت کہان قد دلربا — سرو چمن الگ ہی وہ سرو چمان جدا

دل جلوہ گاہ نور خدا زاہد وہی صنم — اس مختصر مکان ہی نہین لامکان جدا

خط خضر ہی تو ہر لب جانبخش ہی مسیح — آب بقا سمی کب ہی لعاب دہان جدا

ہی نقص چھوٹے حائین جو دل ملی ہوے — مہمل ہو لفظ جب ہو خط نستعلیان جدا

ہین رنگ و باغ مین رخ رنگین کی سامنے — لالہ جدا گلاب جدا ارغوان جدا

بلبل نہ پھول سنگ چمن ہی ثبات ہے — یان کب بہار گل سمی ہی خزان جدا

سفاک آزما تو کبھی تیغ کی برش — عاشق ہو یا ہوس ہی نہ امتحان جدا

مشک و عبیر ہی نہین ملتی کسیطرح — سب سے ہی بو می کاکل عنبر فشان جدا

دونون کا ایک حال ہی کس کس کو ڈھونڈھے — پنہان کر جدا ہی نہین بی نشان جدا

اللہ ری سفید دلی کہ ہوائی کیطرح — موتی ہین آدگرد ہی چنگا یان جدا

مقدار خط ہر شتہ الفت ہی سخت بات — کر تین ہی تن ہوئی دل کو یان جدا

پھینکے نہین ہی یار نے ناحق تیغ اشک بار — ہر بن مو ہی ہوا یک نو عیان جدا

ای باغبان ہی فصل بہار ہی جدا ای ڈر — بلبل کا شاخ گل ہی ذکر آشیان جدا

سودا معاملات جہان کا ہی پر ضرر
اس چار سو میں سود ہی کب ہے زیان جدا

خالی خیال اپنا ہی جتا نہیں ہی دل
ہوتا نہیں کہیں بھی کبھی یہ مکان جدا

نیرنگ حسن یار کی مفتوں ہیں چشم و دل
ہر رنگ میں ہی جلوہ عیان و نہان جدا

آئی وہ لالہ رو تو ہر اک گل سفید ہو
ہو کیطرح ہو رنگ رخ گلستان جدا

ملتا نہیں ہی ڈھنگ کسی سی مرا سحر
بندش جدا ہی رنگ جدا ہی زبان جدا

جگر جلا کیا شعلہ کوئی عیان نہ اوٹھا
چراغ مرتو گل ہو گیا دھوان نہ اوٹھا

یہ دست ظلم بس اب ہم پہ داستان اوٹھا
ہمیں تو کوچہ سی اپنی کشان کشان نہ اوٹھا

مجھی پہ ذبح کہ صدمہ ہاتھ کو پہونچے
تو میری قتل کو تلوار بیان جہان نہ اوٹھا

نہ ناز کی ہی کہ ہنگام رزم ناوک انداز کی
ہزار زور کیا چلہ کمان نہ اوٹھا

یہ رکھی ہیں سگ جانان کیواسطی مینے
دعا یہی خدا میری ستخوان نہ اوٹھا

وہ ناتوان ہوں کہ مرنی پہ بھی ہوا کی سا تھے
غبار خاک سی بھی میرا دوستان اوٹھا

ترے پہ چشم کی مانند دیکھ تجھکو
زمین پہ جب گرا پھر پانوان نہ اوٹھا

بیقرار ہونگا کناری نہ مجکو دی تکلیف — چمن ہی سو سمگل مین تو باغبان اوٹھا

سُلگ سُلگ کے جلا سو تش دروں سے سحر
بجھائی آتش دل کوئی مہربان اوٹھا

کیا بندہ مجھی حسن بتان کا — خداوندا برا ہو آسمان کا

اکڑنا سارا بھولا سرو گلشن — جو دیکھا قد مری سرو روان کا

کیا پامال دل کو کیون مری جان — تصور بھی نہ تھا اس بی زبان کا

یہ نقد جان ہی اور بازار عشق — نہین خطرہ مجھی سود و زیان کا

نہین یہ مانگ فرق مہ جبین پر — عیان ہی خط فلک پہ کہکشان کا

لب زخم تمنا ہو گئے وا — خیال آیا جو اوس گل کی دہان کا

گلا موقوف کر خاموش خاموش — وہان نالان یہ جی جاتا ہی جان کا

نہایت ہی مزاج یار نازک — نہ ہو ک جائی کہین دل پر گمان کا

خبر لی جلد اسی شکستہ سیجا — کہ اب تو حال ہی اس نیمجان کا

سنا کر یہ غزل لی داد سب سے

سجع مجمع ہے بیان اہل بیان کا

اوٹھا جو پردہ رخ مہ وش کا نور بڑھا
فروغ ماہ گھٹا اور چراغ طور بڑھا

فقط نہ شملی ہی کی بڑھنی سی کی غرور بڑھا
کہ جتنی ریش بڑھی اہدوں کا زور بڑھا

زبان چرب بہت کر رہی ہی شمع دراز
کمال اسکو صباحت کا ہی غرور بڑھا

چراغ بزم ہوتا انفعال سی خاموش
نقاب چہرہ روشن ہی ای غیور بڑھا

ہی گبر و مہر کی ہالہ دلیل خونریزی
گلی کی طوق کو خورشید و ضرور بڑھا

ملایا خاک مین بی اعتنائیون نی تری
غبار خاطر نازک نی بی قصور بڑھا

گہر مشابہ دندان یار ہین تو کیا
کبھی نہ قدر مین الماس ہی بلور بڑھا

لڑین جو ساقی مہوش کی آنکھ سی آنکھین
دو چند جام می ناب ہی سرور بڑھا

نقاب منع سی اوٹھائی جو صبح اوس نی
نہ آفتاب کا حد افق سی نور بڑھا

ہوئی ہی گوہر نایاب جنس صدق و صفا
ریا کا گرم ہی بازار نرخ زور بڑھا

قمر کو ہی مری خورشید وسی کیا نسبت
کبھی گھٹا کبھی دو چار دن کو نور بڑھا

بہار آئی ابھی ہی برنگ لیل و نہار
غم فراق گھٹا وصل کا سرور بڑھا

تو کیا اوڑائیگا اوس رشک کا طرز خرام
نہ اپنی حد سی قدم کبک بی شعور بڑھا

دو چار ہوتی ہی قاتل کی چڑھگئی تیور
الہی خیر کہ قہر بت غیور بڑھا

گر اقدم یہ چوبین راہ مین اوسی پاکر
تو کس ادا سی وہ بت کہکی دور دور بڑھا

سحر یہ رہزن ایمان ہین احتیاط ہی شرط
زیادہ ربط بتون سی نہ بی شعور بڑھا

قفس مین نالون سی مطلب ہے یہ اسیرونکا
بہار مین نہ چھٹی ساتھ صفیرون کا

نہ لوح دل سی ہوا محو نقش الفت یار
کہین مٹا ہی لکھا ماتھی کی لکیرون کا

نہین سیان لب سرخ ذات موتی سے
ہی درج لعل بدخشان مین جانوہیرون کا

ہر ایک آہ گذرتی ہی چرخ اخضر سے
خیال کیجیی پلہ ہماری تیرون کا

بتون کی شعلہ عارض ہون و خط مین نہان
الہی سرد ہو بازار ان شریرون کا

جلائی کیون نہ مجھی شعلہ رو کی آتش ہجر
کہ شور نالون مین تھا قفس کی ہی صفیرون کا

مین بندہ کرونگا کبھی نہ بیعت شیخ
جوان مست نگر کس طرح ہو پیرون کا

کہین بھی تیر ہی بی یار ہی کمان چلیتا
جوان ہی کون جو محتاج ہو نہ پیرون کا

نہ بوسہ دیجی ہین تکرار کر شہ خوبان
سوال رد نہین کرتی سخی فقیرون کا

او بھار او بھاد کی آمادہ فراق کیا
خدا بر اکرے ای بت تری مشیرون کا

ہین عضو عضو مین پیوستہ بسکہ ناوک ناز
ہر استخوان مرا ترکش بنا ہی تیرون کا

شکستہ رنگ سر آسیمہ پریشان ہین
نشان ہی یہ تری لف کی اسیرون کا

بہانہ ہی تری کوچہ کی ہتھ دوش لگنا
کہ پانون او ٹھہ نہین سکتا ہی اگیرون کا

سحر ہزار کئی زخرمہ عنادل نے
بنا دھنگ آیا مری کلک کی صریرون کا

شیشہ مین ہی لب جاہ قمر اوس جمیل کا
چشمہ ہی اس کنوئین مین ہی سلسبیل کا

ہی عرش جلوہ گاہ ہمارے کفیل کا
سدرہ ہی بڑہ سکا نہ قدم جبرئیل کا

کشتہ ہون اس کی تیغ غمزہ پہ چشم کحیل کا
تربت مین ہر جریدہ ہو سرمہ کی میل کا

نکلی جو ناخدا ہی تیرے بیل کا
زینندہ موجہ چھل ہی پر جبرئیل کا

بیمار ناتوان ہون وہ چشم کحیل کا
زینندہ ہی عصا مجھی سرمہ کی میل کا

اتنا دبلی نازکی ہو ضایان خط کبود
سایہ پڑہی پلک پہ جو سرمہ کی میل کا

چین تبسم لب شیرین ہی جانفزا
لہرایا موجہ دیکھہ کی مین سلسبیل کا

پیچیدہ مثل موج رگین دیکھہ بحر حسن
دم ہی حباب چشم مین ابلس علیل کا

دشت جنون مین یاد خط سبز ساتھہ ہی
پیرو ہوا خضر میری رفیق سبیل کا

روز حساب لیگا خدا ای بتو حساب
عاشق کا خون یہ ہی نہین پانی سبیل کا

قاتل تجھی مطرب و رقاص چاہیے
نغمہ ہی نالہ رقص تپش پا قتیل کا

طینت کا اپنی آب تواضع سی ہی خمیر
دمنا بھی ایک تمغا ہی جیغ اصیل کا

ساکن خیال یار ہی چشم پر آب مین
یوسف کو شوق سیر ہی یا می نیل کا

ظاہر مین ہی نماز خدا دل مین بت کی یاد
زاہد یہ گھٹا ماتھی پہ ٹیکا ہی تیل کا

ہر روز ہی جو وعدہ فردا پہ ہی خصال
فردای حشر وعدہ ہی کیا تجھ بخیل کا

دل لیگیا وہ سحر بیان دو ہی بات مین
نادان پہ چل گیا ہی فسون اوس محیل کا

صبح شب وصال چلا کاروان عمر
بانگ خروس شور ہی کوس رحیل کا

غافل جو صرف کر لیا اپنا وہی ہی مال
قسمت مین غیر کی ہی دفینہ بخیل کا

زنبق کی گل پہ قطرہ شبنم کی ہی بہار
اوس گل کی ناک مین نہین جلوہ ہی کیل کا

ہی ملک دل جنود ہوس کا فرود گاہ
کعبہ پہ قبضہ ہوگیا اصحاب فیل کا

رنگین فزون ہی سنجد مرجان سی لالہ رو
شانہ خسائی ہاتھ مین ہندان فیل کا

دل ہی تڑپتا ماہی بی آب کیطرح
لہرانا یاد آتا ہی جب موتی جھیل کا

چھوٹا ہی عیش باغ کلیجا ہی داغ داغ
جاوہ کہان سحر وہ بتان جھیل کا

کل جسکو سجا وہ آب دیکھا
آج اوسکو یہان خراب دیکھا

رخ اوسکا پس نقاب دیکھا
خورشید تہ سحاب دیکھا

گھر پیری وہ یوسف آیا ایدل
بیدار ہون یا ہی خواب دیکھا

مہکی جو تری پسینہ کی بو
پانی پانی گلاب دیکھا

اندھیر کیا نمود خط نے
گہتے ہوی آفتاب دیکھا

بالون مین چھپایا یار نی منہ
ظلمات مین آفتاب دیکھا

وہ غنچہ دہن جو کل نہایا
پانی مین کھلا شہاب دیکھا

جو موج تھی ایک شاخ گل تھی
گلرنگ ہر اک حباب دیکھا

تھی پیش نظر بہار گلشن
دریا مین کھلا گلاب دیکھا

کل وصل تھا آج ہجر ایدل
تقدیر کا انقلاب دیکھا

بی یار ہوا ہی گھر جہنم
جاتا نہین یہ عذاب دیکھا

بطف شب وصل کیا بیان ہو
گویا گونگے نی خواب دیکھا

پردی مین چھپے جھلک دکھا کر
ایجان نیا حجاب دیکھا

اوس بت کو کیا نہ رام ایدل
دیکھا ترا اضطراب دیکھا

موقوف نہین وقت و دہن پر
ہر عضو کو لاجواب دیکھا

دنیا ہی عجب سرا ہی عبرت
کیا کیا نہین انقلاب دیکھا

جو تخت نشین تھی آخر اونکو
محتاج فروش خواب دیکھا

پایا نہ نشان گور بجز ام
طاق کسری خراب دیکھا

اوس بت کی مزاج کی خبر لا
دیکھ آقا صدر شتاب دیکھا

اب نخل مراد بار لایا
جوبن پہ ترا شباب دیکھا

چھاتی پر سانپ لوٹتے ہین
کس زلف کا پیچ و تاب دیکھا

چہرہ پہ گلال رنگ لایا
غرق شفق آفتاب دیکھا

وہ چشم ہی گرم ترکتازی
مغمورۂ دل خراب دیکھا

ہوتا ہی تلف نسیم نکہاں
اوقات نہ کر خراب دیکھا

سیدھی باتوں میں روٹھتا ہے
آ ولیٰ تیرا عتاب دیکھا

تب ہو مری سبز دل سی آگاہ
گر آگ پہ ہو کباب دیکھا

اول منزل ہی گور تاریک
اس رہ کا نیا حساب دیکھا

ناچار مسافر عدم کو
کرتے ہوئے پا تراب دیکھا

دیوان ہجر کی کل جو کی سیر
ہر شعر کو لاجواب دیکھا

تعالی کیوں نہ جعد یار بل خم لف کافر کا
چلی کیا اژدہ موسی کی آگی مار ساحر کا

گزر نہ مہ کا ممکن تک نہ ہو ہر طرہ قاصر کا
کہ شاخ سدرہ ہو کیونکر نشیمن طائر کا

ہی عشق زلف تو تدبیر کی ہے شانہ خاطر کا
نشیمن کیجئے ہی سر و آشیاں کیجئے کردہ طائر کا

پھیلے سودائی عشق لیلی و مجنوں ہے دانی ہیں
دل پر آبلہ پہ ہی گمان عقد جواہر کا

دل و دین لیگئی وہ چشم فتان عین پیری مین
لٹا اسباب منزل کی قرین اکر مسافر کا

ترشرو کیون نہ مست ناز ہو جو شوخ ملاحت سے
شراب تند ملتی ہی نمک کی ہو گئی سر کا

بنا ہی صفحہ اک خورشید فیض روی و شن سی
شعاع مہر ہی جو بال ہی کلک مصور کا

رخ پر نور کا اللہ ری فیض ضیا بخشی
بنا جرم قمر ہر ایک پردہ چشم ناظر کا

کتاب عمر فرسودہ ہی باد شیب سے ابتر
کھلا جاتا ہی شیرازہ مرا اجزا غنچہ کا

قفس مین جسم کی روح مجرد کو توش ہی
کہ زندان ہی احاطہ چار دیوار غنا صر کا

گیا دل جانب لب رہا مین مضطر و شیدا
نہایت شاق ہی خاطر کو چھٹنا یار شاطر کا

لب جانبخش کرتی ہین شہید چشم کو زندہ
چلی معجز نما کی رو بہ رو کیا زور ساحر کا

منور کلک مشکین رقم مین تیرہ شہاب آسا ق
لکھون گر وصف اس خورشید رو کی خامہ نادر کا

کشش مرکز کی شک برق نقطہ غیرت اختر
بلا ل بیتان و شن ہو بہر حلقہ دو ابر کا

خطا کیا ہنی کی زاہد اگر صورت پرستی کی
جہان ہی عالم اسباب مین پابند ظاہر کا

کمر ہو یا دہن تیرا انھین نسبت عدم سی ہی
نہین ممکن کہ یکسان حکم ہو معدوم و نادر کا

لگا کرنی جو مشق خط مرا آتش کار کا لا ق
ہوا جوش آتش کا خیا سی یہ نوادر کا

زمانہ پر زبان کلک تھی ساری نقاط اختر
بہ رنگ شعلہ جوالہ ہر حلقہ دور اژدر کا

یہ مہین روشن مری انکھین تم ہی گی دسواری سے
غبار راہ مین پایا اثر کحل الجواہر کا

سخنور عیب و ہنر تقریر سی انسان کا ظاہر
وقار شعر سی کھلتا ہی رتبہ ہر سخنور کا

جبکہ فرمایا مہ چیچک رو مہ انور ہوا
نور مین کمتر سہاسی نیر اکبر ہوا

رات کو بی پردہ جب مہر رخ دلبر ہوا
عقد دُر پروین ہوئی بالائے نور ہوا

جب مقابل شعلہ روسی پری پیکر ہوا
آینہ جل جل کے داغ رشک سنی ہر ہوا

جلوہ گر جب نمک مہر عارض دلبر ہوا
آینہ حیرت سی مہ اختر ہر اک جوہر ہوا

دم ہوا آخر ہوا یا دل لب جانبخش مین
یان دم عیسی چراغ عمر کو صرصر ہوا

عشوہ و ناز ابرو و مژگان کا جب لکھنے لگا
حرف نشتر بنگئی مصرع ہر اک خنجر ہوا

نام روشن ہو نہ اوسکا باندھی جو مضمون غیر
کلک ہر اک آئینہ گر رستم اسکندر ہوا

وادی پر خار وحشت مین بھلا کیا دل خضر
جو بگولا خاک سی لے وٹھا مرا رہبر ہوا

اوس پری کی نازکی کے سوچ مین ہین جمع شب و
قامت خم گشتہ خاتم داغ سر اژدر ہوا

موی سر شب ماہ تو بجلی ثریا گوشوار
عقد پروین سلک در بالائے انور ہوا

اسقدر ہی جوش رقت نے لف و خم کی داد دین
دامن شب اور گریبان سحر تک تر ہوا

عاشق سرگشتہ تیری یاد مین اے غنچہ لب
اپنی جامہ سی بہ رنگ بوی گل باہر ہوا

یاد مژگان ہی جو ہر شب اپنی دل کو خار خار
ق کیا فقط ہر تار بستر پشت کو خنجر ہوا

فرش مخمل مثل سوزن دل لگی کاوش سی نا
رونگٹا ہر ایک جسم زار کو نشتر ہوا

برق دندان ہی سی مالیدہ ہونٹو سی عیان
آب حیوان پردہ ظلمات سی باہر ہوا

جو گرا آنسو کا قطرہ ہو گیا در نجف
مو کمر کی عشق مین اپنا تن لاغر ہوا

ہجر ساقی مین می گلگون کو سمجھا مین لہو
کاسہ سر جام شیشہ قامت بی سر ہوا

خار کیا کیا گل نی کھائی تو جو آیا باغ مین
داغ داغ اہی ہ کیا کیا لالہ احمر ہوا

ہو گیا کافور ای خورشید رو تیری حضور
شعلہ نور شمع کی پروانہ کو شہپر ہوا

خود فروشی پر جو آیا رشک یوسف باغ مین
گل در شبنم بکف ہر غنچہ دشت ہوا

کر دیا اوس ماہ نی صحن مکلمن کو آسمان
جو گرا ٹوٹ کر ستارہ کفش کا افسر ہوا

ہر قدم پر مثل شاخ گل لچکتی ہی کمر
بار جسم نازنین کو پھولون کا زیور ہوا

شانہ آسا تیغ قاتل کو کیا دندانہ دار
بادہ کاؤ ورا مگر موئے تنِ لاغر ہوا

عکسِ عارض سی ہوئی تیغ ہلالی ماہ نو
اختر تابندہ ہر اک حلقہ جوہر ہوا

ہاتھہ دریا مین شرارت سی جو دھوئی یار نے
پانی مین آتش فشان رنگ حنا یکسر ہوا

بنگیا ہر شک شرر ہر قطرہ ہر اک موج برق
شعلہ جوالہ گرداب اور حباب اخگر ہوا

شعر مین لکھا جو میں وصفِ شاہ ذوالفقار
ابی سحر تیغ زبان کیوا لطی جوہر ہوا

بتا تو کونسا اب تازہ غمگسار آیا
کہ ہمسے شیشہ دل مین ہی غبار آیا

ہر ایک سنبل سے پنگہ گلون کا ہار آیا
ہزار شکر کہ پھر موسم بہار آیا

مری کفن پہ جو پیدل تو ای نگار آیا
تری مزاج مین کب ہی یہ انکسار آیا

نکل کی آنکھہ سی آنسو ثمرہ تلک آئی
سرشک چشم کا منصور سو ہی دار آیا

صنم نی باغ مین کیا سیر میان جو شب آکر
جلایہ رشک سی ہر پھول کو سنجار آیا

نہ سونی چین ہی اک رات دل کو یا شب سے
جو در و سر ہی فراغت ملی سنجار آیا

خیال شوخی قاتل نی کھو دیا آرام
لحد مین بھی ہمیں اکیدم مستعار آیا

گیا مین دشت کی جانب تو پیشوائی کو
جنون کو ساتھ لیی قیس کا غبار آیا

مجھی اوٹھا کی جو غیر و نسی گرم صحبت ہو
سنہین ہی لائق محفل یہ دلفگار آیا

تصور رخ گلرو جو باغ مین گذرا
ہر ایک پھول نظر مین پیکان خار آیا

گیا جو باغ مین گلگشت کو وہ سرو سہی
چمن لیی طرز نئی زرفشانی آیا

تمام رات شب ہجر انتظار یار کیا
سحر ہوئی پہ نہ اب تک وہ مہ عذار آیا

چشم سی کیون نکرین خون جگر ہم پیدا
پھر ہوا تیغ کف ماہ محرم پیدا

تیغ ابرو سی کی برش مین جو کری خم پیدا
ناز خونریزی کی جوہر کری ہر دم پیدا

اشک شوراب جو کری دیدہ پرنم پیدا
کعبہ ہی کو ہی صنم ابہی ہین ہر قدم پیدا

تیغ الفت ہی جگر ریش ہوی ہم پیدا
غم لیی ساتھ جو ہو منت مرہم پیدا

صاف ہی گی یہ معما ہی ہوی ہم پیدا
کہ نی مرگ صدا نسبت خاتم پیدا

آگہی چشم سی کیون غمزہ او ہو تیغ
جب پڑی سی سان پہ تلوا تو ہوی دم پیدا

سرو کو سی قامت موزون نہین ہے
پہلی کری روش ناز و چم خرم پیدا

معصیت ہو تو ایمان سی ہی خون عذاب — کون پاز ہر کو پوچھی جو نہو سم پیدا

جان می زلف کی حلقو مین جو دیکھی گوش — مہر و مار مین افعی کا ہو اسم پیدا

غیر کی دم سخن بزم مین شب ہی وہ شوخ — چپکی جلنی کو ہوی شمع صفت ہم پیدا

زخمی تیغ تغافل ہو سر کا ہی جراح — یہ وہ ناسور ہی جسکا نہین مرہم پیدا

کشتہ عشق ہو نہین اک بت ترسائی کا — چاہیی خاک سی ہو پنجہ مریم پیدا

لب و جانبخش مین تقریر حجاب آلودہ — بات اولٹی ہی مسیحا سی ہو مریم پیدا

کس طرح مجھسی محبت ہو پریزادون کو — آگ سے خلق ہین وہ خاک سی آدم پیدا

کیا مقابل ہو تری چہرہ نورانی سے — حسن صورت تو کری نیر اعظم پیدا

زلف شبگون سی جو اوس مہ کی ہٹی زلف دراز — شب یلدا سی ہوا نیر اعظم پیدا

کیا کہون حال شب وصل کی کوتاہی کا — چاند سی پہلی ہوا نیر اعظم پیدا

خاتم و آینہ و جام سی باقی ہی نشان — نہ سلیمان نہ سکندر ہی نہ اب جم پیدا

ق

سر کشو سن لو زبردستون کا آخر کو زوال — سوچ اس بات کا دلمین کر و اکدم پیدا

مرزسی کرتا تھا کل زیر کو پیوند زمین — آج ہیہات نہین تربت رستم پیدا

شوخی چشم پریزادہی وحشت مین جو یار — اپنی سایہ سی بھی صحرا مین ہوا رم پیدا

جلوہ گر چاند مین تاری ہوی اللہ اللہ — رخ پر افشان بھی ہوا وہی عالم پیدا

کیون نہ ای جان جہان تو ہو عزیز دل خلق — مصر خوبی مین ہوا تجھ سا صنم کم پیدا

کلک نقاش جہان کاہی تو نقش ثانی — فخر کیا ہی ہو یوسف جو مقدم پیدا

سینہ پر جو ادث دل پر داغ رہا — کیا عجب خاک سی میری ہو یہ گلشن پیدا

شاہ لولاک ہین یون علت غائی جہان — جسطرح لفظ ہو معنی سی مقدم پیدا

ای سحر تربہ احمد سی ہی نسبت کسکو — پہلی ہر چند بظاہر ہوی آدم پیدا

پانی کیطرح سی ہ اسی رایگان بہا — قاتل ترے شہید کا خون رایگان بہا

ہمراہ اشک آہ دل خون چکان بہا — کیا رایگان ہی یہ لعل گران بہا

ای چشم تر زمین بہا آسمان بہا — پست بلند دہر کا نام و نشان بہا

کیا آب و تاب ہی لب و دندان یار پر — ہوتم لعل کی بہا ہین یہ تی گران بہا

گر مینہ زن سرشک ہو دریای چشم سے — مثل حباب بحر پھرے آسمان بہا

تشبیہ کیا ترے رخ روشن سے دیجیے
سورج مین ہی کہان یہ ضیا اور آسمان

طوفان نوح ابر ترے ہی جوش زن
آنسو جہان روان ہو یہی یا وہان بہا

جب ہم سرخ نگلبن ہی دست و پا
سفاک آج خون کی تو ندیان بہا

دھویں جو زلف غالیہ بار اوس نگار نی
عنبر بنا جو کف سر آب روان بہا

جیسی چراغ دین سر آب روان بہا
فی اشک مین دل پراغ کی ہی نمود

دریا نی ہو کی ژالہ صفت میان جہان بہا
بی آبرو کیا ترے دانتون کی آب نے

فیض قدم سی دشت مین بحر روان بہا
روئی جو پھوٹ پھوٹ کی پانو نکی آبلے

لبریز ہو چکا تو چھلک کر کنعان بہا
جب فال جب آیا آنکھ سی آنسو نکل پڑے

دیتا ہی جوی خون دم تیغ زبان بہا
گلگونہ ہی چوٹ لبین کلام درست ہے

تمنے تو اپنا آپ و یا خانمان بہا
بہو در دہان چشم

طوفان نوح دہر مین پیدا ہوا اخیر
آنکھون مین تھا میری اشک کا دریا جہان بہا

جب سے چشم و کاکل دلدار پر مائل ہوا
مورد رنج و بلای ناگہانی دل ہوا

عشق کا شاکی نہ فریاد نی جو حسن کا
باعث رنج و تعلق آپ ہین ہونین یا دل ہوا

کر کی بسمل خاک پر صیاد نی چھوڑا مجھے
صید لاغر تھا نہین قابل کی قاتل ہوا

بہر کسب نور اوس رخسار عالمتاب سے
پنجہ خورشید وا مثل کف سائل ہوا

اشک کی جا ہی لہو گرہا مژگان ہی پر روان
ٹکڑی ٹکڑی خنجر لہو ہی کج سی بسمل ہوا

ہی عجب آبات جہان مہمان سرا آگاہ ہو
ہوشیاری اوسنی کی بیہوشی جو غافل ہوا

آکی دنیا مین گنا ہون سے بھرا دامان حرص
جز ندامت خرمن ہستی ہی کیا حاصل ہوا

قتل کرتی ہی وا کر دی تیغ سفاکی نی
خون سی رنگین ہاتھ دیکھی خونبہا حاصل ہوا

گالیان مین شکرین لب نی ترشی ہو کر سحر
کیا مزہ ہی ایک بوسہ کا جو مین سائل ہوا

لکھون کر وصف اوسکی روی روشن کی تجلی کا
ورق خورشید ہی یہ لعل ہو بیضا کا

پڑا ہی عکس آئینہ مین کس برق تجلی کا
کف مشاطہ مین جلوہ ہی اوسکی ہاتھ کا

ستارا ہی ہر اک آویزہ ماہ نو سی بجلی کا
مگر ہو نخ مہ عاض سی ثریا بنگیا یکا

ترشح تر و تابنخ گوہر اک ملیح شکرین لب سے
نکیون ان نن کہلتی کیون ان ہو شق چھکا

پی جلد و طرازی کیا جسود کج طبیعت کی
سخن اعجاز اثر ہی کلک عنبر بیان ہی کا

تماشا ہی کی لعل اسکی آنکھین بنائی ہین
بندھا تار نظر ہی لطف آنکھونکی پتلی کا

تصویری دہان کھلا یا پھوٹ نکلی پنکھڑی پیک کی رنگت
گلی مین لطف ہی بہار گلگون کی گلابی کا

بر تیغ نگہ کا کاٹ عیب سرمہ دیا اوسنے
ابھی ڈورا نہ سمجھو کھل گیا ہی منہ سبزہ ہی کا

چین افشان مہ نو پیشانی کی ابروی خمیدہ پر
ستارہ چاہیی جوہر ہو اس تیغ ہلالی کا

مکل سکتی نہین مٹھی تہی دستی کی حلقہ سے
کہین گرداب مین ان ہونہین سکتا ہی چھلا کا

شب تاریک و خوف جانگزا ہی مہ جبین تجہ بن
ستارون پر گمان ہوتا ہی مجکو خشم افعی کا

کہی کہتا ہو وہ اسکی عوض کیا دیا ہے
طریقہ ہی یہی ایجان عاشق کی تسلی کا

تواضع سے گیا ہوا بھا جبان اوج بڑھتا ہے
سبب جھکنا نظر آیا مہ نو کی ترقی کا

مشبک دل کو کرتا ہی سحر سرمہ کا دنبالہ
سری ہی تا وکہ دوزک یا چکل ہی چھری کا

صنوبر ہجر نی تجہ بن کیا قلق دکھایا تھا
سنا ری رات انگارون پر مجھکو لٹایا تھا

سر سامان نی شب بانہ گل کھلایا تھا
خاک مین ملایا تھا کانٹون پر مجھکو سلایا تھا

عکسِ رو کی روشن سی کیا فروغ پیدا تھا
آفتاب ساقی نی جامِ کہربا کیا تھا

پنجۂ حنا بستہ بازو رنگ لایا تھا
زخم کیطرح ہمدم خونِ محبی ولایا تھا

شب جو وہ روشن پر گیسو منکا سیا تھا
ابر فی تہ اس چاند کا عکس سا پایا تھا

رات درد دوری نی اسقدر ستایا تھا
جوش بیقراری سی دم لبوں پہ آیا تھا

شعلۂ رو جو مستانہ بیحجاب آیا تھا
شمع کو سرِ محفل رشک سی جلایا تھا

صبح تک نہ جھپکی آنکھ شب جو تو نہ آیا تھا
بخت خفتہ نی مجکو رات بھر جگایا تھا

لب پہ پان کا لالہ کھا شوخ نی جمایا تھا
داغِ لالہ نی گل نی خاکِ شک کھایا تھا

آفتاب سا چہرہ کسنی شب دکھایا تھا
چھپتے چھپتے تی تی تارہ صبح نی دکھایا تھا

خواب مین نی لیخا نی حسن یہ نپایا تھا
مثل تیری یوسف نی یہ نی کب بنایا تھا

ابرِ غم سی مرا دلپر میکشون کی چھایا تھا
چشمِ جام مین ساقی خونِ می بھر لایا تھا

اگر ہم نق فرازی پردہ وہ مہر زمین ہوتا
تو بانکی خانہ اوسکا رشک چرخ چارمین ہوتا

روانی گشن مین گر وہ نازنین شہر گلین ہوتا
لجا لو کیطرح پژمردہ نخل یاسمین ہوتا

مری پھبن ہین گر دلبر مرا ہمنشین ہوتا
تو کاہیکو بھلا ہمین اسقدر غمگین ہوتا

ہمارے پیچ مین بیدم وہین ہوتا
دم شمشیر بران ہر خط چین جبین ہوتا

جو لعل لب سے کھلتا ذہر شب
جگر تا قطرہ اشک شمع کا در ثمین ہوتا

ہمارے درد سے واقف نہین ہوتا
قرابہ بقراران ہی مسیحای مرا نہین ہوتا

جو مہمان غریبان شام سے وہ مہ جبین ہوتا
کتان آسا گریبان سحر کی ٹکڑی ہوجاتی

مری اشعار مین کسطرح دخل نکتہ چین ہوتا
صفت مین خال لب کے لکھہ رہا شعار چیدہ ہون

دوات بیضہ فولاد و خامہ آہنین ہوتا
مین لکھتا حال تب اوسنگدل کی سنگدلی کا

مجھی دشت مصیبت غیرت خلد برین ہوتا
خوشا شہدای عشق کی وہ خوش گر آکے آتا

یقین ہی ای گل تر روی سے تیری چہرہ کے
صباحت گلبدن ہوا جسمین مین تیری

جو غیرت سرو کو ہوتی تو پیوند زمین ہوتا
قد زیبا ترا ہیرا ہی گل گلستان مین

شرف اس گھر کا تب ہوتا کہ جب اسکا مکین ہوتا
دل بی عشق جسکا یکتا ہون اکہتا ہون

مرا گھر ایک شب آرامگاہ نازنین ہوتا
امی سید مین بین بخت جان ہر فرد ہر تا ہون

خدا کو ای سحر مینی انھین باتون سے بچانا

کہ چاہا اوسکا ہوتا ہی مرا چاہا نہین ہوتا

تصور سے تمہارے جو دلمین یار ہو پیدا
گری جو اشک کا قطرہ شرار ہو پیدا

لحد مین گر خیال گیسوے دلدار ہو پیدا
فرشتہ قبر کا پرسش کو شکر ہو پیدا

ہوا مین خاک ہوکر عشق مین اوس آتشین خو کی
عجب کیا خاک ہی میری جو موسے شعلہ ہو پیدا

جو روے شمعرو کا مجکو رو نمین خیال آتی ہی
جگر سی شعلہ دل سی آہ آتشبار ہو پیدا

وہ دو ہری بات کہتا ہی سوال وصل پر جس سے
کبھی اقرار پیدا ہو کبھی انکار ہو پیدا

جو منصور نگاہ اوس بت کی آنکھون کیطرف جائے
ہر اک موی ثمرہ نظر و نمین مشل دار ہو پیدا

زبس ہی دل کو یاد چشم جانان کیا تعجب ہے
لحد پر جا بی سبزہ نرگس بیمار ہو پیدا

مین دیوانہ ہوا ہون اوسکی چشم سرمہ آگین کا
غزل و زنجیر سی کیونکر نہ جھنکار ہو پیدا

لب زخم تمنا سی صدا تکبیر کی آئے
جو وہ مجھ تمنا سی ہاتھ مین تلوار ہو پیدا

دل پر داغ و چشم تر اثر اپنا جو دکھلائین
کہین نہر بن نمایان ہون کہین گلزار ہو پیدا

سفر ہو مین انکہین نور سی ہم تیرہ بختون کی
اٹھی بام پر جلدی کہین دلدار ہو پیدا

وہ بیجگر ہون ارادہ گر کرون تو بکا مرتی دم
لب ہر زخم سی آواز استغفار ہو پیدا

عقدہ حل کر نہیں اوسکی خدمت مین اٹھا جاکر
جو رمز عاشقی کا محرم اسرار ہو پیدا

تمنا کی کمی ہی دل مین دیکھون آنکھ بھی جاکر
جو دل مین اوس پری کی حسرت دیدار ہو پیدا

تصور ہی دامنون کا ہو گرا بر کی دلمین دھن
نہ یہ قطرہ ہی اوسکی گوہر شہوار ہو پیدا

تصور ہی گلرو کا جو آئی باغ مین مجکو
ہر اک گل ہی مری نظر و نمین لبسان خار ہو پیدا

تصورات کو اوس نہر و کا دلمین گر آئی
ہر اک سینہ کا روزن صاف آئینہ دار ہو پیدا

کہا ہم آرزو مین ای صبا سب اوسکی برلائین
ہمارا کوئی بھی عاشق جو غیرت دار ہو پیدا

عشق پیمان شکن و ہر اک گبر و مسلمان ہوا
حسن ترا ای صنم رہزن ایمان ہوا

شور بہاراں ہوا جوش کا سامان ہوا
چاک گریبان ہوا قصد بیابان ہوا

زلف کا سودا ہوا آبلہ پیما ہوا
جان پہ صدمہ ہوا حال پریشان ہوا

ہی غم و فرقت فزون جوش پہ ہی اشک خون
دامن دشت جنون سطح عمان ہوا

طائر جیحون کی گھر بال ہوی سر بسر
حلقہ ہر موجی سر مسکن حیوان ہوا

دور جو تجھسی ہوا چشم سی دریا بہا
سطح دل زخم مرا گوشہ دامان ہوا

تیر چھی نگہ تیری یار کرتی ہی پر چھی کا کام
دلمین نہین کہ دو سا رنا دل مرگان ہوا

بدر ہی رخ شام بال طوق گریبان ہلال
کوکب صبح جمال گوہر گریبان ہوا

جسم ہوا ناتوان طاقت جنبش کہان
طوق گران ہی گران طرف گریبان ہوا

عاشق رشک چمن تھا جو مین خستہ بدن
رنگ مین ہر داغ تن لالہ نعمان ہوا

یاد خط و زلف کی باغ مین جب آگئی
خار نظر مین مری سنبل و ریحان ہوا

دانتون ہی ای سنگدل دُر ثمین ہین خجل
لب ہی تری منفعل لعل بدخشان ہوا

مدت ہر جبین کی جو رقم ہر کہین
رشک سپہر برین صفحہ دیوان ہوا

وقت سخن جب تری گوہر دندان کھلے
رشک سی تاری جلی نور فروشان ہوا

مصرعہ برجستہ تھا قامت موزون ترا
سرو چو تجکو کہا خلق کو بہتان ہوا

تجکو بھلا قتل کی تیغ کی حاجت ہی کیا
خلق کی آئی قضا جبکہ تو عریان ہوا

زلف جو رخ پر کھلی شکل نمایان ہوئی
رات عیان ہوگئی مہر جو پنہان ہوا

جسکو نشانی تری ملگئی انگشتری
رتبہ مین وہ ہی پری رشک سلیمان ہوا

تیری جدائی ہی شاق دشمن جان اشتیاق
تجھسی ہوا جب فراق موت کا سامان ہوا

رشکِ گل ہیں گل غیرتِ سنبل ہیں نہال
ہوگا چمن پامال جب تو خوش خرام ہوا

دستِ حنا بستہ پر جیسی پڑی ہے نظر
پنجۂ مرگان مرا پنجۂ مرجان ہوا

رخ سے جو پردہ اوٹھا چاند سا چہرہ کھلا
مثلِ کتانِ صبح کا چاک گریبان ہوا

آبلہ پا قطرہ زن ہیں جو ہوا خستہ تن
غیرتِ صحنِ چمن دشت کا دامان ہوا

تو نے کیا رخ نہاں مجھ پہ گرا آسمان
ماہی بے آب سا خاک پہ غلطاں ہوا

دیکھکر ابی گل تجھی غنچوں کی منہ کھلگئی
بند مری سامنی مرغِ گلستان ہوا

حسن گلوسوز یار کرتا ہی دل کو اعذار
آنکھ ہوئی جب دو چار جان کا نقصان ہوا

جنبشِ پا کی صدا دیتی تھی مردے جلا
غلغلۂ حشر اوٹھا جب وہ خرامان ہوا

جلوۂ شمعِ عذار جبکہ ہوا آشکار
دیکھ کی پروانہ وار دل مرا قربان ہوا

دیکھی ہو جگو رنگ لعبتِ چین و فرنگ
حسن خط و خال و رنگ ہر زمان ہوا

صبح وہ رشکِ قمر اوٹھگیا جب اے سحر
چاک برنگِ سحر اپنا گریبان ہوا

مہر وش گھر سی دم صبح جو باہر نکلا
آفتابی لیی خورشید برابر نکلا

دوست سمجھی تھی سو دشمن سی بدتر نکلا
دم جانبخش مسیحا دم خنجر نکلا

اوسکی آتی ہی چھینی لگی چار طرف
تاری معدوم ہوی مہر منور نکلا

جب مقابل ہوا اون چاند سی رخسار کے سے
ماہ اک اور ہی شب تاب سی کمتر نکلا

سنکی آمد تری بھولا نہ سیا عاشق
صورت نکہت گل جا بہ سی باہر نکلا

ایک دم بھر کی ملاقات مین کیا کیا کہتے
کوئی ارمان نہ اسی شوخ ستمگر نکلا

کسقدر منتظری ہی تری امی عمر خلاف
کھلی آنکھین نہین دم تن سی جدا بہر نکلا

دم تکبیر کیا بوسہ کا قائل سی سوال
نہ سخن اور زبان سی نہ خنجر نکلا

ہاتھ قبضہ تلک آتی ہی ہو قتل بہانہ
نیمچہ میان سی قاتل کا نہ باہر نکلا

کھا گیا بات کو حیلہ سی وہ بہکانی کی
وہ عدہ وصل نہ منہ سی کبھی باہر نکلا

وسعت رحمت خالق نی کیا پاک عصاب
حشر مین میری گناہون کا جو دفتر نکلا

مین تو کیا چیز ہون بہر لم فلک تک آتی
تیری کوچہ سی جو نکلا بھی تو دب کر نکلا

یاد تیرگان نی تری جان لی میری اوتر کے
رگ جان پر جو پڑا ڈوب کی نشتر نکلا

پایا احمد نی ید اللہ کا ہمدست اوسکو
ہاتھ معراج مین پردی سی جو باہر نکلا

اسی سحر نقطہ پہ کا کی صدورت مہ بھر
نہ قدم دائرہ عشق سی باہر نکلا

روتی روتی چشم فی طوفان برپا کردیا
ابر دریا بار کو پانی سی پتلا کردیا

جلوہ رخ فی ہر اک موتی کو تارا کردیا
عقد در کو غیرت عقد ثریا کردیا

دل کو وحشی اور مجھی پابند سودا کردیا
چشم افسون ساز فی کیا جانیی کیا کردیا

پان کھا کر سرخ ہر دندان رنگیا کردیا
تو فی اسی ناقدر دان موتی کا منگا کردیا

غنچہ لب تو فی چمن کا رنگ پھیکا کردیا
سیوتی گل کو کیا لالی کو گیندا کردیا

سرخ تر بار تکلم سی لب نازک ہوے
سایہ زلف سیہ فی رنگ میلا کردیا

دل ہی بحر بیکران عشق کامل ہر محیط
قدرت حق دیکھنا قطرہ کو دریا کردیا

پڑ گیا شیرین ادا کی جو لب نوشین کا عکس
لیتی لیتی ہاتھ مین امیو کو میٹھا کردیا

ای ملیح اتنی ترشروئی تری اچھی نہین
زندگی سی جی ہر اک عاشق کا کھٹا کردیا

حسن گر اللہ فی تجکو دیا ای گلبدن
مثل بلبل عشق میری دل مین پیدا کردیا

جو کوئی آیا تو فی یہی کہانی عشق کی
تمنی مجکو اپنی بیگانی مین سودا کردیا

ہوگیا زندہ دل مردہ مرا اک بات مین
تمنی ان ہونٹون سی اعجاز مسیحا کردیا

اسقدر رویا مین دیوانہ فراق چشم مین
دشت کو غیرت دہ دامان دریا کردیا

کالی کالی اپنی آنکھون کو دکھاکر دشت مین
تونی ای خوش چشم آہو کو چکا دا کردیا

مجکو الفت مین نہین دنیا و مافیہا کا ہوش
ای سحر کیا جانیے اوس شوخ نی کیا کردیا

محفل یار مین جانا ہمین آسان ہوگا
داغ جب سر پہ چراغان شمع کی عنوان ہوگا

رخ جو اوس ماہ کا پردیسی نمایان ہوگا
اپنا مانند کتان چاک گریبان ہوگا

اپنا بی برگی غربت مین سیامان ہوگا
خصر رہ ہر شجر سبز بیابان ہوگا

ہم جو رونگی تری واسطے ای شوخ مسیح
جوش گریہ ہی عیان نوح کا طوفان ہوگا

مست الفت تری یوسف کیطرح ہونگی آہ
خط سی خس پوش جو چاہ زنخدان ہوگا

منہدی ہاتھون مین اگر اپنی لگاتی تو نے
تیری گردان پہ ہر خون مسلمان ہوگا

حشر مین لونگا عوض جامہ دری کا تجھسے
اسیجنون ہاتھ مرا تیرا گریبان ہوگا

تو ہی سمجھینگے زمانی مین قیامت آنا
تم چلوگی تو عیان حشر کا سامان ہوگا

رشک یوسف جو مرا مصر مین جانا ہوگا
مشتری مثل زلیخا مہ کنعان ہوگا

زور تیرا جو سلامت ہے جنون تا کے روز
چاک ان ہاتھون سے دامان بیابان ہوگا

کب تلک عہد شکن روز کا تیرا وعدہ
وعدۂ وصل و وفا بھی کسی عنوان ہوگا

دیکھ پائیگا نہ مجھسا کوئی عاشق قاتل
قتل کرکی تو مجھی خوب پشیمان ہوگا

پردۂ ابر مین شرما کی چھپی گی بجلی
اے سحر برق صفت یار جو خندان ہوگا

کمند و دام مین ل ترک شہسوار بندھا
مبارک آپکی فتراک مین شکار بندھا

جو شب تصور دندان یار یاد بندھا
بندھا جو گوہر مضمون وہ آبدار بندھا

رولا یا آپ نے صورت کھلا کی دیا مین
کھلی جو خواب سے آنکھ آنسو نکلا تار بندھا

سنا رہی یو ہون اوراق روز شب اتر
نہ اس کتاب کا شیرازہ زینہار بندھا

تمری فراق مین یکا کہ سی بھر سفر
ہزار بار کھلا اور ہزار بار بندھا

کہان کہان نہ گئی فکر آسمان پیما
کمر کا یار کی مضمون نہ ایکبار بندھا

قصور عشق کرو عفو یا سزا دو مجھے
کھڑا ہون یون ہی مثل گنہگار بندھا

کیسکی ہمسی نہ بر آئی بعد مرگ مراد | وہ چلہ پھر نہ کھلا جو سر مزار بندھا

فراق یار مین ٹوٹا نہ صبح محشر تک
سحر جو شب کو وہی آنسو ٹوٹکا تار بندھا

تصور تھا جو شب ان شک نجم ثاقب کا | نہ خوش آیا ہمین چشمک زنی کرنا کوکب کا
دکھاؤن گر مین جلوہ آفتاب فلک ثاقب کا | نقاب چہرۂ خور ہوگا گریبان صبح کاذب کا
وہ محفل مین جو آیا مہ جبین چمکنی لگی ہر سو | قدم کب مہر کی آگی رہی ثابت کوکب کا
وہ مہ گھر سی نکلتا ہی نہین مانند قطب ابتو | منجم کسطرح قائل ہو نہین سیر کواکب کا
نہین قطرے ہی پسینے کی رخ تابان جانان پر | منجم دیکھ جرم مہر مین جلوہ کولک کا
کرونگا امتحان مین اپنی ورد لبری کا موکو | کوئی مجکو سکھا دی قاعدہ مطلوب وطالب کا
زحل غیر سیہ و مشتری وہ ماہ تابان ہے | اثر ثابت ہی سعد و نحس سی اکثر کواکب کا
مماثل ہی یہ شطرنج کی فرزین و بیدق سے | کبھی مغلوب بھی ہے تو نظر آیا ہی غالب کا
ہمارا نام لیکر شعر مین اہل زبان کہتے | صفاہان تک گیا شہرہ ہمارے فکر رسا کا
خدا آسان کر دیتا ہی مشکل اپنی بندی کی | وہی ہی مرد جو کرتا نہین شکوہ نوائب کا

نہ کیون مضمون عجائب ہون مری فکر رسا کے
سحر بندہ ہون اوسکا جو کہ مظہر ہی عجائب کا

رخ منور جانان تہ نقاب رہا
ہمیشہ ابر کی پردی مین آفتاب رہا

ہمیشہ آتش فرقت سی دل کباب رہا
بسان نبض تب غم سی اضطراب رہا

ہمیشہ زلف کی سودا مین پیچ و تاب رہا
پھنسا بلا مین دل خانمان خراب رہا

شب وصال بھی لوبت نہ بات کی آئی
ادہر تو خوف رہا اوسطرف حجاب رہا

نہ جب گناہ کا یارا رہا ہوا تائب
رہا مدام سیہ مست تا شباب رہا

رہی مدام عنایت سقیب پر اوسکی
ہمیشہ یار کا مین مورد عتاب رہا

مین بی ثبات ہایون محیط عالم مین
کہ جیسی بحر مین ہم بحر کوئی حباب رہا

رہی جھکائی ہوئی سر عروس کی صورت
غضب تو یہ ہی شب وصل بھی حجاب رہا

شب فراق مین تڑپا کیا مین بستر پر
برنگ پارہ سیماب اضطراب رہا

پڑا نہ چین جوانی مین بی حسینون کے
ہمیشہ علم محبت ہی کو کیا تحصیل

مرا شباب مری جان کو عذاب رہا
بغل مین دابی ہوی عشق کی کتاب رہا

دکھایا گل ترکو جو اوسنی پھول ساخ
وفور شرم سی گلشن مین آب آب رہا

نظر جو آگئی لبہای سرخ یار اوسکو
ہمیشہ خون سجکر رشک سی شہاب رہا

بہشت مین بھی وان ہین شراب کی نہرین
تجھی شراب سی کیون زاہد اجتناب رہا

سحر نہ کیون تجھی عادت ہو خاکساری کی
ازل سی بندۂ عشق ابوتراب رہا

کیا موزون جو وصف اوس سرو قد کی قدر و منزلت کا
ہی رشک سرو ہر مصرع مری اشعار موزون کا

نقاہت سے بدل لاغر ہی السیا تیری مفتون کا
کہ رشک ابرو سی سایہ ہی شاخ بید مجنون کا

پریرو تیری ویرانی کی ایسی ہانپون دہ ہمی ہین
کہ ہی زنجیر کی کڑیون پہ عالم چشم جیحون کا

بنا ہی میکدہ ماتمکدہ ساقی گلرون کا
صدای قلقل مینا بنا ہی نالہ محزون کا

دل خم جوش مین ہی لوٹتی ہین مست بھٹی پر
می گلگون کی ساغر پر ہی عالم چشم پرخون کا

ہجوم گریہ سی اک نوح کا طوفان بپا ہی
مری آنکھون پہ عالم ہو گیا جیحون سیحون کا

وہی الفت کہ آنکلا کبھی ناقہ جو لیلی کا
غبار اوٹھکر پس محمل چلا تربت سی مجنون کا

کسی لیلی ادا کی عشق مین کھوئی ہی جان مینے
مری تربت پہ یہ چاہی ہی بید مجنون کا

بسر ہوتا ہی دن کہ یاد مین روی منور کی
تصور رات بھر رہتا ہی اسکی زلف شبگون کا

اگر نرگس شاہ ہی تمھاری چشم فتان سے
صنوبر مین پایا جاتا ہی کچھ کچھ قد موزون کا

پریرو تیری لعلون کا جنون اتنا مری سر سے
پریخوانون نے گو آکر بہت جھاڑا بہت پھونکا

جو تو او شہسوار حسن آتا ہی مری گھر پر
مہ نو نعل بنتا ہی نہین پر تیری گلگون کا

بسحر حق نی کیا ہی وصف اوسکی چشم و ابرو کا
کلام اللہ مین آیا ہی سورہ صاد و کانون کا

قرار ہجر مین ای اشک مہ ہمین کب تھا
کہ رات بھر شرر افشان ہر ایک کوکب تھا

خوشی کا ہجر مین سامان بن آپکی کب تھا
ہلال عید ہمین شک نیش عقرب تھا

ہر ایک معنی مستہ بنگیا رگ یاقوت
رولانا ہجر مین خون پہ تصویر تھا

بچا لیا لب جانبخش کی تصور نے
ہمین فراق مین صبنی کا آسرا کب تھا

مری ولای علی ہی خمیر ہی طینت
ازل سی تا ابد واون مین بند مشرب تھا

گھٹا یہ نور قمر جب وہ بی نقاب ہوا
کہ جرم ماہ پہ سب کو گمان کوکب تھا

ملا گلی سی نہ افسوس وہ مہ خوبی
نہ عید کو بھی برا یا جوبل کا مطلب تھا

وہ ماہ بام پہ جب بیحجاب آتا تھا
تو لکھنؤ پہ گمان سواد بخشب تھا

سوار کون ہوا چاندنی کی سیر کو رات
کہ نور صبح سی روشن غبار موکب تھا

امید وصل پہ کاٹی ہی ہجر یار کی رات
ہجوم درد سی حال اپنا ورنہ بیدہب تھا

مسی نی شب یہ دیا حسن شمع کو فروغ
چمک مین ہر در دندان مثال کوکب تھا

مین اوس مدرسۂ اول کا ہون سحر مداح
کہ جبرئیل امین جسکا طفل مکتب تھا

ایسا تپ فراق نی لاغر بنا دیا
جسم نزار رشتۂ بستر بنا دیا

رویا جو یاد کر کی مین دندان صاف یار
ہر اشک آبدار کو گوہر بنا دیا

رنگ مسی سی سرخ لبون کی ہوئی بہار
گلبرگ تر کو لالۂ احمر بنا دیا

اک شعلہ رو نگار کی سوز فراق نی
دل کو سپند سینہ کو مجمر بنا دیا

اوس بت پہ کچھ اثر نہ کیا اپنی آہ نی
کیا دل غرور حسن نی پتھر بنا دیا

کرتی ہی کاوشین مژگان سی لصد خلش
ہجر صنم نی آہ کو نشتر بنا دیا

خون جہان کی حشر کو ہی اوس سی باز پرس
جسنی کہ میری ترک کو خنجر بنا دیا

ساقی نی اپنے ہاتھ سی مجکو جو دی شراب
ساغر کو آفتاب منور بنا دیا

ای گل جبین راہ مین تیری رخ نور بخش نے
سورج مکھی کو مہر منور بنا دیا

سودائی اپنا کر کی تری گیسوؤن نے یار
شب ہای تار کا مجھی خوگر بنا دیا

مجکو سحر کیسی کمر کی فراق نی
تار نظر کی طرح سی لاغر بنا دیا

تیری ہر موی مژگان نوس بت خونریز کا
ابرو خمدار مین جوہر ہی تیغ تیز کا

ہی جہان دیوانہ بوی زلف عنبر بیز کا
صید آہوی ختن ہی دیدۂ خونریز کا

کیون نہ ہر دم ہو سمند حسن جانان تیز تگ
سایۂ زلف سیہ مین ہی چلن مہمیز کا

یار کی لبہای شیرین کا ہوا جسدن نشہ ور
خون مرقد مین ہوا دل خسرو پرویز کا

دشت کو جب مین سدھارا توسن وحشت گیا
خار صحرا مین اثر پیدا ہوا مہمیز کا

گر مزہ بعد مرگ خاک عاشقان برباد مفت
توسن جانان نہ کر آہنگ جست و خیز کا

بسکہ کرتا ہی وہ قاتل سر نو مشق قتل عام
میان مین خنجر نہین رہتا کبھی خونریز کا

عشق شیرین مین کیا کیون آپکو تیشہ سی قتل
کوہکن نی سر نہ پھوڑا خسرو پرویز کا

یاد چشم مست ساقی کی جو رہتی ہی سحر
چشم گریان مین ہے عالم ساغر لبریز کا

کسنی بی رنج رہ عشق مین رہنا پایا
ہاتھہ موسی نی جلا کر ید بیضا پایا

پائی جان روح ملی نور تجلا پایا
جسنی پایا تجھی اوسنی نہین کیا کیا پایا

لاکھہ غنچی ہوی گل باغ جہان مین لیکن
غنچہ لب کا ترے ہمنی شگفتا پایا

ہی تصور جو ترا گوش صنم کا اوسکو
واہ قسمت نی عجب عرش کا تارا پایا

سیر کی ہمنی خرابات جہان کی برسون
نہ مگر کوئی حسین دہر مین تمسا پایا

آگیا دھیان مجھی اپنی گرفتاری کا
دل کسیکا خم گیسو مین جو لٹکا پایا

کیون خوشی سی نہون مین صورت ساغر خندان
جام می ہاتھہ ہی ساقی کی چھلکتا پایا

ای سحر پالون ترہ عشق مین دھرتی تو ہین آپ
جان کا ہمنے اسی راہ مین کھٹکا پایا

شب ہجران جانان مین تخیل ہی مژگان کا
کہ جسکا ایک شعبہ ہی تپش نامزع بسمل کا

زیادہ ہو مجھی وہ سایہ بال ہما سی بھی
پڑی سر پر مرے سایہ اگر شمشیر قاتل کا

میان چکا دیتی کا نہین ہی گرد چہرہ کے
مہ نو دیکھہ لو ہالہ بنا ہی ماہ کامل کا

تماشا کر چکی آوارہ خون شہیدان کا
ٹھہر کر کوئی دم تو دیکھتی اب رقص بسمل کا

نشانہ تیر غیرت کا بنا ہی دیکھہ وہ انکھین
مشبک ہی اسی سی دیکھہ لو بادام کا جھلکا

جلون مین اوسکے پہونچی تاب وہ شان ہی اوسکے
عجبی ہی شک آتا دیکھہ تہ حسن محفل کا

جلا پاتی نہ کیونکر عشق سر کٹنی سی عاشق کے
فزون ہوتا ہی سر کٹنی سی جلوہ شمع محفل کا

ہوئی منظور آرائش جو گھر کی آینہ رو کو
لگایا اپنی گھر مین آینہ اوسنی منزل کا

مین ہنسنا بولنا اوس گل سی اپنا یاد کرتا ہون
نظر آتا ہی گلشن مین چمکنا جب عنادل کا

ترے چاہ ذقن مین دیکھتا ہون دل جو عاشق کا
تو مجکو یاد آجاتا ہی قصہ چاہ بابل کا

جگہ سونی کوئی ایسی بھی گنج شہیدان مین
مری سر پر یہ احسان رہگیا شمشیر قاتل کا

مقر اہل زبان کیونکر نہ ہوئین فکر صائب کے
سحر دیوان میرا رشک ہی دیوان بیدل کا

پلائی گر وہ گل گلشن شباب شراب
ہو یو مین شک وہ نکہت گلاب شراب

خوش آئی فرقت ساقی مین کیا کباب شراب
گزک ہی لخت جگر دل کا خون ناب شراب

وہ رشک مہر جو ہی ہو کی ہیجاب شراب
تو موج بادہ بنی برق آفتاب شراب

یہ دور چشم صنم مین ہی مانہی سرخوش
کہ پی رہی ہین بھم رند و شیخ و شاب شراب

چمن مین جوش گل و سبزہ ہی لب جوے
ہوا و ابر ہی لا ساقیا شتاب شراب

جو مست الفت ساقی ہین وہ قیامت کو
اوٹھینگے قبر سی کہتی ہوی شراب شراب

وہ ماہ نشہ مین شب ہو گیا خفا ہمسی
ترا برا ہو بس اے خانمان خراب شراب

بہ نشی مین بھی کہلا ہستی شوخ مست کا دل
کہان مزاج کا کرتی ہی انقلاب شراب

ہی عکس عارض خورشید وار ساقی سے
پیالہ برج شرف رشک آفتاب شراب

سمجھتے ہین اوسی بہتر ہم آب حیوانسے
جو تیری ہاتھ سی ہو یار دستیاب شراب

جو لی وہ دست حنائی مین شیشہ می کو
تو عکس عارض گلگون سے ہو شہاب شراب

جو مست الفت آل نبی ہین اونکو سحر
بروز حشر پلائینگے بوتراب شراب

بسکہ یاد زلف مین ہی جانگداز فرقت کی شب
ہی رم اشک مرا سرد ہوا فرقت کی شب

تھی شرر افشان جو آہ شعلہ آسا فرقت کی شب
قافلہ آتشبار یکا گردون نیلوفرقت کی شب

ہین مہیا سارے ساماں قضا فرقت کی شب
ہوگا اب ہر روز کا جھگڑا ادا فرقت کی شب

تا رہی ہین انگیز فشاں اوس غیرت مہتاب بن
چرخ آنکھون مین چبھنی بنگیا فرقت کی شب

تا رہی چشم غزال اور چاندنی دیو سفید
اوس پری بن ہی مجھی کالی بلا فرقت کی شب

دل ہی ہی غم درد دیکھون چاندنی یا جان شاد
آئی گھر مہری اگر وہ مہ لقا فرقت کی شب

وصل مین تنگی خجالت بسکہ ہی اسکا خیال
کر نہین سکتا مین اوس سے گلا فرقت کی شب

زندگی بی لطف ہی برہم نہین وہ آفتاب
می کی بدلی زہر ہی ساقی بلا فرقت کی شب

یاد آئی کسکی رفتار قیامت اسمجھے
آفتاب حشر ہر ذرہ بنا فرقت کی شب

اوس مہ پردہ نشین کا جبکہ آتا ہی خیال
آنکھین دکھلاتی ہین تارے تا فرقت کی شب

صدمہ دوری سے آئی لاکہ ہر ہی لب پہ جان
میر ہی مین تجھا کیا باقی ہا فرقت کی شب

تو تو تھا مشغول سیر باغ وہان غیر کی ساتھ
رات بھر پہلو مین سر پٹکتا مین ہا فرقت کی شب

ہر در و دیوار پر اک عالم گلزار تھا
خون سے تازہ ترگل کھلگیا فرقت کی شب

چشم اگی مجکو ہر اک روزن و دیوار سے
گھر کا در ہا دیدہ ہی کام آیا فرقت کی شب

ہجر مہوش مین نظر آیا جو مجکو ماہتاب
دل کتان کا پہریرہ ٹکڑے ہوگیا فرقت کی شب

آفتاب حشر سان مجکو جلاتا ہی قمر
کم نہین روز قیامت سے ذرا فرقت کی شب

قصہ کوتہ دل سہلنے کی کوئی صورت نہ تھی
گر نہ ہوتا ذکر لب پر لب کا فرقت کی شب

خون دل سی سینچہ مژگان نگارین کیون نہو
لالہ رو ہاتھو نہین ملتا ہی حنا فرقت کی شب

دل پر اک بجلی گری جب یاد آیا ہمدمو
اوس پری کا خندہ دندان نما فرقت کی شب

زخم دل پر تن سی چھڑکا نمک اے اشک نے
چاندنی دیتی ہی کیا کیا ذرا فرقت کی شب

وصل مین کاہیکو ہوتی پھر ندامت اسقدر
تجھپہ گر ای ماہ ہوتا فدا فرقت کی شب

دل لگانی کو کرینگی ہم بھی ذکر طول زلف
جسقدر جی چاہی بڑہ لیجیو فرقت کی شب

ساقی سیمین کے تصور مین جو تھا سو گداز
شمع آسا جسم جل جلکر گھلا فرقت کی شب

اسقدر ایذا اوٹھائی ہی کہ مر مر کر بچا
پھر نہ دکھلاتا سحر کو یا خدا فرقت کی شب

رشک گل کو چہ تر اگر دیکھہ پائی عندلیب
آشیان اپنا گلستان سے اوٹھائی عندلیب

گر کرے تاثیر آہ شعلہ زائی عندلیب
دست گلچین آتش گل سی جلائی عندلیب

تو اسی شبنم ادای گلچین بی پروا سمجھ
دامن گل پر ہین اشک دیدہائی عندلیب

بلبل شیدائی پر گلہون کی اشک حسرت کی عوض — خون دل آنکھون سی لازم ہی بہائی عندلیب

کیون نہ روتا دیکھکر مجکو ہنسی وہ غنچہ لب — نغمہ شادی ہین گل کو نالہائی عندلیب

سبزۂ نوخیز کا اوس غنچہ لب کے ہون اسیر — موج رنگ گل ہوئی زنجیر پائی عندلیب

دیکھ پائی گر مری اوس سرو گلرخسار کو — قمقمی ہون کبک کی فریادہائی عندلیب

دام زلف پرشکن مین ہی دل نالان پھنسا — سنبل پیچان ہوا زنجیر پائی عندلیب

عشق گل مین خاک گلشن کو ہی سرمہ جانتے — خار مژگان ہین برائی دیدہائی عندلیب

عاشق گلرو ہون کہان پاس صنعت کی ہی — برگ گل تربت پہ لالا کر چڑھائی عندلیب

سیکھ لی عاشق نوازی نازنینو نسی صنم — گل کی سر پر ہی جہان جاہی پائی عندلیب

کیون کمر نسی تیری ہی بلبستہ نہون تا نفس — رشتۂ جان ہر گ گل ہی برائی عندلیب

پھولی خار تیری اک نظر گر دیکھ پائے — آنکھ پھر گل پر پڑی تو خار کہائی عندلیب

تیرہ بختون کو سحر دیکھا نہین رنگین بیان
نزاع کو ہی کو ملی کسدن صدائی عندلیب

دیکھ لی بی پردہ گر وہ پرنور آفتاب — شرم سی دن دوپہر ہو جاہی مستور آفتاب

کیون نہو تجھی خجل ای شعلۂ طور آفتاب
برق دندان جلوۂ رخسار پر نور آفتاب

تب سے سر رہتا ہی ہمیشہ زیر و زبور آفتاب
شاید اوسکی چشم جادو کا ہی مسحور آفتاب

آنکھ کس منہ سی ملائی چشم بد دور آفتاب
تجھسے ہمچشمی کا کب کہتا ہی مقدور آفتاب

صبح گردن شام گیسو قد شہاب ابرو ہلال
دانت تارے منہ جبین رخسار پر نور آفتاب

حسن تیرا قدرت یزدان ہی تو ہی بی نظیر
ہین خجل آگی تری ماہ و پری سعد آفتاب

جوہر عالی طبع فیض اونکا نہی یک و بعید
نور بخش دہر ہی ہر چند ہی دور آفتاب

اپنی چشم مست کا سرخوش ہی تو اے شوخ رشک مہر
ورنہ کسنی آج تک دیکھا ہی مخمور آفتاب

تیری آگی ای سیہ مست اوڑ گیا چہرہ کا رنگ
ہی سفید ابرج وزان مثل جام بلور آفتاب

کور باطن کو بھلا خوش آتی کب میرا کلام
قدر کب کہتا ہی پیش چشم بی نور آفتاب

منفعل ہی بسکہ تیری حسن عالم سوز سے
منہ اودہر کرتا نہین ای شعلۂ طور آفتاب

بیحیائی ہی اگر ہی گرم لاف ہمسری
آپنے خوش پوشاک ہین و رباتن عور آفتاب

ہمسری تیری کف پا سی کی منی کیا تاب ہے
حسن مین ہر چند ہی ایجان مشہور آفتاب

اک نظر کردہ کف پا ہی حنائی دیکھ پاے
رنگ چہرہ سی اوڑی ہو جاے کافور آفتاب

سلک دندان ترے خ انور کی کھلا آب آفتاب
برق ہو سیماب ہو جاہی کا فور آفتاب

وہ بلا کوشش ہی ہر داغ تن مجروح مین
دیدۂ عاشق مین ہے اک قطرہ کافور آفتاب

تو جو ہو ہر ہفت سی آراستہ قربان ہون
بدر زہرہ ماہ نو غلمان پری حور آفتاب

اللہ اللہ عکس رخسار منور کا فروغ
آینہ بنجاتا ہی ای غیرت حور آفتاب

ایک شب تجھسی کہی گر اقتباس نور شمع
تا قیامت ماہ سی ہو سائل نور آفتاب

پائی گر اوس زہرہ وش کو مائل رقص و سرود
نذر دی تا رشعاعی بہر طنبور آفتاب

جلوۂ روی مخطط سی ہوا روپوش کیا
آج ہالی مین نظر آتا ہی محصور آفتاب

چشم کی مستی کا باعث ہی فروغ حسن رخ
می نہو جب تک نہ دیکھی آب انگور آفتاب

پی کی می اوس شوخ نی چہرہ کو دی ہی آب
دیکھ لی دیکھا نہو جسنی کہ مخمور آفتاب

جلوۂ عارض نی تیری ہی گھٹایا اسقدر
تر مریضی کم ہے مش چشم ای حور آفتاب

سامنی تیری مرنی دیک ہی باشستہ
آپکو نخوت سی کہتی بہت دور آفتاب

تیر مژگان کا نشانہ گر کری ابرو کمان
رخنہ رخنہ ہو لیان تا بینور آفتاب

آتش رشک رخ روشن سی جلتا ہی مدام
کیا علاج اسکا طبیبو ہی مجبور آفتاب

اسکی آمد دیکھکر مجھسی ہوا وہ مہ جدا
کہدو اب میری سیہ خانی شبی دور آفتاب

گرمی بازار سخوت سرد کرانی ہرش
زلف شبگون کو اوٹھا خی ہو کافور آفتاب

سایہ سان پیچہا نہ چھوڑونگا تراشک پرے
دیکھنی دونگا نہ شبکو تا بمقدور آفتاب

عکس روی روشن ساقی سی کیا چمکی شراب
جلوہ گر پایا میان جام بلور آفتاب

جوہی عالی رتبہ ادنی سی نہو خواہان فیض
ماہ کا احسان نہین کرتا ہی منظور آفتاب

بیحجابی عالم مستی مین ہی عین حجاب
پردہ مینا مین کب ہوتا ہی مستور آفتاب

کیون نہو تیری در دولت پہ ضرصبحدم
آینہ داری کی خدمت پر ہی مامور آفتاب

جلوہ کسکی روی روشن کا ہوا پرتو فگن
بنگیا ہی خاک کا ہر ذرہ پر نور آفتاب

جا سحر کو دینا سایہ مین لوای حمد کے
یا علی جب ہو سوا نیزی پہ محشور آفتاب

جان بلب عیسی نفس ہی ہجر کا بیمار آپ
بی سبب کیون ہو گئی ہین دل آزار آپ

دیدہ و دانستہ فتنہ کرتی ہین بیدار آپ
دیکھتی چلتی ہین اپنی شوخی رفتار آپ

کسکو دمکاتی ہین ہر دم کھینچکر تلوار آپ
مرتی ہین مجروح ناز ابرو خمدار آپ

بل دیا کرتی ہین کیون دن بھر سن سن بات — حلقہ حلقہ ہی کمند کاکل خمدار آپ

گر خریدار کی کہین ای مشتری خسار آپ — ماہ کنعان آئی بکنی کو سر بازار آپ

قہر سی دیکہین نہ سونی گن گلزار آپ — آنکھہ دکھلاؤ نہ ہی یہ روز و بیمار آپ

چشم جادو گر سی لڑ لڑ کر ہلا مین ہمنشین — اپنی ہاتھون مول آنکھون نے لیا آزار آپ

منہ سی بولین یا نہ بولین پاس آئین یا نہ آئین — کیا ہمارا زور اپنی دل کی ہین مختار آپ

شکوہ وعدہ خلافی پر نہ بولی رات بھر — ہمسی اتنی بات پر ایسی ہوئی بیزار آپ

دود خط گہیرے کیا اکدن شعلۂ رخ کو ترے — سرد ہو جائیگی ساری گرمی بازار آپ

چاہیے کہنا خیال آغاز مین انجام کا — حسن پر اتنا نہ اترایا کرین نہ نہار آپ

سدرہ ہی غیب قاصد کیا ملائی کوئی آنکھہ — چشم دربان بنگیا ہر روزن دیوار آپ

باہین گردن مین چہوڑ الین ناز سی بولا وہ گل — منہ لگاتی ہی ہو میری گلی کی ہار آپ

رہتی ہین ہر دم گریبان گیر اوجہتی ہین مدام — بات کہتی ہوتی ہین اتو گلی کا ہار آپ

رہتی ہمنی دکھایا کر چکا جب وہ بناو — صورت تصویر حیران ہگیا دلدار آپ

کیا کسیکو ہو بھلا وعدہ وفائی کی امید — شام تک ہین بھول جاتی صبح کا اقرار آپ

آنکھہ ہی چشم سحر سامری چتون فسون
لب ہین عیسی کہتی ہین انجان کی گفتار آپ

گاہی ماہی آئی بھی تو ساتھہ لائی غیر کو
ایسی ملتی سی مجھی ای یار ہی کا آپ

روزہ دارون کیطرح اکدن مرے گھر بھی ہو عید
کاش دکھلاوین ہلال ابرو خمدار آپ

وعدہ فردا وفا ہوگا نہ تا فردای حشر
واہ ای صاحب ہین کتنی صادق الاقرار آپ

دیدہ و دانستہ اوسکی چشم کی عاشق بنے
ای سحر ہمسی جو پوچھو تم ہوی بیمار آپ

ہین شب یلدا سی طرہ لانبی اگر گیسوی دوست
تارہی ہین افشان کی ذہنی کامل زنگی دوست

آنکھہ نرگس ہی بعینہ گل سی نگہین روی دوست
زلف سنبل ہی صنوبر قامت دلجوی دوست

مشک افشان فرہین اگر خال سیاہ وی دوست
دود و عنبر آتش رخسار پر ہین بوی دوست

چال آفت ہی قیامت قامت دلجوی دوست
آفتاب روز محشر ہی فروغ روی دوست

لوٹتی ہین سانپ چھاتی پر مری فرقت کی رات
یاد آجاتا ہی جب پیچ و خم گیسوی دوست

حور ہی نظر و نمین میری وہ بت عالم فریب
جنت الماوی سی بہتر ہی بہار کوی دوست

زندگی سی موت بہتر ہی اگر ہنگام نزع
چہرہ ہو پیش نظر اور زیر سر زانوی دوست

ہی کف پا غیرت آئینۂ اسکندری
جام جمشیدی ہین گویا کاسۂ زانوی دوست

نکہت گل سی ہمارا مشک ہوتا ہی دماغ
لا ہماری سمت باد صبحگاہی لیجی دوست

بسمل تیر نگہ ہی طائر قبلہ نما
روی دل رہتا ہی سوی کعبۂ ابروی دوست

مثل ہون مثل شانہ یارب دست مشاطہ شکست
ناگنی اوسنی بنائی صاف جعد موی دوست

کوڑ یا لا سانپ آبیٹھا ہی گنج حسن پر
سلک گوہر سی نہین اولجھا ہوا گیسوی دوست

سیج پر پھولونکی سوجاتا ہی جب وہ نازنین
صدبرگ گلبرگ سی چھلتا ہی پہلوی دوست

روضۂ رضوان ہی اوس رشک چمن کا خانہ باغ
حور کی پہلو سی بہتر ہی کہین پہلوی دوست

صاف ہی حالی کی کرتی کی شانہ سی عیان
کھل گیا ہی جوہر آئینہ پہلوی دوست

وہ ہی گر نکروہ تو یہ بیگمان ہی ہان روح
روی دشمن سی مشابہ ہی نہایت خوی دوست

گر یہی جا کر بانون پر غش کا بہانہ کیجیے
سر کسی صورت تو پہونچی تا سر زانوی دوست

چشم مرہم خیرہ ہوتی ہی شعاع نور سے
پنجہ شعلہ شاخ نخل طور ہین بازوی دوست

مین کرون تسخیر دنیا ہاتھ آئی جو اوسکا دست بند
صرف جان سمجھون ملے گر جوشن بازوی دوست

آنکھ قاتل سی لڑی ہی کہین خونخوار و سحر
دل پہ خنجر زن ہی ہر مژہ غمزہ ابروی دوست

بنی دلمین تبان خود سر خود کام کی صورت
نظر کعبہ مین پھر آنی لگی صنم کی صورت

بنائی رنج فرقت نی یہ مجھ ناکام کی صورت
نہ دیکھی خواب مین بھی راحت آرام کی صورت

لگے سوزاں سی سینہ ہی حمام کی صورت
مکدر رو دل ہی چشم ہی کلجام کی صورت

چمن سکیش ہی نرگس مخمور ساقی مین
ہر اک غنچہ ہی شکل شیشہ اور گل جام کی صورت

ہجوم ضعف سی دست و زبان بیتاب تھی مین تو
نہ کیون ہو جائے خط نامہ پیغام کی صورت

ہوا ہی زندگانی ساز شہنائی غم
بجھا دل ماہتابی پر چراغ بام کی صورت

خطا ہی دیدہ و دانستہ کیا تشبیہ دی عاقل
کہان وہ چشم فتان اور کہان بادام کی صورت

دماغ میکشی کب ہی خیال چشم و ابرو مین
نہ اوترا طاق سی شیشہ ندیکی جام کی صورت

حذر کرتا ہی گردون سی نہ سنگ حوادث سی
اگر دو دل ہوتا تو رہتا دہر مین بادام کی صورت

فراق مہروشان مین لگے مشکین کا صورت سی
نہ کیون تاریک نظر دو نین سحر شام کی صورت

نظر آتا ہی پشت لب کا سبزہ عکس امرد سی
کہ ہی آغاز مین پیش نظر انجام کی صورت

جہان کو دست کرتا ہی نظارہ حسن ساقی کا
صراحی دار گردن ہی تو انکہین جام کی صورت

چمن کی سیر سی نفرت ہو ہر قمری و بلبل کو
جو دیکہین اوس سمن بو سرو گل اندام کی صورت

سحر صبح وطن بھی اب بنی ہی شام غربت
لیالی سی فزون تر ہی سیاہ ایام کیصورت

ہین نخل دار کوچہ دلدار کی درخت
سر بار لاتی ہین چمن یار کی درخت

ظاہر مین جا بجا غنچہ و گل اخگر و شرار
رشک چنار ہین مری گلزار کی درخت

کیا انتظار یار ہی او گتی ہین بعد مرگ
بالائی قبر نرگس بیمار کی درخت

لاشی لٹکتی ہین کہین لٹکی ہین سر کہین
مردم گیا ہین کوہ ستمگار کی درخت

عشق سہی قدان سی نہ پایا بر مراد
لائی نہ پھل کبھی مری گلزار کی درخت

للہ ری نور حسن خداداد کا فروغ
ہین نخل طور کوچہ دلدار کی درخت

جا سیر کو کہ نرگس حیران ہی تیری نظر
شبنم سی اشکبار ہین گلزار کی درخت

خط نی مٹا دیا ہی سحر حسن گلرخان
پر خار ہو گئی گل سیخار کی درخت

شمع سان روتی کٹی ہجر مین پر فن کی رات
رہی شب تار یک ہجر ان سے خجل ساونکی رات

اشکبار اصیا عقدہ نالہ ہی بدلی دود آہ

زلف کی پردہ میں دزدیدہ نگہ کرتی ہی قتل
پردہ داری کرتی ہی ہر روز دو ہر رات کی

جس مصیبت سے بسر کی ہی شب ہجران دوست
یون نہ بیتابی سی ای خالق کئی دشمن کی رات

بلبل نالان کی صیوت نغمہ زن تھا ہجر مین
سامنی تصویر تھی اوس غیرت گلشن کی رات

تھا جو مجھ دیوانہ کو گیسو کی بت سی سلسلہ
بیڑیان حدادی پہنائین سو سو من کی رات

جائنگی اوس گل کی کوچہ مین بھی تعبیر ہی
خواب مین دیکھی ہی ہمنی سیر گلشن کی رات

رنج فرقت مجکو عیش وصل غیرونکو نصیب
رو کی میرا دل کہان تک کئی شبمن کی رات

دیدہ تر کی سفیدی سیاہی سی کھلا
دونون آنکھین ہین ہی بھادون کے دن ساون کی رات

ایک ساعت بی خیال دست حنا کفر ہی
مرد عاشق تن کا دن ہی عاشق تن کی رات

ای سحر کس عیش ہی تنی بسر کی صبح تک
عید کا دن ہو گئی وصل پر فن کی رات

چپ کیون نہ ہی تازہ گرفتار محبت
واہو نہین سکتی لب اظہار محبت

بی مہر ہی وہ کب ہی سزاوار محبت
برہم زن ہنگامہ بازار محبت

بچتا ہی نہین صاحب آزار محبت
دشمن بھی نہ یارب ہو گرفتار محبت

معلوم ہوتب صدمۂ آزار محبت
اللہ کرے تو ہو گرفتار محبت

اک روز شگفتہ نہ ہوا غنچۂ امید
سینے مین کھٹکتا ہی ہا خار محبت

ہوتی ہی سحر مر گیا اے وائے شک مسیحا
آخر نہ سچا آپ کا بیمار محبت

کرتی ہو مداوا مرا بیکار طبیبو
اچھا نہین ہوتی کبھی یہ آزار محبت

یہ عاشق و معشوق مین بھی ربط نہو گا
الفت مری غمخوار مین غمخوار محبت

مر جائینگی اکدن جو یونہین عشق رہیگا
آخر مرض الموت ہی آزار محبت

آسان نہ تھا جسکو اوٹھالیتی فرشتے
انسان ہی تھا جس سے اوٹھا بار محبت

چوپھچھو جو دوا شربت دیدار دوا ہے
ہمکو مرض عشق ہی آزار محبت

عقبی مین جہنم سے یہ کیطرح بچینگے
دنیا ہی مین جلتی ہین گنہگار محبت

دشوار ہی چھپنا مین اگر لاکھ چھپاؤن
چہرے سے عیان ہین ہی آثار محبت

جو چاہی وہ دیکھی تعزیر ستمگر کو
موجود ہی حاضر ہی گنہگار محبت

شمع سان ہجر کی ہوتی ہی کٹی رات کی رات
شب ایام طپش ہو گئی برسات کی رات

کاٹی عیار نی شکوہ مین ملاقات کی رات
پار پر فن نی مری ساتھ عجب گھات کی رات

آہ کی درد سی ہوتا ہی جہان تیرہ و تار
ہجر کی دن کو بتاتا ہون مین برسات کی رات

یاد کاکل مین شب ہجر کا جو عالم ہی
کالی اسطرح سی ہوتی نہین برسات کی رات

باتین بہکی جو سنین کہکی شرابی اٹھا کر
طرفہ تقسیم مری یار نی اثبات کی رات

آیا وہ ماہ نہ شب کو تو قلق کی ہمارے
تارہی گنتی ہوی آنکھون مین کتنی رات کی رات

مجکو ہی عید او سی روز ملی تو جسدن
ہی شب قدر مجھی تیری ملاقات کی رات

یار سی روٹھ کی کروٹ کو بدلکر لیٹا
نہ تو بولا نہ ہنسایا ہی کچھ بات کی رات

کیا کہون ہای کٹی وصل کی شب کیسی جلد
ہو گئی صبح نہ مہلت ملی اک بات کی رات

شام سی صبح تلک سینہ زنی کی مینی
یاد آئی جو مری اگو ترے گات کی رات

کیون سحر کو نہ ہو دعوای سلیمانی آج
آگئی ہاتہ انگوٹھی جو تری ہات کی رات

زلف دلدا مین ہی مشک ختن کی نکہت
نازنین جسم سی آتی ہی سمن کی نکہت

غیرت عطر ہی من مست کے تن کی نکہت
ناف مین نافہ آہو ہی ختن کی نکہت

عرض مجرمین بیمار تمنا کو سنگھا — قوت دل کی لیی سیب ذقن کی نکہت

تو نی چوتی کنین جو چنبیلی کا ہی ڈالا موباف — پھول کی بو سی ہی کام مشک ختن کی نکہت

کاکل مشک فشان آئی جو فرقت مین یاد — رشک عنبر ہوئی کافور کفن کی نکہت

ہاتھ سی اپنی جو تو کاٹ کی پہینکی ای گل — شمع کی گل سی ہی تابان ہو سمن کی نکہت

کوچہ سی اوس گل نازک کی صبا لائی ہی — آج مہکی ہی جو گلہای چمن کی نکہت

زلف ساقی کا پڑی عکس جو ساغر مین سحر
می مین پیدا ہوا وہین مشک ختن کی نکہت

مشک گوہر ہین تیری ساری دانت — برق تابان ہین پیاری پیاری دانت

اوسنی مسی سی جب سنواری دانت — شب ہوا رنگ لب ستاری دانت

دانت سلک گہر کی کھلے ہون — جب لبون سی کھلی تمہاری دانت

زلف افشان سی عقد پروین ہے — رو سی ہے شمس قمر ستاری دانت

تجھی بجلی اگر چمکتی ہے — یاد آجاتی ہین تمہاری دانت

شب کو تاری ہین جلوہ گر ہوتی — کیون نہ مسی ہی وہ سنواری دانت

اپنا منہ آئینہ مین دیکھو سحر
وہ لب نازک اور تمہارے دانت

قسمت نے پھر فراق کی مجکو دکھائی رات
دھڑکا تھا ایک عمر سی جسکا وہ آئی رات

یاد آئی گوری گوری بھبی جو تیری کلائی رات
ای شمع مجھی گھڑی بھر کل آئی رات

منہ خون سی اوتر گیا فق رنگ ہوگیا
غصہ سی باہر دنی جو تیوری چڑھائی رات

رویا مین اوسکی دل سی کدورت نکل گئی
آئینہ روسی ہوگئی آخر صفائی رات

شیشہ مین ہمنی رشک پری کو لیا اوتار
ہر چند ناک بھون بہت اوچڑھائی رات

مجرا شب وصال مین لی بیشی حساب
فرقت مین ایک بھی فلک نے گنوائی رات

انکار کرتی ہو جو ملاقات غیر سے
مانا کہ مجھ تک آنیکی فرصت نہ پائی رات

افشان اگر چھٹی تو چھٹی پر وہ کیا ہوئی
مسی کی ہونٹھ پر جو دھڑی تھی جمائی رات

ٹپکا کیا تصور لبر مین شام سے
کل صبح تک مجھی کسی پہلو نہ آئی رات

آنکھون نے کر کی اشک فشانی بچا لیا
پھونکی تھی آہ گرم نی ساری خدائی رات

آیا جو یاد ضعف سی گو ہم نہ چل سکے
در تک پر اشک و آہ نی کی پیشوائی رات

مسکن غریب ہی جو سواد شب وصال
آنکھون مین مثل سرمہ ہی مسکن سمائی رات

یاد سحر کی زلف مین تا ہون زار زار
ساون کی بھی کبھی نظر مین سمائی رات

کیا ناز کی ہی مین تھا تصور مین ہمکنار
گرمی سی صبح تک نہ اوسی نے سمائی رات

سیدھا بزور زلف گرہ گیر کو کیا
کی دست شانہ نے مری عقدہ کشائی رات

تھی گرم ناز حسن جب آیا وہ مہر وش
تاری چھپی تھی آنکھ کسی نے ملائی رات

کیون لڑ رہا ہی صبح سی ہو جو شب مہ
کس سیہ نے آنکھ تمسی لڑائی رات

خواہان نقد جان نہ نظارہ تھے ولے
دل مانگتی تھی مانگتی ہی رہنمائی رات

جلوا کہ اوسنی پانو نہین مہندی لگائی ہی
جاری ہوئی ہی آنکھ سی آنسو خنائی رات

ستارون کی آنکھ بام فلک پہ جھپک گئی
اوس مہ وش نے جب کہ کل اوٹھائی رات

بولا نہ منہ سی ہای ہی تقدیر کا لکھا
کی اوس ستم نے آگی بہت جبہہ سائی رات

بالی سی آج آیا ہی باہر ہمارا چاند
اوترا ہی طاق یار نے مہندی رچائی رات

سویا لپٹ کی صبح تلک یار سی سحر
مدت کی بعد چین سی بس نیند آئی رات

رابطہ جب سے گیا اوس بت عیار سے چھوٹ
غم ملا خواب گیا ہدد و بیدار سے چھوٹ

نگہ شوخ نے یکبی ہین پھکیتی کی ٹھاٹھ
مردم چشم ستم لڑتی ہین تلوار سے چھوٹ

خون عشاق سلامت نہ ہینگی بدرنگ
جائیگا اک خلق قدم یار سے چھوٹ

دست نازک یہ ستم کی ہی گی ان نگ ترا
ای حنا جلد کہین تو کف دلدار سے چھوٹ

ای سحر خانہ ولد ہی مین یون نکلا
جسطرح جاتا ہی نوکر کسی سرکار سے چھوٹ

بیوفا کا ہی انتظار عبث
دل نادان ہی بیقرار عبث

وا نہونگے یہ عقدہ مشکل
آبلون سی ہی ربط خار عبث

گل کی دامن تلک شہ پہونچینگے
ہاتھ دوڑا رہی ہین خار عبث

ہی سنان ثمرہ خلش افزا
نہین دل مین یہ خار خار عبث

سلک دانون اشک کی لونڈی
پہنی ہی موتیون کا ہار عبث

کافی ہے ناز ابرو و مژگان
باندہا خنجر عبث کٹار عبث

پی کی می عشق چشم میگون مین
کون پیدا کری خمار عبث

لی کی زلف سیاہ یار کو دل | اس بلا سی ہوی دوچار عبث
زلف بچھو کی یہ کیون اوجھتی ہو | طول کرتے ہو بار بار عبث
حور وش سی پری کو کیا نسبت | نور سی ہے مثال نار عبث

رمضان ہین نہ کہہ سحر کو غزل
یہ سحر ہوگئی ہے کار عبث

کیا کر سکیگا آکی فلاطون مرا علاج | عیسی ہی ہو نہ چشم کی بیمار کا علاج
تسکین ہوی یا رہی تا ہی ہول دل | لا ای نسیم صبح مری درد کا علاج
صورت نہین شفا کی بجز وصلت وصال | ای میر جان ہی مرض ہجر کا علاج
آکوس غیرت مسیح کی گھر مجکو لیچلو | دار الشفا مین ہوتا ہی بیمار کا علاج
تبدیہ زہر ہا ہی سودا می زلف مین | مسموم زہر چشم کا ہی جانگداز علاج
بوسہ ہی نوشدارو لب کا مری دوا | ہی تلخ کام عشق کا خوش اقتضا علاج
گھبراوسکا دیکھتی ہی ہوا اضطراب کم | ہکو ہوا انتظار ہ دار الشفا علاج
مجکو سونگھاؤ بو عرق زلف یار کی | سرسام عشق کا ہی یہی تجربی علاج

کیا دیکھتا ہی نبض مریض فراق کی
بی سودہی طبیب سے اسکا علاج

درمان عشق ہی آپکی قانون مین نہین
اسی مہربان ہی مرض الموت لاعلاج

حامی سحر ہی قبر مین مومن کا اور شراب
اور ورد معصیت کا ہی خاکی شفا علاج

عکس مہوش فی بڑھایا جلوہ تحریر نے
خیرہ چشم برق کو کرنی لگی تنویر مین

پیچ مین لاتی ہی دل چین جبین بحر حسن
صفحہ دریا پہ اس صورت کہان تحریر نے

زلف بحر حسن سے پیدا ہی جنون کا سلسلہ
طوق گردن ہو بھنور پا مین نہین زنجیر نے

عین حادث ہی گواہ صنع صناع قدیم
جزر و مد بحر دیکھا اور قلت تکثیر نے

کاوش اہل جہان سے صاف دل کیا ضرر
خار ہا ہی کو کیا ہی دیکھا نہ دامنگیر نے

ہی یہ نقشہ عاشق گریان کے جوش اشک کا
صفحہ دریا پہ پانی دیکھہ لی تصویر نے

آب دیکھ عارض یار سے خجل ہو گیا
پانی کا رنگ طلائی سنگیا اکسیر نے

صاف باطن سنی پہونچی آشنا دان لوگزند
گردن ماہی قلم کرتی نہین شمشیر نے

بھولا حیرت سنی ولنی پیش جسم صاف یار
پای دریا کو سلاسل سنگبنی زنجیر نے

مجنون کے نظر مین بنتی ہی ہر یک محمل — حلقہ گرداب سے بنتی ہی جب زنجیر موج

دیکھ آوے جب لب دریا تری ابرو کی یاد — تیغ براں منگہی پیش نظر تصویر موج

بحر فی پانی ہی عکس مہر سے ہی آب و تاب — برق رخشان پرہی چشمک زن ہر اک تحریر موج

نور رخ سی برق رخشان ہی درخشان آفتاب — ساغر صہبا پر ہی ساتی نہین تنویر موج

کیون نہ آہون سے تلاطم عہد سیلاب بحر — ہوتی ہی پایمین بادتند سی تکثیر موج

پاک ہی لای ستم سی صاف طینت کا خمیر — جوہر قطع و برش رکھتی نہین شمشیر موج

سایہ افگن زلف پیچان تی ہی ہانپین جب — پیچ و تاب پا پیدا کرتی ہی زنجیر موج

عالم امکان مین وان ہو کیا بہبودی چال سے — پیچ و تاب و کجروی ہی سرخط تقدیر موج

پڑ گئی جوہر مین عکس چین پیشانی سی جان — آب آئینہ مین بھی آئی نظر تصویر موج

ناتوان ہون عشق چشم و زلف مین مثل حباب — اوٹھہ نہین سکتا قدم سی لنگر زنجیر موج

عشق بحر حسن مین لاغر ہون ایسا اے سحر
اشک ہی دریا کا نقشہ جسم ہی تصویر موج

کسطرح ہو ہلال نہ مدنگاہ کج — رہتا ہی زیر ماہ کا طرف کلاہ کج

کس کسکو دیکھیی ابھی سیدھا بناو کے
یو ہین اگر رہیگی تمھاری نگاہ ٹیڑھ

رہتی ہین تیغ ابروون کے دلو مین خلش فرا
عقرب کی نیش ہین تری مژگان کلاہ کج

آتا ہی میر کر کی جو چلی سی پھیر کے
کجرو ہی غوطہ ہین ہی ہی گھر کی راہ کج

بیحد مہ پھر گئی ہی مزاجی آپ کی
رہتی ہین کیون ہمیشہ بھوین بیگناہ کج

صحبت اثر کجون کی ہی اور ہے بات یارکو
[illegible] چلی ہو نہ راہ کج

کرتا ہی قتل دیکھیی کسکو یہ بانکپن
رکھی ہی آج یار نی سر پر کلاہ کج

سیدھی یہ بات ہی کہ نبھی کی نہ دوستے
تو نی اگر نگاہ کی ای شاک ماہ کج

قسمت کا پھیر ہی جو نہ آیا وہ شوخ ماہ
ورنہ ہماری گھر کی تو کچھ تھی نہ راہ کج

ہو گی نہ چار آنکھ وہ نازک مزاج ہی
دیکھو سحر نہ یار سے کرنا نگاہ کج

گردن جو بولسی صبح ترے منھ پہ ہی صبح
غیرت سی پھر نہ خلق کو صورت دکھای صبح

بی آبرو ہو خندۂ دندان نمای صبح
کوٹھی پہ گروہ غنچہ دہن مسکرای صبح

رشک سے تھر دانتون مین تیرے ہی چمک
گیسو مین رنگ شام کلی مین صفای صبح

کیا صبح ہے یہ عکس جلوۂ جعد سیہ نہیں — بی فاصلہ ہی شام نمایان قفا ہی صبح

کس نے قبا دوش کی وہی صفا کی یاد نے — روتا ہون منھ کھ خندۂ دندان نما ہی صبح

آیا نہ مہروش کبھی سنگین دل سفید — کیا بی اثر ہی آہ ہماری رسا ہی صبح

ہی زخم دل کو مشک سوا اور مرہم فراق — مثل نمک ہی فایدہ نور صفا ہی صبح

کیون ہو نہ روی یار ہمیشہ سفید تر — رہتا ہی آفتاب درخشان قفا ہی صبح

عشق گلوی یار مین دی ہمنی اپنی جان — گل کر گئی چراغ ہمارا ہوا ہی صبح

بعد طلوع مہر ہو پھر مایل غروب — وہ ماہ بی نقاب جو کوٹھی پہ آ ہی صبح

کھولو نہ گیسوی سیہ وصل کی شب ہی پیرخ — ہان دود آہ دل ابھی ہونی نپا ہی صبح

دکھلائی گر وہ گردن پرنور کی صفا — اوڑ جاوی نگ فق ہو رخ پر ضیا ہی صبح

کھٹکا شب وصال ہی روز فراق کا — یارب غروب مہر ہو پیش از قضا ہی صبح

ممکن نہین کہ وضع طفیلی کیو اسطے — ہمراہ آفتاب کی ہی اجلا ہی صبح

دیوانہ کر دیا تری کرتی کی چاک نی — کیونکر نہ اپنا چاک گریبان دکھا ہی صبح

خورشید غرق ہو عرق انفعال مین — وہ رشک مہر ہو کی جو عریان نہا ہی صبح

یہ سب ہین بی اثر شب ہجران یار مین — فریاد شام زاری شب ہای صبح

خورشید کو ہی شوق طواف حریم یار — ہر روز کیون نہ جاتا ہو ابتدا صبح

ہوتا نہین ہی کم کبھی طول شب فراق — برسون سے ہی اپنی آنکھ نہین آشنای صبح

ہاون صدای مرغ سحر ہی شب وصال
میرا ہی سنحر ہون شب ہای صبح

دل مضطرب ہی پارہ سیماب کیطرح — گرم طپش ہون ماہی بی آب کیطرح

دن بھر ہی رنگ مرغ گلستان ہو نالہ ش — گرم خروش رات کو سرخاب کیطرح

اوس حور وش کا ہو نہ روشن جو بی نقاب — منہ فق ہو آفتاب کا مہتاب کیطرح

پہنی قبا تو رنگ طلائی کی عکس سے — اطلس چمک اوٹھی بھی کمخواب کیطرح

تو بال کھولی شب تو ستارے تنا رہون — اوڑا اوڑا کی تجھپہ کہ شب تاب کیطرح

بحر حبابنین ہو موج کی صورت ہین پیچ و تاب — چکر مین ہو فروشب بنین گرداب کیطرح

کس رشک آفتاب کا جویا ہی ای سحر
گردش مین ہی یہ چرخ جو دولاب کیطرح

ایذا ہی خلق مین ہی تگا پو شعار چرخ
کب بی سبب ہی گردش لیل و نہار چرخ

مبتلا سو فریفتہ کاروبار چرخ
ہی بی ثبات یار ہی نا پایدار چرخ

کر ترک رسم کینہ وری کجروی کو چھوڑ
غمزی دکھا نہ اوشتری بی مہار چرخ

دن زندگی کی بھر تا ہی انسان امید مین
دل ہین اسیر پنجہ دارو مدار چرخ

نالیدہ ہو جو یحیی تو ہیہ سمجھ یہ
مژگان کا پنجہ پڑہ کی بنی پشت خار چرخ

تا چرخ آہ جاتی ہی اور نالہ تا بعرش
یہ ہی ستون چرخ تو وہ ہی منار چرخ

مستان جاہ کی نہین جاتی ہی بیخودی
پر زور ہی کمال می پر خمار چرخ

درویش اپنی آنکہہ سی دیکھا ہی شاہ کو
ای منعمو نہین ہی ذرا اعتبار چرخ

کیا اوج بعد مرگ ہی مجہ خاکسار کا
ہی میری خاک افسر فرق وقار چرخ

کیا ای سحر جہان مین تلون مزاج ہی
جو بیوفا و عربدہ جو ہی نگار چرخ

اوس شک مہر کی نہین منہ پر نقاب سرخ
چھایا ہی آفتاب کی اوپر سحاب سرخ

ہی اشک خون سی چشمہ چشم پر آب سرخ
ہوتی نہ کسطرح یم خون کے حباب سرخ

ساقی کی عکس رخ سے کیون ہو شراب سرخ
ہوتا ہی صبح رنگ رخ آفتاب سرخ

اللہ رے گرمی آتش رنگ نگار کی
عکس قدم سے ہوتا ہی رنگ رکاب سرخ

اتنی کمی ہی مجھ سے کہ رنگت بدل گئی
سفاک ہو گئی تری خنجر کی آب سرخ

تب میکشی کا لطف ہی رات جاگنے
اور یہ رنگ وہ ساقی مست شباب سرخ

ابر بہار چھپ رہا ہی چھایا ہی ہر طرف
ہیں سبز سبز کھیت ہیں سبز سبز قاچ ہیں شراب سرخ

منظور ہی جو دست نگارین کو خون سے
شنجرف کی لکھو مری خط کا جواب سرخ

اس فصل میں جہان نہیں سرخ جو ہوا
منہ ہی سفید اور ہوا کیا خضاب سرخ

جلتا ہی سوز عشق لب لعل فام سے
کس طرح رنگ پائی نہ یاقوت ناب سرخ

مرتی ہی مرتی پا چکی ہم اپنا خوں بہا
چہرہ ہوا جو یار کا وقت عتاب سرخ

یارب کسی کا خون نہ میری ہاتھ سے
پانی پہ ہو سیاہ نہ فرد حساب سرخ

پیرایہ میں غصہ پہ ہی طاری عجب نہیں
ہوتا ہی وقت صبح سحر آفتاب سرخ

قد نازنین ہی زلف سیہ یار دن کی شاخ
آہو تو چشم شوخ ہی ابرو ہرن کی شاخ

گشتہ ہون چشم مست کا لازم ہی قیر مین
جامی جریدہ تین غزالان ختن کی شاخ

کیونکر نہ میری جسم کی داغونسی زیب ہو
باقی بہار گل ہی ہی نخل چمن کی شاخ

پیری مین کیا عذوبت اشعار کا مزہ
شیرین نہ لائی بار درخت کہن کی شاخ

خوش چشمون ہی کسی ثمر مدعا ملا
خالی ہی برگ و بار سی کیہو بہن کی شاخ

اوس گل بغیر سر و ہین خوش طعم میل مست
ہر شاخ نخل گل ہی جبھی گردن کی شاخ

لکھون جو سرو قد کی تن نازنین کا وصف
لازم ہی جامی کلک ترا شون بمن کی شاخ

اوس سرو سیزہ رنگ کا مداح ہون سحر
سرسبز کیون نہو مری نخل سخن کی شاخ

والشمس اگر ہی قسم روی محمد
تو مقصد واللیل ہین گیسوی محمد

اس رنگ نہ تا کبھی مطبوع طبائع
آتی نہ گل ترہین اگر بوی محمد

کیون خاک مدینہ کو شرف نہو فلک پر
فردوس سی بہتر ہی کہین کوی محمد

ہین دور ہون ہر چند مگر طائر دل کا
منہ قبلہ نما وار ہی ہان سوی محمد

درکار وسیلہ نہین درگاہ خدا تک
کافی ہی فقط سلسلہ موی محمد

قمری کیطرح طوق غلامی ہی گلی مین — ہی سرو سہی قامت دلجوی محمد

دل صدقے ہین نقش قدم پاک نبی کے — سو جانین ہین قربان سر کوی محمد

کیون واجب عینی نہ زیارت ہو نبی کی — محراب حرم ہی خم ابروی محمد

کیا نور ہی اللہ کہ روشن ہو زمانہ — بی پردہ اگر رات کو ہو روی محمد

خالق نے جو تھا خلق کیا اوسکا نہ ہمسر — بی سایہ بنایا قد دلجوی محمد

معراج مین بھی امت عاصی کو بھولے — کیا پھر شفاعت تھی نگاہ کوی محمد

بی حکم خدا بات نہ کرتی تھی کبھی یہ — تھا وحی کلام لب حق گوی محمد

ہی دست خدا سر پہ سر لطف کرم سی — ہی پنجہ حق شانہ گیسوی محمد

رتبی مین سلیمان و سکندر سی زیادہ — ہین خاک نشینان سر کوی محمد

کیا چشمہ حیوان پہ تفاخر ہی خضر کو — ہی کوثر و تسنیم پہ قابو ہی محمد

وصف شہ مردان مین سحر ایک غزل پڑھ
مداح علی تو ہی ثنا گوی محمد

طوبی ہی اگر قامت دلجوی محمد — ہی قد علی سرو لب جوی محمد

گہ دوش نبی مطلع معراج علی ہے — گہ جا ہی ید اللہ ہی پہلوی محمد

حیدر کی زیارت مین زیارت ہی نبی کی — ہی روی علی آینہ روی محمد

تھا سینہ احمد کبھی زیر سر حیدر — گہ زیر سر پاک تھا زانوی محمد

آنکھین نہ کھلین بعد تولد نہ پیا دودھ — چوسی نہ زبان دیکھا نہ تا روی محمد

تکبیر کہی کلمہ پڑھا حق کی ولی نے — آیا جو نظر کعبہ ابروی محمد

بی خوف لحد و بستر احمد پہ وہ سویا — اللہ ری جانبازی رضا جوی محمد

مجروح ہوا تیغ ستم سی جو سر پاک — آشفتہ ہوی قبر مین گیسوی محمد

گھر علم خدا کا ہی اگر شاہ رسالت — ہی ذات ید اللہ در مشکوی محمد

وہ جان نبی لحمک لحمی ہی تو بیشک — حیدر مین ہی علم نبی و خوی محمد

کیا منہ ہی کسیکا جو کری وصف ید اللہ — مداح ہون جسکی لب و گفتگوی محمد

مشکل کی جو عقدی ہین سحر کی انھون نے اکثر
ای دست خدا قوت بازوی محمد

چہری کو کرتا ہی نور الفت حیدر سفید — چین پیشانی ہی مثل موجہ کوثر سفید

گرتی منہ اشک غم غنیر سی گر سفید — ای سحر تا ہو تری اعمال کا دفتر سفید

جلوہ گر ہین تن لطف مین یون گمان کے گوہر سفید — خوشنما ہون جیسی کالی رات مین اختر سفید

ہجر مین کہتی ہی دل یاد رخ انور سفید — تیرہ بختی ہی مگر ہی چاندنی سی گھر سفید

انتظار یار مین اللہ ری جوش بکا — روتی روتی ہو گئی ہین دیدہا تر سفید

تیری وی پر ضیا سی فضل مین ہین روز و شب — زرد رنگ مہر ہین روی نہ ماہ و اختر سفید

واہ ری خی لب ای مہ کیش غنچہ دہن — ہی برنگ جام گل یا پور کاسا غر سفید

کب ہین وہ شایان تشبیہ لب و دندان یار — لعل ہین بدرنگ سرخ اور بی خنا گوہر سفید

خوشنما ہی اشک خون سی چشم عاشق سا قیا — ہی شراب سرخ کو زیبندہ تر ساغر سفید

شوق سبزان و شراب سرخ پیری و خضاب — بیحیائی ہی سیہ کاری ہو اجب سر سفید

نام کو بھی خون ہمارا جسم لاغر مین نہ تھا — قتل کرنی پر رہا آب دم خنجر سفید

زینت مہتاب ہین ای ماہ تا ہی چاندنی — ہو مرصع گوہر و الماس سی زیور سفید

کہکشان مین شب کو تارون کی جھپک جاتی ہی آنکھ — دیکھکر تیغ سیاہ یار کی جوہر سفید

جا بجا ہی موی ابرو سی نمایان جلد صاف — جلوہ گر تیغ صفا ہا فی مین ہین جوہر سفید

ق

[illegible] صورت مرمری تربت کا مری پتھر سفید	
[illegible] گر مجھی یار کی بتان سیمتن پتھر سفید	
شرم سی تیری طلائی رنگ کی اے شمع مہر	کچھ فقط چنپا نہیں اور لالۂ احمر سفید
[illegible] چاندنی کیطرح دیکھو اوس نقرہ بدن ہی سفید	
[illegible] پرتو خورشید عارض سی ہیں بام و در سفید	
[illegible] روزن دیوار و در ہیں صورت اختر سفید	
[illegible] ہو قیامت تک نہ میرے خون کا محضر سفید	
[illegible] شمع ہی چربی کا پتلا گرچہ ہی پیکر سفید	
[illegible] گو سراپا شمع کافوری کا ہی پیکر سفید	
[illegible] چاندنی کو زرد کرتا ہی ترا بستر سفید	
[illegible] موتی کیطرح ہو رنگ گل احمر سفید	
[illegible] چاندنی کیطرح سی ہو لالۂ احمر سفید	
[illegible] سیمتی سی ہی بدن کی جلد نازکتر سفید	

ماہ تابان ہین کلف ہی ماہ عارض پاک صاف
چاندنی سیلی ہی صاف

یہ دوپٹی کی نہین ہین انچل دوشیزہ
اسی پرتی

نور ایمان ہی آنکھی ظلمت عصیان ہو دور
منہ سیحر کا ہو میان مجمع محشر سفید

حیا سی وہان ہین لعل درفشان بند
یہان ہی ناتوانی سی زبان بند

جمال یار کا ہی گرم بازار
ہوئی ہی حسن پوسیدت کی دکان بند

ہمین کہتی ہین صاحب بیمروت
نہ منہ کھلوائی رکہیو زبان بند

نہین آئینہ مین تصویر تیری
پری شیشہ مین ہی ایجان جان بند

کیا ہی گر گرم منہ سی بھی بولو
رہیگی شرم سی کب تک زبان بند

تکلف برطرف اب کھل کی بیٹھو
قبا کی کھول دو اسی مہربان بند

دہید او گردون جب سی ہی باز
ہوا ہی یک قلم بابا امان بند

گمان خواب ہی مجہپر جہان کو
خیال یار مین آنکھین ہین نہان بند

کرینگی دور سی نظارہ گل
دیگا شن نکرای باغبان بند

سایہ زلف مین جیسے افشان ہوئی چشم نجوم آسمان بند

نظر آئے ہے جبھور مین مچھلیان بند

بلا رہرن ہی چشم سحر پرداز فلک پر بھی ہی راہ کہکشان بند

دیکھ ارسہان آنکھین کھلی ہین ہوی نیلوفر کی روزن وہان بند

ہی اشکون سی کیونکر آمد اشک بندھی دریای جوشان پہ کمان بند

ملوگا تجھسی جبتک نہ رہین دم وفا عبدا ہون بند سی گویان جان بند

سہی گر دشت مین خسبتاک جا لم خورشید منہ یارب در پیر مغان بند

کہ در آہ خطا سی ہین عارف ہوا ہی آبگینی مین ہوان بند

عیان گردون ہی جسکے جذبہ ہی ہوا ہی آسیای شیشی مین ہوان بند

سحر ہین سب علوم شاعری یاد
کہان کشتی کی بجھولین پہلوان بند

دونون ہتیلی چاند مین نواج اچانک تمنی جہان کی منہ کو لگائی ہین چاچانک

بغای منہ کو چرخ چڑھی لاکھ ہا چانک اوس شاک آفتاب سی ہی مسا چانک

رخ پر تری جبین پہ تری دانتو پیر تری

دیکھونگا آج دونون کو کیسے دونون وہ بھوین

جو یاہی تیرا صبح سی گر مہر شام تک

غرہ کیا جو تو نی یہ آیا تیری پاس

ابرو کی تیغ ڈھونڈھنی لگتا ہی دل مرا

قربان تمھاری منہ پہ صنم لاکہ آفتاب

سارا مہینا خیر سی اب عید ہی گئے

دیکھو سحر کا منہ جو نظر آئی یار چاند

شعلہ طور مرا ہاتھ مین لی گر کاغذ

دم تحریر خط یار جو آنسو نکلے

یار خوش چشم کو خط خامہ مژگانی لکھا

پڑھتی ہی یار کا خط ہو گئی دل کی باگ

جوش گریہ ہی ہوا خط کا نہ لکھنا معلوم

یہ بیناسی قزلباش تر ہونو کا غذ

دل پکارا کہ نہ بھیجو یار کو کاغذ

یہ دیدہ تری نہین بہتر کاغذ

ہو گیا حق مین مری ہمدم خنجر کاغذ

بھیجدون یار کو نامہ کی عوض کاغذ

سایہ زلف مین چہرہ حنائی کا عکس — شاخ مرجان ہو قلم مرکب گل تر کاغذ

شرح طومار نہ ہو کیونکہ دم خامہ قلم — یک ورق ملکت دل کا ہی ابتر کاغذ

بنگیا کچھتی ہی نقطہ صبح روشن کا تری — خامہ سورج کی کرن مہر منور کاغذ

قلمو رشک دہن لعل کا گر وصف لکھون — ہو عقیق شجری وہ شجب کا غذ

شمہ وسعت رو گداز تپ فرقت ہو لکھون — پر پروانہ صفت خاک ہو جلکر کاغذ

کارمقراض کریگی ہوا اوراق نصیب — لیچلی جانب دلبر جو کبوتر کاغذ

خوبی خط یار کو خط لکھنی کی تھی ذہن مجھے — نہ قلم ہاتھ سی چھٹتا ہی دم بھر کاغذ

جزو سادہ بنی صاف چین کا تختہ — روی نگین کی پسینی سی جوہر کاغذ

ابی سحر مہر رخ یار کا لکھون مین جو وصف
صبح صادق کا ہو دامان منور کاغذ

کیونکہ لامونکا ضبط فغان آخر کار — کر دیا یار کو رسوای جہان آخر کار

ہو گیا گردش قسمت کا اثر بعد فنا — لوح مرقد کی بنی سنگ فسان آخر کار

ہجر مین بسکہ رہی ورد زبان نالہ گرم — بنگئی شعلہ مری منہ مین زبان آخر کار

سوز فرقت سے شمال صدف پر گوہر
آبلون سے [illegible]

اشک و آہ شرر افشان کے معاشق کا رار
آبلون [illegible]

اوسکی زلفون کے تصور مین ہوا دلکو جنون
پڑ گئی پانون مین زنجیر گران آخر کار

جاہ دنیا پہ کرے ناز جہانداران کیا
خواب ہی عشرت فانی ہے [illegible] آخر کار

پادشاہان فلک رتبہ و خورشید کلاہ
ہو گئی پردہ خاکی مین نہان آخر کار

سایہ چتر و علم مین جو رہا کرتی تھی
گور مین سو گئی وہ نام و نشان آخر کار

ہون وہ کم گو کہ اثر سے ہی خاموشی کے
شمع تربت نی ہلاتی ہے زبان آخر کار

ای گلو حسن دو روزہ پہ نہ اتنا پھولو
چمن حسن پہ آئیگی خزان آخر کار

مکتب عشق مین تدریس جنون کی جو ہوئی
ہمہ داں ہو گیا مین ہیچمدان آخر کار

سر سی پانک کہین پاتی نہین آرام نظر
حسن ایسا ہی کرشمہ ہی نہین کام نظر

جلوہ رخ سی شکم پرتو ہی بخشی نگاہ
دھوپ مین آئینہ پر کرتی نہین کام نظر

کھولکر آنکھ جو اپنا ہی مان کو دیکھا
طبع ہر شخص مین آئی طمع خام نظر

سایہ زلف مین دیکھا ترا روی رخشان
کام خورشید پہ کرتی ہی دم شام نظر

تجھ سی منتظر آمد ساقی جورہا
تا دم صبح رہی بس طرف بام نظر

ترے نا غی ہوئی دل جو لڑی یار سی آنکھ
رکھتی ہی یہان اثر روغن بادام نظر

چھایا کیا رخ خورشید پر اک ابر تنک
آئی جب رخ پہ ترے زلف سیہ فام نظر

جب سی آتا نہین وہ ساقی سیمین ساعد
صورت شیشہ نہ دیکھی نہ پڑا جام نظر

بیگنہ کشتی کیی قتل تا ای مژگان
ڈوبی آتی ہی لہو مین ترے ہی صمصام نظر

جمعیت کو دیا دل یہ ہوئی نادانی
کی نہ آغاز مین ہمنی سو انجام نظر

آہ کا چھلی نہ دور فلک یار ہی شوق
رکھی جانب صیاد تہ دام نظر

جمع عشاق مین نالون سی پڑا ہی محشر
طرفہ آتا ہی تری کوچی مین کہرام نظر

دل ہی تصویر خیالی تہان کا مسکن
کعبہ مین پھر بخدا آتی ہین اصنام نظر

منتظر آنیکا اوس ماہ کی رہتا ہی سحر
رہتی ہی جانب در چشم سی تا شام نظر

رشک سی گل چلکی خسا جانا نی کیلئے
در سجود بلبل ہوئی مجکو غزلخوان دیکھکر

زخم تن مین مسکرائی تیغ بران دیکھکر — جو سخی ہین شاد ہوتی ہین مہمان دیکھکر

مست بیخود ہوگیا مین چشم جانان دیکھکر — دل کو اک سودا ہوا زلف پریشان دیکھکر

کیا اکڑتا تھا ہمیشہ سرو گلشن مین مگر — ہوگیا سیدھا مقدر دون جانان دیکھکر

چھپگئے تارے ہوا لو گ صبح مہتاب زرد — نور افشان جبین نور افشان دیکھکر

خاکسارون کا پڑا ہی صبا اسپر غبار — جھاڑ او مست مے نخوت کا دامان دیکھکر

کیا رقیب روسیہ نے دلمین کھایا پیچ و تاب — شب کو میرے ہاتھ مین گیسوے جانان دیکھکر

ننگ غم ہی استخوان مین ہے ای اہل نظر — پس گیا مین گردش چشم حسینان دیکھکر

بوالہوس کہ کوی جانان سے نکیون ہو جفا — رنگ فق ہوتا ہی از کو نکا دبستان دیکھکر

تھا بہت نازان یہ اپنی خود نمائی پر مگر — آینہ حیران ہوا تصویر جانان دیکھکر

جب شب فرقت مین بند ہا چشم تر نے دیکا تار — پانی پانی ہوگیا ابر بہاران دیکھکر

ہوگیا اپنا گریبان مثل سنبل تا بناف — آج دست غیر مین اپنے گلکا دامان دیکھکر

ہی جو ذوق سیر تو دیکھو ہری کی داغ کی — جا ہی گلشن کو پھلی یہ گلستان دیکھکر

مندرس گلشن الفت ہو نہین جلد و طلب — ہو مقابل جبہہ سا ہی مرغ گلستان دیکھکر

بسکہ عشق شبنم یوسف نے کنوئین جھکوائی ہین
چاہ ہی نفرت ہوئی ہی جو رخ خوبان دیکھکر

باغ الفت مین گل و شبنم کی صورت ای سحر
یار ہنستا ہی ہماری چشم گریان دیکھکر

داغ سوزان کا نہین جلوہ دل بیتاب پر
شمع روشن ہی مزار گشتہ سیماب پر

عشق مین کی پیشدستی طائر سیماب پر
لوٹتا ہون ہمت مرغ دل بیتاب پر

برق وش نی موی سر رخسار پر چھوٹی نہین
چھا گئی کالی گھٹا خورشید عالمتاب پر

نقش پانی گل کھلاتی چاندنی کی سیر مین
طرفہ گلکاری ہوئی ہی چادر مہتاب پر

پلکین ہین یا پروز بر مصحف ہے محو ترجم خال
محو مطلق ہو نہین اس قرآن کے اعراب پر

عین کعبہ چشم زمزم ہی تہ اچاہ ذقن
بینی وابرو ہین فائق منبر و محراب پر

بسکہ ہی یاد سحاب لف مین باران اشک
لوٹتا ہون برق کی مانند فرش خواب پر

دان کو دیدار کو سویا نہ یاد زلف مین
چھا گئی آشفتگی ایسی دل بیتاب پر

چونک چونک اوٹھتا ہون کھبرا کر جو لگجاتی ہی آنکھ
مستعمل خواب پریشان دیکھتا ہون خواب پر

کر سوال بوسہ دندان ہنسے ہی بحر حسن
کشتی سائل روان ہو موتیون کی آب پر

بوسۂ دندان بنایا ہوگئی رسوای خلق
آبرو کھو بیٹھی ناحق اک دریاب پر

یاد ہی اوس گلبدن کا نرم مخمل سا بدن
پڑتی ہی کب آنکھ اپنی تا قمر و سنجاب پر

جانگداز خورشید رو بن ہی شب ہاے فراق
اور شہاب آتش فشان ہر دم دل بیتاب پر

چشم افعی ہیں یہ تیرے زلف کی تاثیر دیکھ
مار ابیض کی ہی کنجی کا گمان مہتاب پر

آفتاب حسن ہے روشن نہیں ہر موج پر
لوٹتی ہین بجلیان جام شراب ناب پر

کسقدر تاریک ہی اپنی شب تار فراق
رشک تارونکو ہی نور کرہاے شب تاب پر

ماہتابی پر ہوا وہ مہر وش جب بے نقاب
ای سحر چھوٹی ہوائی چہرۂ مہتاب پر

جان عالم جو ہین مائل ستم ایجادون پر
لوٹتی پھرتی ہین پریزاد پریزادون پر

جان دیتا ہو نہین ایسی ستم ایجادون پر
جنکی سائیکو بھی ہی فوقیت پریزادون پر

تا ہی دنیا ہی ہین جلوخانۂ انور کی تمام
صورت کاہکشان جلوہ کری جادون پر

طوق فرنجیہ کی اب خلق خریدار ہوئی
تیری ہی یونانون کا احسان ہی جادون پر

میری یوسف کا خریدار ہی سارا عالم
پھر نہ بندون پہ ہو موقوف نہ آزادون پر

کس شوخ تجھی گلشن مین جھکین سرو سمن سر
بندگی قد کی تری فرض ہی آزادون پر

ناک مین لائی ہین دم آہ بتان بیرحم
کان دھرتی نہین عشاق کی فریادون پر

چشم وحشی ہی تری قاتل مردم ای شوخ
یہ وہ آہو ہین کرین حملہ جو صیادون پر

پھر بہار آئی ہی عشاق کا خون جوش مین ہی
تیز نشتر کرین قد غرا ہو یہ فصادون پر

آبرو لیتی ہین عشاق کی پر آب آنکھین
ایک ساون یہ شرف کبھی ہی بھادون پر

پیچ عشاق پہ ہی آہ عدم دیکھتی ہین
چست باندھی ہی کمر یار فی بیدادون پر

قتل کرتا ہی وہ عشاق کو ترسا ترسا
فوق میری بت ترسا کو ہی جلادون پر

باغ مین آئی جو وہ سرو قد سنبل مو
قمریان لین نہ بسیرا کبھی شمشادون پر

حسن تو بہ شکن اوس بت کا ہی اللہ اللہ
زاہدا کس سمت ملک غش مین ہین ایمان دون پر

شاعری کا مری پایہ ہو سحر کیون نہ بلند
سیر می استاد کو ہی فوق بہ استادون پر

ہیز و ناکس حابن دیتی ہین دم پر دام پر
مردا وسی کہتی ہین جو مرتا ہی اپنی نام پر

پر تو افگن ہی جو مہر روی ساقی جام پر
برق کا عالم ہی ہر موج می رخشان پر

کرتی ہین ست خیالی سی وہ کنگھی بام پر
مہر و ماہی شفق پہولی ہوا شام پر

دیکھنی چاند آیا ہی وہ مہر پیکر بام پر
ہی بیاض صبح کا جلوہ سواد شام پر

زلف چھوڑی محبوب دکھلا کر رخ گلفام پر
یعنی وعدہ صبح کا موقوف کھا شام پر

عیسی مریم جیتنگی گر لعل بت خونخوار پر
خون ہوگا خضر کا خط زمرد فام پر

ابر فی رمضان دیکھا جو جگا اشکبار
برق تڑپنی بیقراری دل ناکام پر

خواب مین بھی سو جھتی ہی کہ بہتی ہی نیل
آپ ہنس دیتا ہون نہین اپنی نیا خام پر

کسقدر ہی جسم سرخ مہر وش پر آفتاب
ہی رگ یاقوت جو ہی دلنشان دانہ

بابلون کی ہی گرفتاری کا گر صیاد شوق
کھدی گل دانی کی بدلی حلقہ زنجیر پر

کیا ہی نسبت سرو قد کی نرگس مخمور سی
سرخی ایسی خوشنما کب ہی گل بادام پر

وعدہ دیدار تا کی مجھ غشاتی سے
جلوہ گر ہو شب قیامت شام پر

داغ ہی سینہ مین پہٹکا تا مغز بسمل کیطرح
کسطرح پہٹکے جان جبتک ہاتھ ہو قاتل کا پر

خوشکستہ بال ہون طاقت کہان پرواز کی
کونی طائر بھی مرے تیار ہی جلوہ گاہ پر

تشنہ دیدار آنکھین مرگان مشتاق کلام
اکتفا کیونکر ہو صاحب بات مین پیغام پر

جسم کا کیا تذکرہ کرتا نہیں وہ رجم بھی
اندنون آیا ہی دل ایسی بت خود کام پر

پردہ اب کھلکا اور کھا دی وشن سی نقاب
کھل چکا بت سی از عشق خاص و عام پر

کشتگان چشم قاتل کو جلاتا ہی فنن
ایک بیسنہ ہو گیا سر سبز دو بادام پر

صاف اوجھ آتی ہی نگت جسم سرخ یار
پیرہن او جلا گلابی کیا اندام پر

کیا بلا وہ حسن ہو گا ہی تعوذ کا مقام
جنکی مثل جانور ہون بلا سے اندام پر

عشق تر گان خدا پہ ہی جنکی بیچین
کانپتے رونگٹی کرنی لگی اندام پر

بجز ساقی بیتن پتا جانے آنکا
سنگ پیشہ کو پنکو خاک ڈالو جام پر

لاکھ ہی تازہ شگفتہ خوان خاص
ہر گل ہر ایک جوہر بنگیا صمصام پر

سیر ہی نعمن فی دی چھپنے ہی جہاں
تختہ لالی کا کھلا قاتل تہی صمصام پر

ای سحر تکو وہی ہو اپنی حرانی پہ ناز
فخر آئینہ پیا سکندر کو جم کو جام پر

انتظار یار میں دیا نہ دم بھر رات بھر
میسی انکھیون ہی ہین بانند اختر رات بھر

خاک کوی یار ہی فرقت مین بستر رات بھر
سنگ در ہی مجکو حاصل بالش سر رات بھر

وصل و ہجر یار مین ہی ایک حالت پر جنون ق ایکدم پاتا نہین آرام دن بھر رات بھر

صبح تک شام ہلبل کیطرح ہون نوحہ گر شمع کی مانند ہون گریان و شیدا رات بھر

شام کو جس شب نظر آتا ہی فرقت مین ہلال یاد ابرو پھیرتی ہی دلپہ خنجر رات بھر

شام سی تجھ دیکھ تیری عارض و زلف کی یاد صبح تک دیکھا کیا مین ماہ و اختر رات بھر

جوش پر ہجر بتان ہین بسکہ ہی یوانگی جا ہی صندل آشنای ہی پتھر رات بھر

خار و خار آشنای پا و سر ہین عشق مین بسکہ دشت و کوہ پر پتھر تا ہون بن بھر رات بھر

ہی جو یاد زلف جانان کا تصور جانگداز رہتا ہی ورد زبان کالی کا منتر رات بھر

مہر و شب کے ساتھہ دیکھی چاندنی کو بھی بہ شب اوج پر تھا کیا مری طالع کا اختر رات بھر

بہر تسکین دل مضطر فراق یار مین دیکھتا ہون جانب ماہ منور رات بھر

کہکشان کھلاتی ہی عالم زبان مار کا چشم افعی ہین شب دو ہی کی اختر رات بھر

جب سی زلف یار کا سودا ہی مجکو اے سحر
خانہ زندان مین روز آتی ہین پتھر رات بھر

دل ہوا بیمار انکھین یار تیری دیکھکر ہوگئی پامال ہم رفتار تیری دیکھکر

چھوڑونگی بات کرنا ہم بھی تجھسے اے نگار
عار آتی ہی نہین اب عار تیری دیکھکر

اشتیاق قتل مین ہر گہ پھڑک کر رہگئی
جوش مین آیا ہو تلوار تیری دیکھکر

نشہ اوتریگا نہ اے گل اس نشیلی آنکھ کا
مست ہونگے نرگس سرشار تیری دیکھکر

ابتو غیرون سے تجھی فرصت نہین اے شغلہ رو
جلگیا مین گرمی بازار تیری دیکھکر

کیا کہون جو اوتی ہین سانپ چھاتی پر مری
رخ پہ بکھری زلف مشکبار تیری دیکھکر

سامنے میرے چلی اے کبک یاد آئی تجھی
اک پری کی چال یہ رفتار تیری دیکھکر

آتش غیرت سے اب مین کیا کہون کیسا جلا
باغ مین گل شکل اے دلدار تیری دیکھکر

کسقدر شوق شہادت ہی نہین اے جنگجو
سر جھکا جاتا ہی بس تلوار تیری دیکھکر

رات بھر کی اس نہانے سے ہوئی اب یا نہین
دل امڈتا ہی مرا تکرار تیری دیکھکر

واہی نالہ کامی کہ نزدیک تک پہنچکر گر پڑے
دور سے آتی ہین اب یورار تیری دیکھکر

غرق عالم کو نکرنا اے سمجھ بہر خدا
ڈر ہی مجکو چشم دریا بار تیری دیکھکر

نہین ہے زلف مشکین جلوہ گر اوس بت کی گردن پر
یہ ٹکڑا ابر کا سایہ فگن ہی ماہ روشن پر

مسی ملا لبید لب سے یار کی رہتی ہی شہر سبز
سفید شبنم کی قطری ہی پسینا روی تر سبز

وہ گل ہی سر سے لیکر تا قدم اک نور کا پتلا
نہ کیون ہو لاف زن قد اوسکا نخل دست امین سبز

نقاب اپنے رخ روشن پہ جب سے اوسنی ڈالی ہی
رہا کرتا ہون پروانہ چراغ زیر دامن پر

سوا نیزہ پہ خورشید قیامت جلوہ گری ہی
عیان ہی جلوہ روی صنم ہاتھ توسن پر

بہت تو کوشش تھا صبح کو خوان ہو گیا اوسکا
شفق کا خون ہی ای سحر اب تیری گردن پر

جسم صاف یار پر زیبندہ ہی ملبوس سبز
شمع ساعد شعلہ پنجہ آستین فانوس سبز

اوس سہی قد کو نکیون پوشاک ہو مانوس سبز
سرو کا گلشن مین آتا ہی نظر ملبوس سبز

سنگ سائی فلک پامال کر دی فوج غم
چار دن کو ہو اگر گشت دل مانوس سبز

زرد رو پیش خط ابر شب یاس ای سیاہ
مشعل طوطی کو ہی اہ جرقہ سا لوح سبز

بکتا کب کو ہی رو کرتا ہہ رو شط رخسار
تیرہی آگی کیا ہوا سی گل جلوہ طاؤس سبز

کھا لیا تیر ہی شجہ کی قبا پر بہ شبک
کیون ای ہوا سی کلبدان تنگ طاؤس سبز

پشت لب نیلی ہوی جوش نے اکت دیکھنا
ہی خوبی سبزہ سی پیش از کنار و بوس سبز

ای سحر ہون کشتۂ سرو خیاں سبز رنگ
چادر تربت بھی ہو مثل پر طاؤس سبز

کیون تری زلف سی ہے کاکل خمدار دراز
روز محشر سی ہی فرقت کی شب تار دراز

ذکر کاکل ہی تصور مین تری ہر دم زبان
مثل شب ہی کوتاہ کہانی ہی مری یار دراز

شمع ساں تا بفنا خشک نہ نکلی مری آنسو
رشتۂ جان سی بھی ہی آنسو کی تار دراز

ہر گھڑی کرتی ہو ثابت مری تا ہی عقل
یون زبان تھی کبھی صاحب کی نہ زنہار دراز

قتل وہ ابرو کج کرتی ہین تا مژگان کو
کسقدر ہی مری سفاک کی تلوار دراز

آستین اپنی دمی بخیہ ہی شب نشتر و نما
آبلہ انیزہ سی صحرا کا ہر اک خار دراز

دشت غربت مین تن رہ گشتہ کا تا بہ دما
خضر و عیسی سی تری عمر ہوا ہی یار دراز

حیرت افزا ہی تری گردن و تا بان کا خم
شمع سی شعلہ ہی اے شوخ ستمگار دراز

قصہ واطلع کیا حسن نے اوا پر تیرے
زانو کی مرغ گلستان سی ہی منقار دراز

دل شوریدہ نی دمی یار کی زلفون کا خیال
سیر ہی منصور سی ہر چند نہ تھی دار دراز

طوق محبت ہوا تا بہ ہی گلا ہر نیمین دلیل
پیش از ین تھی نہ زبان ہی تہ طومار دراز

لب لیگون پہ نہین ہی تری مژگان کی نگاہ
ساغر می پہ کیی ہاتھہ نہین می خوار دراز

کب تھا یوسف پہ یہ انبوہ خریداروں کا
لکھنؤ سی ہی کہان مصر کا بازار دراز

ہجر مہوش مین ہین سرگشتہ ہم آوارہ وطن
کر لی دست ستم ای چرخ جفا کار دراز

عین حجت ہی حماقت پہ یہ ای ناشنگ
ہی دم خرسی جو شعلہ ترا مکار دراز

ای سحر ظلم مین مظالم ہین برابر دونون
ایک ہی کاٹ مین چھوٹی ہو کہ تلوار دراز

مہندی ہے جو وہان رنگ ترا ای کف افسوس
خونناب دل سہیان ہی حنای کف افسوس

گلشن سی گیا کون جواب آتی ہی ہم کو
ہر برگ کی جنبش سی صدای کف افسوس

رہتا ہی مری غم مین اگر سینہ زنان دف
پیدا ہی جلاجل سی صدای کف افسوس

تو یاہی نگارین سی ہمین کرتا ہی پامال
ملتی ہین کھڑی اپنی پرای کف افسوس

تا زیست عیادت کو نہ آئی مری صاحب
کیون نعش پہ ملتی ہوی آئی کف افسوس

ہاتھون مین وہان غیر لگاتی ہین جو مہندی
خونناب جگر سہیان ہی حنای کف افسوس

ملتا ہون بس ہاتھہ ترا ہجر مین دن رات
تربت سی بھی آتی ہی صدای کف افسوس

رونی کی عوض آ کی ہنسو میری سہانی | پامال کرو نعش بجائی کف افسوس

انجام ہی شادی کا سحر رنج و مصیبت
آواز جلاجل ہی صدائی کف افسوس

جھالون کے موتی ہین رخ دلبر کی آس پاس | تارے ہین جلوہ گر مہ انور کی آس پاس
چنپا کلی نہین رخ انور کی آس پاس | پھوٹی کرن ہی مہر منور کی آس پاس
شیرین لبون کے گرد پھرین کیون نہ بوالہوس | مجمع مگس کا ہوتا ہی شکر کی آس پاس
قاتل نی سر اوتار کی ممنون یہ کر لیا | پھرتی ہی روح دستہ خنجر کی آس پاس
ای محتسب یہ ای خدا کرنہ اتہام | مین کب گیا تبان ہمنبر کی آس پاس
کنڈل نہین ہین چاند سی عارض پہ جلوہ گر | ہالہ ہی نور کا مہ انور کی آس پاس
ظلمت گریز کرتی ہی جب آفتاب سے | کیا آئی سایہ یار کی پیکر کی آس پاس
بلبل ہمون اوس چمن کا نہین جسمین دخل غیر | کاٹی نہین ہین میرے گل تر کی آس پاس
ساقی نی آفتاب کا ہالہ بنا دیا | خط طلا نہین لب ساغر کی آس پاس
ہیری کی بجلیون کی تڑپ دیکھنا کہ ہین | دو برق ایک مہر منور کی آس پاس

کمانون کی بجلیان ہین نخ کی اودھم ہین دو ہلال اک مہ انور کی آس پاس

چھپ چھپ کے روز خانۂ اغیار کو گیا ہو سنکلا مہ جبین مری گھر کی آس پاس

بگڑا بھی حور وش تو بمنت بنائی بات گو تھی بشر گئی نہ کبھی شر کی آس پاس

سودای زلف یار کا چھوٹی نہ سلسلہ زنجیر ہین کھدو قبر پہ چادر کی آس پاس

شیعون کو خوف تشنگی حشر کیا سحر
کوثر پہ ہونگی ساقی کوثر کی آس پاس

رنگ لاتی ہی جنون فصل بہاران ہر برس چاک کرتا ہون بر نگ گل گریبان ہر برس

فصل گل مین داغ ہوتے ہین فزون ہر برس خوشقدو نبتا ہو مین سرو چراغان ہر برس

گل کھلاتا ہی گل رخسار جانان ہر برس سینہ ہو جاتا ہی داغون سے گلستان ہر برس

ہی رولاتا مجکو رو کر ابر باران ہر برس جوش زن آنکھون سے ہوتا ہی طوفان ہر برس

فصل گل مین کرتا ہون طوف بیابان ہر برس پیشکش ہی سو دست خار دامان ہر برس

خانۂ زنجیر قدمون سی مری آباد ہی ای جنون آباد کرتا ہو مین زندان ہر برس

گل تری چھلی کی کھاتا ہو مین تن پر گلبدن سینہ ہوتا ہی چمن فصل بہاران ہر برس

عاشقونکی روزا مرون ہونہ کیون اشتنگے
بڑھتی جاتی ہی تری لف پریشان ہر برس

ق

ای جنون تیری بدولت ہم ہین ہوالی کھیلتے
اشک خون سی رنگ کا ہوتا ہی سامان ہر برس

چشم تر پچکاریان خاک بیابان ہی عبیر
دامن دشت و جبل کرتا ہون افشان ہر برس

ہوتی ہین آلی مری خم کہن مانند گل
جیب ہر ہوتا ہی سبزہ غنچہ خندان ہر برس

آب و دانہ ہند سی اوٹھنی نہین دیتا سحر
کربلا جانی کا تم کرتی ہو سامان ہر برس

بھولی ہین غیرون سے بدی یاد فراموش
تا حشر نہوگی تری بیداد فراموش

تو کر مجھی گوای ستم ایجاد فراموش
ہوگی نہ مری دل سی تری یاد فراموش

وہ سرو سہی قد جو خرامان ہو چمن مین
قمری کو ہو رعنائی شمشاد فراموش

شانہ کا جو اوس سرو کی زلفون مین گذر ہو
شمشاد کو آری کی ہو بیداد فراموش

اوس سرو سی قمری صفت الفت ازلی ہی
کیا دل سی ہو یاد قد آزاد فراموش

ہاروت صفت دیکھی کی اوس زہرہ جبین کو
کرتی ہین یہ صومعہ نہاد فراموش

دم ہو نٹوپہ ہی از زبان تک نہین آتا
اب تک تو نہین آپکا ارشاد فراموش

گر ہو دل پیر حرم سی اوس بت کی مقابل
سختی کو کری پیضۂ فولاد فراموش

اسلام زبانی ہی دلی یاد بتان ہے
کافر نہوئی لذت الحاد فراموش

لبہای شکر خا جو تری خواب مین دیکہین
شیرین کو کرین خسرو و فرہاد فراموش

بت منہ جو لگاتی نہین ناقوس کے ہانہ
کرتا ہون یہ نالہ و فریاد فراموش

دیکہین ترا نقشہ تو کرین حیرت دلسے
تصویر کشی مانی و بہزاد فراموش

حورون کو کہان یاد ہین گر مم ایسی دائن
جنت مین بہی ہونگی یہ پریزاد فراموش

نام اوس بت ترسا کا ہی ورد رات و وظیفہ
اذکار فراموش ہین اوراد فراموش

یا لغزسی دشوار ہی بچنا سحر اوسکا
شاگرد کری گر رہ استاد فراموش

کیون نہو جنون یوانی تیری حسن پرای یار غش
ہو پری دیکہی جو تیرا سایہ دیوار غش

ہی جو حسن نازنین پر یہ دل بیمار غش
ابتو آتا ہی ہمین دن بہر مین سو بار غش

تو نی دکہلایا فروغ حسن جب اپنی برق وش
مثل موسی ہو گئی سو طالب دیدار غش

ہون یہ ناصح عشق کا وہ عندلیب نغمہ سنج
گر سنی نالی مری ہو جائے موسیقار غش

ہاے ہمین تیری فقط ناقوس ہی الان نہین — سکتہ وحیرت مین بت ہین ہمن ای یار غش

ناتوانی سی ہمین سو بار آئی لب پہ جان — وہان نزاکت سی اگر طاری ہوا اکبار غش

پھر گئین نرگس کی آنکھین بند ہین غنچہ نکی منہ — کیا بہار حسن گلرو پر ہوا گلزار غش

اب تو ہینگی سو محشر کی خواب گہ سی — ہم ہوی دیکہی جو اوسکی نازکی رفتار غش

روغن بادام چھڑکو چہرہ پر جامی گلاب — چشم بیمار صنم پر ہی دل بیمار غش

آدمی کیا ہی جو تجکو دیکھکر بیخود نہو — روز ہوئین جب ملک ای ہر وش و چار غش

طائر دل کو ہی الفت سوز غم سی اسطرح — آگ پر ہوتا ہی جیسی مرغ آشخوار غش

ابتو یہ عالم ہی اوسکا جس طرف مکلاوہ شوخ — مر گئی دس بیس اگر تو ہو گئی دو چار غش

ہون سپاہی کیون نہ دیکھون تیغ ابرو پر گلا — ہیز ہی وہ جسکو آئی دیکھکر تلوار غش

کاش اسی حیلہ سی رخ پر میرے وہ چھڑکی گلاب — یا الٰہی مجکو دن مین آئین سو بار غش

ای سحر فرقت مین کسدن یاس ہو جاتی نہین
دو گھڑی مین کب مجھی آتا نہین دو بار غش

نور مین تاری ہین پیش در دندان ناقص — روبرو چاند سی منہ کی تہ تابان ناقص

لب یار خوبرو سی ہی لعل بدخشان ناقص
خط رخ سی خط یاقوت قمر خان ناقص

ماہ کامل سی تری رخ کو مین کیا نسبت دون
کہ تشبیہ ہی ترا مہر درخشان ناقص

روز افزون ہی ترا حسن خدا داد اے چاند
کامل اک شب ہی تو اوتیس دن اے جان ناقص

تیر ترے چتون کی ادا دیکھ نرگس ہین کہان
چشم بی نور ہی ای سرو خرامان ناقص

آپکے راگ مین ہرگز نہ سنو نگا واعظ
رند کامل کا نہین ہوتا ہی ایمان ناقص

جوش مستی نمک تیغ بسی ہی پیارے
سر کہ می ہو تو نہین بند بادان ناقص

نالیان پر گئین خسارون پہ تری زلف کے تئی
گذر سیل سی ہی سطحہ میدان ناقص

بدلی دنی سی رنگ ثمر خون آلود
جوش دریا سی مہ ہفتہ جہان ناقص

کفر و دین زلف و رخ یار کا ہی شام و سحر
دیر و کعبہ مین ہی اب گبر و مسلمان ناقص

خط جو سبز تری ابرو کی چھپی یون قاتل
جیسی ہو موجی سی خنجر براں ناقص

اہل رفعت کی خصومت مین ہی نقصان کمال
پیش خورشید سحر ہی تہ تابان ناقص

وعدہ وصل سی کیونکہ ہو تسلی دل کو
سخت دل سست ترا عہد ہی پیمان ناقص

طبع عالی نی چڑہایا ہی فلک پر اسکو

گونہ زمین ہی بحر بی سر و سامان ناقص

بن تری ہی ہو گیا کاں آب رنگ غائب ہین یا ض — غزل کی آنکھین گل نرگس سیابان ہو ریا ض

گر ا سیر کا گل بچاین پی گلگشت جاے — موج رنگ گل بنی ہے بحر زندان ہو ریا ض

تو نہ گر پاس تی سر و سی ہنجا تین خار — ہر روش ای مشک گل مجکو بیابان ہو ریا ض

خون دل ونون جو اوس مشک چین کی یا د تین — ہر گلی گلزار کا تختہ ہوا ان ہو ریا ض

رنگ گل اڑ جا ہی جب گلگشت کو آتی وہ گل — نرگس و سنبل سی حیران و پریشان ہو ریا ض

گر بہار انوای سینہ ہو زخم داغ دار — چاک ہو در وازہ گلشن گریبان ہو ریا ض

گر گیا پامال وہ خورشید رو ی گلعذار — شبنم تر ہی نکیون ہر صبح گریان ہو ریا ض

گر پی گلگشت ہو رونق فزا وہ شوخ حور — عرش تک پہنچی دماغ اوسکا یا زان ہو ریا ض

ہر شجر ہو فخر طوبی نہر مشک سلسبیل — سبز ہ ہو ریحان جنت باغ رضوان ہو ریا ض

روندتا ہی جا ہی سبزہ گل کو وہ سرو روان — کیون نہ میری طرح افگار و غلطان ہو ریا ض

شمع عارض کا تری جب شب پڑی گلشن مین عکس — دود سنبل شعلہ ہر گل ہو چراغان ہو ریا ض

شبنم افشان ہو جو چشم اشک یزدان بحر

دیکھہ ای ناہل ابھی تو ہے غزل طوفان ہوس ریا

گیسو کا قصہ لب پہ ہی یا جزای خط — سودا ہی لف یار تھا پہلی وبال جان ہوا ای خط

سودای لف یار تھا پہلی وبال جان ہوا — نازل کہان سی ہوگئی سر پر بلا ای خط

روز وصال شام ہو صبح حشر تک — ای کاش درمیان سے نکل جا ہی جا ای خط

چاہ ذقن سی جوش مین ہی آب زندگی — کیونکر نہ زیر پردہ ظلمت چھپا ای خط

کیونکر منقشہ زار غزل کی زمین ہو — موزون ہزار طرح سی کی ہی نبا ای خط

مجہ ناتوان کو بال کبوتر مین باندہ دو — جاؤن ہوا ای شوق مین ہین خوب جا ای خط

وہم ملک تلک ہی رسائی وہان محال — تا کوی یار کون مرا لیکی جا ای خط

کس شد و مدسی کرتا ہی نامی رقم مدام — جب تک نہ آیا خط نہ کبہی ہمکوا ای خط

پرچہ سفیر کو نہ دیا جز جواب صاف — اب عاشقانہ لکہتی ہین غزلین سوا ای خط

کیا یاد نامہ برہی دل بیقرار کو — لب پر کبہی ہی ہا ای خط اور گاہ وا ای خط

قاصد جو آیا روح گئی پیشوائی کو — حسرت رہی کہ یار کا پڑہنی نبا ای خط

ہر شب دعا ہی فلق الاصباح سی سحر

پیش از طلوع مہر مری مہ کا آئی خط

شگفتگی گل تر سی شبنم سبزہ زار سی خط
ہی بلبل دل عاشق کو خار خار سی خط

نہ لالہ زار سی سیر آبشار سی خط
ہی داغہای دل و چشم اشکبار سی خط

نہ ترہون آہ لب تشنہ زلال وصال
نکلا اوٹھای دم تیغ آبدار سی خط

بدن کی ٹوٹنی مین ساقیا ہی کیفیت
نشہی ہی نشہ سی غنت مجہی خمار سی خط

برنگ گلشن تصویر باغ دہر مین ہون
نہ دغدغہ ہی خزان کا نہ کچہہ بہار سی خط

لگا کی تیر مجہی منفعل ہوا تو کہا
کسیکو خاک ہوا ایسی نون نگار سی خط

پسند دلکو ہی تیرے شر و ملاحت حسن
زبان کو یوسف لبہای شہد بار سی خط

کہڑی کہڑی ہی آئی سبز شستگی سخت فرون
ہوا نصیب عجب یاد خط یار سی خط

بسان شیشہ ساعت ہی انقلاب مدام
کہ آبگینہ دل کو ہی اس غبار سی خط

ہین خار زگس و گل مشک و لالہ و سبزہ
ہی جب سے چشم و رخ و خال و خط یار سی خط

تم اپنی چشم کی مستی کی قدر کیا جانو
سنو شراب کا رندان میگسار سی خط

ہی یاد قامت موزون جوش سیل سرشک
غرض نہ سرو سہی سی نہ جویبار سی خط

سحر ہی نام سحر اور دل کو عشق قامت یار

یہ حق ہی راست کہ منظور کو ہی دارہی خط

بی نقاب اب شمع کا ہو گو روی شمع افروز — شرم سی فانوس کے پردہ مین چھپا جاتی ہی شمع

کون تربت پر غریبونکی چڑہاتی گل بھلا — تیرہ بختی سی مگر گل قبر پر ہو جاتی ہی شمع

شمع اور پروانہ کو کب ہم مستانہ ہین ہمآر — مینی جہینی جاتی ہی پروانہ اور اوسنی جاتی ہی شمع

ہی تصور روی جانان کا مجہی شمع مزار — ہی چراغان سی مری مطلب اور بہی روشنای شمع

بعد مرون نام عاشق کو زیادہ ہی نمود — بجہگئے پر عالم ہستی مین گل کہلاتی ہی شمع

صحبت ناجنس مجکو قید سی کچہہ کم نہین — حلقہ فانوس ہی زنجیر بہر پای شمع

حسن گلروبان کو عاشق کی دیتا ہی جلا — ہی پر پروانہ پر گ غنچہ گلہای شمع

ای سحر گر شام کو آئی وہ مہوش بزم مین

صورت شمع سحر بی نور بس ہو جاتی ہی شمع

دیکہکر تجکو نکیونکر زرد ہوئی نور شمع — صبح کو بی نور ہو جاتی ہی مستور شمع

وصل مہروبان سی زخم دل کو کیا ہو التیام — مرہم کافور ہی اچہا ہو کب ناسور شمع

حسن جانان خط کی آنی سی جھلا گیا ہوی کم
اوڑ نہین سکتا ہی ملکر شمع سی کافور شمع

جو ہین روشندل وہ فانوس ہین بلای عشق سے
چاندنی سی کچھہ ضرر پاتا نہین ناسور شمع

مسا منا کہرتا نہین تیری رخ پر نور سے
پردہ فانوس مین رہتا ہی جسم عور شمع

بزم مین دیکھا جو اوس شمع چمن کی حسن کو
اوڑ گیا رنگ گل تر کیطرح کافور شمع

کیون نہ اوس پردہ نشین کا حسن بڑہ جائی دلا
پردہ فانوس مین ہوتا ہی دونا نور شمع

مر گیا ہون شعلہ رو کی مین صباحت دیکھکر
ای سحر میری کفن مین چاہیی کافور شمع

جاؤ گر تم پی پروانہ شبستان ہو باغ
پیڑ شبنو کی ہنین شمع فروزان ہو باغ

سنکی آمد تری مثل چمن آرائش
پیشوائی کو عجب کیا جو خرامان ہو باغ

بن تردد نہ ثمر ہاتھہ لگی گل نہ کھلے
شبنم ترسی جب تک عرق افشان ہو باغ

جاہی گر تو پی گلگشت گل تازہ کھلے
گل جلین آتش غیرت سی چراغان ہو باغ

کھولی رقعین جو وہ ہمشاد ہمی تاست جائے
بال سنبل کی ہوئین ولیہ پریشان ہو باغ

حسن بی پردہ سی اوس شمع چمن کی ہی خجل
چار دیوار مین کسطرح نہ پنہان ہو باغ

تو سنو پاس تو گلبن ہو مجھی خارستان
دیدۂ غول ہر اک گل ہو بیابان ہو باغ

تو جو گلگشت کری آتش غیرت ہو تیز
گل ہر اک شعلۂ اخگر سوزان ہو باغ

آمد آمد جو تری باد بہاری سنے
لب ہر غنچہ بشگفتہ سی خندان ہو باغ

صدقے چہری پہ ہو گل نازک پہ سنبل نثار
سرو قامت پہ فدا حسن پہ قربان ہو باغ

حور وش سیر اسحر کرنے گلگشت آئے
نہر تسنیم بنی روضۂ رضوان ہو باغ

قمر منعم پہ ہزاروں گہ چہ ہین روشن چراغ
دفع کر سکتی نہین یہ ظلمت مدفن چراغ

روبرو تیری ہین یون بی نوائی چین چراغ
سامنی خورشید کی ہو جسطرح روشن چراغ

چہرۂ روشن نہین نیر نقاب اے مہ ترا
چاند بدلی مین چھپا ہی یا تہ دامن چراغ

روی روشن کی تجلی سی ہے سیر چمن
شمع ہین شیو کی چہریان لالہ گلشن چراغ

مہر عارض جب ہوا بی پردہ روشن گھر ہوا
بنگیا دیوار جانان کا ہر اک روزن چراغ

جو ہی روشندل کبھی پابند زیبائش نہین
دیکھہ لو کالا ہمیشہ رہتا ہی مسکن چراغ

ہی سیہ خانہ مرا فرقت کی شب سے بیکس
طاق کا مردہ ہی یا بنکلا ہی من چراغ

مثل پروانہ شرار ہو سیر ہو میرا مغز روح — شمع رو آکر جلا دی گر پس مردن چراغ

دشت وحشت میں ہمارے جس جا تیری مجنوں کا مزار — غول آنکھوں سے ہیں کرتی قبہ پر روشن چراغ

ہی ہمارا یار پر مرہی سرو چراغان کی بہار — بسکہ ہیں سبز رش ہی کی سیر اغہای تن چراغ

می سی کر رخسار آتشناک کو افروختہ — حسن کی دولت کہ ای مصحف روشن چراغ

چہرہ پر نور اوس خوش قد کا ہی حیرت فزا — سرو موزون پر نظر آتا ہی یہ روشن چراغ

گر پڑی ہی رخسار آتشناک کا دریا میں عکس — موج کی تی سی ہو گرداب کا روشن چراغ

داغ دل نرمیں ہیں مثل مشعل مشتعل — مجکو کیا درکار ظاہر ہیں سر مدفن چراغ

ما زلف یار کا مارا ہوں میں بی گفتگو — کیوں نہو خاموش کہتی ہی سر مدفن چراغ

رای روشن پہونچی کیا کنہ تجلی کو تری — بجھتی ہیں یہاں عقل عقل کل کے ای پن چراغ

پھونکدی لعل مسی مالیدہ سی گروہ سحر
غنچہ گل شمع بنجائی گل سوسن چراغ

وہ سرو سبز باغ ہی رونق فزای باغ — سرسبز ہی بہار جنان سی فضای باغ

وہ گل جو ہو بہار فزای فضای باغ — ہو بسکہ باغ باغ نہ پھولا سمای باغ

ا

اے باغبان نکال نہ بیگانہ جانکر — ہم بھی کسی زمانہ مین تھے آشنا ہی باغ

وہ عندلیب ہون کہ بجز روی گل ہی — دل مین نہ عشق گل ہی سر مین ہوا ہی باغ

دلکش ہی تیری عارض گلرنگ کی بہار — بلبل سی بھی یقین ہی اچھو نہ جا ہی باغ

چمکا جنون بہار مین صحرا کی راہ لی — اے ہمصفیر راس نہ آئی ہوا ہی باغ

سودائی قد یار کا جب پائی سرو کو — سنبل سی کیون نہ پانو نکین بیڑی نہا ہی باغ

ق

رنگ خزان بہار دکھاتی ہی ہمصفیر — کیا ہمکو ہجر غنچہ دہن مین خوش آہی باغ

نوحہ نوای مرغ چمن جیب گل ہی چاک — ماتم سرا سی کم نہین عشرت سرا ہی باغ

غنچہ گلابیان گل و شبنم ہین جام و مل — میخانہ ہی بہار مین عشرت سرا ہی باغ

ہر صبح پیشوائی کو جاتی ہی بوی گل — بلبل ہزار جان سی نہ کیون ہو فدا ہی باغ

جوش جنون ہی عشق مین اک گلعذار کے — سر مین ہوا نی شت ہی دل مبتلا ہی باغ

پروا نہین ہی غنچہ دہن لالہ زار کی — ہر داغ گل ہی سینہ غیرت فزا ہی باغ

بلبل وہ ہون کہ جسکی ہی ہمراہ جوش گل — رونق دہ بہار ہو نہ جیسی نوا ہی باغ

ہر جا ہی میرا غنچہ منقار گل فشان — جاؤ نہین جسطرف مری ہمراہ جا ہی باغ

طرح — فرقت مین سیر گل کی ہیں حسرت ہون گرفتہ دل
جب — باد سموم سی ہی زبون تر ہوای باغ

ہاتا ہی دل کہنچا رخ دلدار کیطرف — بلبل پہ جذب شوق ہی گلزار کیطرف

رخ ہی کہان ابرو خمدار کیطرف — سینہ ہی ناوک غمزہ یار کیطرف

دل نی کیا رخ ابرو خمدار کیطرف — یہ صید خود روان ہی کہان دار کیطرف

مائل ہی دل قد و شمرہ یار کیطرف — منصور حق پرست چلا دار کیطرف

بلبل کا اثر دعام ہی گلزار کیطرف — اہل طمع رجوع ہین زردار کیطرف

پہونچہ مریض چشم کو لکھہ غیرت مسیح — نسخہ شفا کا بھیجدی ہی یار کیطرف

صدقے ہین جسکی کفش کے ہر گل پہ بلبلین — پاپوش اوسکی جاتی ہی گلزار کیطرف

میخانہ می پرست کو بیت الحرام ہی — واجب ہی سجدہ خانہ خمار کیطرف

بیتاب دل ہی طائر قبلہ نما کیطرح — رخ ہی کہان ابرو خمدار کیطرف

ای حور دیکھہ پاؤن جو نقش قدم تری — دیکھون نہ مہر و ماہ کی رخسار کیطرف

ابرو کی سمت پنجہ قدرت کہان نہین دراز — ہی ہاتھہ ترک چشم کا تلوار کیطرف

طاؤس باغ و کبک دری کھائین ٹھوکرین — دیکھین جو تیری تاد کی رفتار کیطرف

جان اپنی بیچکر مہ کنعان ہو مشتری — وہ خود فروش آئی جو بازار کیطرف

کاکل کا سرکشی سی ہوا پر دماغ تھا — میل فروتنی نہ تھا ولدار کیطرف

کاکل کا بل نکال دیا دست شانہ نی — لایا کشان کشان دلدار کیطرف

ہوتی ہی شام قتل سحر مین ہی دیر کیا
خم صبح سی ہی سر تری تلوار کیطرف

گیسوی حور سی ہی فزون تر بہار زلف — ہی سنبل بہشت برین تار تار زلف

ہی ابرو ون سی باریکی و دلبی بہار زلف — روشن ہین دو ہلال سی شبہاتی تار زلف

کرتی فسون طرازی مین ہی مژگان فیلسان — مشاطہ ہی کھلا رہی شبانی ہی تار زلف

آشفتہ سر بسر ہی پریشان ہی مو بمو — تو ہی بنی صبا سبب انتشار زلف

بخشا یہ آفتاب رخ یار نی فروغ — روشن خط شعاع سی ہین تار تار زلف

مانند اہل ننگ سر آئینہ کیون نہو — رخسار صاف یار ہی آئینہ دار زلف

افسون عشق لب ہی سحر مایہ حیات

تریاک چاہیی تھا پی زہر یار نے

دشمن جان ہی ہا ہی ہا ہی فراق
حق نہ دشمن کو بھی دکھائی فراق

دوستو قہر ہی بلا ہی فراق
ہو نہ دشمن بھی مبتلا ہی فراق

کب تلک یہ ستم سہون جفای فراق
کہیں یارب ہوا انتہای فراق

کاش عیش و وصال ہو یارب
کاہش جان و تن ہی ہا ہی فراق

خط مین اوسنی لکھا ہی مژدہ وصل
ہوی صد شکر انتہای فراق

گردش چشم یار کا صدقہ
پیس مجکو نہ آسیای فراق

نکلی کیونکر دہان سے آہ کی ساتھ
دل جلاتی ہین شعلہ ہای فراق

توجو آئی ابھی مرض جائے
شربت وصل ہی دوای فراق

ہو نہین گردش مین مثل سنگ فسان
سان تیغ ستم چڑہای فراق

بھانک آئی ہزار مرتبہ گور
ہو بیان خاک ما جرای فراق

اوٹھ سیحا ہماری بالین سے
پاس تیری نہین دوای فراق

ہڈیان سرمہ کر رہا ہی مرے
پنجہ زور آزمای فراق

بیقراری و درد و کاہش جان | دیکھین کیا کیا ابھی دکھای فراق

ماتم وصل مین سحر شب و روز
ورد اپنا ہی ہای ہای فراق

جلوہ کیا محو تجلی کو تری دکھای برق | جب علم ہو آہ سوزان کی نشان دیجای برق

خندۂ دندان نمای یار سی شرمای برق | شعلۂ رخ کی تجلی دیکھکر جل جای برق

نام ہمچشمی کا کس منہ سی زبان پر لای برق | میری آہ شعلہ زا کی سامنی تھہرای برق

دھیا نہین قد کی کمر کی جب لچک آجای ہے | زرد ہوتی ہے شہاب ثاقب اثر پای برق

کان کی بجلی تری دیکھی تہ کاکل اگر | پردۂ ابر سیہ سی پھر نہ باہر آئی برق

ہی مسجل جبین پیشانی سی منشور جمال | سر خط لوح جبین مہر ہی طغرائی برق

رعد نالی ابر و دل ہی باران سیل اشک | ہجر مین ہر لحظہ آہ شعلہ ہای جای برق

آنکھین روشن ہین خیال اسکا رہی یار سی | سیہ شب تار یک وقت مین نہین پای برق

یاد زلف و رخ مین ہو نہین اشکبار و بیقرار | گہ ہوای ابر ہی سر مین گہ ہی سودای برق

دور سی گوش یار کی آنکھین جراتی ہین نجوم | بجلیون سی لعل در اسکی نہ کیون ہو ہای برق

پرتو افگن ہو جو مہر وی ساقی جام مین — جلوہ موج مئی زرفام سی شرماوی برق

منہ سی یاد سبک وند انمین جو نکلی آہ گرم — جو شرر چمکا ہوا پر ہو گیا ہمتاوی برق

وقت رقت سوز دل سی بیقراری ہے یہی — دل جلونکو عین بارش مین یہ ایماوی برق

سرد مہری سی تنکی دلکو ہی افسردگی — اشک مین شامل تگرگ آہ رسا ہمتاوی برق

ابر تر گان سی ہے جوش اشک مین خاموش ہون — احتیاج رعد ہی ہرگز نہ کچھہ پرواوی برق

ای سحر چین جبین یار کی لکھون جو وصف — خط مسطر صفحہ قرطاس پر بنجاوی برق

پھولتی ہی لب یار جو سر شام شفق — کرتی ہی خون دل عاشق ناکام شفق

یاد آتا ہی کسیکا رخ پر قہر و عتاب — دل سی عشاق کی لیجاتی ہی آرام شفق

منفعل عارض روشن سی تری ہی خورشید — سرخ جوڑی سی خجل ای بت گلفام شفق

گرد و زلف و رخ و رنگ مسی بانسی ہم — جمع یکجا ہین سحر رات دن و شام شفق

چمکی سی دہ کیون پان کی لاکھی کا رنگ — جلوہ گر چرخ پہ ہوتی ہی سر شام شفق

ہو کی ظاہر سر گردون پہ جو ہوتی ہی نہان — بی ثباتی کا ہمین دیتی ہی پیغام شفق

دیکھون وہی مین جسکیون عارض و گیسو کی بہار — لطف برسات مین دیتی ہی سر شام شفق
خون عشاق کا گردون پہ ہوا نام شفق — خون منہا ملنی کی محشر مین بھی امید نہین
بام پر وہ رخ گلفام نظر آئی اگر — چرخ پر پھولنی کالی نہ کبھی نام شفق
نہ ہٹی گیسو شبگون سی نقاب گلنار — دیکھہ لو تم جو کسی روز سر شام شفق

یاد آجاتی ہی کس مہ کی گلابی پوشاک
دیکھتی ہو جو سحر روز سر شام شفق

کھو بیٹھی تیری ظلم کی ہاتھو نسی جان تلک — کیون میری جان ضبط شکایت کہان تلک
دل مہ کا داغدار ہوا زرد رنگ مہر — پہونچا جو شور حسن ترا آسمان تلک
مین شمع سی سوا متحمل ہون جور کا — جلتا ہون چپ ہلا تا نہین ہون زبان تلک
روغن بنی ہین اشک فقط داغ دل کو آہ — جلتی ہین مثل شمع مری استخوان تلک
اب مجھی پہ آہ نی بھی کج ادائی کی — پہونچائی کون حال مرا دلستان تلک
بولی کہ مار کہانی کی ہین یہ نشانیان — پہونچا جو ہاتھ کاکل عنبر فشان تلک
مجکو بہت ستا نہ فلک ورنہ دیکھنا — کر دونگا غرق تجکو مین دونگا یہان تلک

اوٹھتا نہین ہی ہاتھ مرا بی دعا بھی آہ
پہونچا ہی اپنی ضعف کا عالم یہان تلک

وہ نا قبول ہون کہ زمانہ کی ہاتھ سے
پہونچا کبھی ہمارا نہ مری استخوان تلک

گر پا ہی میری ضبط کی اوپر زبان تمہ
سر کٹ گئی پہ یہان تو نہ اوٹھا دہون تلک

حور و پری بہشت و پیستا نہین دماغ ہین
ہی شور حسن یار یہ کہان ہی کہان تلک

ای سرو ناز مین ہی تو جویا نہین تمہا
کو کو کنان تلاش مین ہین قمریان تلک

تنہا نہین ہی طوق گلو کاہی دم خفا
تنگ آگئی ہین پانون کی اب بیڑیان تلک

سیپارہ ہی گل ہی نہین یاد ہین فقط
از بہر ہی مندلیل کیپ اب بوستان تلک

ہر چند بال بال ہو تن پر زبان حال
آئی نہ از عشق سر مو زبان تلک

احوال کیا کہون تن زار و نزار کا
فرقت مین گھل گئی ہی مری ہڈیان تلک

کچھ اور ہی حال دل تمہین کہنا ضرور ہی
آخر سحر خموش نہ ہوگی کہان تلک

تنگ ہی تنگ ہی دل غنچہ دہان سبز رنگ
ابتو دکھا نہ باغ سبز سرو روان سبز رنگ

کیون نہ دلونکو خون کرے تیری بیان سبز رنگ
سبز لبون کی کرتی ہی صحبت یہان سبز رنگ

اپنی شہید ناز کو کرتی ہو پایمال کیون — دل ہی حنا کیطرح خون سر و چمان سبزہ رنگ

شوق خدنگ افگنی تجکو ہوا ہی دیکھیے — کرتی ہی کسکو سرخرو تیری کمان سبزہ رنگ

دیکھی کشت آرزو ہوتی ہی تر تبک ہری — کب ہو شگفتہ دیکھی غنچہ دہان سبزہ رنگ

بہت عنب سے عشق مے ہی مست ہون می پرست ہون — صورت شیشہ چاہیے مجکو مکان سبزہ رنگ

نیلا ہوا زبر جد سبز لطیفہ دیکھنا — بوسون سے کیا کبود ہی رو ہی تبان سبزہ رنگ

بات کی بات مین ہو سبز نخل مراد عاشقان — مسکے کری جو گفتگو سحر بیان سبزہ رنگ

ابرو نازسی ہی عشق تیز ہو جوہر سنان — صورت دشنہ چاہیی مجکو زبان سبزہ رنگ

پیش ازین تھی چشمہ آب حیات جانفزا — خط کی نمو سی ہو گئی زہر لبان سبزہ رنگ

حق نی بنایا خلد مین بہر حسن نبی حسین — ایک مکان سرخ رنگ ایک مکان سبزہ رنگ

سرو تر اقد سہی ہی لب جو یار حسن — بھر لباس چاہیی آب روان سبزہ رنگ

بند ہوی ہین استی گرم ہی تر کتاز نا — خضر یہ کرتی ہین کمین ارہزنان سبزہ رنگ

زہر جفا سہی ممتلی سب ہین یہ آب نیلگا — ذام قضا ہی ای سحر عشق زنان سبزہ رنگ

بیدادِ ناوکِ مژہ سے خونچکاں ہے دل
ہر دم بسانِ طائرِ بسمل طپاں ہی دل

بیمارِ نازِ چشمِ سیاہِ بتاں ہی دل
پامالِ خوشخرامیِ سروِ رواں ہی دل

جب پڑہ وہ حسنِ ماہ لقا جب سے ہو گیا
سینہ میں چاک چاک ہے گلکستاں ہی دل

باطل خیال فسق ہی عاشق پہ زاہدا
با حق مری طرف سے ترا بدگماں ہی دل

اشکوں کا کاروان جو روان ہے بہ منظرِ آب
ہر دم جرس کی طرح سے گرمِ فغاں ہی دل

سرگرمِ اشک و آہ ہوں مانندِ شمع میں
اختر فشاں ہی چشمِ تو انگر فشاں ہی دل

ای بت نہ کر تو کعبہ و صاحبدلاں خراب
حرمت ضرور ہی کہ خدا کا مکاں ہی دل

اوس چشمِ نیم باز پہ جب سے پڑی نگاہ
بیمار ہی ضعیف ہی و ناتوان ہی دل

یہ صورتیں تو سب ہیں بظاہر نباہ کی
ہی بی دہن وہ غنچہ لب اور بی زبان ہی دل

نوشیں لبوں کے وصف سے شیریں ہی کام جاں
عذب البیاں زبان ہی تو رطب اللساں ہی دل

ابرو مژہ نگاہ بہم ہیں خلش فزا
مقتول زخمِ خنجر و تیر و سناں ہی دل

گلزار کوی یار کہ انکھیں ہیں ہو نہ ہو
کعبہ ہی صفیر طالبِ سیرِ جناں ہی دل

ای بت ہزار بار ہمیں آزما چکا
اللہ اب تلک بھی ترا بدگماں ہی دل

کس برق وش کا خندۂ دندان نما ہی یاد
بجلی کیطرح سینہ مین ہر دم طپان ہی دل

بی لعل ناب بوسۂ یاقوت لب ندے
ای مشتبہی جمال کہ جنس گران ہی دل

قد جھک گیا سحر ہوگیا عشق خوشقدان
ہم پیر ہوگئی ہین ولیکن جوان ہی دل

شبنم سحاب دیدۂ گریان ہی آج کل
محبوب برق نالۂ افغان ہی آج کل

چشم پر آب غیرت عمان ہی آج کل
دریا کا پاٹ گوشۂ دامان ہی آج کل

دل مائل نظارۂ مژگان ہی آج کل
اس شیر کو ہوای نیستان ہی آج کل

دل کو خیال کاکل پیچان ہی آج کل
سنبل کیطرح حال پریشان ہی آج کل

سرمین ہوای سیر بیابان ہی آج کل
تلوونکا شوق خامۂ مژگان ہی آج کل

ہی جوش اشک چشمۂ چشم پر آب مین
فوارہ وار ہر سر مژگان ہی آج کل

خون روئی بسکہ دست حنائی کی یاد مین
مژگان ہر بنگ پنجۂ مرجان ہی آج کل

ساقی پہونچ چمن مین کہ ہی لطف سیکشے
جوش خروش ابر بہاران ہی آج کل

سیر بہار حسن صنم ہی جنون فزا
صد چاک گل کیطرح گریبان ہی آج کل

مطلع

ارفسون عاشقی سی ہوا وہ پری مجھ
یہ بھی ابھی رشک سلیمان ہی آج کل

بیخبر لف ہیں اس شوخ کی آنکھ
پھر ذوق قتل جہان ہی آج کل

ای مسیحا دل مضمحل اب بخش سے
ظلمت نقاب چشمہ حیوان ہی آج کل

ہر شب شب برات ہی ہر روز روز عید
ہی جشن وصل دل مرا شادان ہی آج کل

لکھتا ہوں وصف گوہر دندان یار کا
نوک زبان کلک افشان ہی آج کل

تیرچی نگاہ یار کی برچھی سی کم نہیں
مجروح خار چشم دل جان ہی آج کل

کیونکر نہ آہ گرم سی بھی کباب ہے
دل ہے سو ہجر یار میں بریان ہی آج کل

بوسہ ترا بہشت ہی طوبی ہی ہر وقت
دربان کوثر ہی تیرا دربان ہی آج کل

رہتا ہی بستہ تیغ بکف ترک شنگجو
شاید ہمارا قتل کا سامان ہی آج کل

ہندی ہیں مشک لعبت چینی کی حسن کے
اک بت ہمارا ہر زماں ایمان ہی آج کل

خال سیاہ یار ہوا ہی عدو دل
ہندو کو فکر قتل مسلمان ہی آج کل

ہر تار زلف مصحف رخ پر ہی بوسہ زن
کافر کو پاس تبہ قرآن ہی آج کل

فیض جنون سی ہاتھ عجب مرتبہ لگا
یا بوسہ گاہ خار بیابان ہی آج کل

کیون غیرت بہشت ہو اپنا خانہ باغ
ہر اشک رشک حور گھر مری مہمان ہی آج کل

تا رنگ رشتۂ سلک گہر بنے
ہر اشک بشک گوہر غلطان ہی آج کل

شعلے بجای آبلہ نکلتی ہین متصل
آتش فشان مرا دل سوزان ہی آج کل

تارے چمک رہی ہین سر آفتاب پر
ہر شب جبین یار پہ افشان ہی آج کل

رہتی ہی یاد عارض حیرت فزای یار
آئینہ وار دل مرا حیران ہی آج کل

کیونکر وعاد وصال کی مانگون تجھ سے مین
دل مبتلای فرقت جانان ہی آج کل

دل پستی ہی گردش چشم سیاہ یار
کاوش پہ بسکی گردش دوران ہی آج کل

پیش نظر نہین وہ بت خانمان خراب
عالم مری نگاہ مین ویران ہی آج کل

آیا ہو دیکھنے نہ مرا اور بدن کے داغ
دریا پہ لطف سیر چراغان ہی آج کل

آئینہ دیکھتا نہین بارے غرور سے
ایسا وہ خود نمائی پہ نازان ہی آج کل

دوزخ ہی باغ ہجر مین شعلی ہین گل تمام
میدان حشر صحن گلستان ہی آج کل

بیچین ہی شوق شہ کی زیارت کا ای سحر
دل کو ہوای ملک خراسان ہی آج کل

نہ تڑپا عاشق ابرو کا مطلق زیر خنجر دل
مہم عاشقی کو کر گیا کس حسن سے سر دل

ہوا ہی آفتاب طالع سوز اہی منور دل
بنایا عشق رخ نے مطلع خورشید محشر دل

ہے عمر بسمل و ہی سینہ میں مضطر دل
ہجوم بیقراری سی بنا لوٹن کبوتر دل

غبار خاطر عشاق ہجر آئینہ رو ہے
بسان شیشہ ساعت نہ کیونکر ہو مکدر دل

وہ قاتل کہہ رہا ہے امتحان جانکاہی کا
ثبات و صبر کی تو بھی دکھا دی لا جوہر دل

ملی ہے خاک میں لیکن نہ اب تک فرنی کی ہے
تپان سنگدل کا یار آہن ہی کا پتھر دل

وہی شید التہاب اہو ہی تپش ہی آفت
کلیجہ جس کا لوہی کا ہو جس عاشق کا پتھر دل

نہ پایا چین ہم نے گو گذاری اس عشق کی ہم نے
ہوا اک عمر مثل شیشہ ساعت مکدر دل

دیا دل تم نے اونی ما کیا ہو سنہ نفیسی ہی
سحر اب چپ رہو تم بھی حساب دوستان دل

تری زخ سی ہیں شرمگیں یار پھول
تجھی چاہی یار کیا ہار پھول

پہنتا ہی بالی میں کیون یار پھول
تو رخسار گلرنگ پر وار پھول

گل داغ تن پر ہی جوش بہار
کروں کیا شب ہجر دلدار پھول

لب و عارض یار کا ہی خیال — نہ غنچہ کی خواہش در کار پھول

جما خون مرا تو نمایان ہوے — سر تیغ سے تیغ سر گار پھول

مین ہون گلرخون کا شہید ستم — نہ رکھو سر تبر ظہر کو ن کل

ترا روی رنگین اگر دیکھ لے — تو بلبل کی نظر مین جنا پھول

تری آگی ہی نارون پا پہ گل — گئی ہاتھ اور پاون لالہ پھول

سراپا وہ قاتل ہی رشک چمن — دہن غنچہ قد سرو رخسار پھول

چمن کا ہی جو سے جو ملوا مین — غیبان ہین سبان پہ پھول

تو ہی گل گر بہر گلگشت جانے — تصدق کرے تجہ پہ گلزار پھول

بدن پر نہ صدمی ہی پڑجا ہین نیل
سمجھکر اوسی ای ستمگار پھول

جب ہی ملنا کر دیا تو نی بت خود کام کم — جان منتظر ہی ہا ری گر گیا آرام کم

خون دل تک ہو چکی ہین فرقت دلدار مین — اب تو چشمون مین نہین ہا تی ہرا ہی نام کم

تو دکھائیگا جو ترک چشم کی خونریزیان — گور جسی کیطرح کر جائیگا بجرام کم

یار نے سی عہد طفلی مین قدا نے جھکا
بوجھ تیرا ہی تو ہو جاتی ہی شاخ خام خم

دیکھی گو [illegible] ور پیمانہ خیا
آینہ پھینکی سکندر توڑ ڈالی جام جم

عہد پیمانہ گیا صیاد ورنہ شتاب
توڑتا ہی نہ اسیر عشق زیر دام دم

بسکہ یکنہ بھر میں پیچ و تاب ہوتی ہین
ہوش مین آتا ہی تیرا عاشق ناکام کم

وصل کی شب بھی عیاری سے باز آیا وہ
صبح تک دیتا رہا محبوب سیم اندام دم

آ پہونچا تری گھر پاشنہ کوب
بھیجتا ہی سرسبز دلکو مری پیغام غم

یار نی وعدہ کیا ہی آج آئیگا ضرور
شام سی کیون مضطرب ہے دلکو اپنی تھام تھام

اوٹھہ گیا پہلو سی جب سی اے سحر وہ شوخ چشم
مثل آہو کر گیا دل سی مری آرام رم

طمع مال نہین خواہش اقلیم نہین
طبع خوگر دہ سودای زر و سیم نہین

ضعف سی طاقت تن طاق ہی ٹکٹی ہی جگر
حال دل خاک لکھون طاقت ترقیم نہین

مہربان یار ہوا فضل خدا سی یارو
جور اغیار کا مطلق ہمین اب بیم نہین

سجدہ محراب مین ابرو کی ہوا فرض العین
کس پہ اے جنبا بھلا ای بت ترا تعظیم نہین

سبزۂ خط کی نظارہ ہی پہ کیا ہی موقوف
وسعت یاقوت قم خال کی یہ تر قیمت نہین

رنج و راحت ہین جہان گذران مین تو ام
زشت کس کی بہان نیک بھی یہ نہین

صاد و مائی نی کیا کھینچی نقشہ تیرا
ہی سر صاد نکلیان جو یہ نہین

ای سحر تیغ کا جھکنا بھی ضرر کرتا ہی
خالی آزار سی کچھ خلق کی تعظیم نہین

وصل کا مژدہ جو پہونچا کان مین
جان سی آئی ہماری جان مین

ذکر حسن اسن ہوا دیوان مین
سورۂ یوسف بھی ہی قرآن مین

قوت دل ہی تو قوت روح ہی
کیا مزہ ہی تیری منہ کی پان مین

نزع مین بھی وہ عیادت کو نہ آئے
مر گئی عاشق اسی ارمان مین

گر ہو جاتی پاس میری ہوتی جا کو
ایک دو باتین تو سن لیتے کان مین

بیوفا یار کہتی ہو کسے
ایسی کلمے اور ہماری شان مین

دل نہ مل منت رہی آیا نہ آ
ہم تری ممنون ہین ہر آن مین

کلبدن چٹکی کا کیا پہنے وہ گل
چٹکیان لیتی ہی چٹکی ران مین

بین عاقل بدتر از حیوان ہی وہ
آدمی کہنوا انسان مین

حسن و قبح عقل ہی کا کار ہے
فرق کیا انسان اور حیوان مین

مہر ہی ذرہ مین ای مہر وش
جو ہلالی ہی تری دامان مین

زاہد و شیخ ہو مجھ بت پرست
کھوتی ہو ایمان کیون بہتان مین

ضبط اشک و آہ مجھسی ہو سکے
جبر یہ ہرگز نہین امکان مین

ہے سحاب پر کسطرح سرسبز ہو
شوخ ایسی کب ہی لالی پان مین

بندگی تیری ہی خط سر نوشت
مہر آسا ہون تری فرمان مین

سجدہ ہی کرتا ہون سو بیت الصنم
بت خلل انداز ہین ایمان مین

کر چکی چونگ آب عالم کو آپ
کیجیے ابتو سروہی میان مین

کیا طلائی رنگ ہی ای کان حسن
زرد ہے سونی کا پتا کان مین

وصل کو کہتا ہون تو کہتا ہی یا
تم رہو گی بس اسی ارمان مین

نا امیدی اوسکی رحمت سی ہی کفر
آیا ہی لا تقنطوا قرآن مین

ای سحر اوس شاہ دین کا ہون غلام

آجاہی لولاک جسکی شان مین

مہر روی یار ہو گر جلوہ افگن آب مین
چھپ رہا ہے مہر گردون لاجورد آسا مین

باغ حسن یار ہو گر عکس افگن آب مین
بلبلی گل ہون کھلے ہین کیا گلستان آب مین

گر ہو تیرا شعلۂ رخ برق افگن آب مین
شور کیون حاجی یقین ہے ہو ہو ہو ہو ہو ہو آب مین

پڑ گیا کیا عکس لعل روی روشن آب مین
سانپ لہرین بلبلی ہین سانپ کی من آب مین

آینہ مین کب ہی عکس لب یاقوت فام
دیکھ لی ہے جوہری لعلون کی کان آب مین

اسقدر رویا مین تیری یاد مین ای سحر حسن
تر ہوا کوسون تلک صحرا کا دامن آب مین

پارنی دریا مین زلف عنبرین ہوئی نہین
گھول ڈالا مشک گویا سیکڑون من آب مین

چشم تر مین جلوہ گر لخت دل سوزان نہین
صورت ماہی سمندر کا ہی مسکن آب مین

غرق ہو وہ بھی جو ہو ظالم کی ٹیر کا شریک
ڈوبتی ہی چوب بھی ہمراہ آہن آب مین

چشم طوفان زا اگر دکھلائی اوج جوش اشک
سنبلہ ہو غرق ڈوبی مکا خرمن آب مین

گر پڑی دریا مین عکس ابروئے قتال خلق
دم مین ہو مو جین بسان تیغ آہن آب مین

طالب دنیا سی ہی غرلت گزینون کو گزند
در نہین بچتی صدف کا گوہر مسکن آب مین

گاوش کج ہے ستان سے صاف دل بن بھنور — خار سی کھپ موج کا اوجھا ہی آبن آب مین

امبن ہی کت مین ہر ہ دریائی مین گر گئے — کسنی دیکھا ہی دل گوہر کا روزن آب مین

جسم ہر سب روان کا جا بجا مسکا مین — مثل موسی پ کھلاتی ہین روزن آب مین

جوش گریہ سی چراغ داغ روشن ہو گئے — یہان شب فرقت ہوئی تاثیر روغن آب مین

بحر دنیا مین ہین اکثر اہل تمکین پست قدر — خس ڈوبی تہ نشین ہو جا ہی کندن آب مین

ہمسبکی دعوت موج ہوا ای شہسوار — تر نہین ہوتی ہین نعل سم توسن آب مین

سیر دریا جانگداہی جب سے ہی سودای زلف — موج موج اپنی لیی بنتی ہی ناگن آب مین

انکہین جوش حلاوت سی بنی دریای شور — مگر لب شیرین کی تی شوخ پرفن آب مین

غرق اپنی انکسو و نمین ہی مرا جسم نزار — مثل فوارہ کھڑا ہون تا بگردن آب مین

پنجہ رنگین شرارت سی جو دہوتی شعلہ رو — آتش رنگ حنا ہو برق افگن آب مین

شمع سان لہر ین فروزان ہون بھنور مثل چراغ — پنجشاخی شاخ مرجان کی ہون روشن آب مین

گر پڑی دریا مین عکس عارض رشک چمن — پانی کی چادر بنی گلچین کا دامن آب مین

بلبلو شبنم نہین پیش رخ رنگین یار — آتش گل سرد ہی ڈوبا ہی گلشن آب مین

ڈر جو ہی چور نگ کا تیغ نگاہ تیز سے
نبض ہی بکتر نہنگ اوسکی حرارت جوشن آب مین

آبداری تیغ ابرو کی کری گر امتحان
پانی کا مارے ہے ضربا ہی موجونکا جوشن آب مین

گو ملوث ہون جہان سی پر کنارہ ہی مجھے
تر نہین ہوتا کبھی حاصل کا دامان آب مین

سایہ تیری قد بالا کا پڑی گر بحر حسن
جای مرجانی ہو تمر حون کا نشیمن آب مین

جوش زن دریای خم ہی کشتی می ہی روان
زاہدان خشک کا ہی ترہی دامن آب مین

بنگئی زنجیر پا ہر موج دریای سرشک
ہوگیا رام ای جنون وحشت آبی آب مین

جوش رقت سی رگ ابر بہاری کی طرح
تر رہا کرتا ہی اب ہر نار دامن آب مین

چشم و دندان کا جو ای گل مچ گیا دیا مین عکس
ہر حباب اختر یہ ہوگا مگر سی روشن آب مین

دیکھ عکس حسن و قد یار دریا مین سحر
جلوہ گر ہی صاف نخل دشت ایمن آب مین

خیال کاکل و روی نگار رکھتی ہین
خوشی ہی پنجال یہ مین لیل و نہار رکھتی ہین

نہ دس پیش سو نہ ہزار رکھتی ہین
گلے تمھاری تو ہم بیشمار رکھتی ہین

زبس جہان مین ہم آغوش یار سی ہوے
لحدی بھی نہین خوف فشار رکھتی ہین

حسین ہین اِن کیون وام زلف دلکہا ہے
جو مرغ دل کا یہ عزم شکار رکھتی ہین

کیا ہی سینہ کی داغون سے رشک زار ہم
ہم ایک جا یہ خزان و بہار رکھتی ہین

جو اکہواطی ای خود ہمرو ش آس ست
کہ نقد جان لیمی میل شمار رکھتی ہین

جلایا خوب سے ورلف حال خط ای ہمین
جگر پہ لالہ نمط داغ چار رکھتی ہین

خوش آتی اونکو نہین سیر باغ جنت کے
جو گلرخون کی گلی مین ہزار رکھتی ہین

ہے سبکرو
غزل لکھہ اور سحر اس زمین مین تو جلدی
کہ اشتیاق سخنور ہزار رکھتے ہین

خیال عارض گلگون یار رکھتی ہین
یہ پیش چشم ہمیشہ بہار رکھتی ہین

عجب بتان خسنو نگہ شعار رکھتی ہین
کہ جسکو زلف دکہاتی ہین مار رکھتی ہین

کیسکی دست حنائی سی شب کو پی تہی شراب
کہ سرخ آنکہین ہین اب تک خمار رکھتی ہین

بیان خاک کرین اپنی ناتوانی کا
کہ بال بھی تن لاغر پہ بار رکھتی ہین

جہکا ہی جاتا ہی اک سمت جسم جلتی ہین
یہ پھول بدھی کی شاخی سی بار رکھتی ہین

یہ کیا غضب ہے جو دشنام آنی یاتی تہی
وہ لوگ اب تو ہمی محفل ہین یار رکھتی ہین

جھجک تو کہ ہمین اور کچھ خیال نہین — فقط ارادہ بوس و کنار رکھتی ہین
بسان شیشۂ ساعت ہین انقلاب نصیب — جو خاکسار ہون سر مین غبار رکھتی ہین
نہ کیون ہمارا سخن سنکی جل مرین حاسد — کہ مثل سنگ دہن مین شرار رکھتی ہین
جگر عدو کا پھٹا دیکھہ خامۂ دوزبان — قلم مین ہم اثر ذوالفقار رکھتی ہین

بسان کشتۂ سیماب ای سحر ہم بھی
نہین کہین ہین پہ ہر جا قرار رکھتی ہین

تو ہی پری مین عاشق دیوانہ وار ہون — اے جان لاکھہ جان سی تجھپر نثار ہون
مشتاق گل رخ مائل باغ و بہار ہون — اے ہمصفیر تشنۂ دیدار یار ہون
شیدای نخ لف و شیفتۂ روی یار ہون — مین مبتلای گردش لیل و نہار ہون
بیتاب ہون کبھی تو کبھی اشکبار ہون — بجلی کبھی ہون اور کبھی ابر بہار ہون
کانٹا ہوا ہون سوکھہ کی اوس گل کے ہجر مین — کیونکر نہ مین نصیب کی نظر مین خار ہون
ہی ہی نہین نہین نی تمھاری کیا ہی قتل — کہہ ڈالو ایکبار تو ہان مین نثار ہون
اک سرو سبزہ رنگ نی دیوانہ کر دیا — برگ خزان رسیدہ فصل بہار ہون

نکلا دی اپنا چاند سا منہ غیرت چہار دہی
نظارۂ جمال کا امیدوار ہون

وصل و صنم کا گرچہ بظاہر محال ہی
لیکن خدا کی فضل سی امیدوار ہون

ایجے عدہ وصال سی جی شاد کیجیے
صدقی تمہاری کب سی مین امیدوار ہون

زندہ ہا ہون جھیلکی فرقت کی سختیان
چار آنکھ کیا کرون کہ بہت شرمسار ہون

کچھ اور مجکو آپ سی خواہش نہ تھی یہ بس
بس اک نگاہ لطف کا امیدوار ہون

ہون سرمہ کیون نہ چشم کو اکبر کا ای صنم
مین پایمال گردش لیل و نہار ہون

ساقی کا عکس رخ نہین جام شراب مین
ہی آفتاب جلوہ نما آفتاب مین

چہرہ کی یون جھلک ہی نمایان نقاب مین
بجلی پڑی چمکتی ہی گویا سحاب مین

عالم ہی لخت دل کا یہ چشم پرآب مین
مکھڑی شفق کی جیسی عیان ہی سحاب مین

چشمہ ہوا ہی خط سی مکدر جو حسن کا
کسکی نظر لگی تجھی مین شباب مین

عالم ہی بجلیون کا یہ زلف و خال مین یار کے
دو برق جلوہ گر ہین نقاب سحاب مین

زلفین جو اوسنی چہرہ پہ کھولین تو کھل گیا
دو ہمت سی نگاہی گہن آفتاب مین

افشان یہ ہو گا خواہی کسی بیگناہ کی
رنگین کرو لباس اپنا شہاب میں

آئینہ کس پری کی ہی گلزار حسن کا
ہر رنگ کی چمک جو عیان ہے حباب میں

اوس بت فنی گا لیان جو ہیں بین بنا کی آت
حاصل ہوئی مراد ہماری عتاب میں

پیری میں ہمکو شوق ہوا ہی شراب کا
ہی عشق آفتاب شب ماہتاب میں

دست حنائی اوسنی کمر پر جو رکھ لیا
مونی کمر کچھ اور ہوا پیچ و تاب میں

کیا جانیں کہ سخت ہی کس نیند سو گیا
صدرت بھی جو دکھتا نہیں اب خواب میں

مطلب یہ ہی کہ واہی سہان چشم انتظار
بھیجا کھلا لفافہ ہی خط کی جواب میں

بیدار کر نہ فتنہ خوابیدہ کو دلا
خاموش رہ کہ نرگس فتان ہی خواب میں

چلمن میں اسطرح سی عیان حسن یار ہے
لہرائی جیسی عکس قمر موج آب میں

وہ مست ناز ہاتھ سی اپنی اگر پلا دے
کیفیت شراب ملی ہمکو آب میں

شاید شب وصال کی اب صبح ہی قریب
بیوجہ دل نہیں ہی مرا اضطراب میں

باندھی جو بیوفائی پہ تو نی کمر تو کیا
باب وفا نہیں تجھی تیری کتاب میں

مر کر بھی ہی خیال جو بلبنی کا یار ہے
یہ زہین فشانی ہی بین عندلیب میں

دودن کی حسن پر یہ تکبر نہین روا
یہ جان لی جہان ہی سدا انقلاب مین

شاید کہ بینی آج ہی کاکل کو بل دیا
بی اختیار دل ہی مرا پیچ و تاب مین

ہیست کا غسل دہ شہیدان عشق کو
پایا ہی غسل خنجر قاتل کی آب مین

موتی نہین ہین جبھا کی خسارہ پر عیان
اختر چمک رہی ہین پڑی ماہتاب مین

یارب ہو اس ستمگر کو زیبن نصیب
ملجای خاک خاک در بوتراب مین

جستجو تیری کسی ہر سو نہین
کونسا دل ہی کہ جسمین تو نہین

پاس جب سی مہروش گلرو نہین
مثل شبنم بند یہان آنسو نہین

چاہنی مین دل ہی ہم مجبور ہین
دلپرای دلدار کچھہ قابو نہین

روز و شب یہان اک طرح پر ہی بہار
داغہای دل گل شبو نہین

پھر جو بولا وصل کی شب مزع صبح
دیکھہ لینا مین نہین یا تو نہین

جادون کی آشنائی ہی تری
تجہہ مین بھی گلرو وفا کی بو نہین

کس ہی قدکی تجہہ مین ہی تو
بی سبب شہر ہی تری کو کو نہین

عکس رخ سی ہین ستاری نگ تمام
کم ثریا سی ترا جگنو نہین

عقل کہتی ہی کہ ہی زاغ کمان
تل میان گوشۂ ابرو نہین

میکدہ مین عشق کی دل ہی گرک
یہان کباب پہلوِ آہو نہین

ہجر مین بھی ہی تصور سی وصال
شکر ہی خالی مرا پہلو نہین

گل بدن پہ گلبدن ہین داغ ہجر
رشک گلشن کب مرا پہلو نہین

چشمۂ خورشید مین ہی جوش موج
رخ پہ آشفتہ تری گیسو نہین

خوشنما ایسی اور اتنی تلخ گو
لب تری خطل ہین شفتالو نہین

یا توکل یہ قول اور اقرار تھے
یا اب اوس الفت کی مطلق بو نہین

عیب سی خالی ہی تیرا مو بمو
کوئی چشم و زلف مین آہو نہین

صبحدم سیر چمن بی لطف ہے
ای سحر افسوس وہ گلرو نہین

گردش مین تیری ساتھ نہین ہی حباب ہون
تو آفتاب ہی مین کہان آفتاب ہون

مخمور ہجر دیر سی مین دل کباب ہون
ساقی سہو مت کہ تشنۂ عام شراب ہون

رونی کیوقت مین گھر مثل سحاب ہون
اک برق بیقرار دم اضطراب ہون

ہنسنے کی تیری اور مری رونے کی ہی یہ شکل
تو برق خندہ زن ہی مین گریان سحاب ہون

معج ہوا فراق مین کرتی ہی کار یہ
مہمان کوئی دم کا بسان سحاب ہون

بحر جہان مین اپنی نمایش ہی بیثبات
مین برق ہون شرار ہون نقش حباب ہون

اہرو کا ہی اشارہ کہ قوس قزح ہو مین
کہتا ہی قد یار کہ تیر شہاب ہون

کرتا نہین شمار کوئی مجھ حقیر کو
مین فرد کائنات مین مد حساب ہون

زندہ رہا فراق مین تیری مین سخت جان
ای بحر حسن شرم سی اب آب آب ہون

عریان وہ ہون کفن نہ ملی بعد مرگ بھی
مدفن نہو نصیب وہ خانہ خراب ہون

غیرون کو دیکھنی نہین دیتا ہون روے یار
مین حسن بیحجاب کا گویا نقاب ہون

غصہ کیطرح چشم جہان سی نہان نہین
سکھلاتا اپنی ماہ کو طرز حجاب ہون

ساقی غنچہ لب سی گذرتی ہی لب بہ لب
گویا لب پیالہ ہون موج شراب ہون

ہو جای کوئی بات خلاف مزاج اگر
معذور رکھہ کہ مست شراب شباب ہون

موسی کمر کی عشق نی یہ بی نشان کیا
ڈہونڈہی کوئی ہزار نہ مین دستیاب ہون

مدت مری گناہونکی کہتی ہی ای سحر
طول شب فراق ہون نہ حساب ہون

پایمال خلق ہون اوس گل سی دور افتادہ ہون
سبزۂ بیگانہ ہون نقش قدم ہون جادہ ہون

آبرو ہو خاک اک ہرجائی پر دل دادہ ہون
اشک حسرت ہون نگاہ خلق سی افتادہ ہون

مثل آئینہ ہون شش سو رمحو روی سادہ ہون
صورت تصویر چپ حیرت زدہ تسلیم ہون

عشق مین ہی جان و دل کو پیچ و تاب اضطراب
موی آتش دیدہ ہون سیماب آتش دادہ ہون

آہ کی طاقت نہین اور آمد و لدار ہی
کسطح تعظیم کو مین بی عصا استادہ ہون

ق

ای جنون وحشت ہی سنکر آمد فصل بہار
جامی ہی باہر پی آوارگی آمادہ ہون

مثل بوی گل نکل جاؤ نگا کپڑی پھاڑ کر
قاصد باد صبا کا منتظر استادہ ہون

مضطرب ہون عشق خال وہی آتشناک مین
گرم شیون صوت سہپند آتش دادہ ہون

وہ شرابی ہون پسینا ہو گیا میرا شراب
غرق بحر معصیت مانند موج بادہ ہون

ہو گئی صبح اور نہ نکلا گھر سی پیمان شکن
شام ہی مین پہ اب تک منتظر استادہ ہون

دلسی دل توڑین ہین ناحق شیشہ ہاے کی سا
محتسب کا خون بہانی پر نہ کیون آمادہ ہون

سلسلہ پیر مغان کی خانوادہ کاملی
بھر بھی بیٹے ہوئے ہیں ہاتھ میں ساغر لبوں پہ ہون

ٹھیس لگتی ہی نکلتی ہین شرر ہمراہ آہ
صورت حقہ مین آتش بجان افتادہ ہون

الفت دست صبائی نی لگائی دل مین آگ
مین چنار کہنہ سان آتش بجان افتادہ ہون

میکشی کا مجکو ہی پیر مغان شوق بسند
دل ہی مین تیرا پیالہ پینی کو آمادہ ہون

توجہ کی نظر کب ہی کرمانبدہی ہوے
مستعد ہی چراغ میکدہ استادہ ہون

شکر ہی عشق جنون نی کشمکش دی نجات
کفر و دین کے قید سی ہی گبر و شیخ آزادہ ہون

منتظر کس گل کا ہون مین تو ان گس کیطرح
ٹکٹکی ہی سوئی تعاشی صورتا استادہ ہون

کیا سیکروی ملی ہی اوس کی عشق مین
وصل کی شب جون نا سیماب آتش زادہ ہون

شبنم گلشن ہوے نا کیا غبار بام و در
بوی گل ما نند ہی ہاشم دل آزادہ ہون

کیون نا لون ہر عبارت سی حقیقت ہی نکتہ
حضرت ناسخ کا مین ہی صاحب سجادہ ہون

برف موی سر ہوا ہے گرمیون کے دن نہین
صبح پیری ہی سیہ کاری کی غافل شام مین

جانیوالی ہی سیج اپنی تپ قرمن نہین
شربت دیدار جانان بہر شفا کمتر نہین

واقف آئین رنگی سی دل مومن نہین
ہی منافق جسکا یکسان ظاہر و باطن نہین

جز خیال یار یکتا یہان گذر ممکن نہین
روشناس عکس غیر آئینہ باطن نہین

کاروان عمر کا گویا جرس ہی دل مرا
سانس جب تک چلتی ہی ضبط فغان ممکن نہین

اپنا آنا تو فی ٹھہرایا ہی گر امر محال
ای ستمگر جان سی جانا تو نا ممکن نہین

ہوتی تپ تپ رات بھر بستر پہ پہلی کروٹین
بحر خوبی کل کسی پہلو مجھی تجھ بن نہین

پیسپید موی سر کی صبح پیری ہی شام
ہی لب بام آفتاب عمر باقی دن نہین

جوش بیتابی دل ہی صاف ثابت ہو گیا
سینۂ عاشق سو اسیماب کا معدن نہین

سینہ کاوی کر رہا ہی تیشۂ عشق بتان
ای فلک سینہ ہمارا لعل کا معدن نہین

گرم پہلو کہتی ہی بدلے مری ای شعلہ رو
بازدلسوز یسی فرقت کی تپ فرمن نہین

داغ ہین دلسوز عاشق ہمدم آہ گرم ہی
ایک ہمدم آغوش فرقت مین تپ مزمن نہین

بی اثر تیرا فسون ہی جا بہ کردم باز یان
ای پریخوان یہ جنون عاشقی ہی جن نہین

پیار کی چتون بظاہر اوڑ رہی ہی دل مین خاک
ای تبو تسنی یادہ کوئی بد باطن نہین

ہو گئین شبہای وصل یار ہر دم خواب و خیال
دیکھی کب تک مری ای چرخ پھرتی رات ان نہین

دنگ ہے ماہی چھلاوہ دیکھکر جالا کیا ن
کم پری سی شوخیو نمین وہ بت کم سن نہین

پیچ تو ہی یہ بات تجھ مین اے بت پیمان شکن
وصف ہین سارے خدائی کی وفا لیکن نہین

قاعدہ ہی صرفہ تھا باطل کیا ہمنی اسے
دیکھہ صرفی قد جانان کا الف ساکن نہین

بغض عید ہی بقول مصطفے کفر و نفاق
ای سحر جسکو نہین حب علی مومن نہین

ہی خفگان خاک اوٹھکر ساتھہ چلتی ہین
قیامت پانون پڑتی ہی وہ جب کبھی نکلتی ہین

ہماری چشم تر سی متصل آنسو نکلتی ہین
یہ سرچشمی ہر ابر جاگتی دنی اولتی ہین

شب سوز و گداز غم مین گرم آنسو نکلتی ہین
برنگ شمع فانوس استخوان تن مین گھلتی ہین

دم تحریر سیو خجلت دل اوراق جلتی ہین
زبان خامہ کی سوزش سے گرم آنسو نکلتی ہین

ہوا ہی گنج ہر دندان سی کیا تاری ہی چلتی ہین
تگرگ آسا حیا سی سیپ مین موتی پگھلتی ہین

بنا سر و چراغان داغہا ہی ہجر فرقت سی
شرارے آگ کی اب ہر بن مو سی نکلتی ہین

مناقی بیڑیان ہین غل مچاکر پانون پر پڑکر
کبھی سودای زلف یار مین گر ہم مچلتی ہین

سر انگشت فندق بند تو نہین دیتا بی ہین
دل مایل کو مہندی لگی چٹکی سی ملتی ہین

اشارہ ابرو و قصر کان سے کرتا ہی غیر و نکو
دل آشفتہ سر پر آرہ بیداد چلتی ہین

بہار باغ و گلہای چمن کی ذی ثباتی پر
شجر سب بیقلم گویا کف افسوس ملتی ہین

خیال یار کی مرہون منت ہین شب فرقت
کوئی دم کنج غربت مین سہیلی بہلتی ہین

پھری ہی وقعہ کیا آنکھہ ان جادو نگاہو کے
جو دیکھین خواب مین ہمکو تو وہ تیوری بدلتی ہین

نہین جنبش کی طاقت حسرت دیدار قائم ہی
جھپکتی ہی پلک مردم کف افسوس ملتی ہین

نشانی اوس پری کی جانہی بھی ہمکو پیاری ہی
یہ چھلا کب سلیمان کے انگوٹھی سی بدلتی ہین

طمع ہی اک نظر جوہر شناسان معانی سی
مرصع ہین مضامین یا جواہر ہم اوگلتی ہین

لب و دندان کی رنگ و آب کا پاتا ہون جب مضمون
تو اوسدم بخت دل ہمراہ اشکونکی نکلتی ہین

نہایا کون بحر حسن و خوبی حوض مین آکر
کہ فوارہ خوشی ہی نیزہ نیزہ بھر و اچھلتی ہین

شب تاریک فرقت کی بیان کیا ہو لنبا کی ہو
دل اسفندیار و رستم دستان دہلتی ہین

پلائی کسکی چشم مست نے داروی بیہوشی
کبھی ہین بیٹھتی اوٹھتی کبھی گرتی سنبھلتی ہین

مریض چشم و لب کے حال پر سب کو تاسف ہی
فلاطون و مسیحا بھی کف افسوس ملتی ہین

ہوئی بزم طرب اوس دلربا مین مجلس ماتم
دل عشاق بسمل سان نہین تنہا اوچھلتی ہین

نمیدہ قدمین جنکے آسا بندہا ہی تماشکو نکا
معنی نوحہ خوان ہے شمع کی آنسو نکلتی ہین

ہیولہی اہل خانہ کا دل خون ہجر ساقی سے
مئی گلگون نہین شیشی لہو مہ سی نکلتی ہین

بلا ہی جان ہی لینیا دل بہ ور اور روٹھنا ہر دم
تقاضا سن کا ہی ہر بار ون بھر مین مچلتی ہین

بتان سنگدل کیونکر نہ سر گرم شرارت ہون
سشہ را کثرت دل ہر سنگ خارا سی نکلتی ہین

ادا ہی پکتا ہی پیکر تب پان کھا کھا کر
تماشا ہی شر لعل بدخشان سی نکلتی ہین

یہ ہمسی سیر و شکاری گرم بازاری رقیبون سے
تری سودائی ہین جو بشتری ایماہ جلتی ہین

نہ کیون بسمل ہون ناز ابرو و مژگان سی جان دل
دما دم تیغ پڑتی ہی پیا پی تیر چلتی ہین

ق

نہین پھولی سماتی پھول غنچی مسکراتی ہین
پئی گلگشت جب صحن چمن مین وہ ٹہلتی ہین

طلائی اشرفی لاتا ہی بھر بھر پیشکش گلشن
گل نرگس جھکا کر سر قدم آنکھون پہ ملتی ہین

گلی ہین ہار اوس خط شقد کی ہین اور کانون مین موتی
کہان لعلین پھولتی ہین ہر اور شمشاد پھلتی ہین

لبون مین داب کر شب زلف وہ کہتا تھا شوخی سی
سخن لعلون سی ہم مارسیہ کا سر کچلتی ہین

زلف ساقی سی ہی شرمندہ سحاب آسمان
جام مے سی منفعل ہی آفتاب آسمان

سن پیری مین تو کجر وہی یہ ایسا فتنہ جو — کیا بلا ہوگا خدا جانی شباب آسمان

ہوگی فردای قیامت مستی اسکی باز پرس — آج جو چاہو نستم کر لو شباب آسمان

برق بھونی مرغ زرین فلک کو آن مین — مانگی گر شوق گزک مین دونگا کباب آسمان

جلوہ حسن اون سکا پوشیدہ ہو کیا زیر نقاب — مہر کا حائل نہین ہوتا حجاب آسمان

جب سے کرتی ہین مسیحائی اب انجشت یار — شرم سے پانی پانی ہے منہ پر نقاب آسمان

گر دم گریہ مری آنکھ سے طوفان ہو عیان — موج بحر اشک سے ٹوٹی حباب آسمان

کوزہ پشتی ہی لیل پیری گردون دون — دہمہ شب لاکھ ہو صرف خضاب آسمان

تا فلک جائی تری گانی بجانی کا جو شور — ہاتھ سے ہر کی چھٹ جائی رباب آسمان

ایک جرعہ مین ہی کرتا اک جہان کو مست کیر — توڑ ڈالونگا سبو ہی پر شراب آسمان

میری آہون کی ستون گر ہون نہ ہم دوش گیر — سرنگون ہو خیمہ زرین طناب آسمان

برق وش کا خندہ دندان نما گریاد آوی — بجلیان برسای عاشق پر سحاب آسمان

قبضہ قدرت مین ہے جان عدو کی تیرہ بخت — ہی کمان قوس فلک ناوک شہاب آسمان

سہم اوسکی تیر کا تا چرخ ہی شورش فگن — خوف سی بیخواب ہتا ہی عقاب آسمان

سوی اخوان الشیاطین ہی خدنگ انداز تو
ہی ترا ناوک مگر تیر شہاب آسمان

روز و شب جو ہین اوج فلک پر ہمنشین
در ہم و دینار ماہ و آفتاب آسمان

مثل احمد جب ہوا عازم عالم ناسوت کا
اک اشارہ سے ہوا فتح باب آسمان

پنجۂ دست حنائی جب دکھاتا ہی وہ شوخ
زرد ہو جاتا ہی ننگ آفتاب آسمان

برق ہی یا بیقراری دل بیتاب ہے
یہ ہی رود آہ میرا یا سحاب آسمان

ای سحر ہین میری مولا کی فضائل بیشمار
مدح سید سے بھری ہی ہر کتاب آسمان

خونفشان ہر دم ہین گہائی شہ مجروح ہون
دلمین وہ پلکین ہین نشتر بشر مان خورد ہون

دیکھتی ہون تا ہی پہلی وصل جانان یاد صبا
مجھسے وہ آزردہ ہی ہین جانسے آزردہ ہون

غمزۂ چشم کمان ابرو فی مارا ہی مجھے
زخمی تیغ نگہ ہون تیر مژگان خوردہ ہون

اشک کا جو قطرہ ہی آویزۂ یاقوت ہے
خون دل روتا ہون محروح لب پان خوردہ ہون

سبحۂ زاہد ہی یہ یا تسبیح غضب کہتی ہی
بہر صید مرغ دل دام ریا گستردہ ہون

ابرہی جنون ہی فن دور رش ہین فیض عشق کی
جو رچوگان فلک سے گیند سیلی خوردہ ہون

دیدہ دوزستہ قاتل سبھی لڑائی ہی تیری انکھہ
دیکھنا میرا جگر رکھتا عجب دل گردہ ہون

چل بسی ساری مری دنیا کی ہمراہ شباب
عالم پیری ہی گویا بزم برہم خوردہ ہون

ای گل تر الفت چشم و لب و رخسار مین
اشک گرم و آہ سرد و خاطر افسردہ ہون

کیا بلا ہی برق عالم سوز پیش حسن گرم
آفتاب حشر کہتا ہی چراغ مردہ ہون

صبح پیری مین ہون اکا نور لطف سوز عشق
داغ عشق اکہتا ہی ٹھنڈا ہون چراغ مردہ ہون

دیکھیی بنتی ہی کیونکر ہر زبان شوخ ہی
ای سحر مین ایسی باتون کا نہین خوگر دہ ہون

جان شیرین سبھی کہین آپ ہمین پیاری ہین
بات مصری کی ولی ہونٹھہ شکر پاری ہین

ماہ نو ابرو کج دانت تری ساری ہین
گوری گوری ہین یہ خسار کہ مہ پاری ہین

خوشنما خال تری ہین تو ہماری آنسو
مہ جبین گرچہ تو ابتک ہین حسیناری ہین

لالہ رو ہجر مین جانسوز ہی گلگشت چمن
برگ شعلی ہین ثمر غنچی گل انگاری ہین

آنکھہ لڑتی ہی کشیدہ ہوئی قوس ابرو
تیر دلدوز نگاہون نے تری ماری ہین

تا نم اشک مین بخت دل سوزان دیکھو
بی ضرر تیر ہی پانی مین انگاری ہین

تو ہو جس شغل مین ہوتی ہی مری لکو خبر
ای پری ہم وہ گمان ڈاک کی ہرکاری ہین

شربت وصل ہی ضعف مرض ہجر گھٹا
نوشدارو لب جانبخش کی تاثیر ہی ہین

چشم تر سی ہین خجل ہجر مین ساون بھادون
دل خزانہ ہی تو مژگان مری فواری ہین

قابل ربط نہین ای بت ہرجائی تو
ہم بنا ہینگی مگر قول جو کچھہ ہاری ہین

جان و دنیا ہمین دشوار نہین الفت مین
تجھسے دل ہاری ہین ہمت تو نہین ہاری ہین

دیکھی منزل مقصود کو کیونکر سہو پخین
بار عصیان سی گران دوش پشیماری ہین

پھول کی ہمنی چھڑی کھائی نہ تھی آج تلک
کوڑی موباف کی جسنے ہمین ماری ہین

نیل پڑجاتی ہین گیا جلد بدن نازک ہی
سخت پچھتائی ہین جب پھول سی ماری ہین

ای سحر ہجر کی شب ہی کہ کوئی دیوسیا
دیدہ غول ہین گردون پہ نہین تاری ہین

چار ہو جائین جو اوس رق نظر کی آنکھین
چرخ پر جائین جھپک شمس و قمر کی آنکھین

لائق موسی تجلی کی نظاری کی تاب
کسطرح پیکینگی خالق کو مشر کی آنکھین

نہ یہ جیتون نہ یہ شوخی نہ یہ گردش نہ یہ صبر
کیا ہوا مانگینگی تجھسے کسی کو زر کی آنکھین

پھر مژہ تجھسی مقابل ہو تو کس منہ سے
سامنی ہوتی نہین دست نگر کی آنکھین

آنکھ دکھلاؤ نہ دیکھو نگہ الفت سے
پنجی احسان بھی کر واہل نظر کی آنکھین

جو رہین آنکھ چراتی ہی حیا کی چتون سے
دیکھین ایسی نہین ایجان بشر کی آنکھین

کیون نہ نرگس کی کہی آنکھ جھکی گلشن مین
کپھ سی اوچھی نہین صاحب زر کی آنکھین

آمری جان نہ اب آنکھ چرا پھر خدا
ڈھونڈھتی ہین تجھی اس خستہ جگر کی آنکھین

دم بتنگ آگیا اللہ ری طول شب ہجر
ہین سر شام ہی مشتاق سحر کی آنکھین

آنکھ اوٹھا کر کبھی عاشق کو نہ دیکھا تمنے
لاکھ مشتاق ہین ایک نظر کی آنکھین

آنکھ بھر کر جبھی دیکھا اوسے بیمار کیا
نظر آئین نہین ایسی تو اثر کی آنکھین

خود نما تجکو بنایا مجھی حیران کیا
پھوٹین اللہ کری آینہ گر کی آنکھین

جب تلک دم مین ہی دم ہے طپش سے بطپین
یا الٰہی رہین یہ پر نور سحر کی آنکھین

دیکھکر عقد گہر زلف بتان بیباک ہین
چرخ پر پروین جھکی ہین شاخ تاک مین

گھر ہوی ہین چھاپ عشق ابرو سفاک مین
مردم عالم کو سرمہ فنی ملا یا خاک مین

ہی شرر افشان جوہر دم آتش رنگ حنا
بنگیا ہی شعلہ خنجر پنجہ مسفاک مین

خجلہ انگور سی کھانہ تھا باہر قدم
تب سے ای مدو مین ہین بت لعب کی تاک مین

سرمہ چشم وسمی لب نے لی آخر کو جان
ہکو دونون تیرہ کارون نے ملایا خاک مین

آنکھ ہی جام ہلاہل حب افیون خال لب
ایک کیفیت ہی قاتل زہر اور تریاک مین

ہمت عالی نہین ہمتا سحاب نمود
کب ہین اوتاد و فواصل خیمہ افلاک مین

ہی ضیان پہلوی انگشت سلیمان سی نگین
ای پری کب ہی جڑاؤ کیل تری ناک مین

کان بکپڑی ہی ورو جسکی ستارہ صبح کا
جلوہ گر ہی وہ جڑاؤ کیل تری ناک مین

خاک بھی چشمی کریگا ابر تر رو نی کی وقت
نوح کا طوفان بھرا ہی دیدہ نمناک مین

اوسکی دل مین آہ تیری کیا اثر پیدا کری
جا نہین سکتی ہی اودولتسرای پاک مین

عاشقان چشم وقد مین ہے قیامت شور و شر
عنصر فتنی کا ملا کسنی تری پوشاک مین

چھپ گیا پانون تلے قاتل کی یہ وسواس سے
عاشقون نکو ہی تنہا سر بلند ہین فتراک مین

بوسہ خال لب شیرین دیا اور جان نے
دیکھ لی تاثیر مٹی نے ہر کی تریاک مین

گر ملی دست نگارین کو تری ای برق طور
ہو ید بیضا کا جلوہ پنجہ ولاک مین

خاکساری اہل جوہر کی لیی ہی روشنے
آینہ کیسی جلا پاتا ہی ملکر خاک مین

ہوگیا بھرام بھی لقمہ دہان گور کا
ملگئی ہین کیسی کیسی آسمان و خاک مین

نقش پای ہر روان بجھو ہین اثر در جادہ ہے
دیو کیصورت شجر ہین دشت وحشتناک مین

گلبدن نے یا ہی گر تجکو ہین گل پیرہن
یاسمن کی صاف بو ہی ملگجی پوشاک مین

کسکا قد گور غریبان پر ہوا ہی فتنہ خیز
ہی بپا شور قیامت خفتگان خاک مین

چاشنی شہد لب سی ہنگئی شاخ نبات
نیشکر کا ہوگیا عالم تری مسواک مین

جب مصیبت مین لیا نام علی راحت ملے
کیا اثر ہی ای سحر حضرت کی نام پاک مین

لیگئین تاب و توان نرگس فتان و نوان
مثل تصویر ہین وا دیدہ حیران و نوان

خون ولا تی ہین کسیکی لب خندان و نوان
زخمی تیغ تبسم ہین دل و جان و نوان

مسی و پان ہین جو زیب لب و دندان و نوان
جیلکی ہون خاک سیہ گوہر مرجان و نوان

ہجر مین سینہ و سر سی کبھی ہاتھ نکو ہی ربط
پھاڑتی ہین کبھی دامان و گریبان و نوان

گنج پر حسن کے ہین گو کہ نگہبان لیکن
مار زہرین ہین تری گیسو پیچان و نوان

چشم و گیسو نی کیا نرگس و سنبل کو خراب
کیون نہون باغ مین حیران و پریشان دونون

جوشش اشک جو دکھلائین مجھے بیدرد
چشم مردم سی گرین قلزم و عمان دونون

دیس وحشت ہی فارغ کہوی قیس و فرہاد
مکتب عشق مین ہین طفل دبستان دونون

قتل کو طالب دیدار کی ہفاک ہین ایک
تیغ ابرو ہی کج و خنجر مژگان دونون

سبزہ خط کی جو نکلی ہین نئے رنگین بہار
غم سی پامال خزان ہین گل و ریحان دونون

تیر ہی آنکہون نے کیا مردم عالم کو ہلاک
زہر قاتل سی ہین لبریز یہ پیمان دونون

قیس و فرہاد مقابل نہوی وحشت مین
چھوڑ کر بھاگ گئی کوہ و بیابان دونون

تم کبھی منسکی نہ بولی نہ گیا پسی غبار
لیگئی خاک مین ہم حسرت ارمان دونون

کیا تری گشتہ بیحرم کی تنہائی پر
ایک گیسو ہین سیہ پوش و پریشان دونون

چشم فتان مین یہ سرمے کی نہین و بالے
جوش حیرت سی ہین انگشت بدندان دونون

ہر عرض کی ہی لیاقت کی موافق جوہر
ورنہ اشراف بھی ہاجی ہین انسان دونون

کیلے مین بنتا ہی کافور صدف مین گوہر
گرچہ ہین اصل مین اک قطرۂ باران دونون

کعبہ دل مین ملا ہمکو خدا نی زاہد
دیر و مسجد مین ہی گھر مسلمان دونون

جانتی احمد و حیدر مین دوئی بدبین کفر
کور ہوتی نہ اگر دیدۂ عرفان دونون

مہر و مہ کی یہی گردش کا سبب ہے مہ و سال
کہ شب و روز ہین سر پر تیری قربان دونون

کیا کرین سیر گل و لالہ ثبات انکو نہین
ہین سر راہ قدم بوسہ و دامان دونون

جلد اب حج و زیارت سے ہو فائز
کہین پوری ہون الٰہی مری ارمان دونون

ناز و غمزگان صنم تیر قضا سی کم نہین
صاف و انتون کی چمک برق بلا سی کم نہین

آہ آتشبار گر برق بلا سی کم نہین
دود آہ عاشقان کالی گھٹا سی کم نہین

قتل کرتا ہی ادا سی ندہ ٹھوکر سی مجھے
آپ کو وہ بت سمجھتا اب خدا سی کم نہین

ہونٹھ ہلتی ہی تری آتی ہی میرے تن مین جان
کوسنا تیرا مری حق مین دعا سی کم نہین

تیری باتون مین عجب نام خدا اک لطف ہے
کج ادائی بھی تری بت ادا سی کم نہین

خون عاشق صرف دست و پا کرو جای لگا
سرخی خون شوخی رنگ حنا سی کم نہین

تیری گیسو کیطرح اسکا بھی موذی نام ہے
یہ رقیب روسیہ کالی بلا سی کم نہین

مثل آہن سنگدل تھا وہ صنم پر ملگیا
دل ہمارا اضطراب مین آہن ربا سی کم نہین

سر پہ جسکی اُڑ گیا سایہ ہوا وہ یا دشاہ
تیری دیواری صنم بال ہما سی کم نہین

جان تازہ اوسنے پائی حق جسکا تر ہوا
آب شمشیر صنم آب بقا سی کم نہین

خط کی آتی سی ہوا گو حسن بھی یار کم
عشق روز افزون مگر یہان ابتدا سے کم نہین

جو مریض نازہی اچھا نہین ہوتا کبھی
عشق اون بیمار انکھون کا دوا سے کم نہین

سلطنت عشاق مین ہین یان ملک فقر
دلق کہنہ یہان لباس تاجشاہی کم نہین

چار انکھین سنگدل سی جب ہوین دل پسگیا
گردش چشم صنم کچھ آسیا سی کم نہین

ہجر جانان جانگداہی کیا دوا ہی فائدہ
نوشدارو اپنی حق مین سنکھیا سی کم نہین

بشک چشم غزال ہی مہر اختر تابان مجھے
ہجر کی تاریک شب کالی بلا سے کم نہین

نخل ماتم مین نہال اور نوحہ شور آبشار
بن تری بستا نسر اماتم سرا سی کم نہین

دل لگا تا تھا کہ مینی جان بحق تسلیم کی
ابتدای عشق کامل انتہا سی کم نہین

آہ مین اپنی نہ کیون تاثیر ہو ای پت بھلا
قامت خم گشتہ محراب دعا سی کم نہین

خواہش کحل بصر دلکو نہین ہرگز بحکم
خاک کوئی دست مجکو توتیا سی کم نہین

روی روشن کا پڑی عکس اگر پانی مین
کہکشان موج ہو خورشید بھنور پانی مین

لب گلرنگ صفائی دندان سے تری
کان مین لعل ہی مشت گہر پانی مین

چشم مخمور کو اوس مست نی ہو نا جو سحر
ظرف مے ہو گیا ہر ایک بھنور پانی مین

گرم تر جوش شک سی ہوئی آتش عشق
ہی تماشا کہ ہی وغن کا اثر پانی مین

زیب تن اوسنی کیا آب رواں کا جو لباس
شرم سی ڈوبگئی شمس و قمر پانی مین

رشک اختر ہوا ہر ایک حباب دریا
شب بھلا یا جو مرا رشک قمر پانی مین

ماہ کا اور تری عارض کا پڑا عکس جو شب
ایکجا جمع ہوئی شمس و قمر پانی مین

جنبش موج سی صدمہ نہ کمر کو پہونچے
نازنین ہو نہ کھڑا تا بکمر پانی مین

آشنا ونکو کری قتل اگر وہ لب بحر
موج و گرداب بنین تیغ و سپر پانی مین

نہین پھولون پہ یہ شبنم تری عارض کے حضور
شرم سی ڈوبگئی ہین گل تر پانی مین

مشک نافہ ہوا ہر ایک حباب آج سحر
بادل اوس شوخ نی دھوئی ہین کہ پانی مین

ای گل تر یہ نہین نقش و نگار استین
تیری ساعد سی ہوئی دونی بہار استین

اشک خونیں ہی ہوئی رنگین بہار آستین
ہی رگ گلبرگ تر ہر ایک تار آستین

خلعت موزی اور اشمیں ہین دونون جانگداز
ایک ہی گرگ بغل اور ایک مار آستین

یاد دندان صنم ہین اسقدر گویا ہین آت
موتیون سی بھر گئی جیب و کنار آستین

شمع کو صدقی اوتارون بہا عدد پر پونچہ
جامۂ فانوس کو کرکی نثار آستین

جامۂ مژگان چشم حور ہین رضوان چپاک
گرد دامن اوس پری کی اور غبار آستین

نقش ہا پوسکو زاکت سی کہی ہائے نکا بوجھہ
ہاتھہ بھی اوٹھتی نہین دیتا ہی بار آستین

ہمسری کا ابر باران تجکو دعوی ہی عبث
غرق عالم کو کری اپنا شمار آستین

ہاتھہ پر گل کہانی ہین اوس گل کی بچلی تہہ
ایسا ان نہین کچہہ حاجت نقش و نگار آستین

ماہ اور پھر فلک دیکہتی ہین
شب و روز رخ کی چمک دیکہتی ہین

نرگس ہوا اور دسر کا دوا سے
بس اب سنگ پر سر پٹک دیکہتی ہین

بہتا ہی ہین خون چشمہ چشم ہی ہم
حنائی جو تیری کف دیکہتی ہین

دل مضطرب پیچ کہاتا ہی کیا کیا
کمر کی جو تیری لچک دیکہتی ہین

تجھی دیکھتی ہین جو غیر و نمین محو تو حسرت سے
ہماری طرح وہ بھی ہوتی ہین شیدا تجھی ہر
ہوئی صبح آیا نہ وعدہ شکن تو تری راہ ہم اب تلک دیکھتی ہین
اوٹھاتا ہی جب وہ وشن سی پردہ تتق نور کا تا فلک دیکھتی ہین
تری منہ کو کیا دین ملیجو نسبت رخ مہر و مہ بی نمک دیکھتی ہین
ہی اک برق سی خرمن دل پہ گرتی جو دانتونکی تیری چمک دیکھتی ہین
جو کہتا ہو میں دیکھو مرا حال ابتر تو کہتا ہی ہان چل سرک دیکھتی ہین

سحر ہجر مہرو مین کیا کیا بلائین
تر شام سی صبح تک دیکھتی ہین

جلوہ مہر نبوت سی جو ہی انور مین ہی فلک سی لاکھ درجی بہتر مین
نور اہلبیت کی ہوتی نہ حاصل گر مین مضطرب تجھی صورت کشتی بی لنگر مین
داغ ہی اوسکی غلامی کا جبین پر مہ کمترین بندگان ہی خسرو خاور مین
جلوہ گر ہو بام پر ای آفتاب برج حسن لکھنؤ کی ہر زمین کر غیرت خاور مین

بوسہ ماہ عید ہی پر چڑھا تو ماہ ڈوبا شرم سی — باختر تو نی بنا ئی محمد وش خاور زمین

رونق افزای جہان جب سے ہی تو مسیح — خندہ زن ہی ہر زمان چرخ چہارم پر زمین

تیر تیرے نکہت افشان ہی بسکہ داغ عشق لالہ — رہتی ہی خوشبو مثال حقہ عنبر زمین

آہ آتشبار سی ہوتی اگر تفتیدہ خاک — جوش باران بہاران سی نہ ہوتی تر زمین

جستجوی ملک چھوڑ اپنی نکر مستی حرام — کون ہی منعم اوٹھا کر لیگیا سر پر زمین

صرف کر ہمت غذا فیل ملک گیری ہین تمام — آج اگر ہی نہ پامال ہوگی چھاتی پر زمین

ذرہ ہای خاک خشان ہین کواکب سی فزون — بسکہ جلوہ ریز ہی نصرو ش انور زمین

مسند دولت الین سلطان اوسکی آگی خاک ہی — تیری کوچی مین ہی جسکا ای صنم تکیہ زمین

جلوہ دہ ہی تیری بسکہ پائی آب تاب — بنگئی نہ آسمان شاک صدف گوہر زمین

ہی محک سنجان عاقل کو تو سنگ امتحان — سخت پیش جاہلان ہی گرچہ یہ پتھر زمین

رونق عالم ہی عالی ہمتونکی فیض سے — تیرین چرخ سی ہی وز روشب انور زمین

آہ سوزان شعر افشان نکا ہی گرمدون ہوان — کیون نہو لبریز آتش صورت مجمر زمین

مست عالی ظرف ہی یا کش کو ہی جام آفتاب — ہی بطا می آسمان دردتہ ساغر زمین

خاک مین کیا کیا ملی خورشید و زرین کلاہ
قصر شاہی گور ہی مسند ہی تخت زرنگار

ہونگی پھر ہم آبلہ پا شب ہجر ہی جنون
تیز کر رکھی سر ہر خار کانشتر ہی

غلبۂ اسباب موت ہی ساتھ ہوا اعمال نیک
قبر ہی آغوش دایہ دامن مادر ہی

زینت بازار ہین سو یوسف ہر دل عزیز
واہ مصر حسن ہی کیا لکھنؤ کی سرزمین

عکس کاکل جلوہ گر آئینہ عارض مین ہے
خاک مشک آمیز رکھتی ہی طلب کی سرزمین

ہند مین بیتاب ہی یہ خاک پا ہی پوتراب
سر دیکھی گا یارب سحر کسدن نجف کی سرزمین

تیغ کی آب سے شاداب ہوئی وہ گل ہوئی مین
چمن جوہر شمشیر کا بلبل ہوئی مین

سرتری پانون پہ کیون ہو نہ مرا لیل و نہار
سرو تیرا قد نو خیز ہی سنبل ہی مین

خندہ و چشم دکھا نور رخ و زلف سیاہ
شب مہتاب مین خوابان گل و بلبل ہی مین

کیون نہ حیران و پریشان مین ہون صبح و مسا
شگفتہ رخ کاہون آشفتہ کاکل ہی مین

غم ہی کیا ہمسفر و مجکو تہیدستی کا
ساتھ ساتھ اپنی لیی ہی کفن آیا ہی مین

علم آہ علم خیل الم ہی چپ و راست
لیی ہر رہ یہ سامان تجمل ہی مین

بوسہ لب سے تو ہی پوچھتا سب سے مرا نام
اپنی عباد کی قربان تجاہل ہو نمین

شمع کو جلتا ہی سر و نہین پہلتی ہی زبان
کر رہا شمع کی مانند تحمل ہو نمین

دل مین لاکی مجھی بھولگیا ہی عالم
اپنی صیاد کا مقتول غافل ہو نمین

تو جو ہی شمع تو پروانہ جانباز ہو نمین
تو اگر ہی گل شاداب تو بلبل ہو نمین

رات بھر کیون نہ بھلا خواب پریشان دیکھون
مو بمو محو خیال خط و کاکل ہو نمین

جانتا ہون کہ یہ ہی محل لب مدح ساقی
سنتا شیشے سی جو آوازہ قلقل ہو نمین

دم نہین مارتا شاہر ہی کہ دم ہی بیکار
کر رہا آہ تامل سی آپ پیدا کرون

عشق ہی عین جوانی مین کھلاتا ہی گل
بدر کی طرح سی پایان تنزل ہو نمین

ہی سحر حضرت کاشی کی جگہ خالی ہی
قصد ہی ہند سی عازم سو آمل ہو نمین

محفل دلدار مین ہر شب کو پیدا کرون
شمع سان اک داغ جبہ بالا ہی پیدا کرون

ہو نہ پیدا کی رغبت دل مین پیدا کرون
لخت دل دامن مین لون دامن پیدا کرون

خار ثمر کان پر گل لخت جگر پیدا کرون
اسطرح نخل محبت مین ثمر پیدا کرون

جوش بی برگی مین کیا تازہ پیدا کرون ... نخل خشک آہ مین بر پیدا کرون

گونہ عشق اوس خمیدگی کا پیدا کرون ... غنچہ آسا مستی مستی مشت زر پیدا کرون

عشق گلی نسیم مین گر نہ آئی لب پر آہ ... شمع سان دود جگر بالای سر پیدا کرون

بیکسی مین سایہ تک نے رفاقت کر گیا ... دشت غربت مین مہانتی ہمسفر پیدا کرون

دل مین اوس بت کی نہین جا میری آہ گرم کی ... سنگ مین ہر چند گھر مشا شرر پیدا کرون

عشق چشم یار مین یہ انقلاب بخت ہی ... سرمہ کوری ہو اگر کحل بصر پیدا کرون

چوڑا لون ہاتھ مثل شانہ مین ... کھال کھینچون ہاتھ کی اور بر پیدا کرون

تب بیان ہو وصف اوسکی شعلہ رخسار کا ... جب زبان گرم مانند شرر پیدا کرون

سنگباران ستم چھوڑ تواضع کم نہو ... ہمت ایسی شاخ نخل [illegible] پیدا کرون

دست قاتل سی مہانتک مجکو شوق قتل ہی ... شمع سان جب قلم ہو تازہ سر پیدا کرون

ای سحر لکھون غزل اب دوسری مہتاب کی ... اس زمین مین اور نخل تازہ پیدا کرون

ہون وہ بلبل دل مین شوق باغ اگر پیدا کرون ... غنچے کی کاشانہ بی درمین گھر پیدا کرون

بوسہ ہا عہد سی ین بط اگر پیدا کرون — کفر و ایمان کی طرح ہر دو لبین پھر پیدا کرون

ہی سوق مین ای سمیر پیدا کرون — کیمیا کا خاک سار مین اثر پیدا کرون

حسن کے داغ جگر پیدا کرون — آفتابی دل بچانی کو سپر پیدا کرون

صاف دانتون کی چمک سے کیا ہی چاک جاک — بہر بخیہ رشتۂ سلک گہر پیدا کرون

بلبلون نے اڑائی گر مری فریاد کے — دلنشین ہی باتون کا انداز دگر پیدا کرون

گر شب فرقت کرون دستے نجوم مین سراغ — دامن شب پھاڑ کر روی سحر پیدا کرون

ہا اسے کاملہ تصویر جو روی یار کے — مہر طالع ہو دل شب سے سحر پیدا کرون

دل لگا کر مبتلای رنج ہو کسی بلا — دیکی زنا حق بلا کیون دردسر پیدا کرون

پانی پانی ہو حیا شرم بدن کی وقت — جوشش اشک استدای ابر تر پیدا کرون

ای سحر لکھون غزل اس بحر مین اب تیسری
بی بہا بحر رمل نہی پھر گہر پیدا کرون

ہجر کی شب شام ہوتی ہی سحر پیدا کرون — مرہم زخم دل مجروح اگر پیدا کرون

زہر مین سنگ جراحت کا اثر پیدا کرون

جوش حیرت کا صاف عارض پر ۔۔۔ صورت تصویر آئینہ پیدا کرون

ہون وہ قانع کہ گر ہوس دم بھر ۔۔۔ خاک مین اکسیر اعظم کا اثر پیدا کرون

لاغر اسیا کردی ای عشق کہ لو وہ چشم ۔۔۔ بال بنکر شیشہ و ساغر پیدا کرون

بال سی باریک ہوا ای کاش جسم ناتوان ۔۔۔ روزن دیوار زندان قفس

خون کے قطرون سے آرایش جو بخشون بعد قتل ۔۔۔ شاخ تیغ یار مین گلہا تر پیدا کرون

زخمی تیغ نگاہ چشم مست یار ہون ۔۔۔ بھر بخیہ رشتہ تار نظر پیدا کرون

پانی پانی ہو رہا ہون دیکھی جو باران سرشک ۔۔۔ برق کا پنکھا مین سوز قدر پیدا کرون

باندہون جوڑا بال پھر پہلی سی اٹھا کر یار کے ۔۔۔ شام کو پنہان کرون نور سحر پیدا کرون

وصل کی شب صبح کی کھڑکی ہوی کر منصرب ق ۔۔۔ اسقدر ای مہ جبین تیرے لیے پیدا کرون

صبح ہوتی ہوتی پھر ظاہر کرون آثار شام ۔۔۔ پیشتر خورشید تابان سے ہی ذرے پیدا کرون

دل جلا وہ ہون کہ مثل شمع گر گردن کٹے ۔۔۔ جای خون شریان مین دود جگر پیدا کرون

قتل گر مجکو کری وہ عیسی مجز نما ق ۔۔۔ مین بھی پھر شوق شہادت سے تنے پیدا کرون

شمع آسا تن گھلی ہر دم گلا بالیدہ ہو ۔۔۔ شام ہی تا صبحدم سو بار سر پیدا کرون

بوسہ ہے جسکی لب نازنین ہی اگر کی لون — معدن یاقوت سے خشان گھر پیدا کرون
[illegible] بلبل کہون گرم ملاپ سوز فراق — مثل قفس سے سر ن موسی شرر پیدا کرون

حشر کا سامان کھاتی ہی جبی شام فراق
کیون صورت وصل کی مین اسحر پیدا کرون

ہاتھ معشوق کی قبضی پہ اگر رکھتی ہین — پاہی قاتل پہ ہم اپنا وہین سر رکھتی ہین
گل لالہ کیطرح داغ جگر رکھتی ہین — داغ دل رکھتی ہین اور زخم جگر رکھتی ہین
جوش اشک آنکھ مین اور دل مین شرر رکھتی ہین — ایکجا آتش و آب اٹھ سے رکھتی ہین
آتش عشق کی سینی مین شرر رکھتی ہین — ہم سمندر کیطرح آگ مین گھر رکھتی ہین
سوز [illegible] ہم پہ چھاتی ہی — غیرت خوشہ انگور جگر رکھتی ہین
[illegible] آنکھ سی موجود ہی تکرار ہی کیا — گر مرا قتل وہ منظور نظر رکھتی ہین
یاد مین کاکل و رخسار صنم کی دل پہ — چھائی ہم غم کی گھٹا شام سحر رکھتی ہین
[illegible] گئی جب بہت کی تو یہ معلوم ہوا — نازنین بال سی باریک کمر رکھتی ہین
خرمن ہستی عالم کو ہی برق بلا — شعلہ آہ جہانسوز سی پر رکھتی ہین

جنکی ہاتھہ آئی ہی اکسیر قناعت یہ دل
کب وہ مال زر دنیا پہ لبھن

دخت رز پر کبھی پڑتی نہیں دل کی آنکھہ
پیر مغ پہ وہ پوشیدہ نظر

ان کی رحمت طلبی یکہہ کی لو لگتی ہین
زیر سر جو کہ سدا بالش زر رکھتے ہین

اشک خوش آب ہین یا لخت جگر ہین خوشرنگ
مال دنیا سی ہی ہم لعل و گہر رکھتی ہین

موشگافی جو بہت کرتی ہین شانہ کیطرح
گو چہ زلف ہین شاید وہ گہر رکھتی ہین

رات دن کس لب یاں خوردہ کا رہتا ہی خیال
چشم سی ہم چوراں خون جگر رکھتی ہین

ای سحر شام سی آج آنیکا کسکے ہی خیال
مردہ چشم نظر جانب در رکھتے ہین

جب سے جا اوس دلربا کی میری پہلو مین نہین
دل کہ ہر دم ہی تڑپتا تھا سو اب نہین

ماہ نو کی پاس ہی اک اختر تابان عیان
خال مشکین ای صنم ابرو کی پہلو مین نہین

شمع سان رہتا ہی اسکی ہاتھہ سی سر گرداں
دشمن جان ہی مرا دل میری پہلو مین نہین

اشرفی کی پھول پر قطرے ہین شبنم کی عیان
جلوہ گر ہیرے کی کرن کی تو نگینون مین نہین

اپنی دل کی ٹکڑی ہین کھلاؤن لخت جگر
کونسا کاٹھ آپکی شمشیر ابرو مین نہین

بوسہ ہی جسکا تجھے کہنی ہی کمان ابرو کی — آگ پر چند بس ہنو ہاتھ کی میں نہین

ہی شفق رنگ کاشمین آگ مین کیتی ہین سب — مثل زر رنگ حنا دست پر و مین نہین

ہی مجھے کشمکش تین بی ہی بگمان تحویل مہر — آج تل بیٹھا وہ رشک ترا رو مین نہین

ہی جہین پیش نظر اور بلبل تصویر سان — طاقت پرواز مطلق اپنی بازو مین نہین

ای سحر کیونکر شباہت دون مین چشم یار کی
یہ ستمگر اور شوخی چشم آہو مین نہین

ہین نہ ہیت تجھ مین گوارا نہین — تجھی مہمان مطلق ہمارا نہین

بجز یار جینا گوارا نہین — کہ غیر از وصال اسکا چارا نہین

پھر اہستی گر دل نہارا نہین — تو کیون لطف کا وہ شمارا نہین

یہ دل ہی کہ بیضہ ہے فولاد کا — ہوا نرم کیون دل تمہارا نہین

یہ دل ہی کہ بیضہ ہے فولاد کا — کہ سخت اسقدر سنگ خارا نہین

اگر نخ ترا ماہ پارا نہین

تری کان مین گوشوارا نہین

نہین درد ہجران کا کچھ بھی علاج
کسیکا مقدر ہی چارا نہین

کہا مینے جب غیر آنی بیا
لگا کہنے تیرا اجارا نہین

ہوئی تیری دور سی نزدیک مرگ
تجھی پاس اب بھی ہمارا نہین

ہوا قبر عاشق پہ کیون گل چراغ
اگر یار کا کل کا مارا نہین

کیا آتش عشق مین کیون مقام
سمندر اگر دل ہمارا نہین

نہ دیکھی کوئی چشم ایسی جسے
تری زخ پہ میل نظارا نہین

جو قاتل کو ہی شوق مشق جفا
تو بندہ بھی ہمت کو ہارا نہین

مین اپنا گریبان کرون کیا رفو
کہ باقی کوئی تار سارا نہین

تم آنی نہ آنی کی مختار رہو
کسیکا کسی پہ اجارا نہین

ہی منظور شاید زمانہ کا خون
جو یہ سرخ جوڑا اتارا نہین

ہی بجلی سی ناخن بدل ماہ نو
خجل درسی تنہا ستارا نہین

کمر بھی تو معدوم ہی ای پری
فقط کیا مہین آشکارا نہین

کٹی عمر سنتی ہوئی ٹیڑھی بات
کبھی سیدھے جی ہی پکارا نہین

شب ہجر مین غیر یاد صنم — کوئی اور مونس ہمارا نہین

دم نزع آنا ہو تو آ مسیح — کہ اب حاجت استخارا نہین

رہی ہاتھ کیون پھیلی مرنی کی بعد — اگر شوق وصلت نی مارا نہین

ہوا موی کاکل کو کیون پیچ و تاب — تبو شعلہ گر سخ تمھارا نہین

تڑپنا سمجھتے ہین دور از ادب — کبھی دم تہ تیغ مارا نہین

کیا منفعل زیست نی ہجر مین — کرین کیا کہ کچھ بس ہمارا نہین

مجھی تو زلیخا کو یوسف عزیز — کہ معشوق سی کوئی پیارا نہین

پھری ہمسی کیون آنکھ دلدار کی — جو غیرون نی اوسکو اوبھارا نہین

مین ہون آشنا صادق ای بحر حسن — تجھی مجھسی زیبا کنارا نہین

کمی کرنہ اپنی آہ تیری سوا — کسیکا ہمین اب سہارا نہین

سحر وامق و رام و فرہاد و ویس
کسے عشق خوبان نی مارا نہین

سنہایا ہو کی جو دو بیجاب و پایین — تو زرد ہو گئی معتی کی آب و یایین

جو او ترا شام کو وہ بیحجاب دیکھے ۔۔۔ گمان ہو اگر آفتاب دریا مین

وہ دانت دیکھہ کی ہر ہر گہر کا آب ہوا ۔۔۔ صدف کا ہو گیا خانہ خراب دریا مین

نگاہ دیدۂ مستانہ کا اثر دیکھو ۔۔۔ تمام آب ہوا ہی شراب دریا مین

تری نہانی سی ای ماہ برج حسن و جمال ۔۔۔ ہوئی ہی لہر وہی کچھہ آب و تاب دریا مین

لگا وہی مست خمائی نی آگ پانی مین ۔۔۔ یہ آبلی ہین نہ سمجھو حباب دریا مین

نگاہ مست سے دیکھا جو اوسنی جانب آب ۔۔۔ حباب ہو گئی جام شراب دریا مین

یہ کسکی زلف کی طومار کا محاسب ہے ۔۔۔ ہر ایک موج ہی مد حساب دریا مین

وہ مہ جو کشتی پہ جام شراب ہاتھہ مین لے ۔۔۔ ہون ایکجا یہ مہ و آفتاب دریا مین

یہ بو ہی جسم مین اوس گل کی جو نہانی سے ۔۔۔ ہوا ہی آب برنگ گلاب دریا مین

نہین سوار ہی کشتی پہ وہ مہ خوبی ۔۔۔ روان ہلال پہ ہی ماہتاب دریا مین

نچوڑی بال جو اوسنی پوش نی غسل کی بعد ۔۔۔ نظر پڑا گہر افشان سحاب دریا مین

یہ کسنی کاکل پر خم نچوڑی بل بکیر ۔۔۔ جو موج موج کو ہی پیچ و تاب دریا مین

دکھائی وہ بت مہر و جو حسن حیرت بخش ۔۔۔ ہو مثل آینہ استادہ آب دریا مین

ق

سناہی کشتی پہ مست گرم خشن ہی آج
بپا ہی صحبت چنگ و رباب دریا مین

عرشک سبز سی اور رنگ محفل عاشق زار
کھڑا ہو لیکی شراب و کباب دریا مین

تری بغیر نہین لطف سیر آب مین کچھہ
بنی ہی چین جبین موج آب دریا مین

نہین کمند سی کم محکم حلقہ گرداب
دکھاتی انکہین ہین ہر سو حباب دریا مین

حنائی ہاتھہ شرارت سی اوسنی دھوئی شب
ہر ایک ہو گئی مچھلی کباب دریا مین

نہ بنوتی دیکھا تہ خاک سوز ہجر سحر
نگر تماشہ کرون جا بجا حباب دریا مین

مست الفت ہون ولیکن مے سے مرد انان نہین
دامن عصمت مرا آلودہ عصیان نہین

زندگانی کا مزہ بی صحبت جانان نہین
موت کا ساماں ہی ہجر یار کا ساماں نہین

کس غزل مین وصف مہر عارض تابان نہین
مطلع خورشید سی کم مطلع دیوان نہین

خضر سی کم سبزہ پشت لب خندان نہین
کون کہتا ہی تری لب چشمہ حیوان نہین

ہر نفس مین ہی دم نابود بہاری کا اثر
غنچی کہلتی ہین لب بگلگون تری خندان نہین

پیر تو خورشید سی یاقوت فی پاتی ہی تاب
لعل لب پر شوخی ہر فی نگینان نہین

قطرہ ہی اشک سی شرمندہ ہین دامن مین
ابر گوہر بار سی کم دیدۂ گریان نہین

عقد پروین کا سر خورشید رخشان ہی مقام
تیری نور افشان جبین پر جلوہ گر افشان نہین

آج تک رنگ مسی سی ہی لب گلرنگ صاف
لالہ زار حسن مین ایسجان نا فرمان نہین

صدقے ہی ابرو و مژگان پر تری عالم کا دل
کون ہی جو اس کمان و تیر پر قربان نہین

انتظار آینہ رو مین بس نکلی ہی جان
قبر مین بھی بند اپنی دیدۂ حیران نہین

ای سحر ہی اصل ایمان الفت شاہ نجف
لائق غفران ہی جو اوس نام پر قربان نہین

دیکھون جو مہر عارض دلدار خواب مین
خورشید سی نہ آنکھ کرون چار خواب مین

دیکھا جو دام کاکل خمدار خواب مین
دل ہو گیا اسیر گرفتار خواب مین

دیکھا جو روے گیسو دلدار خواب مین
کی چاندنی کی سیر شب تار خواب مین

گلبرگ تر پہ صاف ہی آنگ گل کا شک ہوا
کاکل جو دیکھی تہ رخسار خواب مین

تعبیر ہی کہ بوسہ دہان ملی ضرور
آیا ہی ہاتھ گوہر شہوار خواب مین

کرتا ہون وکی مین جو کبھی وصل کا سوال
کہتا ہی مسکرا کی ستمگار خواب مین

میری نظر و نسی نہان ہی جب سے وہ ہاتھ حسن
تیرے تن نازنیں سے کس نے اٹھا کا طوفان نہیں

ابر ہی خورشید عالمتاب پر سایہ فگن
رنج تر از زیر نقاب اے مہر و تو نہان نہیں

در و سر ناحق بڑھاتی ہین طبیبان جہان
پاس عیسی کی بھی درد عشق کا درمان نہیں

اوس سے پی نی خود نمائی کی ہی جسنے اختیار
کون انسان ہی جو مثل آئینہ حیران نہیں

پنجہ مرجان ہی پنجہ ہیر کی گئی ہین ہاتھ
لعل ہین وہ لب نہین موتی ہین وہ دندان نہین

بیڑیان تک بی صدا ہین واہ ری تاثیر ضعف
صورت تصویر کچھ تنہا ہین افغان نہین

کیا جوانان چمن ہین پیش باغ حسن یار
سرو خوشبو سنبل پیچان نہین

کورہا در زاد چشم نرگس بیمار ہے
گوش گل ہین وہان غنچہ ہین دندان نہین

بسکہ ہر لب پر ہے تیری صحبت عالی کا ذکر
ہند ہین ہی کون اب جو حافظ قرآن نہین

اے پی تیری لب جانبخش کے جویا ہین سب
کون ہی جسکو ہوای چشمہ حیوان نہین

پیش نگ لب نہین کچھ منفعل لعل یمن
آب و تاب گوہر غلطان نہین

سنبل تر ہی گل شاداب کو گیسوی ہوے
گالون پر زلف شقتہ ای گل کے پیچان نہین

پھرتی پھرتی رفتہ رفتہ ہوگیا دوران سر
جب سے پہلو مین مری وہ یوسف دوران نہین

اوس مہروش کو خواب مین دیکھا ہی جگنار
شب بخت خفتہ بود گئی بیدار خواب مین

ای چشم تار رونی کا ٹوٹی نہ عمر بھر
وہ رہ گئی ہین موتیون کا ہار خواب مین

جاگی ہماری دیدۂ بیدار کی نصیب
عریان [illegible] تن یار خواب مین

رہتی ہی سوتی مین بھی کھلی چشم منتظر
مل کو ہی بسکہ حسرت دیدار خواب مین

دکھلائی اگر جلوۂ قدرت نے آپ
کوئی نہ لعل کا ہو خریدار خواب مین

نالونسی تو نہ فتنہ خوابیدہ کو جگا
خاموش اے سحر کہ ہی دلدار خواب مین

چشم تر ہی سحاب ابر نوبہاری اندنون
برق آسا دل ہی گرم بیقراری اندنون

پھر چمن آلودہ ہوئی فصل بہاری اندنون
پھر ہوی سرسبز سرو جویباری اندنون

ہر طرف ہی جوش لالہ بہاری اندنون
ساقیا پھر آئی فصل میگساری اندنون

رات بھر پھر اوس گل خورشید رو کی یاد مین
صورت شبنم ہی جوش اشکباری اندنون

نعل در آتش ہی دم شوق مین قلب تپان
شاید اونسی کان کی بجلی اوتاری اندنون

نامہ بر جا کر پھر اتا ب نہ کوی یار سے
پھر گئی کیا ہای پھر قسمت ہماری اندنون

یار کی فرقت مین پھر سہو ہوئی مین ہنسی لگا
پھر گئی ہرنی غشی ہی مجھپہ طاری اندنون

خاک اوڑاتی پھرتی ہین ہجر مین مثل گرد باد — عشق نے برباد کی مٹی ہماری اندنون

ہین بھٹکتے کانہیا جوگن ہوئی نین مثل بحر — لاکھ پہنائی کوئی زنجیر بھاری اندنون

جانتی تھی جو ورا اب صبر نہین بیچاتے — ہجر جانان مین یہ ہی صورت ہماری اندنون

درد ہجر کا میکشون نے خرقہ سا پہنا ہے — کر کری شیخی ہوئی زاہد کی ساری اندنون

دوڑتین ہو ہو کر پیادہ ہر گل و سرو و سمن — یار کی آئی چمن مین گر سواری اندنون

یاد ذلوا تا ہی وہ لطف گذشتہ وصل کا — اوالکر باتین گلی مین پیاری پیاری اندنون

کیون مجھی چپک گئی کہتا نہین کیا باتین — کسکی باتین یاد آئین پیاری پیاری اندنون

انتظار سرو قد مین مثل نرگس ہی در — رہتی ہین ہر دم لگی انکھین ہماری اندنون

پھر لگا رہنی خیال غمزہ ابروی یار — پھر معاہی ہے لمین تازہ زخم کاری اندنون

پھر تصور ہی دمان تاک و شیم مست کا — جوش پہ ہی شورش فریاد و زاری اندنون

سانس کرتی ہی گرانی تن پہ ضعف سے — زندگانی ہی تہی عاشق پہ بھاری اندنون

عاشق آشفتہ سر کا ہی سراسیمہ مزاج — زلف مرغول اوہنی پھر شاید ہوا ری اندنون

پھر گرا نیکا دل عشاق بیتاب بلا — زیب دامن پھر لگی ہوئی کناری اندنون

پھر لگاوٹ کر کی اوسنی قتل کا ساماں کیا
برچھی پھر ترچھی نگہ کی دل پہ ماری اندنون

یاد میں اوسکی خوشی کی اوگئی آنکھو سے نیند
رات بھر کرتے ہوں میں اختر شماری اندنون

غیر نی اوس شوخ کی مہندی لگائی ہی ضرور
خون دل ہے اوسکی ہتھیلی پہ جاری اندنون

دین و دل صبر و خرد ہوش و حواس آرام و خواب
ہے گئی ہے سب یہ ساری ساری اندنون

شیخ صاحب نے تو کہا تھا کہ جھلک ہے نہیں
دیکھ لی حضرت کی بھی پرہیزگاری اندنون

روی روشن محبوب دکھلاتا نہیں شب ماہ
اختر طالع کی ناسازگاری اندنون

ہجر کا دن ہی قیامت شام ہوتی ہے نہیں
اے بل بدا آکہوں جینی ہی ماری اندنون

مسی ملنی کا ہوں ہی شوق اوس لب دار کو
گوہر دندان کی چمکی آبداری اندنون

ای سحر ہی سکہ یا قامت موزون یار
ہو چلی موزون طبیعت چہچہاری اندنون

اسیر لف ہوں غل حلقہ زنجیر کرتی ہیں
بپا شور قیامت نالہ شبگیر کرتی ہیں

نقاب مسی باہر چاند تصویر کرتی ہیں
دل شب سی ہوں پیدا تیرہ تقدیر کرتی ہیں

کھڑی ہو بام پر بہر تماشا تو بھی اے لیلی
ترے [illegible]

دل بیتاب عاشق کو جلا کر سیمبر بولا
ہم اس پر یکوں خاکستر اکسیر کرتی ہین

ترا شہ ناخن قاتل سر گردون ہلالی ہی
یہ ناقص ماہ کامل پر علم شمشیر کرتی ہین

پریخانہ بنا دل کو اصنم پیکر تصور سے
پری کو ہم فسون عشق سی تسخیر کرتی ہین

مری حالت پہ ہنا ہاتھہ ستمگر مان نہین ملتین
لہو آنکھون سی جاری حلقۂ زنجیر کرتی ہین

خم شمشیر ہی محراب کعبہ اونکی نظر مین ہین
دم تکبیر سجدہ تیغ شمشیر کرتی ہین

اسی کہتی ہین تسلیم و رضا انصاف کر قاتل
قضا کا سامنا ہی اور آہ تکبیر کرتی ہین

دہن سی پھول جھڑتی ہین جو وہ گلگشت کرتے ہین
حواشی لب اوڑتی ہین جب تقریر کرتی ہین

منوا می کا پڑہنا تا غبار خاطر نازک
خط اوس گل کو خط گلزار مین تحریر کرتی ہین

غرور حسن سی وہ بت خموش اور مین تحیر ہی
نہ تار گفتگو مجہ مین نہ وہ تقریر کرتی ہین

دل سوزان کے تکمے ہی جو گرمین چشم گریان مین
سرشک گرگان تر کو نوک آتشگیر کرتی ہین

کیا ہی قتل تو اک بوسہ می خسار رنگین کا
دیت مین خون ناحق کی نہین تاخیر کرتی ہین

شگفتہ غنچہ دل ہوتی ہین اونکی عمر سی
یہ عقدے حل تمہاری ناخن تدبیر کرتی ہین

مگہ برچی لگا تا ہی نظر اوسکو قیامت ہی
مقابل ابرو و مژگان کمان و تیر کرتی ہین

اسیری کی زبس وادی وحشت میں نباہی
رم ای صیاد کب تجھ سی سنجھیرہ کرتی ہین

غم الفت نہ سمجھو شیخ جی بازیچہ طفلان
فراق یار کا صدمہ جوان کو پیر کرتی ہین

مریض چشم اون جادونگا ہونگا نہین بچتا
نہ افسون کارگر ہوگا نہ کامل تاثیر کرتی ہین

تردد مین سحر کسکو دماغ شعر گوئی ہے
جو کچھ کہتا ہون یہ پاس خاطر تنویر کرتی ہین

عارض و لعل سیہ فام سی کچھہ کام نہین
راحت الجہد ہی سحر و شام سی کچھہ کام نہین

دل کو یاد بت خود کام سی کچھہ کام نہین
اب ہین سعی بد انجام سی کچھہ کام نہین

دیکھون اب سرو صنوبر کو برابر کسکے نہین
قامت یار دلارام سی کچھہ کام نہین

عنبر و مشک کی خوشبوی کسے دلکو خوش
نکہت لعل سیہ فام سی کچھہ کام نہین

جان تک جاہی تو جاہی نکرون بات یہی
لب جانبخش دلارام سی کچھہ کام نہین

بیمروت کی ہین آنکھون سی مشابہ دونون
نرگس و بادام سی کچھہ کام نہین

دشت پر خار مصیبت کی فضا بہتر ہے
چمن کوچہ گلفام سی کچھہ کام نہین

ان بتون کی لیی کیون کیجیی ایمان برباد
اسی ستمگار ہی بیباک سی کچھہ کام نہین

دلمین لاؤن نہ کسی بت کا تصور بخدا
اب مری کعبہ کو اصنام سی کچھہ کام نہین

بیوفا صحبت اغیار مین تو خرم ہی
یہان غم ہجر ہی آرام سی کچھہ کام نہین

ربط ہو غیر کے اب صبح سے شام تک کسی گریز
سچ ہی اب عاشق ناکام سی کچھہ کام نہین

ساقیا فصل بہاری ہی ور آغاز شباب
جام دی جام کہ انجام سی کچھہ کام نہین

اندفون پاس نہین جو وہ مہ خانہ فروز
اسیر مہتاب و لب بام سی کچھہ کام نہین

دور ساغر می و محبوب ہے اور بزم طرب
گردش چرخ بد انجام سی کچھہ کام نہین

کور و کر طول جدائی نے کیا اے قاصد
اب غرض نامہ سی پیغام سی کچھہ کام نہین

دلمین یاد اوسکی ہی آنکھو مین تصور اوسکا
شیشے سی کام نہین جام سی کچھہ کام نہین

عشق اوس بت کا ہوا رہزن ایمان اپنا
دین سی مطلب نہین اسلام سی کچھہ کام نہین

خال و کاکل کی محبت نے پھنسایا دل کو
دانہ سی کام نہین دام سی کچھہ کام نہین

طائر رنگ حنا ہو نہین اسیر ای صیاد
فکر دانہ کی نہین دام سی کچھہ کام نہین

رند و میخوار مجھی کہتا ہی زاہد تو کیا
بات جب حق ہو تو الزام سی کچھہ کام نہین

تیری صحبت مین گذرے رہو گا نہ کوچہ مین ترے
خاص سی کام نہین عام سی کچھہ کام نہین

سہر طوف در بت چاہیی عمر یان بدنے
ای جنون جامۂ احرام سی کچہہ کام نہین

کافر حسن ہو نہین اوس بت ترسائی کا
جل مرا دیہہ ہی اسلام سی کچہہ کام نہین

جی دیی بیٹہی ہین ہم اور تو بر اکتا ہے
باز آئی تری انعام سی کچہہ کام نہین

فکر شہرت ہی نہ مطلق نہ تعلی سی غرض
ہو نہین کمنام سحر نام سی کچہہ کام نہین

بسا خیال رخ گلعذار آنکہو نہین
سحر مدام ہی جوش بہار آنکہو نہین

مدام نشہ سی ہی تو بہار آنکہو نہین
شراب بہار ہی یا خمار آنکہو نہین

نہین ہی خراب کی جا زینہار آنکہو نہین
بجھا ہی بسکہ ترا انتظار آنکہو نہین

نظر جدہر کو پھری پھر وہی نظر آئے
پھرا ہی کرتی ہی تصویر یار آنکہو نہین

چرا لیا تری دزدانی دل کیسا
اوڑا ہی لیگیا عیار چار آنکہو نہین

دل اہل درد کی لیتی ہو اور مکرتی ہو
تہ ناک ڈالی صاحب ہزار آنکہو نہین

غبار خاطر مردم ہی خاکسار ترا
کہٹک نہ ہی جو مثل غبار آنکہو نہین

ہی دست مست مین تیغ سیاہ تاب کھنچے
نہین ہی سر مہ بجا ہ خلق آنکہو نہین

شفق سحاب کی پہلو مین جلوہ آرا ہے — نہین ہین لخت جگر اشکبار آنکھو نمین
صفا تصور مژدان نی اشک کو بخشے — ہی قطرہ قطرہ در آبدار آنکھو نمین
یہ ہولناک شب ہجر ہی معاذ اللہ — ق — کہ دخل خواب نہین بیقرار آنکھو نمین
فقط قلق سی نہین آب ہرہ مردم — کہ طفل اشک بہی ہین بیقرار آنکھو نمین
تصور رخ و خط مین ہوا ہون سیر سی سیر — ہوئی بہار گل و سبزہ خار آنکھو نمین
بھرا خیال ترا بسکہ شاہ کشور حسن — ق — کسیکی جا نہی زینہار آنکھو نمین
بیاہی آٹھ پہر شور و شب اوب — کہ خواب تک نہین یا ہی مار آنکھو نمین
خیال کاکل و رخ پھر رہا ہی پیش نظر — جمع ہی گرد ش لیل و نہار آنکھو نمین
لیی ہون جیب مین دنیا رداع دل بے — گہر بھری ہین برای نثار آنکھو نمین
پڑا ہی چشم مین خسار آتشین کا عکس — بہم ہین ایک جگہہ نور و نار آنکھو نمین
یہ کسکی چہرہ گلرنگ کا تصور ہے — چمن چمن ہی شگفتہ بہار آنکھو نمین
عقاب چشم کو تیری یہ ہی تجسس صید — کیا ہی مرغ نگہ تک شکار آنکھو نمین
ہوا اشارہ ابروسی دل پہ شمشیر — نہ آنکھہ مار کی اب تیر مار آنکھو نمین

سحر کنارسی اوٹھتا ہی جب وہ رخت دل
بھر آتی اشک ہین بی اختیار آنکھون مین

پاس وہ رشک آفتاب نہین
ساقیا خواہش شراب نہین

رخ پرنور پر نقاب نہین
جلوۂ برق ہی سحاب نہین

رنگ و بو مین خجل ہین گل تمسے
کنب عرق روکش گلاب نہین

تیری چہرہ سی کیا مقابل ہون
مہر و مہ مین یہ آب و تاب نہین

ناتوانی سی لڑکھڑاتا ہون
محتسب نشۂ شراب نہین

دل جلاتا ہی آب آتش رنگ
می سی ہیوجہ اجتناب نہین

چاند پر چھا گیا ہی ابر تنک
رخ روشن تہ نقاب نہین

بل کوئی دی رہا ہی کاکل کو
دل کو ہیوجہ پیچ و تاب نہین

چھا گیا ہی خیال زلف ایسا
شب بھر آنکھو نمین دخل خواب نہین

وصل کی شب جو غور سی دیکھا
مانع گفتگو حجاب نہین

باعث تنگی دہن سر مو
دخل و گنجایش جواب نہین

بند کرتا ہے منطقی کا نطق
کب ہتری بات لا جواب نہیں

پا وہ کوہ ہفزہ گو دیوانہ
خط میں کیا کیا مری خطاب نہیں

پیر جھوڑیں میاہ کاری کو
اس سے بہتر کوئی خضاب نہیں

خواب و خور ہے بہیں میں خواب و خیال
ہوش و عقل و توان و تاب نہیں

اوسکی میدان صاف کی آگے
آبروی دُر خوشاب نہیں

کم ہوا داغ عشق پیری میں
دھوپ پھیلی ہی آفتاب نہیں

رنگ لب اور فر فوغ دندان سے
درو مرجان میں آب و تاب نہیں

[illegible]

بو کہاں سنبل و بنفشہ میں
مشک عنبر میں پیچ و تاب نہیں

داغ دل ہا پک جیب کی ہی قریب
صبح سی دور آفتاب نہیں

تیرا ایجان ہی بلا گردان
چرخ گردش میں جیسا شباب نہیں

ساری مضمون ہیں ای سحر جیدہ
کونسا شعر انتخاب نہیں

انسان کا دخل کیا یہ پیکا گذر نہین — خلد برین سی کم ترا ای حور گھر نہین

کس رات سیل اشک روان تا کمر نہین — کب چشمہ سوتی جا گتی ہر چشم تر نہین

لاغر ہون سوز آہ مین ہر گز اثر نہین — یہ نخل خشک لائق برگ و ثمر نہین

بی فکر مین نہین ہون شبستان و ہر نہین — افسردہ شمع جو پا تو سر نہین

قاتل کی پیش چشم ہوا محو داغ دل — چلتی ہین تیر و تشنہ مژگان پر نہین

تو آسمان حسن ہی چہرہ ہی آفتاب — تا شعاع مہر ہی موی کمر نہین

پڑتا ہی عکس آتش رخ کا دم خرام — بیچ و تاب مین موی کمر نہین

اتنا ہی تجلی رخسار آتشین — سجلی پڑ رہی ہی وہ رخ جلوہ گر نہین

روشن برنگ وادی ایمن ہی صحن باغ — کم آج نخل طور سی کوئی شجر نہین

صبح شب وصال قیامت بپا ہوی — ہی شور حشر نالہ مرغ سحر نہین

ہی جلوہ گر حمائل جوزا مین ماہ نو — تیغ ہلالی آپ کی زیب کمر نہین

ثابت ہی جرم ماہ پہ سیارونکی چمک — قطری عرق کی چہرہ دلدار پر نہین

فقدان جسم ہی صفت واجب الوجود — حیران ہون کیون تو نکی زبان پر نہین

طی کیہین کسطرح سی ملک عدم کی راہ — بی زاد و راحلہ ہون کوئی ہمسفر نہین

سرگشتہ غلیک چرخ وہ گردش نصیب ہون — پانو نہین چکراب ہی جو دوران سر نہین

اسی سرد لالہ رو عرق شرم سی ہی تر — شبنم کا چہرہ گل تر پہ اثر نہین

اوس شاک آفتاب کے چہرہ کا عکس ہی — آئینہ فلک مین نمایان قمر نہین

پہلو تہی آفتاب مین پروین ہی جلوہ گر — اوس شمع کی کانہین عقد گہر نہین

اللہ کسقدر شب ہجران سیاہ ہے — تار اتک آسمان پہ کوئی جلوہ گر نہین

زلف دراز سی ہی مطول شب فراق — مانند خال کنج دہن مختصر نہین

جلتی ہین جلوہ در دندان یار سے — ہین آبلی یہ دلمین صدف کی گہر نہین

جاری ہین اشک داغ ہین سینہ کی مشتعل — بارش ہی آتش گل تر کو ضرر نہین

ستو یا کہ خال ہی لب جانبخش یار کا — اب نہ ہر مار زلف سی خوف ضرر نہین

آتا مین اوڑکی صورت پروانہ شمع پر — کیا کرون کہ ہامی بال و پر نہین

ان شاعرونکی دیدہ انصاف کو رہین — کچھ اپنی حسن و قبح پہ انکو نظر نہین

نرگس کہ چشم یار سی تشبیہ دیتی ہین — ابرو نہین مژہ نہین نور بصر نہین

صبح وطن ہی شام غریبان سی مفروغ
وہ مہر وش جو پیش نظر ای تتم نہین

رخت عریانی ہی کافی بارکی حاجت نہین
جسم و سر کو حلقہ و دستار کی حاجت نہین

رشتۂ جان جہان جاہز ہی بھر پیراہن دوش
ای بت ترسا تجھی زنار کی حاجت نہین

شوق ہی گردن کی مالی کا سر و ہی ترے
ای ستمگر موتیون کے ہار کی حاجت نہین

وہ مسلمان ہون نہین رشتہ جسکو کفر کے
انکے کی تسبیح کو زنار کی حاجت نہین

اپنی گھر مین ہی مجھی پر گاسبان جلد مدام
دشت کی خواہش نہین کہسار کی حاجت نہین

[illegible]

حور وش آگی تری مائل مہی پر یک ہو دل
نور کی مشتاق ہم ہین نار کی حاجت نہین

وصل کی شب مین نہ پوچھو کیا ہی میرے آرزو
راز دل ظاہر ہی کچھ اظہار کی حاجت نہین

سینہ کوبی کی صدا یہان نغمۂ داؤدی ہے
چنگ و بربط رود و مے موسیقار کی حاجت نہین

نام زر سی چاہیے نفرت ہی اہل دہر کو
یہان دوا مین شربت دینار کی حاجت نہین

وصل ہوتا ہی میسر و رہتا ہی وصال
کوئی بہ آتی تری جاہی کی حاجت نہین

گوہر مضمون سخن ہا دیوان مرتبہ آسیر

حمد و مناجات و نعت و منقبت کی حاجت نہین

کہی ہر موج پیدا پیچ و تاب بار دریا مین
مہا گر کنجوسی سے سیپ رکھین بار دریا مین

ثمر ہو ہر موج شاخ گل کہلی گلزار دریا مین
پڑی گر سلسلہ رو عکس گل رخسار دریا مین

گذر تیرا کو ہوتا نہین دشوار دریا مین
محیط بیکراں آسا بحر حیرت ہین نہین دہرے

خبر تا آشنا لی ڈوبتا ہون چار دریا مین
مناصر ہو گئی ہین مستحیل اشک بادمے

شرر افشان اگر ہو آہ آتشبار دریا مین
لگی پانی مین آگ اک دود قعر بحر سی اٹھے

بنی ہر موج دوش آب پر زنار دریا مین
نہانی کو جو اوتری وہ برہمن زادہ کافر

ہمیشہ پنجہ مرجان ہی کہاتا خار دریا مین
جگر خون کر دیا امی گل تری دست حنائی نے

شناکرتا نہین وہ مشتری خسار دریا مین
ہوا ہی جس کی آبی کوکب سیار کا مسکن

چراغان کا تماشا دیکھہ لی امی یار دریا مین
بہار افزای سیل اشک ہے بخت دل سوزان

حباب انگاری ہون لطمہ مرغ آتشخوار دریا مین
حنائی ہاتھہ ملکر دہوئی گرد و پند کا ملکر

مری آنکھون کے آگی پھر گئی تلوار دریا مین
تھہور آیا کشتی مین اگر ابروی قاتل کا

گذرنا بحر الفت ہی ملامت سے نہیں ممکن
ہوا پانی کشتی نہیں ہے جز انداز فنا دریا میں

گہر ہو پانی پانی گر پڑے کیوں در دندان
صدف کی سر بکر دی گرمی بازار دریا میں

رکا ہی چشم کی پردیسی طوفان اشک جوشاں کا
سوا اسکے نہیں کچھ بھی بہر دیوار و در دریا میں

اگر کشتی پہ وہی حیرت افزا سی لگی ہے
ہو مثل آئینہ استادہ آب کہسار دریا میں

طلسم تازہ و ترجوش طوفان صاف دکھلائی
ہر اک موج آبگینے کی بنی دیوار دریا میں

کہی بی عقل و بی تمیز قدر اہل جوہر کیا
حسن کیا مردم آبی در شہوار دریا میں

ستم آباد دنیا کب ہی جا بی امن و آسایش
ہی قعر آب تک ماہی کو خوف خار دریا میں

خضر ثابت قدم کو کیا زمانہ کی فزونگی ہی
کہ زنگ آلودہ کب ہوتیغہ کہسار دریا میں

گران تر موتیو نسی قطرہ می کردی اسے
الٰہی دوب جائی خانہ خمار دریا میں

تلف اک اشک جوشانسی ہی شب چرخ خضرا کیا
ہوا تا خرمن مہ غرق کھل جا دریا میں

توکل جب ہو کامل گوہر مقصود ہاتھ آئے
صدف پانی قناعت می در شہوار دریا میں

سبکروحی سی انسان ساحل راحت تک پہونچے
شناور غرق ہو پیری جو لیکر بار دریا میں

حباب آسا اگر کھولی کوئی چشم بصیرت کو
نہیں اک موج کا زاید وہ بیکنار دریا میں

رقم صناع انگشت نبی کیا ہی دقت صنعت | لکھا ہی کلک قدرت نی عجب طوطا دریا مین

چڑھی ہین ہم ازل سی ساقی کوثر کی بیڑیان
ڈبوئین گی سحر کشتی نہین درکار دریا مین

ابر ہی کاکل سیاہ نہین | برق ہی جلوہ نگاہ نہین
ہدہد اسبار نہین | صبح ہان ہی تو شامگاہ نہین
پھر وہ رشک مہر و ماہ نہین | کون دن مثل شب سیاہ نہین
خلد مین ہین شراب کی نہرین | زاہد امیکشی گناہ نہین
رخ پہ ہی مثل شمع جلوہ نور | پردہ کچھ مانع نگاہ نہین
سر پہ ہی ہلال جلوہ نما | سر پہ کج گوشہ کلاہ نہین
لب جانبخش پر تری ساقی | خضر خط کو ہنوز راہ نہین
جان جاتی ہی وہ نہین آتے | جھوٹ ہی دل کو دلسی آہ نہین
ایک عیار ہی تو عہد شکن ست | قول و اقرار پر نگاہ نہین
ایک ہی میان مال لاو نعم | بان ہو تیری زبان پہ نخواہ نہین

کاٹ ہین تیغ مغربی ای یار — ہمسر خنجر نگاہ نہین

الفِ قد یار کا ہی خیال — بی سبب شغل مشق آہ نہین

تیر خاکی ہین سرمہ ساقر کان — آبگون وشہ ہی نگاہ نہین

پھونکی دیتا ہی سوز فرقت یار — بی سبب حال دل تباہ نہین

ہین نظر مین شرار وتابہ گرم — ہجر کی شب نجوم وماہ نہین

کیون نہ یاد آئی صحبت شب وصل — ہمکو اب بلا قات سال وماہ نہین

خود فروشی پہ یار مائل ہے — ہمکو ہیہات دستگاہ نہین

سحر اوس مہروش کی فرقت مین
سبح کب مثل شب سیاہ نہین

ناصحو ہجر مین راحت کا سرانجام کہان — تمکو آرام مبارک ہمین آرام کہان

ہجر ساقی مین مسرت کا سرانجام کہان — مین کہان بادہ کہان شیشہ کہان جام کہان

نئی احباب کی صحبت ہو مبارک تمکو — اب مرا انکہان بہلا ہے تمہ وکام کہان

محو یاد رخ وکاکل ہون نہین مجکو خبر — دن کہان رات کہان صبح کہان شام کہان

یار کا خط شبِ فرقت میں جو پڑھنے لگا میں
چین آرام کہاں طالعِ ناکام کہاں

شبِ فرقت میں جو دنیا کی رہی چھوٹ گئے
اب شبِ ماہ میں وہ سیر لبِ بام کہاں

آپ بھلا اس محبت میں زبان تک لایا
میر سی جان اکیلے میں کیا بدنام کہاں

جان لی یار نے وہ نازک و صنعم فن آخر
بے بہانہ کی سحر صبح کہاں شام کہاں

ہیہات نہیں وہ بت مغرور بغل میں
صد مونسِ ہمراہ شبستانِ دل چور بغل میں

عارض کی نہیں وہ لبِ لعلِ شکر خا
اک چاندنی لی ہی شبِ یکجور بغل میں

تصویر ہی اس لب کی شعلی کی خیال
مشعل کف سی ہی شبِ نور بغل میں

چھاتا ہی تیغ ہی نگہ و لب و زلفِ سینہ
دل ہی صفتِ خانۂ زنبور بغل میں

پوشیدہ ہی اس عظ کی بغل میں کتب و عظ
یاں شیشۂ مے ہتا ہی مستور بغل میں

چھوٹی گی بھلا ہمسی کہاں حسن پرستی
فردوس میں بھی ہوگی کوئی حور بغل میں

یا رب کہیں سب پس مرگ ہو یکجا
فردوس میں بیٹھا ہی لیی حور بغل میں

کبک کو شوخی رفتار تری یاد نہین
ذبح کرتے ہین عبث رحم سے صیاد نہین

خود فراموشی مین بیہوشی مین رفتہ مین تری
جان اپنی ہمین ایجان جہان یاد نہین

میری قاتل کو بتا دی کوئی انداز جفا
ابھی کم سن ہے ادا طرز ستم یاد نہین

اوستمگار کری دل مین اگر تو انصاف
قابل رحم ہو نہین لائق بیداد نہین

قمریان چار طرف پھرتی ہین کو کو کرتی
باغ مین آہ جو وہ غیرت شمشاد نہین

صفحۂ دل پہ وہ کھاتا تری تصویر نگار
گر یہ افسوس ہی مانی نہین بہزاد نہین

ای سحر کوچۂ کاکل مین ہی ہاو کہین
دل کہان بھولکی آیا ہو نہین کچھ یاد نہین

دل فرط اضطراب مین بسمل سی کم نہین
نالہ کشتی مین لاکھہ عناد دل سی کم نہین

تلخی نزع ہجر مین ہی شربت حیات
آب حیات مجکو ہلاہل سی کم نہین

تربت مین بعد مرگ اسی سی ہی روشنی
داغ جگر ہمارا مہ کامل سی کم نہین

ہاروت و ارہمین مقید ہین دل ہزار
چاہ ذقن ترا چہ بابل سی کم نہین

کہتی ہین لوگ میری تڑپنی کو دیکھکر
یہ بیقرار طائر بسمل سی کم نہین

آنکھین اگر ہین غیرت عمان فراق مین
خشکی مین لب مری لب ساحل سی کم نہین

ابرو ہی کج سو ہین مہ نو ہی حسن مین
رخسار نازنین مہ کامل سی کم نہین

عشاق مر گئی ہین لہو تھوکتے ہوئے کر
اوس بت کا عشق بھی مرض سل سے کم نہین

بی یار زندگی ہی سوا مجکو موت سے
آب حیات زہر ہلاہل سی کم نہین

عاشق ہی ایک سرو گلستان حسن کا
نالہ سحر کا شور ترا دل ہی کم نہین

صبح کی تا ہی گلوی پر ضیا کی خال ہین
چاند کی کر ہی تمہارے گی رہی گی سی گال ہین

ہی نہ مرد سبزۂ خط ہونٹھ و نون لال ہین
یہ نہین دانتو نہین نہین در نجف مین یا لال ہین

یار شہ خوبان ابر قمر گان سی ہی آنکھین لال ہین
خس مین انگارے ہی نہان ہین یہ قفس مین لال ہین

چھوٹنا مشکل ہی قید الفت صیاد سے
ایک مرغ دل ہی اوس زلفونکی دو ہر جال مین

آستین یار بہر اشک شوئی تو نہین
آنسو ونسی بہیگتی رومال پر رومال ہین

روندتا ہی دل حسینونکی بھی مرد ان
غنچہ و گل سبزۂ بیگانہ سان پامال ہین

آنکھ لڑتی ہی نگین مرغ دل دانا پھنسے
دانہ ہی تلی کا تل آنکھونکی دور ہی جال ہین

پیچ و تاب عشق کا کل نی کہلاتے ہین ہاں
آستین مین ہاتھہ ہانے کلم مین بال ہین

ہر شب اپنی طلعت زیبا دکہاتا ہی مجہے
غیر نون ممنون مین کوب اقبال ہین

چار سو سی ہی سحر کالی بلا کا سر منا
مبتلای عشق زلف چشم و خط و خال ہین

جہان نقشہ ترا ہم ای پریخیال کرتی ہین
بنای خانہ ارتنگ کو برباد کرتی ہین

جو دلمین ہم خیال قامت آزاد کرتی ہین
ہزارون سرو اوسکی آہ مین آزاد کرتی ہین

غزالان ختن گو اکی اپنی جمع ہوتی ہین
جو یاد چشم مین ہم نالہ و فریاد کرتی ہین

وطن چہوڑا ایسا یاد شت غربت آپکی خاطر
اب آگی حضرت دل دیکہین کیا ارشاد کرتی ہین

نہین بالا یہ سی بھی اپنی ہمین پروا فلاکت کے
طلب کم حوصلہ ہم نہین ایجاد کرتی ہین

جو معنی فہم ہین اپنی رعین مطلب کو پہونچتی ہین
وہ تیری بیت ابرو پر ہمیشہ صاد کرتی ہین

یہ دیکہو خوبی قسمت عجب ادا زمانہ ہی
دیا دل تاک جہین ہی ہمین برباد کرتی ہین

ہی مملو صفحہ دل مشق تصویر تصور سے
ہر خیال نیا سینہ مین ہم ایجاد کرتی ہین

نہ کاٹا ای باغبان تیغ سبز خوابیدہ گلشن
کسی پر موسم گل مین نہین بیداد کرتی ہین

تصور مین ہر آپکی بلائین تیری لیتی ہی — اسیصورت دل ناشاد کو ہم شاد کرتی ہین

بسحر ہم جنکی خاطر رات بھر سوتی نہین ہی
غضب ہی خواب مین ہمکو نہین وہ یاد کرتی ہین

منہ تیری طرف اوبت ترسا نکرو مین — کعبہ ترا کوچہ ہو تو سجدا نکرو مین
سودائی بھی ہو جاؤن تو نجیر نہی چھوڑون — زلفون سی تری سلسلہ پیدا نکرو مین
گر دم بھی نکلجای تو ای رشک مسیحا — احسان تری ہونٹونکا گوارا نکرو مین
منہ خواہین بھی تیری طرف گر کی نسوون — دھوکی ہی تری در پہ گذارا نکرو مین
تو آنکھ لڑانی پہ رہی جان لڑائے — وہ آنکھ چراؤن کہ اشارا نکرو مین
آنکھونسی تری ای گل تر ہو جو مشابہ — نرگس کیطرف باغ مین دیکھا نکرو مین
گر آپ مسیحا ہین تو پروا نہین مجکو — مر جاؤن تو مر جاؤن ہوا نکرو مین
گر ہجر کی غم مین ہو تن و جان کے جدائی — ملنی کی کبھی تجسی تمنا نکرو مین
دل خانہ آتش ہی عقرب کی کھون ہی یہ گوارا — قرگان کا تصور کبھی ہمسا نکرو مین
منصور صفت دار پہ چڑہنا ہی گوارا — نظارۂ سرو قد رعنا نکرو مین

یہان بل ہی بکیتی کلاہ سر گرہی کج خلق
ٹیڑہا رہون جب تک اوسی سیدہا نکرو نہین

جیمین ہی تج کی نظاہر کی ملاقات کرین
آئی دم ہونٹھہ پہ تجسی کبھی بات کرین

کر گئی کوچ وہ دن اب ہمین گالی دو
پھر اغیار روان آپ سے یہ بات کرین

کعبہ گر ہو ترا کوچہ نہ کرین ہم سجدہ
بت پرستی مین کبھی صرف یہ اوقات کرین

راست بازیسی کرین ہم بھی کنارہ کجرو
اسی طرح کوئی بات نئی گھات کرین

جام جم کاسہ دریوزہ سی مدلین کبھی
بادشاہی کبھی تیری گدا بات کرین

سنتی ہین یار ہی مہمان کہ ہمین ہمسایہ
دل ہی بیتاب کہ کسطرح ملاقات کرین

ای سحر جب وہ ہمن یار ہی ثابت نکیا
کونسی بات پہ ہم فخر و مباہات کرین

ہوتی ہی صبح رات اب ای جبین نہین
اب تک نہین کم آپکی ہوتی نہین نہین

خاتم کی قدر دیکھہ لو کچھہ بن نگین نہین
کیا زیب اس مکان کا جسمین مکین نہین

کہتی ہین لاکھہ ترک محبت کیونکر سطے
کیا کہی اپنی دل کو کہ اسکا جبین نہین

ہمسی اور نہیں ہے وفا کا یقین ہی گمان نہیں ہے — اونسی وفا کا ہمکو گمان ہی یقین نہیں

گھر جاتی ہیں قلیبوں کے جب بے چہتا ہوتے نہیں — تیوری چڑہا کی کہتی ہیں مجہی کہیں نہیں

کہنا فراق کہ مجکو صنم بھول جاوگی — اوسکا جواب ہیں مری کہنا نہیں نہیں

ان دونوں باتونمیں جو بلا ہی سحر کو لطف
تا حشر بھولنی کا وہ ای نازنیں نہیں

حال دل کس سے کہیں ہمدرد ہاتھ آتی نہیں — ہی جہان دشمن کسیکو مہربان پاتی نہیں

ہجر میں کب پیچ و تاب دل سی گہبراتی نہیں — کونسی شب گیسوئے شبرنگ یاد آتی نہیں

یہ ہمارا ہی کلیجہ ای تپان سنگدل — جان جاتی ہی شکایت لب تلک لاتی نہیں

بیمروت ایک بھی وعدہ نہیں ہوتا وفا — واہ دیدی کی صفائی آپ شرماتی نہیں

ہیں جو کہتا ہوں کہ مرجاونگا تو کہتا ہے یار — کسکو ہی پروا یہاں کیون آپ جاتی نہیں

کیا کہوں ہیں کس قدر پیاسی ہیں میری جونکے — پاتی ہیں تلوار اگر وہ تو مجہی پاتی نہیں

لاکھ سمجہاتی ہیں اونکو شیوہ و طرز وفا
ای سحر وہ ہرگز اون سی اپنی باز آتی نہیں

خوشنما ہی چین تیغ ابرو خمدار کو
ورنہ بل بیکار کردیتا ہی ہر تلوار کو

گرد کھادی قاتل اپنی ابرو خمدار کو
کوڑیون کی مول بھر کوئی نہ تلوار کو

موذیون کی پرورش لازم ہی دل آزار کو
نیش عقرب کو فلک دیتا ہی دندان مار کو

اشکباری کی اجازت دون جو چشم تر کو
پانی سی کر ڈالی پتلا ابر دریا بار کو

پیچ سکھلاتی لگی مشاطہ زلف یار کو
ورنہ کرتی ہین فسون گر رام قلب یار کو

زیب ہی افراط موسی ابرو خمدار کو
عین جوہر بال ہین قاتل تری تلوار کو

ای بت ترسا دکھادی جا بسی خسار کو
آنکھین تت سی ستی ہین تیرہی دیدار کو

شوق کچھ ایذا رسانی سی ہی دل آزار کو
ورنہ کیا ہوتا ہی حاصل زہر فنی سی مار کو

بوسہ عناب لب وی تشنہ دیدار کو
کیا دوا دیتی نہین اس ملک مین بیمار کو

وی لب شیرین کا بوسہ تشنہ دیدار کو
شربت اکثر ہین پلاتی مرتی دم بیمار کو

زہر گیسو نی دیا دُرہای گوش یار کو
سانپ کا چھالا بنایا مہرہای مار کو

سرمہ دنبالہ دار انسب ہے چشم یار کو
تکیہ ہوتا ہی عصا ہر مرد ہم بیمار کو

وی گرہ مشاطہ نی موہای زلف یار کو
کھلگیا عقدہ کہ تھا دشوار کچھ یار کو

دیکھنا تاثیر جادو ہی نگاہ یار کو
ناز کی چیون سکھائی روزن دیوار کو

باغ مین دکھلائی ریحان خط رخسار کو
یکقلم کر دلشکستہ سبزہ گلزار کو

کسنی دم بازی سکھائی دوس پیر خسار کو
چٹکیون مین ہی اڑاتا عاشقان زار کو

تیز مژگان کیا تیغ نگاہ یار کو
عین جوہر بنگیا ہی نگہ اس تلوار کو

لب پہ گھہ شیرینی و گھہ لبہای شکربار کو
تلخ شہد زندگی ہی تشنہ دیدار کو

ہجر مین کیا لطف عشرت محو چشم یار کو
تلخ بی می زندگی ہوتی ہی ہر منحوار کو

ہی کدورت بدنما اہل ہنر کیواسطے
چاہیی آئینہ سان دل صاف جوہردار کو

نرگس و سنبل بلا گردان ہین چشم و زلف یار
نارون کو قد پہ وارون چہرے پہ گلنار کو

کسنی سکھلائی شرارت گرمی شوخی چالے
تیری چتون کو ہنسی کو بات کو رفتار کو

خواب مین بھی شکل دکھلاتا نہین یوسف مرا
طالع خفتہ ملی ہین دیدہ بیدار کو

کیون نہ مسی سی ہو قاتل تیز دندان آبدار
ملگیا ہیرا کسیس اس تیغ جوہردار کو

جمع افزونی مال و صدمہ بیم زوال
سلطنت مین بھی نہین آرام دنیادار کو

تو مری افتادگی پر جانہ امی دربان یار
پھاندجاؤن سایہ سان دن و پہر دیوار کو

ناتوانی سی گران ہی جامہ ہستی مجھی
ہار ہی اک تار ہر گو کیا کروں ہتیار کو

مثل تصویر آشنا کب ہے پلک سے یاں ملک
آینہ رو دیکھہ مشق حیرت دیدار کھو

مجھی بولو یا نہ بولو پاس آؤ یا نہ آؤ
پر لگاؤ مو کو نہ آشنا کرو دور سی نمسکار کو

خط کی آتی ہی چھٹی زلف سیہ سی رہزنی
کر دیا اندھا زمرد کی چمک نے مار کو

یاد ابرو ہو گئی غالب خیال زلف پر
دیکھو بچھو نی سر میدان بھگایا مار کو

ماہتابی پر رہا گرم تماشا شب وہ ماہ
پھلجھڑی سمجھا ہمارے آہ آتشبار کو

آفتاب برج خوبی وہ سپہر حسن ہی
طرہ سورج کی کرن کا چاہیی دستار کو

طور سمجھی ہین بلندی کو جو بام یار کی
وہ تجلی جانتی ہین جلوۂ دیدار کو

ایکدن ویران نہین ہستی کا صحرای جنون
حق رکھی آباد دائم عشق کی سرکار کو

بت پرستی ہی شعار کفر شک اسمین نہین
دخل کیا امر بدیہی مین بھلا انکار کو

دیکھہ تسبیح سلیمانی تو یہ عقدہ کھلے
پیش دانا ہی علاقہ سنگ سی زنار کو

ایک ہی سفاک قاتل ہاتھہ منہ دھوتا نہین
کر نہ لی جو رنگ تیغ صبح روز اپنا ہار کو

سرفرازی کا ہی تمغا افسر داغ جنون
رخت عریانی ہی خلعت عاشق نادار کو

ابی سحر مشہور ہی تو عبد شاہ بت شکن
توڑتا پھر کیوں نہیں اپنی بت پندار کو

سحر غرض ہی بت نہ تک شاہ سی ہمکو
فقیر سی نہ علاقہ نہ شاہ سی ہمکو

سنبھی کی پھر نہ ملاقات سیدہی بات سے
نہ دیکھنا کبھی ٹیڑھی نگاہ سی ہمکو

سحر خال بھی اعطا ہی نقش پا کیطرح
گرایا یار نی ایسا نگاہ سی ہمکو

نہ روز ہجر کیا ریش آسمان کو خضاب
گلا یہ ہی اثر دود آہ سی ہمکو

وہ رند ہین کہ لیا کام خضر شیطان سے
ملا طریقہ توبہ گناہ سی ہمکو

کہان سی لاؤ گی پھر اپنا دیکھنی والا
لگا وہ جی نہ ترچھی نگاہ سی ہمکو

وفا کرو نہ کرو ہم نہ تمکو چھوڑینگے
ہین وضعدار ہی مطلب نباہ سی ہمکو

خدا نی اپنی کرمی کی شان دکھلادی
جو انفعال ہوا کچھہ گناہ سی ہمکو

یہ آرزو ہی سحر یار بیٹھکو سر راہ
بلا لی غیر ہی کی اشتباہ سی ہمکو

کرون تحریر اگر مین وصف قد سرو بالا کو
تراشون یکقلم بہر قلم ہر شاخ طوبا کو

دکھادی گروہ نور حسن جمال مصفا کو
عجب کیا طور پر موسی کو بھی دیدار تجلا کو

دکھادی روی انور دیدۂ مشتاق شیدا کو
بنا دی شانی موسی ہر اک محو تجلا کو

خیال بوسۂ لعل تو نزع ہی ہمارا شیدا کو
لب جانبخش سی کر زندہ اعجاز مسیحا کو

غلام بندہ کر دیتا ہی عشق پاک مولا کو
نہوا اور تو سن کے حال محمود و ایاز کو

تری نازکدلی کا پاس آتا ہی مجھی ورنہ
بلا دوں نالۂ دل کی ابھی آتش سی دریا کو

ہوا جب عشق یکساں ہے بتوں کا ذکر و یاد حق
سلام اب ہی ہمارا مسجد و دیر و کلیسا کو

بھرا ہی جوش الفت ایک بحر حسن کا دل مین
کیا ہی بند مینے نکینا کو زمین و دریا کو

پریوش نی جو پہنی موتیونکی جھالی کانو مین
مقابل بدر کی دکھلا دیا عقد ثریا کو

نہ دیکھیگا کبھی جنت مین وہ رخسار حور و لب
پریرو جسنی دیکھا ہی سی نگ کف پا کو

چڑھی ہی بعد مدت تاک پر دخت رز مستو
خلل ڈالو نہ صحت مین نہیوہ کوئی تاکو

جہانمین کس کی ہاتھ آتی ہی جنت ابی دنیا کی
ید بیضا و یا حق نی جلا کر دست موسی کو

نظر مین قمریونکی سرو گلشن زار ہو جاتا
خرامان باغ مین دیکھین جو اول شمع اعنا کو

زبس خط رشید روی یار ہی پیش نظر ہر دم
کیا ہی روز محشر ہجر کی شبہای یلدا کو

ترا روی کتابی صفحہ صحف نظر آیا — دہن کو جزم سمجھا ہین تو مدا برو ہی یا کو

سحر کیا نیک کو بد ہین کو باطن کو تفاوت ہو
نہین معلوم روزہ شب ہین اصلا فرق اعمی کو

عشق نے قائم کیا ہی آگ پر سیماب کو — انس ہی دش شعلہ سے ملی اس دل بیتاب کو
منفعل دل کی طپش نے کر دیا سیماب کو — اشک نے بہہ کہ دلا دا خوش آب کو
منفعل کر دی سمور و قاقم و سنجاب کو — گور اگور اجسم مشک محمل کاشان دکھا
زرد کر دی ہو کے پیدا رنگ استادہ ہو — بیحجابانہ اگر وہ مشک ملستادہ ہو
نیند کھیری چشمہا نرگس بیخواب کو — نرگس چشم خمار آلود کو گر دیکھے یا
دیکھتی ہین جب نہ ہم ابرو کی ہم محراب کو — سر جھکا دیتی ہین سجدے مین ہین نے اختیار
کھینچتی ہین چشم دریا بار سی سر خواب کو — باز آتی ہین عقاب چشم خونریز سی کب
زرد پتا جانتی ہین مصر عالیتاب کو — دیکھنی والی جو ہین گلزار حسن یار کی
خواب مین دیکھا نہین آنکھون نے روی خواب کو — بوالہوسات ہمخوابی دلبر ہی جسی پیش چشم

کس نے سی پی لیا مانند فرہاد ای سحر

آب شیرین سمجھی تیغ یار کی ہم آب کو

آب رواں ہو باغ ہو جام شراب ہو
ساقی ہو چنگ و نے ہو شب ماہتاب ہو

گر اوس پری کی ہاتھ مین جام شراب ہو
کیا رشک سی کہ پاس وہ آفتاب ہو

وہ رشک مہر بام پہ گر بے نقاب ہو
غیرت سی صبح زرد رخ آفتاب ہو

وہ رشک مہر صبح اگر بیحجاب ہو
تو آفتاب رشک گل آفتاب ہو

تحریر شوق وصل کو نامی مین دون طول
مکتوب اشتیاق مجلد کتاب ہو

گر خواب مین بھی وصل میسر ہو یار کا
سمجھی شب فراق کی آرام خواب ہو

ہی بادہ خوار غیر و نمین وہ شمع بزم حسن
مل کیون جل کی آتش غم سی کباب ہو

دیکھون جو دست غیر مین وہ زلف تابدار
آشفتگی سی دل کو نکیون پیچ و تاب ہو

اک آگ سی لگائی ہی سینہ مین عشق نی
سیماب وار دل کو نکیون اضطراب ہو

اسیجا وطرفہ ناز کیا ہی یہ شوخ نی
بانڈی کسی نی تم مجھی پر سا ب

کیا ناز کی ہی اوٹھہ نہ سکی دست یار سے
سنا غر اگر حباب ہو شبنم شراب ہو

وہ رشک مہ نہانی جو دریا مین ات کہے
ہر موج کہکشان ہو ستارا حباب ہو

بیگانہ اک جہان اسی فی ہمین کیا
پروردگار خانہ الفت خراب ہو

بہی سیل اشک تھمکی نکلا جو چشم تر سے
ایسا نہو کہ خانہ مردم خراب ہو

آتش بجان ہون نہ کہلے منہ کھلی ورق تک
کیا لطف وصل مین ہو جب ایسا حجاب ہو

دنیا کا عیش پھر بھی میسر ہو اے بحر
اس شباب پیر نہ کبھی دستیاب ہو

زلف لدار ہین ہے مشک ختن کی خوشبو
نازنین جسم سے آتی ہی سمن کی خوشبو

غیرت غنچہ ہی مستی مین دہن کی خوشبو
نازنین مین نہ آہو ہی ختن کی خوشبو

کاکل مشک فشان آئی جو بستر پہ تیرے یاد
مشک عنبر ہوی کافور کفن کی خوشبو

مرض ہجر مین بیمار تمنا کو سنگہا
پھر تقویت دل ہے یہ دفن کی خوشبو

ایک کلی مین کری مشک گلاب اسی گل تر
ساری دریا کو کری آب دہن کی خوشبو

تھرتی ہی جو بوکاٹ کی پہنچی گل
شمع کی گل سی نکلیان ہو سمن کی خوشبو

اوس گل غنچہ کی ہو بالا ہی ہی
آج مہکی ہی جو گلہای چمن کی خوشبو

زلف ساقی کا پری مکھن ہی ساغر مین بحر

مئی گلفام مین ہو مشک ختن کی خوشبو

چمن ہو بادہ ہو چھائی گھٹا ہو — ہو ساقی گلبدن قبلہ نما ہو
بتو بیرحم ہو اور بیوفا ہو — ہمارے جان کو پھر خدا ہو
نہ کیون دل خال و خط کا مبتلا ہو — نہین مُنشی جو قسمت کا لکھا ہو
پھرون ہمراہ تو سایہ ہون نبتا — بلا مین لون تو کہتا ہے بلا ہو
بھلا اوس ماہ کا دل مجھ سے پھیرا — رقیب روسیہ تیرا بُرا ہو
حباب آسا دم آنکھو نہین گر جائے — تو ہی تو قاتل ہر عقدہ کشا ہو
دہن مین آب حیوان آنکھ مین زہر — جلاؤ مارو الو جسکو چاہو
ہی ضعف اب سدِ راہ کوی جانان — تو ہی ای آہ دم بھر کو عصا ہو
قدا وسکا ہی قیامت کا نمونہ — چلی تو شور شر محشر بپا ہو
تصدق رخ پہ تیری شعلہ طور — ید بیضا کف پا پر فدا ہو
محبت کی نظر سی دیکھ جاؤ — شفا ہو جاہی لیکن تم جیا ہو
نہ لائی بو تن گل پیرہن کی — صبا گھر سی ہمارے تو ہو ہو

وہ رخ ہی غیرتِ خورشیدِ محشر
قیامت کیون نہ قامت پر فدا ہو

وہ دیوانہ ہون گر جانب سے ہوا کے
تو موجِ رنگِ گل زنجیرِ پا ہو

جو دیکھی آفتابِ عارضِ یار
گلِ خورشید مہر پر ضیا ہو

تمھین مطارہ سی راحت مجھی رنج
تم آمی آنکھ مری حق مین بلا ہو

پہونچ جاؤن مین اوس دلدار کی پاس
رسائی پر اگر بخت رسا ہو

کوئین مین جھانکی گر شیرین شمائل
پئین پانی تو شربت کا مزا ہو

پڑین کانٹی زبان مین وقتِ تقریر
تری مژگان اگر کاوش فزا ہو

کبھی جسنے نہ روزِ بد ہو دیکھا
ہماری غم کی پروا اوسکو کیا ہو

جو اوسکی کوچہ کاکل مین ہوا ہے
تو عنبر بیز دامانِ صبا ہو

کیا تنگ فکر سی دلکو مجروح
نمک چھڑکی تو اک تازہ مزا ہو

بلا سی گر نہین وہ صادق القول
سحر تم بات کو اپنی نبا ہو

دل پھنسی دام بلا زلف کا سودا پھر ہو
جعد پر چین صنم سلسلہ پا پھر ہو

طائر جان گل رخسار کا شیدا پھر ہو
بہر نخچیر دل قمری سر و قد رعنا پھر ہو

دل کہین آنکھون پر اوس مست کے شیدا پھر ہو
شہ بالا نشین جا کہ مری عشق دوبالا پھر ہو

عشق چشم اوس بت سیما کا جنون آیا پھر ہو
پانو نہین سر سے رکھے چلنا پھرا پھر ہو

پھر وہ آئی وہی صحبت وہی نقشا پھر ہو
مے کشی بزم طرب ہین لب دریا پھر ہو

غمزہ خنجر ابرو خلش افزا پھر ہو
دل مین خط غمزہ یار کا کھٹکا پھر ہو

تو خزان مین جو بہار گل عارض کھلائی
فصل گل موسم دی مین چمن آرا پھر ہو

صبح ہوتی جو تری زلف مطول یاد آئی
روز روز ایسی ہمیں دل شب یلدا پھر ہو

اوٹھ گئی آپ جو پہلو سی مری جان گئے
آپ پھر آئین تو جینی کا سہارا پھر ہو

تو اگر قتل کری ہاتھ سی اپنی مجکو
جیون سو بار تو مرنی کی تمنا پھر ہو

دل مجروح کو ہی زخم دگر کی خواہش
جان جان گوشہ ابرو سی اشارا پھر ہو

ہون وہ پروانہ جانباز کہ گردن جو گئے
شمع سان سر تن پر سو رہی سیدا پھر ہو

خود فروشی یہ جو وہ یوسف ثانی آوے
مشتری ایک جہان مثل زلیخا پھر ہو

پھر بہار آئی مین وحشت ہو مین کرون خلق سی رم
بیکسی یار وطن گوشہ صحرا پھر ہو

خار بستر ہی پھر اوس شکل گل تر کا وہی
ہی یقین جسم مرا سوکھ کی کانٹا پھر ہو

پھر بہار آئی کہ داغ جنون ہا نازہ
کوچہ کوچہ شہر مین دیوانونکا غوغا پھر ہو

پھر ہی ناتوانی تقاضا کہ گریبان کا چاک
پائنون کہتی ہین کہ چل باد بیپا پھر ہو

پھر لچلی وحشت دل پھر سو دشت خار
خونفشان دیدہ ہر آبلہ پا پھر ہو

بام پر چڑھتی اوترتی ہو بہت پھر
حشر برپا ہی نہ عالم تہ و بالا پھر ہو

چشم پر آب مین پھر لخت جگر جمع کرون
عین دریا مین چراغان کا تماشا پھر ہو

خاک سی میری بنائی جو کوئی دست سبو
دسترس تا بتھہ تاک اوس مست کے اپنا پھر ہو

وہ مسیحا نفس آجای جو پھر بالین پر
کشتہ تیغ تغافل ابھی زندا پھر ہو

جی اوٹھون لائی جو پھر تو مری ماننے کا جاب
قاصد ابھر خدا میرا مسیحا پھر ہو

خود فروشی کا تری گرم ہوا پھر بازار
ہی یقین اس دل آشفتہ کو سودا پھر ہو

رشک شیرین لب نوشین کا جو پھر بوسہ
کام جان چاشنی وصل سی میٹھا پھر ہو

مرہم وصل سی مجروح کو پھر اچھا کر
بوسہ لب ہو مین زخم کا ٹانکا پھر ہو

پڑہ غزل اور سحر کر کی قوافی تبدیل

محفل اہل سخن مین سخن آرا پھر ہو

پھر بہار آئی جنون کا سر و سامان پھر ہو
گل کا گریبان مرا چاک گریبان پھر ہو

یاد دندان نمین مری چشم جو گریان پھر ہو
دامن بحر ہر اک گوشہ دامان پھر ہو

دستی ای ست جنون چاک گریبان پھر ہو
مدد ی قوت پا سیر بیابان پھر ہو

پھر کھلی رہنی لگی سر و سہی قد کی بال
مثل سنبل دل آشفتہ پریشان پھر ہو

سوز فرقت سی ہو پھر ہر بن مو شعلہ فشان
کثرت داغ سی قد سر و چراغان پھر ہو

چاک ہو مثل گلستان پیرہن ہستی غیر
جلوہ گر گھر مری گروہ مہ تابان پھر ہو

صاف دانتونکی چمک ہنسکی دکھا پھر ای شوخ
برق غیرت سی دل صاعقہ سوزان پھر ہو

تو گیا جب سی یہی حق سی مری دعا
رونق باغ وہ شمشاد خرامان پھر ہو

تو جو آئی تو مری تن مین ابھی جان آجائے
غم دل وہ ہو پھر عیش کا سامان پھر ہو

نظر و نمین بی رخ روشن ہی سیاہ تا روز
مہر وش آئی تو صبح شب ہجران پھر ہو

پھر تمام آہ شب وصل ہوئی یار چلا
صبح کی ساتھ سحر چاک گریبان پھر ہو

مہروش بی پردہ کوٹھی پر چڑہ آیا شام کو
صبح کا دہوکا ہوا ہر ایک مرغ بام کو

ہی تہی شبروی یہ ہمسی ساقی گلفام کو
جاہی می سرکی ہی تہی ہاہی ہماری جام کو

زندہین بی نورہین ایسے ہین جیسے گمان نہین
کیا ترہی انکہون سے نسبت گنبد بادام کو

مرغ دل پیچ مخم کاکل ہین ہے جلبی اسیر
آشیانہ جانتا ہی حلقہای دام کو

گریہ مونس نالہ ہمدم رنج محرم غم رفیق
ہمرہ و ہمبر کیا رخصت دل و آرام کو

ہون میں وہ مست سیاہ چشم ایسی ہر دور رنگ
دور ساغر جانتا ہون گردش ایام کو

بنکی پروانہ فدا شمع قد مہ رویان پہ ہو
دیکہو لی قدر ہی اگر ایسی وہ پہچانہ ہو

کیون وہ بت ہی نالہ دلسی ہی یارب بتنگ
شوق ہی ناقوس کے آواز ہی ہنگام کو

شعلہ رخسار آتشناک دکہلا بی نقاب
کردی مشک طورای برق تجلی بام کو

یا تو ہر دم دیکہتی تہی مبدم تہی ہمکلام
چشم و گوش اسکے ہین تہی نامہ پیغام کو

ہی بہار صحبت یاران ہمدم مغتنم
دور جام آغاز کر ساقی تو سوچ انجام کو

ہجر مین ہر دم ہی ہر مرگ شبہ زندگی
خواب خوش کیا ہو رہت عاشق ناکام کو

ہی دل نازک مین وہی چشم ساقی کا خیال
کیا پری کے ساتھہ شیشی مین اتارا جام کو

کیون نہو زلفِ سیہ مین حسن افشانکو فروغ
آسمان پر جلوہ گر ہوتی ہین یان تابی شام کو

ساعدِ ساقی لچکتی ہین ہر اک شاخِ گل
دستِ بلبل کب اُٹھا سکتی ہین یا جام کو

ترکِ چشم یار سے کرنی لگا تھا ہمسری
تیرِ مژگان نے مشبک کر دیا بادام کو

سرخ چادر مین چھپائی یار نے زلفِ سیاہ
گرد یا پوشیدہ دامانِ شفق مین شام کو

کیون نہو جانبخش روح افزا فضائی لکھنؤ
رشکِ انفاسِ مسیحا ہی ہوائی لکھنؤ

کلکتہ ہو نسی بوستان ہین کیا چہ ہائی لکھنؤ
کیون نہ دل مانندِ بلبل ہو فدائی لکھنؤ

رشکِ حور و غیرتِ غلمان ہین یہ گلرخ سرو قد
صحنِ جنت کی روش ہین کوچہ ہائی لکھنؤ

حورِ عین پر بعد مرنے کی نہین پڑتی ہے آنکھ
باغِ جنت مین کہان ہین خوش ادائی لکھنؤ

اور کی جاتا کیا کروں کہتا نہین ہون یار سے
دل مین جوشِ شوق ہی سر مین ہوائی لکھنؤ

مثلِ جنت دلکو فرحت ایکدم ہی ناگوار
کس قدر دلچسپ واقع ہی فضائی لکھنؤ

درد دلسی ہر گھڑی کیونکر نہو حالت بری
ہی خیالِ دلبرانِ خوش ادائی لکھنؤ

جسطرح مرغِ چمن کو ہو قفس مین اضطراب
دل ہی یون بیتاب سینے مین ہمارے لکھنؤ

عمر بھر کافر ہون اوس بت سے اگر ہون پھر جدا
ابکی بار ہی گر خدا ہمکو دکھائی لکھنؤ

بانکپن شوخی کرشمہ غمزہ ہی اس پر ادا
کیون نہون سنو جی سی قربان ادا ہی لکھنؤ

ای سحر اس گلزمین مین ہی فرمہ پرداز یان
کر چکا ہی عندلیب خوش نوا ہی لکھنؤ

اوس چاند کی ٹکر کا جواں رات گذر ہو
پہلو مرا گھر ہفت برج قصر ہو

جب تک جدا تیغ ستمگار سی سر ہو
ممکن نہین ای می کہ مہم عشق کی سر ہو

مضمون تنی می انتو نکا اگر پیش نظر ہو
ہر بحر کا دامن دُر شہوار سی بھر ہو

اللہ کری ای دل اوس بت کا کسی پر
تب ہر غم ہجر کی لذت سی خبر ہو

ہون سیکڑون رضا مین ہی تنگ کی عنقا
نایاب ہو جو بندش تعریف کمر ہو

اشعار مری سنتی ہین وہ کان لگا کر
جو مصرعہ یکتا ہو وہ اک سلک گہر ہو

اسد رجہ کبھی ہین مری آنکھون مین وہ قدر کان
ناسفتہ نہ دیکھا کوئی شکون کا گہر ہو

وہ رشک قمر پاس ہی اپنی یہ دعا ہی
یارب شب وصل کی تا حشر سحر ہو

اللہ ری قاتل تری چٹکی کی صفائی
دل تیر سی چھد جائی سینی کو خبر ہو

بیتابی فرقت مین لکھون کرم وہ اشعار
جو مصرعہ برجستہ ہو بجلی ہو شرر ہو

فولاد کا دل لائی جو نازاوسکی اوٹھائے
پتھر کا کلیجا ہو ہمارا سا جگر ہو

سوئی جو نہائی پہ گل اندام سمنبر
پیدا گل تصویر مین بو ہی گل تر ہو

اسی ماہ ترہی کان کی بجلی کی تڑپ ہے
مثل ہہ نو برق ہے ناخن بجگر ہو

تعلیم ادا کرتا ہی اوسے جس سے اگاہ
آئینہ نہ کس شکل سی منظور نظر ہو

دکھلا مجھی اوس مہر جہانتاب کا جلوہ
اسی آہ سحر تجھہ مین اگر کچھہ بھی اثر ہو

دل بجھہ گیا یہ سرد ہی گرمی محبت
کیا دور جو ہر سنگ مین افسردہ شرر ہو

اسی غیرت یوسف مے جا نیکی جا ہے
بندہ مین ترا اور تو خریدار دگر ہو

ق

کیا رخت بدن پر ہی نقط زور سمائی
کچھہ کام کرا ی دست جنون غیرت اگر ہو

فرقت کی شب تار ہی سی کھتہ تار نہ باقی
ہو شام کا دامن کج گریبان سحر ہو

صحت سی غرض آہ وہ آزار ہی مجکو
اوس غیرت یوسف کا جو رانو تہ سر ہو

کیون نہ بکہی اوسکو دل بیتاب تڑپی
جسکی نگہ گرم سی بجلی کو حذر ہو

مشاطہ مجھی خوف ہی کر دیکھی کنگھی
بالون مین نہ پیچیدہ کہین مانوی کمر ہو

خوش آتی نہ کیون غلبہ سودہ می تہی تہی ہے
وہ کون بشہ ہی نہ جسی خواہش زر ہو

گہبیری ہی دہی غنچہ کیون اشک ہمارون
بارش کی علامت نہی بالی ہین قمر ہو

سنجی والی بوسہ کی تمنا لب کا
دیتا ہی سدہ تا نخل تمنا کا ثمر ہو

وہ اشک قمر سبح مہیا ہی سفر ہی
منتظر کیون نہ بجلا رنگ سحر مثل سحر ہو

نہ دیکہو مہر کا عالم نہ گل رشک قمر دیکہو
مری یہ چشم تر دیکہو مری داغ جگر دیکہو

جبا یا ہمکو اور مطلق نہ کی اوسکو خبر دیکہو
ہماری آہ و زاری کا ذرا یارو اثر دیکہو

بہا حسن و املا نہ پہر ساعت ایسی پیارے
نہ چشم غیر کی اب تم پہ ہو جانے نظر دیکہو

ہزارون خم اب مین کیا ہون تیغ ابرو پہ
نہین منہ پہیرنا ہون منہ میرا جگر دیکہو

بجلا یا دلسی تمکو اور نہ مطلق خبر تمنی
یہی اقرار تہا ہمسی اصاحب ذرا دیکہو

ہماری حال سہ ان کا عالم دہیان نہین لاتے
کسی محفل مین گہانی شمع رو جاتا نکل دیکہو

شب وصل اوسکا ہی منہ ہیں کا کل دراز کہنا
کہ کہ چہیڑو گی مجکو بار کہاؤ گی سحر دیکہو

عشق ہی دلکو مری چشم ستمگار کی ساتھہ
اُنس بیمار کو ہی مردم بیمار کی ساتھہ

چشم ہی گرم ادا ابرو خمدار کی ساتھہ
عشق ہی تیز ترک ستمگار کو تلوار کی ساتھہ

جسطرح پھول ہوائی سی جدا ہوتی ہین
لخت دل جاتی ہین یون آہ شرر بار کی ساتھہ

دل پر داغ مرا مثل گیسو کیون ہو
ربط طاؤس کو ہے نکہت انہین یار کی ساتھہ

نہل کی یہان تاب نہین مجکو مسلسل نکرو
مین نکلجاؤنگا زنجیر سی جھنکار کی ساتھہ

ہندو زلف کو ہی عاشق رخ سی کینہ
بغض کافر کو ہے کسطرح ہو دیندار کی ساتھہ

چرخ ہر چند چڑھی ماہ مگر منہ کیا ہی
کہ مقابل ہو تری چاند سی رخسار کی ساتھہ

دن کو انجم کی ہی مند آنکھہ تو خورشید کی رات
کوئی جاگا نہ مری دیدہ بیدار کی ساتھہ

باتین کرتا ہون مین غالب قفس سے صیاد
گرم بازی ہی گرفتار گرفتار کی ساتھہ

میری ان اشک مسلسل کا قرینہ ہی نیا
یہ وہ سبحہ ہی جو دانہ ہی نہ تار کی ساتھہ

روح و قالب کی جدائی ہی عیان ظاہر صاف
عاقبت دوست ہی کرتا ہی عیان یار کی ساتھہ

عمر اپنی اسی حسرت مین بسر ہوتی ہی
ایک شب بھی نگلی ملکی نہ دلدار کی ساتھہ

پھول خرسا ہی شرمندہ ہین قد سی شمشاد
نہین تشبیہ ہی حسن کو گلزار کی ساتھہ

شمع کیونکر تری چہرکو کہون ای مہوش
کورہی نور کو تشبیہ جو دی نار کی ساتھہ

اہل غیرت کو بنیا سب ہے نہ اسکو چاہین
حور جنت کو بھی گر انس ہو دو چار کی ساتھہ

آگیا دل بت پرفن پہ خدا خیر کری
سعت خیر خود کہ ہوا سابقہ ہشیار کی ساتھہ

یا الٰہی سی جلد ہی سی نجف مین پہونچا
عشق رکہتا ہی سحر حیدر کرار کی ساتھہ

گو ہاتھہ باندھی ہاتھون پہ لاکہ ہماری ہاتھہ
وہ شوخ حیلہ ساز نہ آیا ہماری ہاتھہ

کس آفتاب کے بین تجہے پیاری ہاتھہ
مرجان کے دونون پنجی مین پہیری ساری ہاتھہ

مینی جو لین بلائین تو بولی وہ نازسے
لو خوبی اختلاط کی کہیی کناری ہاتھہ

ہم سوچہین ایک ہی سوچتی ہنسی
بیوقت گدگداؤ نہ رکہو کناری ہاتھہ

لاتا جو انہ نقد دل عاشقان نزار
کرتی اگر نہ دزد حنا کو اشاری ہاتھہ

ہم کس سی اد خواہ ہون انصاف کیجیے
ابین ستمگر دکا بتی ارکی تمہاری ہاتھہ

سیار کافر فرنگ تری ناخنون پہ ہے
لائی ہین تو ڑ عرش معلی کی تاری ہاتھہ

پنجہ ہی آفتاب ہتیلی ہی چاند ہی
ناخن کی بدولت یا کوائی ستاری ہاتھہ

پنجہ گر آفتاب کی پنجی کو پھیر دے
ای شوخ ماہ نو کی کلائی اوتاری ہاتھ

مہندی لگا کی اور فزوں کر دی آب و تاب
تا آبروی پنجہ مرجان اوتاری ہاتھ

اوس غنچہ لب کے چھلی سی کھاتی ہین اتی گل
گلدستہ بنگئی مری یکدست سنا ری ہاتھ

رہی تجسی ہکنا رجو ہونی کا اشتیاق
رہتی ہین بجود یہ سب پہلی ہاری ہاتھ

کیا لنبی لنبی بال ہین کیا صاف صاف گال
کیا اوبھری بھری گات ہی کیا پیاری پیاری ہاتھ

ہمسی زبانی بھی نکری وعدہ وصال
تو ہاتھ پہ رقیب کے ہیہات ماری ہاتھ

زنجیر کو سمجھتی تھی اک تار عنکبوت
ای ضعف پیش ازین تھی اپنی کرا ری ہاتھ

ای غیرت مسیح تری ہاتھ دیستے
بستر سی ابتوا وتھتی نہین سہاری ہاتھ

دشمن ہوی ہین تشنہ خون مثل اہل شام
غرت سحر کی ہی شہ مردان تمہاری ہاتھ

دلکو ہم بیچتی ہین یار وفادار کی ہاتھ
اوسکی بندگی ہین جو بکجاتی یار کی ہاتھ

صاف ہین قتل ہین جیسی ہی دلدار کی ہاتھ
کبھی اس نے نہ سہے کاتی نہ تلوار کی ہاتھ

کیا بلا رقص ہی بسمل ہوی ساری محفل
پڑتی ہین پانون تری ہی کہ ہین تلوار کی ہاتھ

آنکھ کی زہر کا تریاق ہی خال لب لعل — طرفہ نسخہ ہی لگا آپ کی بیمار کی ہاتھ

برق و شمع ہمستبلہی آنسو جو دان ہین — آبرو ہی مری اب چشم گہربار کی ہاتھ

دل مازک کی ہین خواہان کئی خوبین معشوق — بلکی اک آئینہ کسطرح سی دو چار کی ہاتھ

لیگئی دل لب خسارہ و چشم و گیسو — ایک یوسف مرا بہیات بکا چار کی ہاتھ

کیا بیان صبح شب وصل کی روداد مری — وہی جانی جو بکا ہو کسی عیار کی ہاتھ

یاد نون کہا کبھی بہیات نہ میری گھر مین — سیکڑون وعدے کیی ہا تھ پہ گیو مار کی ہاتھ

اسی بتو آج جو چاہو وہ ستم ہمپہ کرو — منصفی شرط کو ہی ایزد قہار کی ہاتھ

پہلو ابکی سا مہ نازک مین جو یو سہنا — شاخ گل و الچکنی لگی دلدار کی ہاتھ

بنگئی چاند بتیلی تو ستارہی ناخن — آگیا نیچی جو خورشید سی رخسار کی ہاتھ

عکس مژگان تری آئینہ عارض مین نہین — دامن گل پہ دراز آئی نظر خار کی ہاتھ

کیون نہ عاشق ہون بکلا ستم تونکی بندے — تو جو یوسف بھی تو بک جاتا ہی دلدار کی ہاتھ

کشمکش مین تری محرم ہی دل آزاری سے — باندھی جاتی نہین پیشت گنہگار کی ہاتھ

تیری آنکہون پہ نہین ابرو خمدار جھکی — ساغری کیطرف پیلی ہین میخوار کی ہاتھ

شے

جنس الفت بھی ہی بازار جہان مین کیا — غیر غم کچھ نہین آتا ہی خریدار کی ہاتھ
خون عاشق جو بہایا تو ندامت کی سوا — خاک آئیگا نہ سفاک ستمگار کی ہاتھ
می پرستی مین یہ مجھ رند کی کیفیت ہے — پای خم چومتا ہون ساقی طرار کی ہاتھ
گہ سر دست سبو گہ دن مینا مین کبھی — باندھتا ہو نہین کچھ عاصی خمار کی ہاتھ

ایک حیدر کی غلامی مجھی کافی ہی سحر
بندہ کور نمک ہی جو بکی چار کی ہاتھ

پھیکی ہی بزم صورت مہتاب صبحگاہ — ساقی شتاب دور می ناب صبحگاہ
پیری و غفلت اے دل ناداں خدا سی ڈر — بہتر نہین مداومت خواب صبحگاہ
بی بوسہ کیا مزہ ہی صبوحی کا ساقیا — بیشک نہار منہ ہی مضر آب صبحگاہ
پیر مغان حرص مٹتی ہی غفلت پسند ہے — شیریں ہی آدمی کی لیی خواب صبحگاہ
اوس مہروش کی گرمی بازار دیکھکر — ٹھنڈا ہوا چراغ جہانتاب صبحگاہ
شبنم ہی بھر خط عرق چہرہ صبیح — نکھرا برنگ سبزہ شاداب صبحگاہ
کیا لطف عیش ہا ہین جو وہ مہروش نہین — اوڑتا ہی نک صورتی مہتاب صبحگاہ

بسمل ہوا ہون ابرو ساقی کی یاد مین — خنجر بنی ہی موج مئی ناب صبحگاہ

یاد صنم نماز ہی تعقیب و گر بیار — ای شیخ ہمسی سیکھ لی آداب صبحگاہ

گاکل سی تیرہ شام مقابل ہو کیا مجال — ہمسر گلی سی ہو یہ نہین تاب صبحگاہ

لاکھی سی یا ان کے شفق شام روسیاہ — خط سی ہی زرد سبزۂ شاداب صبحگاہ

چھپتا ہی روز آخر شب ای سحر وہ ماہ
مین ہون قتیل دشمنۂ بی آب صبحگاہ

دھایا ہو کر سم عنبر سی ہوان سیاہ — گلخن سفت ہوا ہی رخ آسمان سیاہ

نسبت کہتی دینگی جو ہین راہ راست پر — رخشان ہی تیرہ بانگ خط کہکشان سیاہ

فرقت مین یار ہی ہین گیسوی عنبرین — کیونکر نہ پیش چشم رہین دو جہان سیاہ

ہی روشن دیدۂ اہل زمانہ تو — مردم صفت لباس کہہ ایجان جان سیاہ

طبع رسا کو ٹوک نہ لگ جا ہی ای سحر
ہی حاسدان تیرہ درون کی زبان سیاہ

سیر کی حلاوتین ہوش احمد مختار کی — عرش سی ہی شان بالا عید کرار کی

ہی ولادت نہ در دست قدرت غفار کی — پشت ہوتی ہی قوی آج احمد مختار کی

ہیچ وہن سی منہدم کیونکر نہو بنیاد کفر — آب ہی سیمین بنا شمشیر ترقی ملوار کی

کیون نہو وارا وسکی شمشیر دوسر کے بنیاد — ضرب قہر حق ہی ضربت حیدر کرار کی

پہ بچہاتی ہین ملک رستی مین آنکہین جون عین — واہ کیا توقیر وعزت ہی نواز کی

یوسف مصر نجف کی ہو زیارت خواہ ہین — آرزو یہ ہی ہمارے دیدہ بیدار کی

متحد ہین مثل جسم وجان محمد اور علی — ہی دوئی یان کفر گنجایش کہان ہی چار کی

احمد وحیدر ہین مہر وماہ چرخ دین حق — چشم احول کو نظر آتی ہی صورت چار کی

شیر مادر سی کیا روز تولد اجتناب — تا زبان چوسنی اوسنی احمد مختار کی

ہی نبی شاہد وضائل کا تری قرآن گواہ — دشمنون تک ہین مقر طاقت نہین انکار کی

کیون نکرتی مکث بعیت طالبان ملک ومال — تہی یہان توقیر یکسان مفلس وزردار کی

ہی وصی وصہر ابن عم مصطفے زوج بتول — اوسکی ہوتی کب اطاعت چاہی ایسے غیار کی

عمرو مرحب کو کیا میدان مین پیوند زمین — خاک مین شوکت ملائی فرقہ کفار کی

شاہ دریا دل کی ہین وصف سخا سی ابدار — مدح کی مصرع ہین لڑیان آگو ہر دار کی

است معنی کر حقیقت مین ہی قول علی
تاب حیدر کی ولایت مین کسی انکار کی

قول احمد حق ہی الفت دلیل خلد ہے
اور عداوت ہی تکلف راہ سیدھی نار کی

بہتہ اوس ہی ہی محبت میرو سنگ تبکدہ
ہو نہ جس دل مین محبت حیدر کرار کی

اوسکی روضہ کا کلس ہی چرخ چنبر مندیل
سیر دکھلاتی ہی جالی خلد کی گلزار کی

واہ کیا پر نور ہین گلجام روضہ کے تمام
خیرہ ہو جاتی ہین انکھین مردم بیمار کی

تجھسے پوشیدہ نہین بانی انجمن انس و جان
اہی شہ حاجت و لاحاجت ہے کیا اظہار کی

دل کی جو مطلب سحر کی ہین وہ نہین برلا شتاب
تجکو ہی سوگند روح احمد مختار کی

پہلوی غیر مین صنم گلعذار ہے
مجروح خار رشک دل افگار ہے

ہر دم خیال کاکل و رخسار یار ہے
دل مبتلای گردش لیل و نہار ہے

گلشن ہی بزم عیش لب جویبار ہے
ساقی ہی جام باوہ ہی بر کنار ہے

نرگس کی انکھ باغ مین ہمہ تن نگاہ ہے
کس سرو قد کی آنیکا آج انتظار ہے

کس شمعرو کا ذکر ہی ورد زبان ہوا
سوزان زبان و ہین ہین بسان شرار ہے

روشن ہی کو ترک اثر عشق تا ہرو
سینے پہ داغ ہجر چراغ مزار ہے

رکھتا تھا ہمسری کا رخ یار سے خیال
شعلہ اسی سے شمع کا بالا ہی دار ہے

کیا سبز چوڑیوں سی ہی سرسبز کشت حسن
افسوس کیوں جنون ہو کہ جوبن بہار ہے

کس طرح ہو نہ سوکھ کی کانٹا تن نزار
تم گان کی یاد دل میں مری خار خار ہے

کل ہو چراغ عقل ہمارا نہ کس طرح
ہر وقت یاد زلف بت کلعذار ہے

حاضر ہو لیکی آرسی کیونکر نہ ہر سحر
خورشید آسمان ترا آئینہ دار ہے

کانٹا ہو جلد سوکھ کی ای جسم ناتوان
منظور چشم دشمن بدبین میں خار ہے

دم آرہا ہی آنکھوں میں ای غیرت مسیح
تیرا ہی انتظار دم احتضار ہے

سیراب کیوں نہیں ہمیں کرتا تسم شعار
ہم تشنہ لب ہیں اور تری تیغ آبدار ہے

چھپتا کہیں چھپائی سی ہی حسن شعلہ رو
فانوس نور شمع کی کب پردہ دار ہے

آئینہ فلک پہ ہی تنک کفک شفق
خورشید عکس کاسہ زانوی یار ہے

کیا خاکمند مل ہوں دل مضطرب کے زخم
یاں بشکپاش نکہت زلف نگار ہے

سودا ہوا ہی اس دل آشفتہ کا دو چند
جسدن سے چشم زلف دوتا سی دوچار ہے

ہر مرغ دل تڑپتا ہی ناوک کی آرزو مین
قاتل کی دل کو جب سے کہ ذوق شکار ہے

ہر شب سیہ ہی سر کی ہوا ہی ہوا سنج
دامان کوہسار نہین لالہ زار ہے

ہر مل سو خدا ہین جو ہین سوختہ جگر
دست دعا چنار کی ہر شاخسار ہے

ہاتھ تمام عکس ہی بالی کا چرخ پر
پرہین کا نور بخشتے اگو شوار ہے

کوچہ ہی شد اباغ مری داغ تن ہین گل
ہی آہ سرد و اشک رواں جو بیار ہے

کلبانگ ہی صریر قلم مرغ خوش نوا
دیوان ہمارا باغ ہمیشہ بہار ہے

پوشیدہ کیا کرے ہے سحر کوی دوست مین
دربان کی چشم روزن دیوار سا رہے

جان دی ہی پیچ مین زلف بتان سفاک کی
دفن عاشق کو کرو گلشن مین نیچی خاک کے

مر کہی دیوانی ہو کہی جب بیباک کے
سیر گلزار ارم کرتی ہین نیچی خاک کے

دیکھنی کو بام پہ آیا وہ سیر جوبن سیل
ہم تو منت کش ہین اپنی بند نسناک کے

لاکی زیر دام پیکا خاک پر صیاد نے
کیا تن لاغر مرا قابل نہ تھا فتراک کے

پا ہی قاتل تک رسائی می ہی کی محال
ہون بہ بون صید حق قابل نہین فتراک کے

ذبح ہونیکا نہین کچھہ بھی شکار انداز عم — شکر ہی سرفی لیی بو مری قسمت اک کے

بعد مرون بھی ہم مستون سے چھوٹا میکدہ — رہتی ہین یہ زیر کی ہی ہماری خاک کے

وہ مسیح آتا ہی اب کو غریبان کیطرف — بخت جاگی بعد مدت خفتگان خاک کے

مرکتی پر بھی ہی سرگشتہ دور چرخ سے — کیسے چکر مین بگولی ہین ہماری خاک کے

لطف دشمن بوسہ لبہا سی کچھہ کم نہین — سانپ دے پیدا ہوے تھی شانہ نوسی خنجاک کے

بوسہ خط سی ہوئی صحت دل بیمار کو — زہر ہی ہنسی لو ٹھانی فایدے تریاک کے

حشر کی دن بھی زبان ہوگی دہن مین اونکے لال — کشتے ہین جو غنچہ لب گلگون قبا پوشاک کے

جادہ قاتل تہ شمشیر دیکھا خوب سا — مرتی دم ارمان سب نکلے دل غمناک کے

ضبط جوش اشک ممکن ہو تی مرگانتی نہین — سیل کب رکتا ہی وکی سی خس و خاشاک کے

خاک چھانی ریست بھر بیچین نہ رہا خاک مین — ہم گلی کیا کیا کرین اس گردش افلاک کے

نیک نیت تجکو کوئی بد کہی کا نہین — محتسب بدنام ہوگا دخت رز کو تاک کے

عشق اوس خورشید رو کا بسکہ تربت مین رہا — رشک اختر ہی بگی ذرے ہمارے خاک کے

ای سحر اپنی سبکدوشی کا سامان دیکھہ لو

ہاتھہ مین تلوار ہی آج اوس بت عیار کی

جان ہی ہی عشق مین اک ہر بگر حسار کے
سہری لالی چڑہاؤ قبر پر گلنار کے

خوابمین جب سے کیی بوسی نرخ دلدار کا
صدقی ہوتی ہین ہم اپنی طالع بیدار کے

تیر ہین مژگان اوس بت خونخوار کے
باڑہ کی ڈوری ہین مری چشم مست یار کے

شیشہ ہین تنگ ہین ترک چشم یار کے
پھول ہون پھولونمین اپنی رنگ بیمار کے

شاک آب زندگی پانی ہی تیغ تیز کا
زندہ جاوید ہین کشتی تری تلوار کے

ہوے بجانب ہی ملین کیونکر نہ ہر دم ہاتھہ ہم
جبکہ دیکھین ہاتھہ تیرا ہاتھہ مین اغیار کے

قد قیامت چشم آفت جنبش ابرو غضب
شور محشر زانی انداز ہین رفتار کے

ہو موش ہین ہوی مثل کتان ہست تار
رشتہ ہای بخیہ ہر اک زخم دامندار کے

عکس دی مہروش سی بنگیا خنجر ہلال
تاری ہین جوہر مثال کہکشان تلوار کے

کفر و ایمان دو ہر ہین تو ام ہین ای ہندو و شیخ
جمع کب ہون دانہ تسبیح ہی زنار کے

آنکہہ سی کی اشارہ دل ہی سکی جہپتا
دلبر مین ہتکہنڈی دیکہو تو اوس عیار کے

ماہ نو کی یاس حیران ہون سہای جلوہ گر
تل ہی یا پہلو مین اوسکی ابرو خمدار کے

خط کی آنی سنی کیون ہو قدر افزون حسن
ہین بہت کاہک جہان مین یوسف بے

حسرت دیدار ہی آجلدی مشک سیح
زندہ ہو عیسی مریم جلا

خواب مین بھی شکل دکھلاتا نہین جمال
ہی تو قی ہین طالع ہمارے بد

قبر مین آیا کل روی صنم کا جب خیال
تختہ ہای قبر تختی بنکی گلزار سے

ایک بت کا دیکھنا تو ہی محال اس مرتبہ
لوگ کیون تحویل ہوی اللہ ہی

زہر و تریاق ایکبار کہتا ہی وہ معجز نما
سانپ زلفین کاٹتی ہوتی ہین مہرہ سانپ

ہی مزہ نوشین لب مین ہجر مین اشک چشم
ہجر مین شیر و شہد ہین مجکو کفجی سانپ

رشک اتو رفتہ رفتہ یہان تلک پہونچا ہجر
دیکھہ سکتا پاس زلفونکو نہین خسار سے

وہ باز نہ آنیکا جفا سے
ای دل کیا فائدہ بکا سے

گلشن مین جو وہ چلا ادا سے
گل جلگئی رشک نقش پا سے

پامال حرام ہون بنا نا
تعویذ مزار نقش پا سے

پیان خورد وہ لب ہین تشنہ خون
خونی ہین مری لہو کی پیاسے

پیری مین ہی خال و خط کا مایل ای شیخ یہ بوڑھی منہ مہ

سو پھرتی ہین ہمسی بی سر و پا اوسکا پکڑ شریر ملا

زلفین جو ہٹا کی منہ کو کھولا ہوا چاند نکل پڑا کھٹا

جاتی ہو سفر کو باگ روکو

مل لو سحر شکستہ پا سے

جلوۂ حسن خداداد آشکارا چاہیے پردی سی ای کھروش تجکو کنارا چاہیے

چاندنی رات انگشت تجکو ملیدا چاہیے نور کا سلما ستارہ یکا ستارا چاہیے

تیری دوری فی ہمین پہونچا دیا نزدیک کو اب ترحم ای صنم ہمپر خدارا چاہیے

قتل کرتا ہی تو پہلی چہرۂ رنگین دکھا خونبہا اتنا ہی ای قاتل ہمارا چاہیے

وقت تسلیم و رضا ہی کفر ابدال اضطراب خنجر قاتل کی نیچی دم نہ مارا چاہیے

مہ جبین نامہ نوسی ہی بجلی کان کی حوشۂ پروین کا تجکو گوشوارا چاہیے

قتل کو میری نہین کچھ حاجت تیغ و سنان ابرو و مژگان کا ای قاتل اشارا چاہیے

ضعف سے طاقت نہین جانیکی تا کوی صنم ای عصای آہ کچھ تیرا سہارا چاہیے

ابھی مزاج یار نا دل دل نہ کر آہ و فغان
جان تک جاتی تو جاتی دم نہ مارا چاہیے

ہر اک موئے سر مژگاں مجھ جوانی کا
جای گل تربت چمد برگ و بار اچاہیے

جب خنجر سر پر چڑھا یہی بہت غرور
رنگ دکھا کر برق وش اسکو اوتارا چاہیے

بوجھ گردن سے کسیصورت اوتارا چاہیے
سر کو ہی سر قلم و بال جسم زار

زندگانی مجکو اسی خالق دوبارا چاہیے
اور وہی سر کرون شمع سر و پیکر ما

ہان دل جانباز ہمت کو نہ ہارا چاہیے
یار ہی خنجر بکف ہی وقت تسلیم و رضا

زہر چشم جوانی گل رخسارا اوتارا چاہیے
بسکہ ہی ارقان جہان کو دیدۂ نرگس کیطرح

تیر خنجر روی قاتل کا نظارا چاہیے
ہا تو ذرا کھولنی دی آنکھ اسدم تو ذرا

سبحۂ پروین پہ مجکو استخارا چاہیے
مقصد ہی اوس مہر وش کے پاس جانیکا دلا

دوست دشمن ہین مصیبت مین کیے امداد کون
ای سحر مشکلکشا کو اب پکارا چاہیے

دل اوس کاکل کی نکہت پر فدا ہے
جسے مشک ختن کہنا خطا ہے

بہار سبزۂ خط خوشنما ہے
نہایت حسن کا مزرع ہرا ہے

دل آشفتہ ہی خاطر ہی پریشان — مجھے کس زلف کا سودا ہوا ہے

سوال وصل پر ہونا ملکدر — جواب نہیں ہوا ہے

بہت گل کہائی اوس گل وسی چھٹکر — سر خاتمہ اب اغوانے گلدستہ بنایا

ترا ہنسنا بگڑنا منہ چھپانا — غضب ہی تجھ پہ یہ عالم ہوا ہے

جو آنا ہی تو اے غنچہ دہن آ — ہمارا دم ترے اوپر اٹکا ہے

ہوا یہ زلف دکھلانی سی ظاہر — کہ وعدہ غیب کی آنیکا کیا ہے

دیا دل جسکو ہی شوخ جلا — عجب نقشا ہی طرفہ ماجرا ہے

کبھی پوچھا نہ حال دل ہمارا — یہی اوس بیروت سی گلا ہے

ہجوم نالہ ہا ہی عاشقان سے — قیامت کوہی خانماں ہین بپا ہے

تجلی طور کی ہی نور رخسار — یہ بیضا تمھارا نقش پا ہے

لب جان بخش قاتل کی ہین کشتہ — مسیحا سی ہمارا خون بہا ہے

اشاری کی سبھی طاقت اب نہین ہے

سحر یہ ضعف ہی نقشہ مرا ہے

آتشِ تری آگ رنگِ گلشن ہے
ہر سمیں پھولون کا گلشن ہے

ہاہر اک سو بوی و رنگ جوبن ہے
زلف یا دود شمع گردن ہے

بیخودی بستانون کا بھی نشان سن آیا
لامکان عاشقون کا مسکن ہے

سیر باغ حسن یار ہوا ہین
کوچۂ گلعذار مسکن ہے

سلسلہ گر ہی تراخ روشن
زلف شب شمع صاف گردن ہے

قبر مین چاندنی جو پھیلی ہے
یا دکس مہ کا روی روشن ہے

مکر نے بندہ ستے جسنے
ترک چشم صنم وہ رہزن ہے

لاکھ بار آزما چکا لیکن
بدگمان اب بھی ہمسی بدظن ہے

قبر عاشق پہ شمع ہی بیکار
داغ سودا چراغ مدفن ہے

کشتۂ زلف یار کی زیبا
سنگ موسی سی لوح مدفن ہے

سر سی لی تا قدم ہی جلوۂ نور
قد ترا نخل دشت ایمن ہے

کعبہ و بتکدہ مین کب ہی خدا
ق ہر زہ ہر زاہد و برہمن ہے

چشم انصاف سی جو غور کیا
سبحہ دل ہی اوسکا مسکن ہے

دل جلاتی ہی آتش فرقت
سینہ سوزِ درون سی کاہن ہے

جب سے اوس بت سی آشنائی کی
اکر [illegible]

امی سحر نالہ میر کرا
روز بیکار مجکو جوشن ہے

چمکی جو برق گوہر دندان یار کی
خاک آب ہو بھی گہر آبدار کی

عبرت سے جزع پر دل پروین ہے چاک چاک
اللہ رے آب و تاب تری گوشوار کی

وہ مہر چہرہ جہان کہان اور پری کہان
یکسان ہو قدر خاک بھلا نو فلان کی

جعد سیاہ مار ہی مہرہ ہی گوشوار
مو باف نقرئی نہین کلپ تلی کی

ظالم سی کسطرح ثمر مدعا ملے
جز سر شر لائی بار کبھی شاخ دار کی

وحشی ہوا وہ کوی پریرو نین جو گیا
تاثیر ہی یہ سایہ دیوار یار کی

مانند گل گریبان کوتا تبار
تکتی ہین راہ آمد فصل بہار کی

جو بات لعل لب مین ہے یاقوت مین کہان
قیمت دو چند ہی ہن سخن یار کی

اختر نقاط ہون خط مسطر خط شعاع
تحریر ہو صفت جو زخ کلعذار کی

تو دی دغم جہانمین بہم ہین گل
جب تک رہونی آنکھ تجھ بہار کی

ای ابر تو بھی جا کر اس جا پر
برباد کر خاک ہماری مزار کی

پہلی وہ صفحہ پر عقا کری تلاش
تصویر کھینچے جو مری جسم نزار کی

اظہار کر ہا ہونے گلہای داغ کا
ای عندلیب سیر ہین لالہ زار کی

اس گل کا دیکھنا پائی اگر قامت سے
قمری کو قد سرو بنی شکل دار کی

پھر میٹی عیش باغ کی نزدیک ہین سحر
پھر گلشن جہانمین ہی آمد بہار کی

کیا تری فراق مین امر محال ہی
ای غیرت مسیح برا اپنا حال ہی

ای ماہ مستعار یہ تیرا جمال ہی
جب حسن عارضی ہی تو اکدن زوال ہی

کیا خوشنما ہے تیرے چہرے پہ خال ہی
پیدا جہان مین تجھسا حسین جمال خال ہی

پیسا نی زہرہ منہ ہی ماہ چاردہ
ہر ہر ان صفات تا ری ہین بے مثال ہی

کانٹا ہوا ہی کھہ کی فرقت مین جسم زار
خار مژہ کی کاوش پنہان وبال ہی

روشن جہان سیاہ نظر مین جو ہو گیا
کس رشک مہ کی زلف کا ہر شب خیال ہی

او جہاں ہی جب سے زلف تا نہین دل
ہر ایک دل جسم کو اپنی وبال ہی

دندان صاف ہین ہن سرخ سی عیان
یا در جی لب ہمن ہ[illegible]

کیا ہی وہان سرخ و خط سبز کی بہار
سیر ایک شاہ حسن ہے کیا مہ آل ہی

خوبان دہر مین جو وہ منوش ہے بے نظیر
بندہ بھی عاشقون مین ہے ہر اوتا ہی

گنتی ہی تا رہی گنتی ہی گنتی تمام رات
سو تا ری فراق مین اب ہے خیال ہی

ہر ہر قدم پہ نا نہی ہر گام پہ ادا
سب سے نرالی اوسکی غرض چال ہی

قاتل کی انتظار مین دیکھ گ ہون
سہ بار دوش بان بن کر پیال ہی

خالی زمانہ آتا ہی مردون سے اب نظر
یہ عنصر وہ ہی جسمین کہ قحط الرجال ہی

ای بت قسم خدا کی جدائی تری ہی شاق
فرقت مین ایک دم بھی جینا محال ہی

نیرنگی جہان کا تماشا ولا نہ دیکھ
یہ دہر ہی ثبات طلسم خیال ہی

تو جانتا ہی جس لیے آیا ہون تیری پاس
ایجاب جان فقیر کی صورت سوال ہی

کرتا ہی ایک بات مین ترکی تمام تو
ہو تجھی ہم کلام یہ کسکی مجال ہی

لب بحر ہی وہ آنکھ سے ملی ہی ہمیں سبک
دل مضطر ہی ہی ہمیں وہ رجحان دل ہی

نایاب ہی گہر ہی کمر وہ ہمیں تنک
تعدیل نظیر گات عدیم المثال ہی

شمع جگا نہ مردمک دانا اسیر ہیں
ہم ہیجال جالی لوٹ کی تہ بجال ہی

پہونچا ہی حسن ساعد نازک کو وقت قتل
قاتل سی اپنی سخت مجھی انفعال ہی

کاندھی پہ اوشی تیغ ہلالی وہ ہری
پہلو ہی آفتاب ہیں بخشان ہلال ہی

سطح ہفت آفت جان ای سحر وہ بت
بادہ پرس کا نام خدا حسن و سال ہی

خواہ نا خواہ اسکی خیال رہتا ہی
دل بلا کش غم پائمال رہتا ہی

تری فراق میں ہنوز اکلا جال رہتا ہی
اسیر دانہ دام ملال رہتا ہی

کلیں تو ق نہیں ہیں ترے جلو نما
قریب مہر درخشان ہلال رہتا ہی

بی رو نا ہیں شکر خندی میں
تری فراق میں اپنا چال رہتا ہی

گمان تراخ و شر زبان پہ ہیں
کہ ماہتاب کو اکثر زوال رہتا ہی

جو چشم و ابرو و گیسو و خال و خط کی ہی
حواس خمسہ ہیں اب پائمال رہتا ہی

یہ ربط عاشق و معشوق میں ہے کہ
خطا معاف ہو اب ہمسی جلاف ہو

شب فراق میں کیا رہا نہ موت نہ
سحر یہی مجھی بس انفعال سا

جان باب ہو جو آئی باز آئی اعجاز سے
جیسی مردہ کو زندہ حسن کی اعجاز سے

حشر ہر ہاہی سہی قد کی خرام ناز سے
مرد بھی جی اٹھی اب جانبخش کی اعجاز سے

دل کہ پامال تیری رقص کی انداز سے
جان بشتاقان جلائی شعلہ آواز سے

کیا تماشا ہی جلا داغ ہوسی میں تو خوش ہوا
حال اپنا کم نہیں جلائی آشیانہ سے

وا نی کامی تب آئی باغ میں فصل بہار
بی پر و بالی سی جب جب گئی پرواز سے

طرز تیری چشم صید افگن کا کیا کوئی
اوڑائے کا شا میں نکلی کب بست کلنات تمام

تو نہیں تو بزم عشرت ہی مجھی تا سحر
طبع سیماں ناسازی بوقی جبی اسی ساز سے

ہاتھ اگر میں پنجہ خورشید ہی رشک قمر
نقش پا پشک یہ بنیا ہوا اعجاز سے

دکر کیا افشای درد عشق ہو غمیا یہ
کان تک اپنی جب اتفاق دلبی ان

جو پیرو اپنا سایہ اپنی پاس آنی نہ دی
ترے حصول مطلب دل اور لوس طپنا

شربت دیدار اس ہمایہ الفت کو پلا
اسقدر پر ہیز کیا ہی عاشق جانباز سے

جلوہ گر فانوس کا ہی شمع کا نور ہی
یا عیان ہی ساعد یار آستین ناز سے

بن تری جانسوز ہی شاہ پیکر چاندنی
بنکنی ہی تابش خورشید محشر چاندنی

محرقش فی جبکا پولتا رہی وسن نقاب
اوڑ گئی کافور کی مانند یکسر چاندنی

+ یک بیک تمکنا فیا تھی سیلمان فصل مین
جبنگ طرب نغمہ ساقی بادہ ساغر چاندنی

چھپنے کا کوشش ہی محبوب شب کی پیٹ
ایوان پامال غیرت آج یکسر چاندنی

کو کب ذات خلق ماہ رہی روز و شب
ظلمت تربت مین پھیلی ہی سراسر چاندنی

انجمن مان ہی جو چکا شبکو رہی مین جو نور
ہوگئی شفاف مثل آب گوہر چاندنی

فی تیغ تکہ ہون ہی شب مہتاب ہجر
ڈر ہی پڑ جائی کہین مجہ پر چھپکر چاندنی

یاد ہو ذانمین شب بازن ہی جانگداز
سودہ الماس سی محکو ہی بدتر چاندنی

روز روشن ہیمین شک شب ہی جو ہی
دہوپ کا ہی کام کرتی شبکو اکثر چاندنی

نشین

کر رہین ہی جستجو مین تیری ای پردہ
شام سی تا صبح کیون پھرتی ہی گھر گھر چاندنی

تیری آگی ماہ کی مُنہ پر ہوائی چھٹ گئے
جلوہ مہتاب سان فق ہو نکیو نکر چاندنی

اوس مہ یوسف لقا کی ہجر مین آ عیش
ہاری کلبہ احزان سی باہر چاندنی

زرد رو کیسی ہوئی اوس مہ وش کی سامنے
پھر دکھا نا منہ نہ تو ہی جا کر چاندنی

ہی نقاب سونسی ہی یہ عین عیان نور
جبین
جلوہ گر ہوا ہر سمت سی جبکہ چھنکر چاندنی

خنجر غمزہ ہی رنگ غنچہ ہو صد پارہ دل
بن تیری دیکھون جو ای شاخ گل تر چاندنی

بیحجابی دیکھنا اللہ ری نور لطیف
گھر مین بیٹھا ہی وہ مہ پھیلی ہی باہر چاندنی

شبکو گلشن مین جو آئی سیر کو وہ مہ وش
ق
مہ بچھائی بہر پا انداز یکسر چاندنی

سبزہ ہو زرین گیا عکس طلائی رنگ سی
نقش ہا سی غیرت فرش مشجر چاندنی

عکس افشان کا ستاری سایہ قامت شہاب
بدر چہرہ جلوہ خسار انور چاندنی

چاندنی کی سیر کرای مہ چمن مین چلکی
بیٹھ
چاندنی کی پیڑ کی نیچی بچھا کر چاندنی

دن کو خاک آستان پہ جبہہ سا ہی آفتاب
چومتی ہی شب کو اوسکی در کا پتھر چاندنی

شمسہ اوسکی قصر کا ہی مہر اور گلخانہ ماہ
صحن خانہ مین ہی نوشین مہ و چاندنی

شب تصور میں تری لبہای شیریں کی بنی
نقل ساری جام شربت ماہ شکر چاندنی

جو ہو میری شب ہے جلا مہتاب کو ای مہروش
میکشی کرتا ہتابی پر بچھا کر چاندنی

مائل سیر شب ہی وہ شنگ مہر آج
تکیہ کر چمکا تری طالع کا اختر چاندنی

سحر
ای سحر جب شام کو آیا وہ مہ وبام پر
نور رخ سی نہر طرف پھیلی نہر اسر چاندنی

غریب جسم نازنین سخت سبکتر چاہیے
پیرہن شبنم کا تجکو ای گل تر چاہیے

تشنہ مہیا فلوصل کی شب کو شہ دلبر چاہیے
چاند کو بی پردہ حسن ایماہ پیکر چاہیے

تیغ صنعت آلت سپاہی کو مقرر چاہیے
صاحب جوہر کو قدر اہل جوہر چاہیے

خوب سا ہی یاد جسم نازنین مجکو گھلا
عشق مین پتلی کمر کی جسم لاغر چاہیے

جا نماز ہی تو عشق یا ہی اک ماہ کلرخسار کے
چادر مہتاب کی تربت پہ چادر چاہیے

تو ہی موج تجکو پیا جو ہی ہو پیہم اضطراب
چاند ہی تو گوہر انجم کا زیور چاہیے

بوسہ ہی لعل لب کا مجنون شہید تیرا
سنگ تربت کی لیلی یاقوت احمر چاہیے

منہ دکہانی کی خوشی کرتا ہی قاتل ذبح کیون
تشنہ دیدار کو کیا آب خنجر چاہیے

پہلوِ خورشید میں ہتھیلی تا رہے صبح کا
کان کی بالی میں اوس موتی کی گوہر جام ہے

ابرو و مژگان اشارہ میں کہ ہیں عالم کو قتل
نی سنان درکار ہی تلوار بے نیام ہے

آرزی لازم ہیں کہ ہی ماہ سپہر آرزو
تیر می پیشانی پر افشان ہو مقرر جا ہے

سبزہ و گل ہی لب جوئے شب مہتاب ہے
ساقیا اسدم می گلگوں کا ساغر چاہیے

لعل کفش گلبدن کے ہوں نشان بالا بی قبر
تربت عاشق کو ان پھولوں کی چادر چاہیے

غنچہ آسا تجکو زیبا ہی لبا تنگ چست
رخت تن مد چاک ہمکو ای گل تر چاہیے

کیوں نہ زیبا ہو مسیحا و س سرو گلرخسار کو
لال کی پچھوڑ انہیں ناز پرور چاہیے

خواہش جاہ و سلیمان و شکوہ جم نکر
ای سحر ہمتا شی سلمان و منبر چاہیے

اپنی بیگانی سب اے رشک چمن بھول گئے
دشت غربت یہ خوشا آیا کہ وطن بھول گئے

چشم وحشی کی جو شوخی تہ گیسو دیکھی
چوکڑی ساری غزالان ختن بھول گئے

دیکھکر پھول عارض تری ای سرو خیمان
بلبل خستہ کو گلہای چمن بھول گئے

محو تجہیر ہوی دیدۂ نقاش جہان
جوش حیرت سی کئی نقش دہن بھول گئے

کھدیا موی قلم جا ہی کمر بہ بستان
نقطہ ا سہو دیا جبکہ دہن بھول گئے

چھپتے چھپتے وہ آنکھ ہین بنہین پہچانتی آپ
چاہ ہی من مین بس اسی غنچہ دہن بھول گئے

ایکدم بھیج گیا پاس جو وہ حسن جہان
سالہا سال کے سب رنج و محن بھول گئے

عہد مین اک صنم عشوہ گر ہندی کے
جبہ مین بت کی پرستش کا چلن بھول گئے

پستہ و نار صفاہانی و سیب جنت
جب سے دیکھی لب و پستان و ذقن بھول گئے

تھوکر کجا مین تری چال کی آگی ایسی
روش ناز کا طاؤس چلن بھول گئے

کہ مری شکل بھی یاران وطن بھول گئے
شوق کے مین جنون نے یہ بگاڑی صورت

آب دندان و لب یار کا دیکھا جو ہی رنگ
ہمکو در عدن و لعل مین بھول گئے

جلوہ تا شعاعی کو ہم نہی مہر جمال
دیکھکر تیری دوپٹی کی کرن بھول گئے

اندنون بسکہ تو دہی بہت دلکو سحر
طبع موزون مری طرز سخن بھول گئے

زخم کھائی ہین یہ شمشیر بنا شمشیر سے
ہین جو لہای جرحت آشنا تکمیر سے

ای مہوس مین ان کشتہ اک طلای رنگ کا
مرتبہ اعلی ہی میری خاک کا اکسیر سے

مہر کو تیری رخ پر نور سی نسبت نہیں — ہمسری تصویر کو کیا صاحب تصویر سے

شعلہ رویوں کو ہی اکثر تیرہ بختی فرد ع — روشنی شمع کو ہوتی ہی فنا کے گھر سے

فاتحہ تربت پہ میری گر پڑھی عیسی نفس — زندہ ہو جاؤں لب جاں بخش کی تاثیر سے

روی روشن کی تجلی کا لکھا ہیں جو وصف — صفحہ کاغذ بیضا ہوا تنویر سے

خاکساری نے مس دل کو بنایا یوں طلا — سونا ہو جاتا ہی تابا جیسے طبع اکسیر سے

خوب دیکھا روی قاتل کا تماشا شکر ہی — فائدہ پایا ہی منعی قتل کی تاخیر سے

ہم سمجھتی ہیں تیری عیاریاں اے حیلہ ساز — بات سیدھی بھی کوئی خلق نہیں تدبیر سے

جوش حیرت ہی ہمیں آئینہ رو کے نشتر ہیں — صورت تصویر طوطی ہوں ہی تشویر سے

شرم سی ماہ دو ہفتہ کھٹکی ہی جبیں ہلال — دوں اوسی نسبت ہو تیری ذرہ کو تنویر سے

طور کی سرمہ کی تجکو ہی عبث خواہش تجھ

چاہیی کحل بصر خاک درشبیر سے

چشم آئینہ جوہر پور تجلا ہو جاے — دست مشاطہ بعینہ ید بیضا ہو جاے

شکوی پردہ جو وہ طور کا شعلا ہو جاے — چشم ہر نجم فلک دیدہ موسی ہو جاے

تمنا سوی جنون گر بت ترسا ہو جائے
سلسلہ سلسلہ زلف چلیپا ہو جائے

تو بھی لب جانبخش تو مرد اہو جائے
جادو مسلمری اعجاز مسیحا ہو جائے

پرتو افگن جو ترا چاند سا مکھڑا ہو جائے
جوہر آئینہ ہر ایک ستارا ہو جائے

پہنی بالا تو ترا حسن دوبالا ہو جائے
جلوہ برق طپان چاند کا ہالا ہو جائے

خضر سا تشنہ جنا دیدہ ہو جو بوسہ پائے
آب حیوان لب جانان کا پسینا ہو جائے

سبزہ خط سی بڑھا رونق صفا کا جمال
سیم کی قدر فزوں تر ہی جو مینا ہو جائے

چلیں ہاتھ میں گر شکین کا جو دریا میں پڑے
کف دریا صفت عنبر سارا ہو جائے

روی روشن سی جو گلشن میں اٹھا دی تو نقاب
صحن گلزار فلک نجم شگوفا ہو جائے

چاند ہو پرتو رخ سی گل مہتاب ہر ایک
کہکشاں تا کہ ہر اک خوشہ ثریا ہو جائے

یاد دندان میں گہر بار ہو گر ابر دمے
قطرہ اشک جو نکلی دُر یکتا ہو جائے

چشم تر سی ہو گر بخشش طوفان مشک
پاٹ دامن کا مری دامن دریا ہو جائے

آسمان بام ہو مہتابی بنی منزل ماہ
شب کو بی پردہ جو وہ چاند سا مکھڑا ہو جائے

برق ہو کان کی بجلی تہ ابر کاکل
عقد دُر پرتو عارض سی ثریا ہو جائے

دام سبز خط کی اگر طائر دل جھپٹ بھی جائے
ہاتھ دے بوسہ عناب لب و سیب ذقن
کیا نزاکت ہے جو بوسی کا تصور کیجے
خود فروشی پہ جو وہ یوسف عنبر بو آئے
پڑی زاہد پہ جو اوس ساقی بیکل کی نگاہ
آئینہ ہی نہیں کچھ سکتۂ حیرت ہیں فقط
نکلی بل سنبل پیچاں کا جو دیکھی خم زلف
طالب بوسہ ہوں گالی ہی خفا ہو کر دو
روندی کیا سبزۂ گلزار دہ نازک اندام
مجلو انگشتری ملک سلیمان ہاتھ آئے

بوسہ زلف جو مانگو تو وہ کہتا ہے ہنس کر
دشمنوں کو نہ کہیں آپ کی سودا ہو جائے

صاعقہ سنورتے وقت ہیں لب پہ بالے

ہو نہین جرئی کیطرح سر گشتہ و چرخ آسا
داغ سر سبکی منظر مین شعلہ جوالہ ہے

ہے منصہ رخ مین کیا سوز و گداز دل کہون
شام ہی تا صبح اشک آنکھ مین لبریز نالہ ہے

کیا حسینونکو دیی ہین داغ تیری حسن نے
پیشتر ازین جو گل تھا باغ مین اب لالہ ہے

عین وقت مین ہے کسکی سرد مہری کا خیال
منجمد آنسو کا ہر قطرہ برنگ تالہ ہے

کیا تب و تاب سے رخ احمر سی جلتا ہی چمن
قطرۂ شبنم لب گلبرگ پر تبخالہ ہے

ماہ نو ابرو کے کج ہین برق خشان بجلیان
منہ نہین ہی چاند بالا نہین ہی تالہ ہے

آنکھ پر تی ہی دل مردم سے ہو جاتا ہی پار
نیزۂ خطی ہی یا اوس سر مگین دنبالہ ہے

قتل عالم قبضہ مین ہی مژگان چشم کے
پنجۂ مژگان مین خنجر سرمہ کا دنبالہ ہے

کیونیا سوز درون نے کیا تماشا گاہ خلق
تیر آتشبار سان اخگر فشان ہر نالہ ہے

یاد مین زلف سیاہ و روے آتشناک کی
ابر دود آہ برق شعلہ افشان نالہ ہے

سخت باتون سے نہ ای بت شیشۂ دل چور کر
ریزۂ مینا سی نازک دل کا ہر پرکالہ ہے

ابر ہی ٹھنڈی ہوا باغ مین ہے جسکا وصل
چاردہ سالہ صنم ہی بادہ یکسالہ ہے

چاہ بابل ہی تری چاہ ذقن سی آب
چشم جادو سی خجل ہر ساحر بنگالہ ہے

دونون نین لفین گین چهرے کی نهین هین حلقه زن — چاند کو گهیرے هوے سجان سکین هالے

گرم بازار فریب دلربائی هی مدام
زال دنیا بهی سنبهر کوئی زن دلاله ہے

نازک هی جسم رخت گل تم کرخت ہے — مخمل بهی گلبدن تن بوٹی کا رخت ہے

تیغ نگاه و خنجر ابروی یار سے — دل چاک چاک هی تیے جگر لخت لخت ہے

کیا منه هی بدر کا جو ترے آئی روبرو — اسیاه چاندنی ترے جوتی کا رخت ہے

گلگشت کو نه جا که وهان هوگا بدنما — اے گل صدائے نالهٔ بلبل کرخت ہے

کوچه هی تیرا سلطنت قاف اے پری — سنگ دل اهل دل کو سلیمان کا تخت ہے

یوسف هی چهره اور لب جانبخش هین مسیح — آغاز سبز و مثل خضر سبز بخت ہے

تشبیه رنگ لب هی تمثال تمدراست — پتهر هی لعل سرو چمن کا درخت ہے

بن یار باغ غمکده بلبل هی نوحه گر — شبنم نهین هی اشک چشمه گل سرشت ہے

بلقیس عصر آپ هین پریان کهان یان — اسیجان تا مجان سلیمان کا تخت ہے

هو سوز آه گرم سے میری وه خاکدم — پتهر هی بهی یاده دل و سنگ کا تخت ہے

کیا انقلاب کالے دانون ہے ہجر مین
بیدار چشم زاہی خوابیدہ بخت ہے

وہ جنت ہی وہ مصرعہ بالا کدہر گیا
موزون سر بساختہ تو مصرع درست ہے

جانسوز آفتاب ہی مہتاب ہی سحر
فرقت کی رات روز قیامت سے سخت ہے

باغ میخانہ مست بلبل ہے
گل و شبنم پیالہ و مل ہے

دل اسیر کمند کاکل ہے
رشتۂ عمر تار سنبل ہے

سرو ہی قد یار رخ گل ہے
چشم نرگس تو زلف سنبل ہے

شیشے روتی ہین شور قلقل ہے
کیا تری مست عشق کا قل ہے

حیرت افزا وہ سادگی کا کل ہے
سحر و شام کا تقابل ہے

تیرہ و اس گل خندان
شبنم تر سر شاک بلبل ہے

دور مین چشم مست ساقی کے
مے کی حرمت مین کیا تامل ہے

وعدۂ وصل کی فراموشی
جہل کیا ہی فقط تجاہل ہے

بھولنا جان تو چھپکر مجکو
عارفانہ ترا تجاہل ہے

یار آیا نہ عذر بارش سے
رائیگاں اشک کا تسلسل ہے

اشک و دامن سرین جاری ہیں
یہ بنا دور اور تسلسل ہے

منہ جو ساحل پہ دھو رہا ہی وہ گل
ق آب اشک گلاب بابل ہے

گل کھلایا ہی عکس عارض نے
بلبلوں پر ہجوم بلبل ہے

پانی پانی صفای رخ نی کیا
آب آئینہ کو تزلزل ہے

شیشہ می مہ احی دار گلا
چشم مخمور ساغر مل ہے

کیون مطول نہو شب فرقت
کاکل یار سی توسل ہے

جان جاتی ہی قاصد آ جا
میرا دشمن ترا تساہل ہے

ہو ملاقات دیکھیے کیونکر
یہان ہی غفلت وہان تغافل ہے

عارضی ہی بہار عارض گل
بیخزان کفش پا یہ کاکل ہے

فوج درد و الم علم نالے
اپنا وحشت مین بھی تجمل ہے

راکب دوش شہسوار براق
ہی وہ جس ہی مجھی توسل ہے

آنکھین روشن ہین عشق حیدر سے
تو تیا خاک پای دلدل ہے

	ہین سحر خواجہ تاش کاشی ہون
	ہند فیض قدم سی آل ہے
شمیم زلف معنبر سی شہر مشکین ہو جائے	خطا اوہ ختن مقابل مشک چین ہو جائے
جب لعبِ دیدۂ گریان سی مشتعل ہو جائے	بوسیل اشک تقاب رخ زمین ہو جائے
جو نیب باغ وہ شب مشاطہ نازنین ہو جائے	تو نہر و خشک ہوا ور زرد یاسمین ہو جائے
جو انسو پونچھنی کو چشم کی قرین ہو جائے	رگ سحاب ہر اک تار آستین ہو جائے
نقاب مہ سی عیان وہی شہر مشکین ہو جائے	شب فراق کی پیدا سحر کہین ہو جائے
جو عزم صید کرے چشم وحشی صیاد	نظر کمند کا وہی غزال چین ہو جائے
سواد زلف کا ساری کو نہین سودا ہے	عجب نہین ہے جو خون مشک مشک چین ہو جائے
مساون یار کی دیر نوشتہ قسمت	کرون وہ سجدہ کہ آل خط جبین ہو جائے
لکھی ہین صف سہی قاتبان گلرخسار	یقین ہی شک گلستان یہ نین ہو جائے
خدا کی شان ہی ہیرا ہو کا نسی پیدا	صدف مین پانی کا قطرہ دہین ہو جائے
سہاگ رات کی ہو کم جاند چودہین شب کا	چہونی نقاب یار مہ جبین ہو جائے

جو بوسہ دی بت شیرین نے تو آب دہان — حلاوت لب شیریں کا انگبین ہو جائے
حضور کی لب شیریں کے قرب ہی ہے یقین — پسینا چاہ زنخدان کا انگبین ہو جائے
اگر تری لب شیریں کی ہوں تو قسم او صاف — ہر ایک نقطہ شکر پارہ نی حسین ہو جائے
دوات کوزۂ مصری قلم ہو شاخ نبات — مداد شیرۂ جان کاغذ انگبین ہو جائے

سحر کو آئی غش اوسے ہوں ستمیب جلکر خاک
جو بی نقاب وہ رخسار آتشین ہو جائے

ہجر میں دل زندگی سی سیر ہے — گل نہو شمع حیات اندھیر ہے
راست بازی ہم کریں وہ کجروی — یہ مقدر کا ہماری پھیر ہے
منہ دکھاتا ہی نہیں وہ شوخ مہر — اب جہان پیش نظر اندھیر ہے
جا ہی گل تیوری چڑھانی چاہیے — عاشق شوریدہ سر کا دھیر ہے
دل مشبک ہی جگر ہی چاک چاک — تیر ہین ژرگان نگہ شمشیر ہے
باغ ہی ساقی ہی مے ہی ابر ہے — اک فقط آنی کی تیری دیر ہے

ای سحر کیا خوف روبہ خصلتان

مہ جبین تیرے رخ روشن کا نظارا کرتے
آنکھ کی پتلیونکو عرش کا تارا کرتے

اسی فلک پہ ہے مجنونکو چو اشبارا کرتے
صبح محشر کی گریبان کو پارا کرتے

گر تری گیسوئے شبگوں کا نظارا کرتے
سنبل و مشک کو صدقہ میں اتارا کرتے

زانت کج شانۂ تر گا نسی سنوارا کرتے
راست بازیسی سر مونہ کنارا کرتے

پاس گر یہ بت بیمہر ہمارا کرتے
ہم مسلمان کہتے تو ایمان بھی پیارا کرتے

یہ پریزاد اگر پاس ہمارا کرتے
جان دیتی کبھی دوری گوارا کرتے

دیدۂ خوان قناعت جو گوارا کرتے
مور انبان سلیمان سے کنارا کرتے

آرزو یہ ہی تہ خاک تری کشتون کی
سر فدا پاؤنپہ قاتل کی دوبارا کرتے

قتل عالم میں ہے مژگان تری وہ سفاک جہان
جان دیتی ہیں جو ہیں رخ کا نظارا کرتے

تو سا بروسی جو پیدا ہی وان ناوک نا
مردم انگشت ثمرہ سی ہیں اشبارا کرتے

ہوتی تسکین نہیں اطبش دل حسبدم
خط سبز و لب لعلین کا نظارا کرتے

شعلہ رو یار ہوئی تری عاشق اکثر
قائم النار ہیں اس لوئی سی پیارا کرتے

جوشِ حیرت سے جھپکتی نہیں تا دیر پلک
رات بھر ہیں تری تصویر کا آئینا کئے

بادہ بی جلوۂ مستانۂ ساقی ہی حرام
عین فردوس ہیں کوثر سی کنائیں کئے

ہر لبِ زخم سی کشتوں کی دعا ہی قاتل
لاکھ جانیں تری ہر ایک پہ وارا کئے

تو چھڑکتا ستم ایجاد جو زخموں پہ نمک
غیر کی ہاتھ سی ہمدم گوارا کئے

بحرِ ہستی سی کیا تیغ جہاں نے پیدا
آشنا کو ہیں اسی گھاٹ اتارا کئے

ڈالتی عکسِ حبابِ دمکا تم اسی بحرِ جمال
بارہا تلوار کی دریا کا کنارا کئے

شیخ جی پھینک کے سبحی کو پہنتی زنار
اوس بتِ سیمبرن ہیں کا جو نظارا کئے

بوسہ بازو میں جو بدتا وہ کسی دھوکی سی
جیت اپنی ہی تھی ہر داؤ جو ہارا کئے

آبِ حیوان سی نہ انفاسِ مسیحا سی ہی کام
تم جو بوسہ لبِ جانبخش کا پیارا کئے

جان کو جاتی مگر آپکی عشاق غیور
خضر و عیسیٰ کا نہ احسان گوارا کئے

کیا سحر عقدہ کشا نام ہی مولا کا ترے
سب مصیبت ہیں علیؑ کو ہیں پکارا کئے

ابرِ دیدۂ زمانی کی لگی جان نکلنے
بیعت تری تلوار سی کی دشمنِ اجل نے

دل خون گشتہ ہوا اشک بن لعل ناب
ماہ نو ہی ہر روز کی اس اج کی کل

دل ان کی وہ امید جو لگی تھا سو نہیں
دل خون ہوے سینو نہیں کلیجا کی کل

مخمل بہ پنہ جواہر لٹاج پہ نور سی
آگی تری ہر ادا لگی ثبت ہی ملنے

قد بوٹا سا نو کا نیچا آدی ہاتھ بھر کی
اسی غنچہ دہن سر لگی بھولنی ہی ملنے

دیکھی جو تری چہرہ پہ نور کا جلوہ
خفت سی رخ مہر لگی ننگ بہ ملنے

کی خیر نی کلغی جو تری ہی سر پہ
یاں ارہ بیدا دلگی فرق پہ ملنے

بل لف کی ہر ایک کا شانی نی نکالا
مشاطہ عجب کیا پنجہ شل نے

طاؤس کو حیرت ہی لگا سانپ نگلنے
بل لف کی حلقی ہین ما یوان دانے

دل داغ ہوا شعلہ رخ پر خو نظر کی
انکھین بھی سینکین تہین کلیجا لگا ملنے

ہی ہجر کی دن لگیا خول شب فرقت
دن ملتی ہی شاق کی مشکل لگی دلنے

شمع جلی شک سی کا فور ہوا نور
ہر چند چھپایا اوسی پہ یہین کھل نے

کیا خون کی پیاسی ہی کہ دیکھا مجھی جسدم
قاتل کی لگی میان سی تلوار اوگلنے

کلغی گل رنجہ سی ہی گنج شہیدان
کیا گل ہین کھلائی تری تلوار کی ہیل نے

ہی یہی دوران دم اعجاز نمائی
واہ غم فرقت [illegible]

یہ محفل رندان ہی نہین مدرسہ اہد
ہمارا ہمین بیٹھنا ہی دیر تک

رہتا ہون ہم آغوش سحر شام ہی سے
تا صبح اوسی کروٹ نہین دیتا ہون بدلنے

ہی سعادت یاب مہر اوس مشتری خصال سے
ہی نہ حل خورشید نہ کوکب اقبال سے

ماہ نو کفتا ہی تیغ پنجۂ قتال سے
بدر کا ہیدہ ہی تیری آفتابی ہالہ سے

ہی وبال جان اوسکا بھنا گیسو و خال سے
دیکھیی کب مرغ دل چھٹتا ہی اس جنجال سے

خاک مین ملتی ہین اہل دید تیری چال سے
ہر قدم ہی اثر ثانی کی سو اقبال سے

واہ کیا پر نور ہی چہرہ ترا خورشید سے
بنگیا ہی چاند ہہ گل تکیہ ملکر گال سے

ہو مقابل کیا سمندر دیدۂ تر سی مرے
پانی پانی ابر تر ہی گوشۂ رومال سے

کیون نہ ہے افیون کی گولی مجکو ساقی می کی
آنکھ ہو نکہ ہی شہ نشین چشم اوزکلہ بانت خال سے

زلف ہی سنبل سے پرچین گل ہین خنجر شرنگ گال
تنگ غنچی سی ہی ہن نازک کمر ہی بال سے

وہ خبر بلقیس کے لایا یہ اوس یوسف کا خط
ہی خجل مرغ سلیمان پیک نسیم مقال سے

ہست آب بیمہ دولت جاوید ہی ہوا — عطر کی شیشی محل ہی حقی کی مثال سے

ہو کیا ہی عالم مستی مین سود و زیان یکسان — فقد عیش زندگی ہی جام مالا مال سے

ہو گیا نوک زبان سنی عقدہ وصف لب — ہی گرہ کا کھولنا مشکل نہایت بال سے

ہو گئی تیری گفتگو مین روح کو ہوتا وجد — جیسی ہو صوفی کو حالت نغمہ قوال سے

ناچنا گت پر منگنا وہ بانہ اس کش فش — بنگیا رقص ہوا نغمہ قوال سے

ہمسری لعل لب گویا سے تیری ہی ہے محال — کیا کریگا لاف برگ گل زبان لال سے

کرتی ہی دونکو زندہ شوخی رفتار ناز — معجزہ اوٹھا ہی اس بنگین ادا کی چال سے

ناتوان مینی نی کھو رکھی ہی قدر پہلوان
اے سحر اس دور مین بدتر ہی ستمگر سال سے

گلزار مین نظارہ شمشاد کرینگے — یاد اس کسیکا قد آزاد کرینگے

سب مشق تصور سی دل آزاد کرینگے — کعبہ کو بتون سی نئے ہم آباد کرینگے

دل بند علائق سی اب آزاد کرینگے — زنجیر زلف اس کسیو نکی یاد کرینگے

وہ کعبہ اروکا دکھائیگا جو جلوہ — ق نالی نہ موذن ہی کچھ ایجاد کرینگے

چھوڑینگی پرستاری اصنام برہمن — ناقوس صف
حور و نمین کہان ناز و ادا صوت اذان — جنت مین بھی نیا کی خبر دیا کرینگے
توبہ کہان کعبہ کہان لبر وہی بت مست — اب ترک یہ رسم و رہ خانہ خدا کرینگے
چھوٹینگے چوپایندی کسیوی بتا نسے — بندی رہ خالق سبحان ادا کرینگے
تسکین کے لیی دینگی نرگس عو خط چشم — نظارہ گل باد ل ناشاد کرینگے
وہ غیرت شیرین نہ کریگا کبھی تقریر — گو کوہکنی صوت فرہاد کرینگے
ساقی نہ رکی دور یہ موسم ہی غنیمت — پیری مین جوانی کی ذرا یاد کرینگے
بیٹھر کینگی حسین ہوش مین آیدل ناداں — دیوانی سی وحشت یہ پریشان کرینگے
ہم اشک ندامت سی بجھا دینگی جہنم — محشر مین گناہون کو اگر یاد کرینگے
دل قرص سی پامال کرینگی جو اوٹھا ہاتھ — دامن جو ہلا ہوش کو برباد کرینگے
گر قاتل مردم ہوئین وحشی تری انکھین — رم آہو ونکی سایہ سی حیران کرینگے
ہم خاک نشینون کا ستانا نہین اچھا — ہل جائینگی افلاک جو فریاد کرینگے
گو منہ سی نکالینگی نہ ہم حرف شکایت — ضبط آہ و فغان ای ستم ہم ہی ستم کرینگے

[illegible] دیدہ نمناک و [illegible] خزانہ
تو رہی کہ عیان عشق کی روداد کرینگے

[illegible] ہی ہین ور تو محشر مین ستمگر
اللہ کی آگی تری فریاد کرینگے

[illegible] اشارت پہ ہین عمدہ
جب تک نہ زبان سی وہ کچھہ ارشاد کرینگے

کھینگے کہ یا سحر اوس لعبت چین کا
کار ستم بانی و تجہیز کرینگے

[illegible] ہی مثل موسی لو جوان برق تجلی سے
چراغ چشم روشن ہی چراغ طور سینا سے

[illegible] ہتکڑی زنجیر در ہای کلیسا سے
جنون مین بھی چھوٹی سلسلہ زلف چلیپا سے

[illegible] انجشنای پیر مغان نی بھر کی صہبا سے
ارادت مجکو ہی جامی سی بیعت شاہ مینا سے

غرض ہی یار کی جو وہی مطلب ہی زیبا سے
ہمین کیا کام زاہد طاق محراب و مصلا سے

اگر بی منت مخلوق ہونا ن جو ہین حاصل
وہ ارباب قناعت کو ہی بہتر من و سلوا سے

[illegible] ان کر زادرہ گر ہو سکی پہلی سی اے غافل
سفر درپیش ہی جانا ہی خالی ہاتھہ دنیا سے

پریشانی ہی سنبل کی طرح آئینہ سان حیرت
محبت ہی کہ پیچ زلف دوتا در روی یکتا سے

[illegible] کان تیشہ آبہ کی بدنامی ہی
نکالو کوہ کن سے کانٹے دشت وحشت مین کف پا سے

کنارہ جو ہین ساغر اور مینا طرف ہوتا ہین
پیا جب ایک ساغر غیب کے مضمون ہوے ظاہر
کیا کار خطوط جام نے یہ کیا کار
لبون پر جان آتی ہے کج خلقی نہین جاتی
خدا کیواسطے مطلا اور بھی قرمز
ہی نازک وست قاتل تو کمی کرنا نہ اے خنجر
دم مشکلکشائی ہی چھری ہی میدان
کبھی موزون صفت جو واک طور کی شعلی کی ہوتی ہین
ہوا ہر صفحہ روشن اک نئے نور و تازی
فروغ مہر عارض سی ستارا ہر نگینہ ہے
نہین کم دلکشی اے مہ عقیق شام

سحر کیا کیا بہار عیش باغ آنکھو نمین پھرتی ہے
وہ گل سی گال وہ نرگس سی آنکھین قد وہ بوٹا سے

بلا سودا ے زلف یار نے کیا سر پہ ڈالی ہے
پریشانی ہی بیچ و تاب ہی شقہ حالی
لبون نے سایہ ہو قد قدر احمد سب سے عالی ہے
بدن پر ٹھیک مثل حق قبای مہتابی
بہار آئی ہی پھر جوش جنون نے دھوم ڈالی ہے
غل و زنجیر کی غل فی مہین اور بھاگا ہے
او دہٹ پر بسی کے پانکی لا کبھی کی لالی ہے
لبون نے شاخ مرجان آج نیلم سی نکالی ہے
فنا کی بعد بھی شوق شراب تیکالی ہے
پیالی کی عوض بھیجو لہ نمین بھی لا کالی ہے

[illegible] ہی تقریر ایسی بدیع عالم ہی نرالی ہے

[illegible] ہی لب نگین کمال نطق انھین حاصل ہی انمین نقص لالی ہے

[illegible] ہی تعجب کردیا خلقی کو یہ بھی کوئی بات ہے خلقی ہی لعل لالی ہے

[illegible] ہی عشق در دندان جانان مین کہان آنسو ہی مرجان دریا بار خالی ہے

[illegible] ہون تا ہون معتقی تا شرگان مین ہی پتا ہون گرہی جو شک کی ہی کش سلک لالی ہے

[illegible] ہون تجھ بن کم نہین ماہ محرم سے ہلال عید ای قاتل مجھی تیغ ہلالی ہے

[illegible] ہی غمزہ بول چال ایسی نہین دیکھی کرشمہ ہی جدا سب سے ادا سب سے نرالی ہے

[illegible] ہی عشق کاکل نی قلم آسا بسان سطر نقش ما سپی خاکجادہ کالی ہے

[illegible] ہی خورشید کم کی نہین ایسی چرخ نیلی پر وفور آہ دلسی ہجر کی شب ایسی کالی ہے

تعجب نہی والماس نراک کانسی نکلے جڑاؤ گوش بجز حسن مین سونی کی بالی ہے

[illegible] نکو مانع ہوئے زاہد زیب مسجد مین سیہ ہی سنگ اسود کعبی کی پوشاک کالی ہے

غزل سنکر مری کہنے لگے صاحب دلکو حال آئے ہر اک مضمون ہی آمیز ہی ہر بیت حالی ہے

[illegible] ہے جون عاشق نی کھلائی گل کف قاتل مین تیغ خونفشان ہی یونہی والی ہے

فراق یار مین سینہ و ساعد پہ گل کھلا ... [illegible]

حنا کیطرح عشق نو خطان مین گیا دان خون ... بسان سبزہ نو رستہ عبث ہوا

ہمارے میکدہ وش فروغ حسن ساقی سے ... کنول اسود کیا خورشید ہار [illegible]

فشون نو ستہ مژگان پی تاراج دل آیا ... ہمارا مرغ امید مد پامال [illegible]

ہری ہی یاد خط سبز مین کشت ویران کی ... نہ خوف پامالی ہی نہ خشکسالی [illegible]

لگی ہی بر مژگان سی جھڑی اشک دیدہ کے ... مری آہون مین تاثیر ہوا ہی برشکالی [illegible]

وفور اشک سی ہی آبرو چشمان عاشق کی ... کمی باران رحمت کی نشانی [illegible]

بعد پر تیری آمد کا نکیون کر منتظر دل ہو ... قیامت ایکدن ای فتنہ یکبار آنیوالی

رہا اس دام سی تا مرگ مرغ دل نہین ہوتا ... بلای جان جسکا آپکی زلف کیطرح جانی

حظیرہ میرے تربت کا نکیون کر آشیانہ ہو ... ہمای مغفرت کا دام ہاین وضعی کی جانی

کھنچی ہین سر مے کی دنبالی دون غماز کی آنکھون مین ... سیہ مستی مین متوالون نے پھیر جیسی سنبھالی

لہو چاٹا ہزارون کا تری تلوار نی قاتل ... نہین پر سیر خونخوار ایسی تشنہ پیاسی [illegible]

سحر اعدای حیدر کا ہی مسکن آتش دوزخ ... [illegible]

[illegible] بہر گلگشت موافق

[illegible] صاف ہے
کلفر [illegible] صاف ہے

[illegible] خلاف ہے
بی نور [illegible] صاف ہے

[illegible] خلاف ہے
اک بال کی [illegible] صاف ہے

[illegible] صاف ہے
پیٹ آئینہ ہی جوہر آئینہ صاف ہے

[illegible] خلاف ہے
میلی ہی [illegible] صاف ہے

[illegible] خلاف ہے
[illegible] صاف ہے

[illegible] صاف ہے
تو [illegible] صاف ہے

[illegible] دیوانہ ہو گیا
[illegible] صاف ہے

ابرو ہی [illegible] خلاف ہے
تیغ ہلال [illegible] خلاف ہے

[illegible] صاف ہے
[illegible] صاف ہے

[illegible] ضرور
عاصی نہیں ہم [illegible] صاف ہے

[illegible] ہی تو کیا ضرور
بیا پیشہ ہوں مجھی [illegible] معاف ہے

مشکل قلم ہو جا بھی قلم سے رقم جل دوات
[illegible]

[illegible] مخصوص [illegible]

[illegible] سینہ [illegible]

[illegible] خانہ [illegible]

[illegible] فرمان [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

کہیں ہے ہجر میں ان مشک بیت میرے کو
بجھیگی آتش و مزرخ شی دا ہے

کہیں ہے ہجر میں ان عاشقوں کے گلگوں اشک
اگینو نکہ جہاں مشک بر شرہی خون ہے

کہاں ہے خان تبت مشک فی پیدا ہی میں
مقابل ہو تو کیا ہو ہما رہی ہے

نہیں ہی صدمہ کہ زندا ہو جو ہر اہل جوہر
بہم ہیں آب و آتش ہی ضرر یا تے ہے

تہ و بالا ہوا دل جلوۂ دندان سے لب
بنای صبر ہی برباد سیل آب ہے

دکھا ئیسی لب آکر اپنی رخسا ہی گل سے
یہ دیدی ہیں بت ترسا تری بد اکی ہے

ہوئی مسکین دلکی بوسۂ لبہای لب پر
تپ فرقت ہوئی کم شربت قند ہے

جل مرتیا ہوں شب ہجراں دلبر
کہ بدتر ہیا ہ فی ہا بش خو شیا ہے

کہلا ہر استخوان سوزوگداز عشق دلبر
ہیں مثل شمع اشک گرم جاری دیدہ تر سے

کیوان جبین و ناز نین ہو لونکی دیوے
تہ پہلو ہی اک کاوش گ ہر گ گل ہے

بتان سنگدل پر آگیا میرا دل نازک
الٰہی خیر کرنا شیشی کو صحبت ہی پتھر سے

شب تار کیے روشن ہیں ماہ محشر

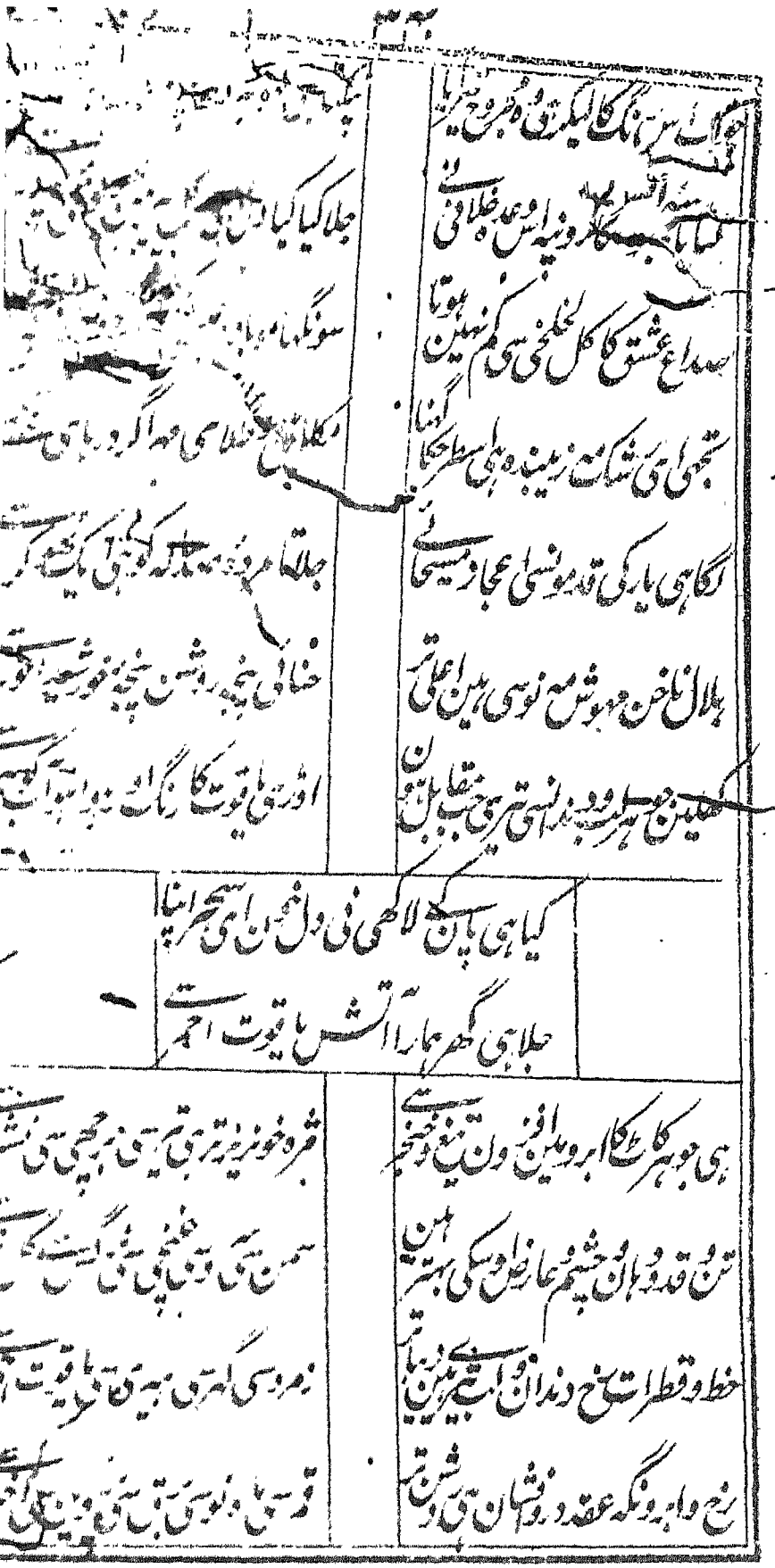

ہی مذہب ساقی میں شک ہے عشق میں کفر ہے
اور اسلام و عمر کو برہمن کی ہے

ہمہ شیرینی ہے ساقی موہنی ہے
لب شیریں کی جب سے طلبیت ہوگئی ہے

دماغ و دل پریشاں ہے یہ جانی
خیال مشک سی خوشبو سی سنبل سی عنبر سے

تری مخمور آنکھوں نے اوتاری ہے
گل بادام سی آنکھ ہے مری عنبر سے

سحر ہی چشم تر آب و دل سوزش طلب تر
سدا بارش ہی کیا ہی ہمدم تر

جان آئی تن میں جب سے ہی بات کی
تلخی شرع سی نہ عنایت نجات کی

کیا بات آپکی لب شیریں کی بات کی
آیا بھی تو گلی میں بسر ساری رات کی

پایا تمہارے خط سبی نشان ہان تنگ
بتلائی راہ خضر نے آب حیات کی

کیا ذکر خواب دیدۂ بیخسم گواہ ہین — روز کی نیند فرقت مہ شب مین رات کی

سینہ خوشت ولای ابو تراب — یہان آبرو ہی برات انکی نجات کی

اون پر یون نے کیا ہمین دیوانہ چشم کا — امید جنسی تھی نگہ التفات کی

ہر گل ہی خار خار خزان سی جگر مگا — بکھی بہار اس چمن فی ثبات کی

شیرین ہی بوسہ لب نوشین سی کام جان — لوز زبان نی پائی حلاوت نبات کی

طالب کو بخش دولت دیدار گنج حسن — کب سیمتن معاف خدا فی بکت کی

ظلم و جفا سی آپکو معشوق سمجھی ہم — کیفیتین صفات ہی ظاہر ہین ذات کی

دندان مصری دانت ہین آبدان ہی شہد — گویا زبان بنائی ہی شاخ نبات کی

تا چند ای بتان ستم پیشہ چشم خشم — حسرت ہی دل مین اک نگہ التفات کی

بیخود ہون یا دعارض و کاکل ہمیشہ وشام — دن کا ہوش ہی نہ خبر مجکو رات کی

آیا نہ گھر تلک مری وہ غیرت پری — پھونکی فتیلی نقش بھری جا ذات کی

مستی عشق چشم و لب خط و خال سے — اوڑتی ہی خاک کوٹھیہ نیمین مسکرات کی

زاہد نہ منع کر ہمین شرب مدام سے — پانی سی زندگی ہی ہمارا کی حیات کی

ابھی آسمان پہ چمکتا نہیں کوئی
کیا خوف ہے آج سیاہی ہی رات کی

لکھون مین جب صفت لب و خال عنبر
مشک ہی سی آوے مرکب دوات کی

مستی ہی جلوہ گر لب جانبخش یار پر
نسبت نقاب ہی رنگ آب حیات کی

اوس مہر چرخ شرم کا مداح ہون مگر
خلقت ہوئی ہی جسکی سبب کائنات کی

زردی ہی منہ پہ آہ سرد ہے
تو نہین پہلو مین دل نامرد ہے

مطلع پیوستہ ابرو ہی ملیحہ
مصرع ہر جسکا تیر درد ہے

ساقیا آئی بہار میکشی
ابر چھایا ہی ہوا ہی سرد ہے

جو مصائب مین نہی ثابت قدم
پیش ارباب خرد وہ مرد ہے

یار جانی ہی جسے کہتے ہین دل
مونس و غمخوار ہی ہمدرد ہے

اے جنون بخشا عجب ملبوس خاص
رخت عریانی بدن پر گرد ہے

شعر کہتا ہون ہوای یار مین
جو ہی مضمون گنج بادآورد ہے

خاک چکی پیش روی یار جیا نہ
چاندنی افشان کی آگی کرد ہے

عشق نی بخشی تجکو یکتائی کی شان — دفتر خوبان مین تیرا نام ہے سب سے جدا

مصر خوبی مین حضور حسن کرم — گرمی بازار یوسف سرد ہے

کرم تیری حسن و زافرون یا — باغ مین تیری بہار روپ ہے

بلبلین کہتی ہین بانگ خنک — آتش گل لعل لب تیرا سبب ہے

سیوتی پہیکی ہی لالہ داغدار — نیلگون ہوتی ہی نرگس تیرے ڈب ہے

رحم کیا عشاق پر آئی اوسے — بیمروت بیوفا بیدرد ہے

ڈھنگ بگڑا رفتہ رفتہ ای سحر
پیش ازین آمد تہی اب آمد ہے

ہی عجب ابرو و لبہی رخ بیمثال کی — اک بدر پہی جلوہ گر ہی ہلال کی

آنکہو مین جان ہی تری ہی آشفتہ حال کی — صورت کوئی نظر نہین آتی تہی مثال کی

افزون ہی مہر و مہ سی تری جمال کی — دولت تجہی خدا نی عطا بی زوال کی

الفت و بال جان ہی تری ہی بال بال کی — حالت ہی عین دل آشفتہ حال کی

اسد بجہ لالی شوخ ہی مخمل سی گال کی — رنگت ہی پہیکی سرخ تری سرخ بال کی

شوخی نے برق ہوش سمند جمال کی — کشت حیات اہل نظر پایمال کی

بینی پہ کب نہ وسیاہی ہی خال کی — گلدستہ حرم پہ ہوئی جا بلال کی

ہ خشت کیون نہ ہی دل شوریدہ حال کی — چشم سیاہ شوخ ہین رم ہی غزال کی

ہ گدی ہی میر یاب طلب ہی سوال کی — دلکو نہین ہی تاب تمہاری ملال کی

موزون ہے قطع ہر دو شہ اوہین نہال کی — کہاتی ہین سرو قد کی قسم مو رچال کی

کیا حاجت اوسکی مصحف عارض کو خال کی — تفسیر بی نقطہ ہی خط بیمثال کی

چھوٹا نہ بعد قتل بھی قاتل سے سنگدل — ہر پور انگلیون کی مری نوک بال کی

یوسف ہی حسن مین تو ہی تو بین تو کلیم — جامع ہی تیری ذات جمال و جلال کی

ہ سایہ کیون نہ فرق پہ جو بے ظل و اجلال — ممکن نہین نظیر عدیم المثال کی

وصف کمر مین کیون نہ لگی موشگافیان — باریک بین ہین کہتی ہین خیال کی

ہوتی اگر نہ داغ تو دیتی مناسبت — کب ہی صفا ئی دل مین گوہر کی لال کی

ہی دل مین درد ضبط فغان کیا ہو نا بین — تکلیف کیا ضرور ہی امر محال کی

خمیازہ فراق نی تو راہی بند بند — مستی ہی یہ خمار شراب وصال کی

نیرنگ کارخانۂ دنیا ہی بی ثبات — ہستی ہی اک نمود طلسم خیال کی

حسن طلب پہ اپنی خموشی ہی ہی دلیل — امی شاہد حسن یہ ہی ہی صورت سوال کی

رنگین اوڑا کی دست حنائی کی فیض ہی — پیدا ہوئی عبیر مین یہ رنگت گلال کی

آباد ہنی وادی مجنون کو پھر کیا — جاگیر پھیر جنون نی ہماری بحال کی

جس سی لڑی ہی وہ آنکھ پھنسا اوسکا مرغ دل — رکھتی ہین دام سی چشم کی ترکیب جال کی

ہی گرم خندہ میری دم سرد پر وہ گل — تاثیر آہ مین ہی صبا و شمال کی

آنکھین خدا نی دی ہین بی دیدہ ور شت — تقصیر کیا ہی ہنی اگر دیکھہ بھال کی

دیوانہ عضو عضو پہ ہون غیرت پری — کیونکر بنا ہین لون تری بال بال کی

محشر مین خرد مین اوٹھونگا وہ رد و — گو آج میری خونکی دیت پایمال کی

فانوس سی ہو شمع کی افروزش ضیا — پردی سی قدر بڑہتی ہی حسب جمال کی

ڈرتی نہین خدا سی تہان ستم شعار — ان غافلون کو فکر نہین کچھہ مآل کی

توبہ پہ توبہ ہی تو گنہ پر گناہ ہے — قوت ہوئی ہی سلب مگر انفعال کی

گو ہون فقیر پر نہ کھلی لب طلب کبھی — مٹھی مدام بند ہی دست سوال کی

آنکاہ کب ہی جبر دل توبہ شکن کوئی
لذت پس گناہ جو ہی انفعال کی

صبح وطن سیاہ ہی غربت کی شام ہے
یاد آئی سحر بلا ہی خط و زلف و خال کی

ترکیب بشر کی عین شر ہے
شر جزو و اعظم بشر ہے

منظور جو اوس صنم کو بشر ہے
اپنی اللہ پر نظر ہے

دل ٹکڑہی پڑا بلہ جگر ہے
نخل الفت کا یہ ثمر ہے

کیا غم ہی صنم اگر ہی غافل
اللہ تو حال سی خبر ہے

بیتابی دل کا کیا بیان ہو
سیماب ہی برق ہی شرر ہے

تیر کمان ابرو سیاہی چشم
خنجر ہی تیغ ہی سپر ہے

بیمثل ہی روی روشن یار
نایاب وہ نازنین کمر ہے

سنکر مرا حال دل وہ بولے
بیہودہ بکو نہ درد سر ہے

سیماب کنیطرح دل ہی بیتاب
کیا سوزش ہجر سیمبر ہے

چیچک کی نہین ہین داغ منہ پر
تارون کا ہجوم چاند پر ہے

افشان نہین ابرو و جبین پر تا ہی نہین بال پر
گرد پس کاروان بن ای روح ولیب آمادہ سفر
مستی شباب ای گل اندام مانند نسیم پر و بیت
یاد رخ و زلف مین ہون جیون یکسان مجھ شام و سحر
دن کی ہی خبر نہ رات کا ہوش وہ غیبت وہ ملاقات
اوٹھتی کس سی مین ناز بجا ایکلان مرا نہ یہ جا
وحشت مین بہائی ہین یہ آنسو کہسون و بیابان و دشت
بیٹھا ہون مین فقیر ہو کر تکیہ اوس بت کا آستان
رکھہ یاد نیکی ای دل زار بن یار ستمگر نہین
اوسکا دل سخت نرم کر ای آہ جو تجھ مین ہی اثر
کس مرتبہ شوخ ہی وہ عیار آیا مرے شب بیدار
رخصت کا گھڑی گھڑی ہی ہنگام وہ سوے آسمان انتظار
کہتا ہی کہی جیتے ہی مرا کر جانی وہ کہیو جا بجا

[illegible] کی سحر بیادی پیشے

بیشہ پہ جناب طبع گرامی

[illegible] ہی جب سے آہ یہ بہنے
اور از خود رفتگی سفر سے

چپہ چپہ کا ناخن پہ ہلال گر ہے
پیہ لین تاج سر قدر سے

ہر مہ ہلالہ ہا ہی مہندی رہے
کیا خشت کی راہ پہ خطر سے

دیوانہ ترا ہون ای پہ زور
کیون جبھی گریبان مقدر سے

سودا ان ہی یہ آہ شعلہ افشان
بجلی کی زبان پہ الحذر سے

اور صاحبی وہ پہ وسعتی اور
بن لی تین چاند جلوہ گر سے

سایہ ساقی کی گھ سے ہی
چشمک زن آفتاب پیمانے

اللہ ہی نے نوع محرم فاضل
پہ نور فضا می یکتا ہے

خاکل تہ پاس پیدا ہی
پہ فرد ستارہ محرم ہے

ہی جو ہر سی بہ مقابل
کیا مال رقیب بد گہر ہے

بجلی ہون رقیب دسیسہ کیش
لازم مری آہ ہی حذر ہے

اللہ ری بوسے کی حلاوت — اب تک لذت بہین پرسے

ہر بوسہ لب ہی روح پرور — مصری ہی قند ہی شکر ہے

ادنی ہی شکار طائر جان — شاہین نگہ تیز پر ہے

مفلس کوئی گلبدن نہ دیکھا — غنچون کی گرہ مین مشت زر ہے

راحت دہ موذیان حسین ہین — گل خار کی سرچہ چبھ رہے

سروینی مین کب ہی دیر قائم — اک دا ہین یہ بھی سر ہے

ق

اللہ اللہ تجلی حسن — پرتو فروغ صبح کی کف ہے

کوکب دیوارون کی ہین زرین — بجلی ہی چوشکاف ہے

آنکھون ہی وان ہین اشک حسرت — دریا ہی اعمال پر نظر ہے

ہی دشمن جان مسیح اپنا
جینی کی امید کب مجھ ہے

حال کرتا نہین ظالم ہی اظہار کوئی — خاک سر پیٹی ہون تا پہنچے ہوا کوئی

کوہ ہجر صبا کو ہے خبر دار کوئی — کہ ہی تیشہ تو ہر تا نہ گرفتار کوئی

نہیں کوئی تو ہو جو تیرا تماشا دیکھے — جان بھی جب ہو جو ہو آنکھ بھی پیدا دیکھے

اشک بھی ہی نہیں پیدا دیکھے — کھوئی آنکھ نہیں ثابت و سیا دیکھے

گر ہمارا ہی عشق آج کل آسی ہی ہے — جنس دل کا نہیں خواہاں و خریدار کوئی

صدمہ نہ دو جانی ہی ہے بس پیار کوئی — اور ہی جیسی وہاں نہیں آزار کوئی

اپنی مستی میں اگر ہو تو نہ ہشیار بنے — خاک سمجھا وہاں سمجھتا ہی آں ایکوئی

جو خوبی نہیں بھی ہی میاں آپ ہو بھلا — یا دل خجستہ کی کیا نہیں اظہار کوئی

وہ بھی قتل نہیں شرکان نگاہ ابرو — یہی خنجر کوئی پہچھی کوئی تلوار کوئی

یوسف اجنبا تو یہاں ہی ہو بھلا — سر بازار ہی تن آرمی بازار کوئی

لوگ دشمن ہی ہو جی ہی ہو بھلا — پیش از ہی تجاہد تو اطلب دیدار کوئی

ایسا نہ ہو ہی وہ کل کی نہ شکایت ہو — نظر آیا ہی کل اندام وفادار کوئی

دور ہی آنکھ نہیں خانہ خراب اشک ہے — دل میں جاتا ہی لیے حسرت دیدار کوئی

دیکھی ہی اور ہے شیخ نما تیکر دیکھی ہوں جل — کسی کافر کو ہے مسلمان نکہی ہی پیارا کوئی

تجھ سے کیا معجزہ ہاں کا ہے ظلمگر کوئی

تم ساقی ہو کر ڈھاتی ہو جلاتی ہو خوب

پیچ میں زلفِ بتاں کے نہ دو شمن بھی آئے

کہیو قاصد کسی پردہ نشیں سے ہرگز

نہ دلِ یار میں جا کی نہ جلا غیر کا گھر

کیا اوجھتی ہو ہماری دلِ سودائی سے

یار نی قول کا چھلا ہمین بھیجا ہی سحر

یعنی اب وصل مین باقی نہین تکرار کوئی

رنج سی پردہ جو اوٹھاؤن تو قیامت ہو جائے

ہو وصال آپ علاج تپ فرقت ہو جائے

قتل عاشق ہو سرانوار شہادت ہو جائے

مدح سی صحف ناطق کی شفاعت ہو جائے

جی اوٹھون آہی مم منع جو وہ شبِ صبح

کب ہی آرائش ظاہر کا وہ گلدستہ محتاج

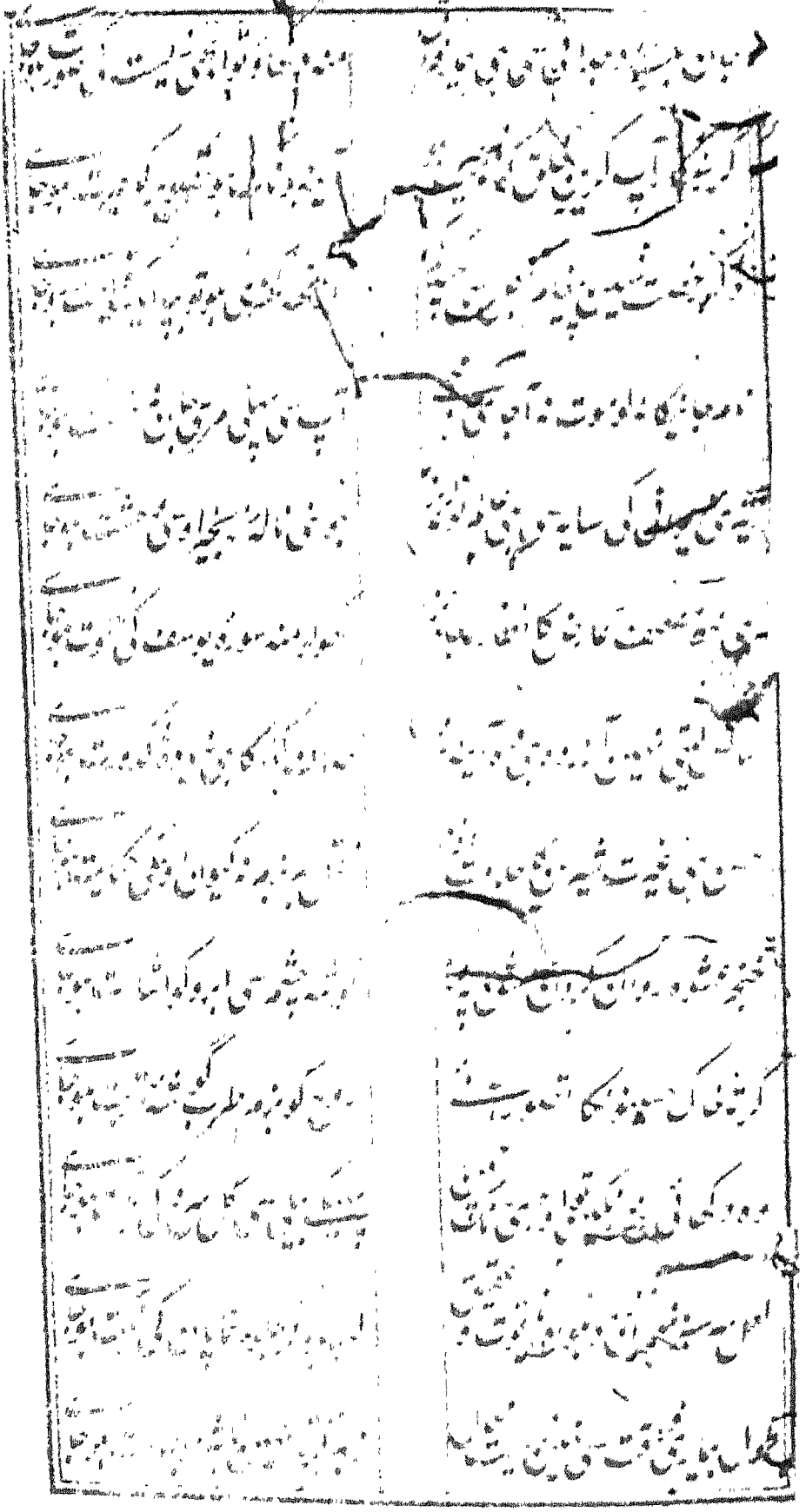

کیا نزاکت ہی اگر قصد ہو گلہا زیکا
ہی حنا سرخ کفِ دست نہایت ہو جا

کسطرح حال دلِ اربابِ ہوس پوچھے ہو
سب اگر دامنِ ہر بانکو و ہر بانکت ہو جا

شانِ خالق ہی ہی حسن ہی مظاہر ہو
قدحِ صانع سبب خوبیِ زینت ہو جا

کیوں نہ انسان کو مسخر کرے ہی حاضر باشے
طولِ صحبت سی تو حیوان کو محبت ہو جا

مثلِ ساغر مجھی چکر ہی مدام ای رندو
دخترِ رز تاک پہ چڑھ جا ہی تو بہت ہو جا

کیا عجب آنچ سی دوزخ کی بھجالی وہ صنم
جسکی ارشاد سی خورشید کو زینت ہو جا

کسب ضیا کرین جو رخِ بی نقاب سے
ذرے ہوا کرین آنکھ نہ آفتاب سے

چمکی جو صبح چہرۂ انور نقاب سے
صدقہ ہوا ہی آفتاب کھائی حجاب سے

نکلی جو منہ وہ چاند سا ابرِ نقاب سے
صورت چھپا ہی مہر ہوائی سحاب سے

محفوظ رکھی صدمۂ سنگِ عتاب سے
نازک ترا بنا شیشۂ دل ہی حباب سے

ہی جوشِ اشک چشمۂ چشمِ پر آب سے
اک بحر موج زن ہی یہاں ہی حباب سے

قاصد جو کامیاب ہو خط کی جواب سے
ہمچشم ہو میر صاحبِ کتاب سے

زاہد بہشت مین بھی ہین بہر آبیاری کا
بی جناب

رفتار کیون نہ ہو تری مستانہ آپ سی ہو

پہ تو فگن جواو سکار لالہ فام
مکین ی آب

شیطان کیطرح عجبی قیدونکو ہی گیہ
آہو کی شعلی

ہی بی ثبات رنگ خزان و بہار مین
نکہ ہ ماین سیہ

اس نازکی سی میہ شب وصل ہو شاوے
جب ونکا

جانبخش ہی بہار خط سبز پشت لب
ناحی آب

اسی سرو قد مین غنچہ و گل کو کیا تنک
نبتر ہی کیا

مصراع قد و مطلع ابرو ہی لاجواب
خال

جانسوز تر ہی روز قیامت سی روز ہجر
داغ آفتاب

جسمرتبی مین فصل منہ سی مسلسل ہی گفتگو
آک

یارب نہین نجف کی سحر کو نصیب ہو
ملجا ہی خاک خاک در بوتراب

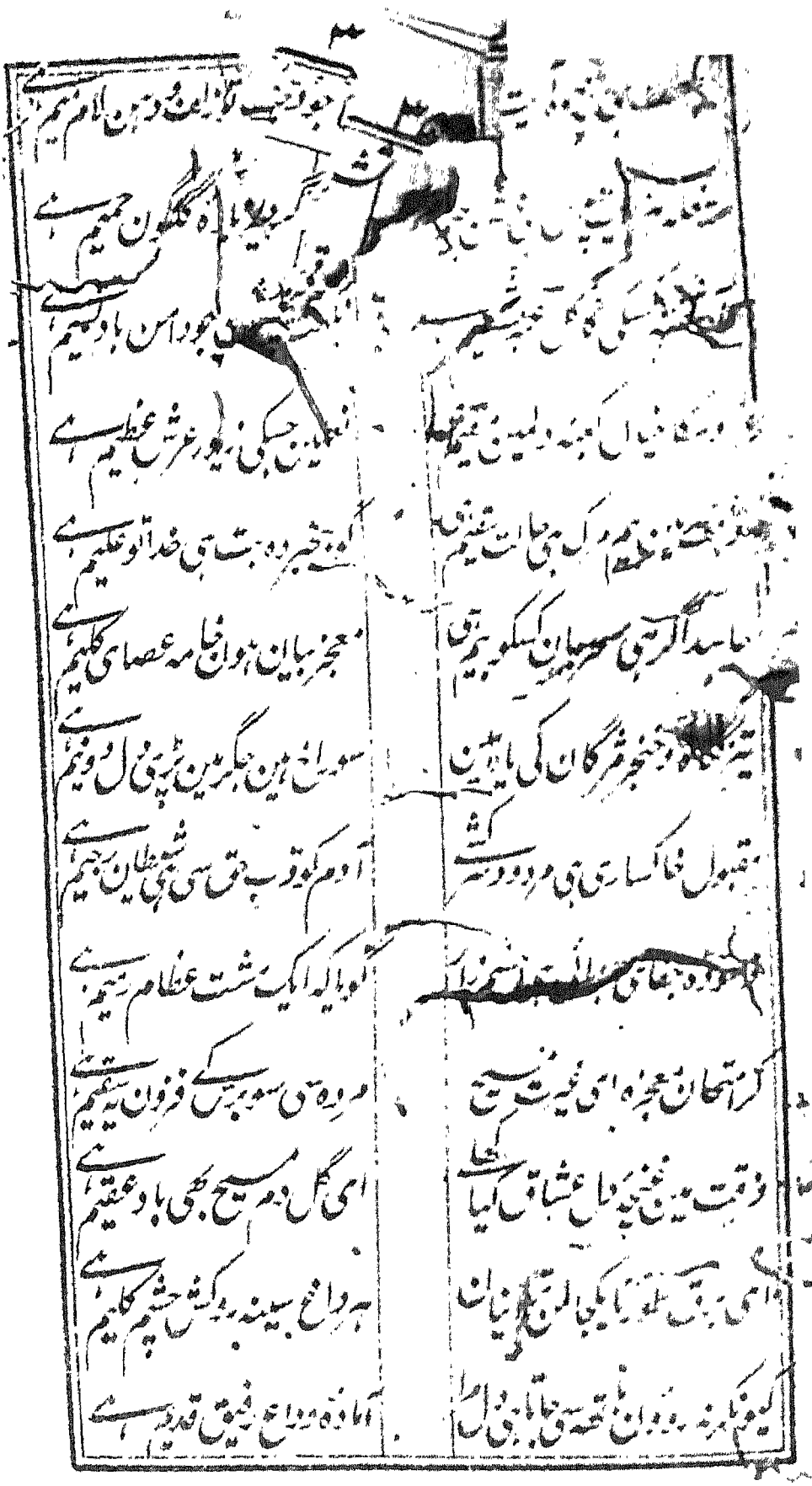

پہلو سی اوٹھہ گیا ہی وہ [illegible]

ثابت قدم ہی سو رہی محبت [illegible]

اک شعلہ روسی ہی [illegible]

اک بوسہ دی کو تہ یلن مسکین ہو [illegible]

اعمال گرچہ بدہین نہین مغفرت [illegible]

خالی مکان گوشۂ دوزخ سی کم [illegible]

ادنی کا بھی وقار بڑھاتا ہی [illegible]

رہتا ہون کسکی گوہر دندان کی [illegible]

سودا ہی لعل یار یدانش دہی [illegible]

کیونکر نہ دل ہو شیفتہ یدانا [illegible]

کیا خاکسار رو سی ہو پری پیکر و نکو [illegible]

ہر دم ہی مست بی تاج ملک دل [illegible]

مطلع پڑہو بدل کی قوافی دو [illegible]

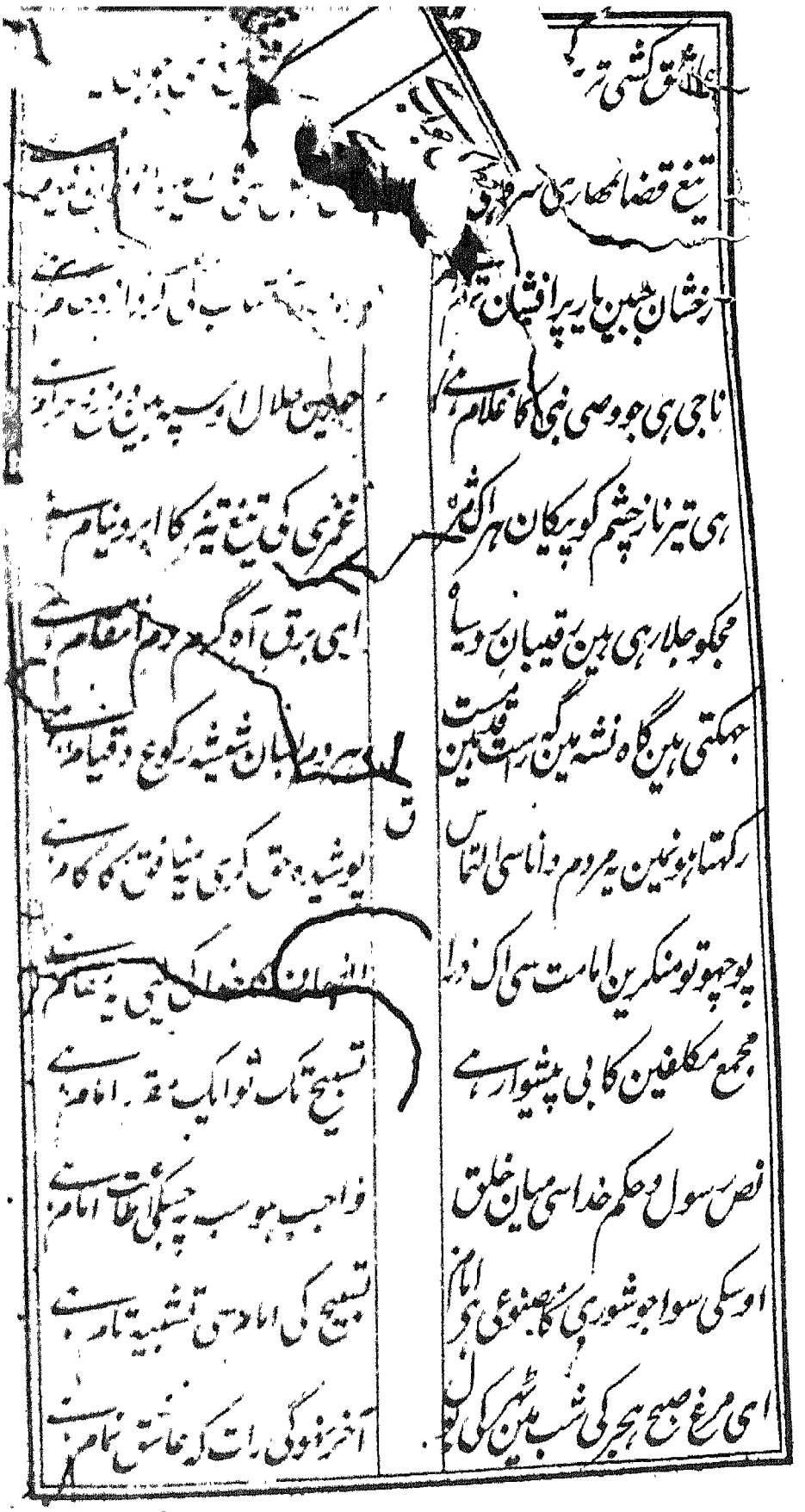

مثنوی در بحر ہزج مثمن سالم

سخن کی ابتدا ہے نام حق سے ۔۔۔ جو ہے ہر دو جہاں میں قوت کام اسی

کہ بانی ہے وہی ہر ابتدا کا ۔۔۔ اگر وہ نام لیجے ہر بلا کا اسی

خدا حافظ ہے ہر قافلہ کا ۔۔۔ نگہبان ہے وہی ہر قافلہ کا اسی

زبان پر جس کی شہرت ہے زوال کی ۔۔۔ ہے سالک کو کمال اس کی حرام اسی

کہ جس نے میر کی یہ شیریں کلامی ۔۔۔ بنا دی مصر کی بھی فرد نامی اسی

یہی وصف خیال نامکمل کا ہے دانا ۔۔۔ یہ قصہ مختصر وہ مطول کلام اسی

خامہ شکستہ سی بہت غنچہ لب بستہ ہے ۔۔۔ ہے تنگ تر دہن نہیں جا سی کلام اسی

زلفوں کی حلقہ حلقہ ہے تنگ کی بھی آشیانی ۔۔۔ صیاد لاکھ اسیر ہیں ایک دام اسی

مقبول بارگاہ خدا فاکسار ہیں ۔۔۔ انسان کا ملک ہے فرد ان احترام اسی

بیت الصنم خیال تباں نکلتی ہے ۔۔۔ دل خانہ خدا ہی ادب گاہ مقام اسی

زلفوں میں اور بھی ہیں زبان کے نواح تھا ۔۔۔ دوشن ہیں چراغ دوالی کی شام اسی

چمکی تجلی رخ روشن سی زلف یار ۔۔۔ روشن چراغ ظلمت ہے غربت کی شام اسی

نیند سی سواہیں تشنہ دیدار محو لب ۔۔۔ صہبا کو صبح سی کہیں محبوب شام اسی

ہر تیغ مین یہ جوہر قطع و برش کہان
ابرو و زلف و غمزہ کا قدرت نے کام ہے

گلبرگ سی لبونپہ ہی نکہت بسی اگن
قدرت نے خیمہ قبا و نیام ہے

دعوی ہی اوس سے سوسن سرو چمن کو کیا
آزاد کردہ ایک کنیز اس غلام ہے

گرمی تو ہی نمک مین نمک زواد مین
کب تجھ سی آفتاب کو تشبیہ عام ہے

ہی بیریا کو شوق سر بوریا ہی خوب
یہ پیروان شیر خدا کا مقام ہے

ہر رو بہ و شغال سمجھکر دھری قدم
اس امتحان مین شیر زیان کا قیام ہے

پتلی کا عکس ناف صنم مین ہی جلوہ گر
تصویر چاہ مخمل و چاہ سیام ہے

افشان ذی حسن لف کو چمکا یا مہ جبین
پیغمبران کواکب و شمس و مہ شام ہے

حور و قصور حصہ مین اپنی ہین آی سحر
مولا ہمارا قاسم دار السلام ہے

پا بگل ہین محو حسن یار کے
نقش گویا بنگی دیوار کے

کشتہ ہین عینی نگاہ یار کے
دیکھیہ پلی تیر فی سوفار کے

قرب دلبر تک ہین جو اغیار کے
گل کی پہلو مین ہین کہٹکی خار کے

کوئی قاتل مسلخ قتلگاہ ہے
روز ملتی ہین گلی دو چار کے

تو بھی چھو لو نہین آر آتا نہین
آج پھولا اپنی گل کی ہار کے

پختی تا کی بندھی ہین بت پہ
پھنسگئے دوڑ مین یہ زنار کے

شمع تو ایجان ہی پروانہ ہین
صدقے تیری شعلہ رخسار کے

دلکو لائی پیچ مین چوٹی تری
بل اونٹھائی طرہ طرار کے

پھکپھان لین ولین ڈالی آستین
کھل گئی عقدے تمھاری پیار کے

ق

ہو جو گرم فی نوازی وہ پری
دل جلای عاشقان زار کے

شعلہ آواز وہی سوز و گداز
فی کو موسیقار کی منقار کے

پانی پانی سخت جانی ہی ہوئی
آبرو نہی ہاتھ تیغ یار کے

داغ ہی باغ محبت کا ثمر
چھالی ہین انکو اس گلزار کے

خاسی کہتی ہین گل ہوتی نہین
قدر مفلس و بروزردار کے

ق

مصل گل آتی ہی افزون ہوئے
واعظی سعودای تف یار کے

خاکسار خاک کی کہتی ہین نہین
خاکسار خاک کی جھنکار کے

ایک عالم کو پریشان کر دیا
رحم آئی یار کو یا جان جاے
پھر نکالی پانوں وحشت نے مری

[illegible]
ہر طرف ہون دشت نوردی ہر جاے
پھر ہوی مشتاق تلوی غار کے

[illegible]
اور موتی لائی مخطی مار کے

شیفتہ ہین ہم انہین دو چار کے
لطف ہین انکار مین اقرار کے
پھول ہین دون پر وہ اس گلزار کے
ٹھہری قاتل ہی صفائی بعد قتل
حسن ابروی کج افشان ہی بڑھا
کیجیی لعل اوسکی ہونٹون پر نثار
چھن گیا دل ہگئی منہ دیکھکے
تھا سواد دشت وحشت گرد عیب

چشم و لب کی کاکل و بسیار کے
دل اوٹھاتا ہی تکرار کے
دام مین گل ہاتھ مین ہی خار کے
فیصلہ اب ہاتھ ہی تلوار کے
ہین طلائی جوہر اس تلوار کے
پیسنکے دانتون تلے موتی وار کے
حیرتی آئینہ رخسار کے
رہگیا سایہ بھی ہمت ہار کے

کیون پریشان ہون اجزای حواس
دل شکنجی مین ہی الف یار کے

مین کہان تو یہ تو اشکوہ کہان
افترے باون نکرا غیار کے

آگ دیوان مین لگی گر مون قمر
ماجرے سون فراق یار کے

نوک کلک آتش فشانی مین ہے
کام موسیقار کی منقار کے

کیا کہون اب نظر بازی کی راہ
بند زون تک ہوی دیوار کے

تجکو گلچینی مبارک ہم صفیر
تنکی چنتا مجکو کوی یار کے

وصل جانان ہو گیا خواب خیال
نشہ سون ہی دیدہ بیدار کے

نزع مین بھی تنکی ہی حسرت دید
تیغ ابرو تلے سر دار کے

کہتی ہی قاتل کی ہر دیدہ نگاہ
سینہ چھانے عاشقان زار کے

کرتی ہین قصد پر ہی کو منفعل
نازنین تیری شوخی رفتار کے

زلف کہلاتی ہین ہر دم دجہ مین
زمرمی پازیب کی جھنکار کے

ارتفاط وادی وحشت مین تھے
بوجھ ہو دھری جبہ و دستار کے

جیب ہی دست جنون کی تیشگی
کیا ہی دامن حوالی خار کے

ہجر کی شب دل کو بہلاتا ہوں یوں
میری قاتل کا لڑکپن دیکھنا

دن پھر آئینگی وصال یار کے
آپ سمجھاتے ہیں سب کو مار کے

خون کی پیاسی ہنوز وہ ای صنم
پانی ہم پیتے تھے جنپر وار کے

اوس شمع رخ پہ کاکل عنبر فشان ہے
شعلے سی لو لگا تی ہے ہر تار دھان ہے

آشفتہ رخ پہ کاکل عنبر فشان ہے
شعلے کی گرد و پیچ پریشان دھان ہے

کرتی وہ بزم غیر میں شب گرمیاں ہے
ہم شمع سان جلا کئی آنسو رواں ہے

کیا صندلی ہے جبہ میں جی شادماں ہے
شمع مزار دل ہے وہ پرتو فشاں ہے

پردے میں حسن نور مجسم نہاں ہے
پنہاں نگاہ سی وہ پری مثل جاں ہے

بس ہی اگر وہ رشک قمر مہرباں ہے
پروا نہیں بلا سی پھرے آسمان ہے

رکھنے دل منسی خوشی ہیں گلا تیغ تیز پر
قاتل کی ذبح میں یہ عجب امتحان ہے

مثل جرس ہمارے خموشی محال ہے
جنبش میں جب تلک کہ یہ تن میں جان ہے

دل کو خیال موہی کمر میں ہے پیچ و تاب
کاہش ہے مانع کہ طمع زیر ران ہے

یہ بھی ہیں تیرے لکھنو کی عہد شباب کے
اللہ ری وہ آنکھ فرقت کے بعد مرگ

مثل نسیم صبح ہیں سحر امین شت تین
یوسف کبھی کسی نے نہ سمجھا تھا یہ خیال

ہی ہی وہ بحر حسن ہی آشنا مزاج
احسن کرم اس حسن پہ جس کی عنایت آپ

یا رب رہے نگاہ میں ہی مشتہ خوبان
میزان امتحان میں لیجا کر ہی ہو زن

کاہیدگی پہ بخشی گئیں کاوشیں ہی
دیکھا جو تیر غمزہ نگاہوں ہی یار نے

دل کیوں نہ چاک چاک ہو اوس کو دیکھکر
عشق تھوڑہ میں بکہ ہا لکھو خار خار

یوسف کبھی کسی نے نہ سمجھا تھا یہ خیال
یوسف ہی ہی وہ بحر حسن ہی آشنا مزاج

یوسف ہی ہی سواد قیمت گران ہے
یوسف ہی حسن ہی کا پایہ گران ہے

جتنی سکانہ ہی ہی اوس پہ گران ہے
دیتے تک مجھ پہ تولی ہوی ہر چہان ہے

محفوظ ماہتاب ہی کیونکر گمان ہے
کانٹوں پہ لوٹتی ہی ہی گل ہمان ہے

جلوت ہی شعلہ ہی مجھ آب روان ہے

کانٹون پہ ہم فراق میں لوٹیں نہ کیونکر نصیب
مصروف سیر باغ رہ سرو بوستان

لاکھ امتحان پہ بھی ہماری وہی شک
کتنی گمان بد ہی جائی بد گمان

اس حسن بے ثبات پہ ہی غنچہ لب بہ بیوں
دو چار دن بہار گل و نوجوان

یارب سحر کی سر پہ سلامت ہمیں رکھیو
فرمانروا جہان میں ہیں تا جہان ہے

سیر کو آپ جو کھولی ہوئی گیسو نکلے
کیسی بل سنبل پیچان کی لب جو نکلے

تہ نما کیا فقط آئینہ زانو نکلے
صاف تر آئینہ سی دیدۂ آہو نکلے

زرد ہوں گل پی گلگشت اگر تو نکلے
سرو گڑ جائیں اگر ہو کی لب جو نکلے

مار رہزن سی سوا یار کی گیسو نکلے
جنکو ابرو و مژہ سمجھی وہ بچھو نکلے

نالیاں پڑ گئیں رخسارون پہ روتے روتے
شمع کیطرح مری گھر پہ آنسو نکلے

تیری آنکھون کیطرح گردش و مستی کہاں
کس طرح دیدۂ آہو میں یہ آنسو نکلے

کون رویا نہ شب ہجر مری حالت پر
دیدۂ روزن و دیوار سی آنسو نکلے

واہ کیا لطف ہی افشانی تری نقطہ پر
اسی پر ہی ہیں شتابی سے کہ جگنو نکلے

داشتہ تیرِ لبِ جاں بخش نی مارا ہمکو — جنکو سمجھی تھی مسیحا وہ ہلاکو نکلا

فرقت ہو ہی جو شِ طپش بتا ہے — دل کا گر زور چلی چیر کی پہلو نکلا

منہ جو دیکھا ہے ترے روئے خوش رنگ کی — چشمِ آئینہ سے فوارہ سی آنسو نکلا

گرے جی بہلین حسن تکلم نہ کہلے — تا شگفتہ نہ ہو غنچہ نہ کہی بو نکلا

گمان حلقۂ خلخال تیرے — رشکِ خرتر ہی پا ہے کہ نکلا

رشکِ تو — مجھ پہ احسان ہی ای مجھ اگر تو — نکلے

ہی کی رات مری گھر ہی ہی وہ — جلکے ہو خاک ہوا تہ ہی جی چھوٹے نکلے

سوزاں ہے تو ای شعلۂ عشق — سنگ اوں ہو کہ ہو آہن سو نکلے

سرِ مہری تبان کا جو تصور آیا — سنگ اوں ہو کہ ہو آہن سو نکلے

دیکھکے حال مرا اپنی پرائی روئے — سنگ اوں ہو کہ ہو آہن سو نکلے

جان وہی لف کی سو دیکھیں تعجب کیا ہے — مشک خر کی اگر قبر ہی خوشبو نکلے

مثل قمری ہیں کہ سرو پرستی کا سب — ویسی ہی کاش خیال قد و بجو نکلے

عمر بھر سب رمیدہ رہی خوش چشم تھے

بہ زہ قبر کی جانب ہی ہوا ہو نکلے

مجھہ مین اور یار مین لڑائی ہے — آج اغیار کی بن آئی ہے

آنکھہ کیا یار سی لگائی ہے — جسم و جان مین بھر آئی ہے

کسطرح آستین کا بوجھہ اوٹھائے — نازنین یار کی کلائی ہے

خود بخود دل جو ہی پسند آیا — کسکی رفتار یاد آئی ہے

نالہ کش زیر خاک مستانہون — مینی سر پر زمین بنائی ہے

روز دو اک کا خون کرتے ہو — اتبو منہدی بھی رنگ لائی ہے

سرسی پاتک نگہ پھسلتی ہے — واہ کیا جسم مین صفائی ہے

جلوہ رخ دکھا دی امی یوسف — دل دونون نذر دلربائی ہے

جب سی یہ دل صنم پرست ہوا — روز و شب شغل جبہہ سائی ہے

دل پھنسا دام زلف جانان مین — صدقے اس قید پر رہائی ہے

یار بیگانہ وار رہتا ہے — یہ نیا طرز آشنائی ہے

دل لگایا ہی اوس سی اب ہمنے — جسکی مشہور بیوفائی ہے

تیری در کی گدائی امی شہ حسن — یہ نظر رفعت یاد شاہی ہے

پنجۂ عشق بس نہیں ہے سب
مجھ پہ کیا زور بازوئی سب ہے

غزل

اہی سحر آج یار آیا ہے
جان میں میری جان آیا ہے

گرے جی سر کا آج ہی کرنا بہانا
نہ ہم آئندہ آئیں صاحب اگر فیصلہ آنا

نہ کہیں ملی ہے نہ سنا ہے ملوث جانا
یہاں تک جلنا سلگنا تجھ پہ بلبلا نا

نہ ہاتھ ہے اس کے کہنا نہ ہے شہ بند گرہ کی
اگھانا اس کا کہنا یہ کالی کا کھلانا

کہیں ہے تا ہے پھر کہاں جانا
کہیں بھی غیر کو ہے یار عاشق کا ٹھکانا

نہ اس کا جانتا ہے حسن تا ہے یہ کہاں
نہ اس کا جانتا ہے حسن تا ہے یہ کہاں

وہ یار دل بکھاوے سو لیاں ہے جنکی بات
وہ ہے پہ جنکا جو ہے سو لیاں ہے جنکی بات

یہ ہے تکلم سرخ جو عشاق کا خوں ہے
کوئی نہ ہے شہید ہے تا نہ گل کھلانا

خیال تا ہو کہ جگر لالہ میں داغ ہے
جہاں ہے پہ ہا ہے دل لالہ شامیانا

قصیدہ در سیہ تلی ہے سحر پہ میر بحر

کہ اس کالی بلا سے ایکو لازم ہے بچانا

چمن اور ساقی و جام مجھی ترک شرب حرام ہے

کسے خشک توبہ سی کام ہی مرا زہد پانی کو سلام ہے

تری چشم مست سی کام ہی کسی خواہش می و جام ہے

مرا عاقلانہ کلام ہی یہ جلال ہی

جسے حق سی الفت تام ہی دم وکلوخ خیر انام ہے

وہ شفیع روز قیامہ ہی وہ علی غوث تمام ہے

مرا یار پیش نظر نہیں مجھی ہوش آنکھ پہ نہیں

سر و پا کی اپنی خبر نہیں کہاں آستین ہی کہاں شلوار

رخ بی نقاب ہی جلوہ گر ہوئی خیرہ دیدۂ بہ شب

یہ تجلی ہی سر طور پر کہ وہ برق وشن ابد تاب

کہیں بغض و کینہ سی اہل کہیں کہ نہیں کا کوئی وہم نہیں

جو ہی نفس انفعل سالکین وہ انا مرتضی وہ انا

تری ابرو و مژہ دیکھکر ہوئی فوگا کیوں نہ سجدہ ریز

وہ ہی شہ کہ تو بہ نیشتر یہ خنک ہی وہ حسامہ ہے

جسنے نامہ تو نی رستم کیا وہ عتاب قہر سی مر گیا

نرا لطف و قہر ہی جانگنا ترا خط اجل کا پیام ہے

گئے جی ہی عاشق لب گذیدہ لی ای مسیح نفس خبر

نہ مجزہ وہ گیا کدھر جنہ عجب کا مقام ہے

ہوئی میکدہ مین نماز ادا کہ ہی شیشے سی مجھی اقتدا

مرا کرنا ادھنا بھی نشہ کا یہ سجود ہی وہ قیام ہے

دل خون شدہ پہ جفا نکرا سے پامال جنا نکر

اس ادا سی شوخ چلا نکر تہ افت نہ غیر خرام ہے

نہ نہ فوج ہی نہ وہ کرّ و فر نہ وہ ملک ہی نہ وہ مال و زر

نہ سکندر آیا نہ جم نظر نہ وہ آینہ نہ وہ جام ہے

کی بہت نگاہ نی جستجو نہ نشان پر انکا بلا کہو

ہی دہن کی ہونی مین گفتگو تو کمر مین صاف کلام ہے

جسے بیخود اپنا بنائی نہ شراب وصل پلائے

دم نزع منہ نہ چرائی تپ غم سی کام تمام ہے

لڑین آپ ہمسی نہ ہر گھڑی کہ جواب ہم بھی دین کوئی

ہی زبان منہ مین ہماری بھی ہر یہ جان غصہ جو اختصار ہے

نہین خوب آٹھ پہر سکا شر نہ بحلال تیغ زبان سی کہ

کہین زہر کہا کی نہ جائین مرہی بجا کہ نامہ بر آشنا ہے

کوئی مرغ دل جو کہین پھنسا وہ غضب مین ہو کیا مبتلا

دم مرگ تک نہ رہا ہی بلا کہ یہ دانہ کا دام ہے

یہ جنون عشق مجاز ہی یہ بتون سی راز و نیاز ہے

کہ نہ روزہ ہی نہ نماز ہی نہ وضو ہی نہ سلام ہے

یہان بادہ عشق اسیکا ہی ازل سی آب و نمک ہے

مے پاک جسمین نہ یہ کا بھی ہو شش نشہ حرام ہے

کیا خطی چہرہ سیہ ترا ہی دل نہ کسی آشنا

بلا وہ شوخی کی چال بھی ہی وبال کا کل کا جال بھی ہی

ادا سی ول پامال بھی ہی خلق سی آشفتہ حال بھی ہی

نگہ فسون چشم عین جادو وبال خم کمند گیسو

خدنگ مژگان کمان ابرو بلا ہی دام خط و خال بھی ہی

ہرن ہین صیاد چشم جادو قضا کی پھندی ہین دام گیسو

شکارگاہ آینہ کو کر تو کمسند بھی ہی غزال بھی ہی

یہ راگ کیسا ہی زہر سیما جو ہمسی سانپ خلاف کو کا

وہ قول اقرار ہو گئی کیا سخن کا اپنے خیال بھی ہی

کھلی یہ شیشی کی رفع قلقل نہ جوش مستی سی کر تعجل

کہ آب انگور بی تامل حرام بھی ہی حلال بھی ہی

نہ کیون ہو ہر بات مین دورنگی دغا ہی آسمان پہ

وہ شوخ مست شباب بھی ہی غرور بھی ہی وبال بھی ہی

یہ کس بد آموزنی سکھایا اجلی سی مہ کشی تجھین بتایا

جو بزمِ ناز میں تم نے کہا تو آنکھ ہر اک پر لال بھی ہے

جو یہ کہیں مشک و مے ہی چھپتی ہزار مکر و چھلی ہی ہے

جو باتیں کرتی ہو بہکی بہکی تو ہے ادا متوالی چال بھی ہے

وفا کی تعریف جو ادا کو بجا یا ہر اک عہد سے کیے آیا

ہے برا ہو اس دل کی سادگی کا ابھی امید وصال بھی ہے

دیا رقیبوں کو تم نے بوسہ لحاظ جاتا رہا ہمارا

یہ کون عاشق ہی پاس بیٹھا کسی کا تم کو خیال بھی ہے

وہ غزلیں جو پڑھتا ہے تو قاصد یہ چند اشعار ہی سناوے

وفا کی روزانہ چھیڑ ہی غزل بھی ہی حسب حال بھی ہے

وہ گویا کوہا ہی منہ تمہارا ہر ایک ہی گال ماہ پارا

قد کی پتلی کا ہی وہ تارا سیاہ جو رخ پہ خال بھی ہے

غزل پڑھ دوسری سنی مذکور کا ہی صحبت میں

یہ بزم ہی شاعروں کا مجمع ہجوم اہل کمال بھی ہے

عروج جسکو ہی اسمان جہان مین اوسی کو زوال ہی

۱

کہ مہر و ماہ کو سپہر اخضر پہ اوج بھی ہی وبال ہی

خیال دلبر مین ہجر کی شب سحر ہوئی ہی ہلال ہی

بناتی ہین آپ دل ہی باتین جواب بھی ہی سوال ہی

جو تیغ خمدار ہاتھ مین ہی تو دیش قاتل پہ وصال ہی

ادھر ادھر آفتاب محشر کی بر رہی ہی ہلال ہی

وہ رنگ ہولی مین کھیلتی ہین گلیمین پوشاک لال ہی

ہوا کی بدلی ہی رنگت اور تا جیہ بھی ہی کلال ہی

فراق مین یاس بیست سی ہی مگر امید وصال ہی

اسی سہارے فنی ہمکو اسد بت ملک تو رکھا منہ مال ہی

سپہر کی کجروی تو دیکھو کہ مہر انور کو ایک دن مین

طلوع بھی نہی غروب بھی ہی عروج بھی ہی زوال ہی

اری و غایشہ بمیرت سلم کی آخر ہی کچھ نہایت

بلبل کی فغاں سے ہی نزاکت ہیلا تجھ نالہ کا نہال ہی ہے

غرا کل شوخی میں تیں ہی پکا ہی ہی زرد نرگس جوانی ہے

ماہ فی جو تجھ مکھ سے نہیں کہتی فی مجال ہی ہے

ہے دل کا بھی یاد جسکی لیا فلانا ش خواب و خور کو

غضب ہی اوس بیوفا کو مطلق نہیں ہمارا خیال ہی ہے

غریب ہی بول چال سا ہی نہیں کوئی حرف تیسی خاص

وغدہ جس بات بات میں ہی چلن ہی پکا ہی چال ہی ہے

کر کی الفت ہی کاہش جان تو چشم کا عشق میں جاوے

حیل آوزا یہ فنا ہی ہی نحیف ہی ہی فد حال ہی ہے

پہ ہی کو تجھ سی نہیں ہی نسبت کہاں یہ خوبی کہاں نہایت

نہ یہ مروت نہ آدمیت اگرچہ صاحب جمال ہی ہے

بہار پہ بلغ نہ جوانی فی وغ پہ نازلن تمام

آمنگ پہ کیون نہ وہ جانی شباب کا سن فی سال ہی ہے

سون مین اوس گل کی نازکی کیا ہوا سی ہوتا ہی نباب میلا

بسر ماکہ گل ہوا یہ تازہ تعلق بہی ہی انفعال بہی ہے

میان مستی شوق ہمی لیی جو بوسہ لیے وہان کے

سو اب تلک لعل لب ہین میرے کبود ہہ آبسر گال بہی ہے

بہائیے خون جب آئی جیمین مزہ نہین ایسی زندگی مین

خوشی تمہاری بہی ہی اسمین حیات مجکو وبال بہی ہے

سحر ہی کیسا مزاج عالی کہ آنکھہ ہی آنسو ونسی خالی
خوشی سی رنگت پہ بہی ہی لالی کہ آج چہرہ بگال بہی ہے

قد اوسکا طوبا ہی دلنشین ہی تو سلسبیل خبان جبین ہے

جو زیر لب خال عنبرین ہی سو مردم چشم حور عین ہے

قد اوسکا شمشاد دلنشین ہی وہ آنکھہ نرگس ہی شرمگین ہے

کمر رگ گل سی نازنین ہی بدن سی شرمندہ یاسمین ہے

وہ رشک خوبان وجان عاشق ہوا جو ہی میہمان عاشق

فضا می صحن مکان عاشق مجمل کن چرخ چارمین ہے

نہین وہ خورشید چہرہ برمین جہان تاریک ہی نظر مین

جنون ہی سر مین طپش جگر مین نہ یہ تاب ہے نہ یہ تاب ہے

ہی چشم بادون کی یاد آفت خیال قامت کا ہی قیامت

تصور زلف پریشان بلا ہی خیال و دل خرمن ہے

تو ہی سلیمان پری سریت ہی ملک خوبی کو تجھی زینت

جمال کی تجھی شان و شوکت تو خاتم حسن کا نگین ہے

ہی عین فرصت وہ چشم فتان نہین ہے اوسکے مین تیر مژگان

وہ صاف ابرو مین تیغ پنہان کشندہ وہ قاتل فتنہ زن ہے

خجل ہی آنکھون سی ابر باران سحاب اشکون مین ہی غلطان

رگ سحاب الغرض مژگان نہان تر اشک سے بیت ہے

پری سی ہی جو حسن مین زیادہ بشر کا تجھ تک نہین گذارا

ہی باغ فردوس تیرا کوچہ تو فی الحقیقت کہ حور عین ہے

چھپتا ہی وہ غمگسار عاشق بلا مین ہی جان زار عاشق

گیا ہی دل سی قرار عاشق ہمیشہ آنکھون پہ آستین ہے

ہین رشک مشک ختن وہ گیسو ہی ناف مین لطف ناف اہو

جو جسم گلرنگ ہین ہی خوبان بوگلون مین ہوا تو کیا ہین

خدا سی ڈرا ہی صنم خدارا کیونکے ہی اپنا گھر بگاڑا

خراب کیون قصر دل ہی کرتا کہ اس مکان کا تو ہی مکین ہے

کرو نہین تو ران کا کیون ارادہ عرب کے جانی سی ماندہ کیا

وہ زلف و عارض ہون دیکھہ آتا فتن ہین سب ہی اب ہین ہے

ہین کسکو کہتے نماز روزہ کہان کا کلمہ درود کیسا

ہوا ہون اب ایک بت کا بندہ نہ فکر ایمان نہ پاس دین ہے

وہ مانگ کا خط ہی کہکشان سان گہر ہین مثل نجوم رخشان

وہ چہرہ ہی ماہتاب تابان سپہر افشان چنی جبین ہے

پری کا کیا منہ جو ہو برابر کہ حسن مین حور سی ہی بہتر

جہان ہی پر تو سی تیری انور تو مہر و سی کہین حسین ہے

وہ زلف پیچان ہی ما سہران ہی گویہ گویش سانپ کا تن

وہ خال مشکین ہی دل کا بہتمن بلا ہی جان خط عنبرین ہے

پر ہی وش اپنا ہی کم سن آنا کہ اپنی سایہ سی ہی چمچکتا

جو آب ہی آینہ سی کرتا نا دیکہ نا وان وہ شہ کہین ہے

سحر لکہی وہ غزل مسمع کہ لیکی مطلع سی تا بہ مقطع

تمام اشعار ہین مسمع ہر ایک مضمون دلنشین ہے

کتب وہ کونہر جہان ہی اہل دولت لیگئے
داغ حسرت لیگئی ہی ہاتہ خالی رہگئے

درہم و دینار کب ساتہہ اہل ثروت لیگئے
لالہ آسا اس چمن ہی داغ حسرت رہگئے

چوکڑی بھولی ہرن اور چہکہا بیاد رفتگان
سب اپنی اپنی ہی وحشت لیگئے

بخل سی مانند قارون کیا لیمون کو ہلاکت
ہان سر بی مغز پہ بار ملامت لیگئے

جان کی کا بک حسین ہا بار الفت مین بے
بیقراری دیگئی آرام و راحت لیگئے

ایک بہی جیتا نہ اپنی گہر پہیرا کیسا جواب
لاکہہ قاصد یا تہا خط و کتابت لیگئے

کیسی کیسی چٹکی ہمسی حسین شیریں کلام — شکریں لب زندگانی کی حلاوت لیگئے

رہبری ہین تیز ہین کس مرتبہ اپنی قدم — طرفہ متعرضین پی قطع مسافت لیگئے

کرگئی کیا کیا سلوک ایام طفلی و شباب — اک نقاہت دیگئی ہمسونکی طاقت لیگئے

رابطہ اول بڑہا آخر نہ پوچھی بات بھی — دل ہمارا ایسی ایسی بیمروت لیگئے

جوشش رقت مضر ہی وقت محبوبین مین — دیدۂ یعقوب کی بینائی بصارت لیگئے

زندگی بھر دل جلایا دافع غماز کو — بعد مردن شمع نگلی ہمسو تربت لیگئے

گوہر دندان نی موتی کو کیا بی آبرو — لعل لب یاقوت مانی کی حلاوت لیگئے

دیکھتی ہی مصحف رخسار صنم کو جان دے — مرتی مرتی ہم ثواب ختم سورت لیگئے

آرزو ہی ہر طرف ہو عرصہ محشر مین — حیدر صفدر سحر کو سوی جنت لیگئے

تم اگر بیٹھے کی گلشن مین تبسم کرتے — تو رہ نزدیک مرغان چمن گل کرتے

مردی جی اٹھتی ہین جسدم ہو تکلم کرتے — زندہ اعجاز مسیحا کو ہو چیتہ کرتے

پان اگر کہاتی تو لاکھون ہی کا خون تم کرتے — تیز چیڑا کی اسوقت تسہ کرتے

آنکھ میں کی تشک کی دریا جو تلاطم کرتی
سطحِ روی زمین و کشتِ قلزم کرتے

کم خبر کبھی پردہ اگر تم کرتے
بادہ کو رشکِ دو چرخِ چہارم کرتے

موج زن آبِ خجلی دم بہ دم فرقِ شبنم
بادِ کی خجلو کی ہیں دریا میں تلاطم کرتے

اپنی اوائل سی جبیں ہی کا حرص
کیوں نہ آدم طمعِ دانۂ گندم کرتے

اسیا واز جبیں گر
گر نہ آدم ہوس دانۂ گندم کرتے

بات اون ہونٹوں کی سرگرم کہاں
کچھ نہ کچھ لطف ہیں اس منہ سی تکلم کرتے

داغ بھولا شبِ کاکل میں تری مانگ کا خط
راہ ظلمات کی کسطح خضر گم کرتے

کہ جو عاشق سخر نکلی کہ رہ دلدار
لوگ ہیں راہ میں بیٹھے ہیں ترحم کرتے

اپنی دیوانی کو انسان اگر جانتی آپ
میری سایہ سی پرہیز تو کم کرتے

داد رس کوئی نہیں داد و بیداد کی سوا
کس سی ای بت تری مظلوم تظلم کرتے

کالعقارب ہی اقارب کی صفت میں وارو
پھر نکیوں نیش زنی صحبتِ کم کرتے

تھا عاشقی و عشق ہوا تھا معدوم
از سرِ نو جو نہ پیدا اسی ہم تم کرتے

ناک دیں ذبح دیتی ہو مل مل کی
پان کہا کہا کی ہو یہ خون دل مردم

بیوفائی تری ہوتی نہ اگر پیش نظر
آنکھ کی پتلی کا تارا انجمی ہے

آپسا ہمکو سمجھتی ہین وہ اللہ کی شان
ہمسی پیمان شکنی کا ہے تعجب کرنے

می سی ہی دست کشی مشرب رندان حرام
نوشجان تا کہ نہین توبہ تم کرتے

بیخودی قبلہ میخانہ ہین ہی جا ہی نماز
سجدہ گاہ ست کہ یون شیشہ بغل مین رکھتے

شیشے کہتی ہین نہین میکدہ جا ہی واعظ
مین ابھی پی کے چلی تم ابھی توبہ کرتے

چتون افشان جو وہ پیشانی پر افشان ہو
صبح کی وقت گویا ہو ہے تارا چمکتے

آپ کہلاتی جو سلک دندان کی جمک
پھر وہ چشمک ہی نہین ہے یہ تبسم کرتے

اپنی جوتی کی ستاروں کا کہاتی ہو فروغ
آپ پاؤن سے ہو ہے تجھ کو ثریا کرتے

منحرف ہین فلک دین کے ہر اک کوکبی
کیون نہ ہو تجھ سے وہ شوخ فتنہ کرتے

سحر آنکھون پہ بتاتی ہین بناوٹ تیری
تیرک خوبی اگر صورت مہ کرتے

اگر تری چاندسی چہرہ کی مقابل ہوجاے
آئینہ جوہر حیرانی سے کامل ہوجاے

می تو ہی تلخ ہین ہجر مین گر آبیات
کام نا کام محبت مین بادام ہوجاے

ہو ہی دامی فلاخ ہم اشک — کہ لب بام مری یار کا ساحل ہو جائے

ہو ناقہ لیلی کا گذ — خاک کیا روح بھی گرد پس محمل ہو جائے

اوٹھ جا ذوق کا پا — عین دریا ہی جو قطرہ کوئی داخل ہو جائے

ہو آما ہو جو اک ات مرا اشک قدم — ماہتابی سی خجل ماہ کی منزل ہو جائے

ہو ہر دیدہ تخیل فسانہ بین — کیا عجب جادہ رنگ خواں چہ بابل ہو جائے

دامین ت سی لیکر شوق شہادت ہی کرہ
ناخن عقدہ کشا خنجر قاتل ہو جائے

ہو شب چم جو شمع رخ جانانہ ہے — پردہ ہی آنکھ ہو نکی خانوس نگہ پروانہ ہے

ہو مین جو مشتعل سوز شمع جانانہ ہے — گنبد مرقد اگو یا کہ آتشخانہ ہے

وہ نیتجہ مہ آنہی سی جسکی خواب آئے — مینداز جائی یہ خانہ خراب افسانہ ہے

میکدہ مین ہو کی ہر شخص ہی مست ہے — آدمی کی کاسہ سر کا یہان پیمانہ ہے

ہو سی سر شب شہ یا سلک زہرہ مین — ماہ نو بجلی ستادہ کان کا دردانہ ہے

ہو ہی شبہا ن سوزان دل ہی جو ہا مین — جیسے تسی تا شاد ملبہ بات بجھ پروانہ ہے

ہی مرا پروانہ دل بیقرار ہجر یار
جب سے یہ دیکھا ہین تن بے تاب ہے

کار آئینہ ہمارا دیدۂ حیران سہی
پنجۂ مژگان ترا سہی تجکو دیکھا چاہیے

ہو گیا بیخود ہمارا حال دل جنسی سنا
کہ نہین افسون سہی اپنی غشی کا افسانہ ہے

دن کو بلبل ہی اگر اوسکی گل رخسار کا
شمع ساں شعلہ رکاشب کو ہا پروانہ ہے

آدمی تو کیا ملک دیوانہ ہین اسکی ہر روش
در پا اسد جنت ہی تجھ بن مجھپہ زندان ہے

پاس اگر تو ہو تو صحرا ہی ہمیں اسکی بغیر
باغ جنت بن تری نظر بغیر ویرانہ ہے

کس مسیحا سی بھلا درد سحر کا ہو علاج
مبتلای عشق زلف یار رو دیوانہ ہے

ستارون سے ترے جوتکی نسبت تارو مکو کب ہی
زمین فیض قدم سے تیرے چرخ مکو کب ہے

بھلا ہر بی سر پا کو علی سی ہمسری کب ہی
وہ بازو ہی پیمبر کی وہ دست حیدر کب ہے

بلای جان خیال رو و ابرو ہجر کی شب ہی
ستارہ ہی سا نیچ کی چھا مہ نو یہ شمشیر کب ہے

مکان بخش غیر آرامگاہ یار ہر شب ہی
غضب ہے تیس دن ہا ان منزل آتش گیر کب ہے

سپہر حسن ہے وہ مہر وش زلف سیہ شب ہے
ہلال ابرو ہے کج ہین ماند چہرہ خال کا کب ہے

ق

فروغ حسن سے ہی چاہ زنخدان چاہ بخشب ہے
مسیحا نوشدارو کاتری نسخہ مجرب ہے
بہر بابا طپنت کج ہین خواہ عاشقان تقرب ہے
ہی بجلی ابر مین یا ماہ پیر مین شب ہے
نظر مین یک شتاب کم ہی جو کوکب ہی
شتاب یک وقت سی نجل رسات کی شب ہی
فروغ مہر عارض سی ہی پہتی چشم کوکب ہی
لبطوان ابان خشک کا اندیشہ ہیب ہے
بہ نگاہ مژگان شیخ کی تیس مخضب ہے
شراب خوانی سی مراسا غر لبالب ہے
تحیہ کو ہین منہ خورشید کی پہلو مین کوکب ہی
نہ پیتا ہی مے آب نسیان سی اب ہے
بہ نگاہ بوسہ گل چہرہ نسیم چہ کب ہے

خموشی بھی سوال وصل کی گویا رضا سمجھے
تسلی کیا دل مضطر کو بے تابی کے ہوتے ہے

کہا جاتا ہی دم اللہ ہی افراط تاثر سے
شب فرقت قیامت کی شب اثر ہوتے ہے

مرے وحشت جنون پر ہو چکی حیران صحرا تک
کہ پنجہ مہر کا جیب بیاباں میں سحر ہوتے ہے

زبس صدف لب و دندان جانان میں رقم کرتا
قلم ہی شاخ مرجان کی تو بے برگ و ثمر ہوتے ہے

می و جام و صراحی ہو مبارک کی تمکو ہی رندو
ہمین ہر روز ہم عید و شب برات ہوتے ہے

جہنم ہی مجھی ای شعلہ روشنجہ بن سینہ خانہ
کہا جاتا ہی دم جانسوز دوزخ کی طرح ہوتے ہے

سحر بعد نبی افضل ہین مخلوقات سی حیدر
یہی دین ہی یہ ایمان ہی یہ ملت نبی ہوتے ہے

دل عشاق کو تلوون سے ملا کرتا ہی
دیکھیہ ای ظالم ہر جرم کیا کرتا ہی

خون عاشق وہ حنائی کف پا کرتا ہی
یہ چلن آخر وحشت نما کرتا ہی

رنج راحت ہی مجھی کون گلا کرتا ہی
تو جو کرتا ہی برائی تو بھلا کرتا ہی

دل کو آشفتہ سر لف و تا کرتا ہی
یہی سودا تو گرفتار بلا کرتا ہی

وعدہ جو ہمسی تھا غیر وہی وفا کرتا ہی
یار کیا حق محبت کو ادا کرتا ہی

ق

شب چشمی کا اسکے سب ہی حیا کرتا ہے
محو اسکی چاند کی ٹکڑی کو جدا کرتا ہے
شاہ درویش نکو شاہ و نکو گدا کرتا ہے
مرغ دل شوق پہ قربان شفا کرتا ہے
حق یہ ہی بت سبھی کہین کا خدا کرتا ہے
ذبح کرتا ہی ستمگر نہ رہا کرتا ہے
دلکو گویا کوئی چٹکی سی ملا کرتا ہے
مرغ کو دانہ گہ فتار بلا کرتا ہے
دیکھیی کب تلک انصاف خدا کرتا ہے
شجر خشک محبت کو ہرا کرتا ہے

ق

نہ ملونگا نہ ملونگا وہ کہا کرتا ہے
دیکھین سرسبز سخن کسکا خدا کرتا ہے
عمر بھر ہر دہن غم ہنسا کرتا ہے

شمع رو دلسی ہی لو جنی لگائی تجھ
پہلی دیوانہ کیا اب نہیں لیتی ہو خبر
آہ مظلوم سی کر ظالم پہ رحم چند
بخت و اژون نی کھایا یہ ماما اولما
جلوہ حسن تہ امہروش سرخ نقاب
جانفزا آپکی زلفونکی ہی بھینی خوشبو
حال دل کیا کہون پاتا نہیں تنہا افسوس
اثر صحبت بدہی وہ عیاں از ابتدا
دور ظاہر ہین ہون باطن ہین تصویر تیرا
پردہ تا چند دکھا جلوہ رو یتی ہان
روشناس اوس سے ہون کیا دیدہ حیران میرا
غنچہ آغوش ہین تنہا ہی تمنا وہ گل
دشتگاہ اسکو ہی کیا تفرقہ اندازین

جب نظر وہ طرف آب بقا کرتا ہے
خوا انسان کو طبیعت کا مزا کرتا ہے
نا بجا بھی جو کرتا ہی بجا کرتا ہے
قاتل خم کشتہ کو محراب دعا کرتا ہے
ابتو ہر تیر نشانہ سے خطا کرتا ہے
وا نہ تجھ سے کہین نشو و نما کرتا ہے
یہی وہ تیر محبت ہے جو کیا کرتا ہے

آج پھولا نہین سماتا ہی قفس
واجو ہنس ہنس کی ترا بند قبا کرتا ہے

جناں سے کام ہی اب کچھ مطالعہ و علماں سے
یہ باغ بیخزاں ہی رخزاں تو ہی گلستاں سے
کہلا ہی شمع سان جل جلکی سوز داغ پنہاں سے
جنگل ملک گیر ہی تیری سلک ندا سے

ترا کوچہ ہی بہتر مجکو جانان باغ رضواں سے
نہین گلخن ارکو نسبت مری اوراق دیواں سے
گریبان تک جلا اپنا چراغ زیر داماں سے
بجا ہی باج لین گر لعل لب ملک بدخشاں سے

نمایاں خط نہیں اور ہیں مصحفِ رخسار کی اوپر
لکھی ہوئی آسمانی تفسیر ہے یہ

نظر آتی ہیں ہمکو خوشقدانِ دہر کی ہمت
اگر سینے سبھی پھل پا کبھی سرو گلستاں سے

عجب کیا ہی جہانِ دام اسباب پریشانی
مری حال پریشاں سے مری اشک پریشاں سے

اثر بعد از فنا بھی تیرہ بختی کا نمایاں ہے
قدم ہیں شمع کا کوتاہ گو زبانِ غریباں سے

لبِ جاں بخش کو کیا چشمۂ حیواں سے نسبت ہی
تسلی کیجیے کیونکر کہ وہ ظلمات میں ہے یہ

کہو کفنِ بیگانہ کی قسمت کرنیکا تاسف ہے
تہ خاک رہی تھا بھی ہو جو یہ اپنے

بہت ہنسنا جہاں میں آخر کو خون رلاتا ہے
کھلا یہ غنچہ جو باغِ جہاں میں خندہ زناں ہے

سحر اب شعر کہنی ہی بھلا نا ہمنے بہتر
دماغ گفتگو کسکو ہی ہر طفلِ بستاں ہے

اسی بت کو ظلم تمہاری نہیں کیا کیا دیکھے
جب ہی ظلم ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو

گر تری حسن خداداد کا جلوہ دیکھے
خواب میں بھی جو زلیخا نہ زلیخا دیکھے

خوش نہ ہوتا کوئی لاشہ نہ تڑپتا دیکھے
کوئی اور قاتل عالم کا کلیجا دیکھے

فرض کرتا ہی ادا سی یہ کہی جاتا ہے
دم بہ تیغ جو ادا ہی مرا دیکھے

پیستی ہوت ہیں دل خلق نہیں جو خدا
کیسے پتھر ہیں کوئی انکا کلیجا دیکھے

مجھے اوس چاند کی ٹکڑی یکو چھڑا سکتا
منہ تو اپنا یہ سپہر ستم آرا دیکھے

یار نہ ستا ہی مری آہ شرر افشان پر
ہے غضب کوئی جلی کوئی نہ تماشا دیکھے

عین غفلت مین نہ بیگانی طفلی و شباب
وہیان کہتا ہون کہ خواب ہی گیا دیکھے

غنچے اسمو یر اب یار عتاب کے دل
کبھی موسم مین یہ عقدہ نہ کبھی وا دیکھے

آنکھین پتھرا گئین ہی سنگدل آنا ہی تو
کب تلک راہ تری محو تمنا دیکھے

تنگ ہیں ہی فلک طرح سے ہو ہیہات
نیرنگی ہاتھ مین جو آیکہ چھلا دیکھے

گلہ یار نہ ہی شکوہ اغیار مجھے
کر دیا دل نی مصیبت مین گرفتار مجھے

زخم دیتی لگی کیفیت گلزار مجھے
دل خیاری ہی اظہار گل خار مجھے

دل ایسا جنی او سینی دیا زار مجھے
ہمنشین آہ نہین عشق سزاوار مجھے

آنکھہ دکھلا کی کیا یار نی بیمار مجھے
میری عیسی نی دیا موت کا آزار مجھے

حسن او عشق ہم دست و گریبان ہین ہم
گل بنایا تجھی اللہ نی او خار مجھے

تب عیادت کو قدم رنجہ کیا حبذا
کھولنا آنکھ ہی جب شمع شبستاں ہوا

اک نظر دیکھتی ہی تلخ ہوا شہد حیات
ہو گیا زہر ترا شربت دیدار مجھے

پڑ گیا پیچ مقدر میں پریشانی سے
دام کاکل میں ہوا تھا گرفتار مجھے

آنکھ قاتل ہی لیے اگرتی ہی لبھ بچائے
تا کتی ہو تی میں دست نگہدار مجھے

مار گیسو کی تصور میں ہوا بھی وہم
کاٹنی کھاتی ہی میدانی کی کتب تار مجھے

دل نہیں صاف تو ملنی سے نہی ملنا اچھا
ہی کدورت کی ملاقات سے بیکار مجھے

خط میں اوس شوخ کو مضمون کیا ہی میں نے رقم
زندگی صفحہ وقت سے ہی نقش بیکار مجھے

سامنا جا نشکنی کا ہی ہی حالت سے
ابتدا ہی سے نظر آتی ہی آثار مجھے

پڑھ کی خط ہنسکی یہ قاصد سے کہا کہ تو نے
کر نہ تنہا صبر تو کرنے سے ہی کیا پایا مجھے

نہ گیا جوش جنوں میں بھی طبیعت کا مزا
وحشت میں لاتی ہی بنجیر کی جھنکار مجھے

زندگی شمع صفت اپنی ہی تا شور گداز
ہی یہی محبت ہی تی خشت کا آزار مجھے

پا بگل میں دل حیران پہ بھرا ہوں شیدا
جوش حیرت نے کیا حلقہ زنجیر مجھے

ایک یوسف پہ یہ انبوہ خریدار دیکھ
کیا جلاتی ہی تی گرمی بازار مجھے

شوق دید آنکھونکو کانونکو بھی دیتی ہے تقریر
چین لینی نہیں دیتی ہین یہ دو چار مجھے

بوسے خونی کی کلامہ لب پان خورد سے
ہوئی وہ تیز زبان خنجر خونخوار مجھے

ہوگئی دشمن جان ساری خدائی اپنی
تیری الفت نی کیا سب کا گنہگار مجھے

ہان ٹوٹا ارے کیا وہی اثر جذبہ عشق
یار بھی میری طرح کرنی لگی پیار مجھے

اوگھنی نیند جھپکتی نہین تن تن پاپن
بخت خفتہ نی دیی دیدہ بیدار مجھے

کشتنی عاشق ابرو کو سمجھکر بیباک
مہ نو چرخ سی دکھلاتا ہی تلوار مجھے

آبدار الفت دندان مین نکالی مضمون
ملی اس بحر مین کیا کیا دُر شہوار مجھے

جبہ و خرقہ شب ہجر جلا یا اکثر
لگگئے یاد تری چاندی کی خمار مجھے

ہی سحر کی یہ دعا حق سی کہ حاصل ہو شفا
صدقہ پیکے عابد بیمار مجھے

جب سے دیکھی تری کلائی ہے
مجکو اب تک نہین کل آئی ہے

آینہ ہاتھ سی نہین چھٹتا
خود نمائی سی خود نمائی ہے

بندگی بھی ہی میری [illegible]
ای بتو شان کبریائی ہے

وان کھلی بالون ہی وہ خوش بیٹھا — یان کھسا غم کی واپد چھا ئی ہے

طائر جان کو دام کاکل سے — بی اجل ملتی کب رہائی ہے

پھر ڈوبا ہی یہ شفق مین صنم — یا ترا ہے عجب حنائی ہے

دیکھکر یار تیری رخ کی صفا — آینہ کو بھی حیرت آئی ہے

کھل گیا پیچ و تاب دل سی مجھے — زلف اوس شوخ کی بنائی ہے

دل و دین لیکی رونمائی مین — آنکھ کچھ مسکی کیون چرائی ہے

خون بہاؤن نہ کیونکر آنکھون سے — یاد وہ پنجہ حنائی ہے

آہ اوس تک نہین پہونچ سکتے — اپنی طالع کی نارسائی ہے

دل مرا لیکی بت نہ ہنسکر ہو — اس سی آگاہ اک خدائی ہے

حیرتی ہوگیا جو آئینہ — کسکی تصویر دیکھ پائی ہے

سب کو بھولا ہون اور ز خود رفتہ — کسکی رفتار یاد آئی ہے

کیا تحمل ہی آپ نہین کرتے — شائق کو یار کی جدائی ہے

عشق فی ملک دل کو لوٹا ہے — خسہ حسن کی دوہائی ہے

مے کشی کی بہار ہے ساقی — کیا گھٹا میکدے پہ چھائی ہے

زلف چھوتا ہوں میں تو کہتی ہیں
کچھ سحر پیر ہی شامت آئی ہے

رفعت نہیں نگاہ میں تاج و سریر کی — ہمت بہت بلند ہی تیری فقیر کی

سایہ نہیں شمار ہی جسم حقیر کی — ایسی فراق یار نے حالت تغیر کی

الفت ہی آب گل میں حباب اسیر کی — کوشش ہی حق نے ہی مٹی خمیر کی

بارش جو دیکھی دیدۂ دریا نظیر کی — مٹی میں آبرو ملی ابر مطیر کی

نکہت سی زلف حور وش بے نظیر کی — گرد قدم میں بو ہی جنان کی عبیر کی

ابرو کمان ہی سرمہ ہے ژولیدہ پلکیں ہیں خدنگ — دنبالی سر کی نہیں یہاں میں تیر کی

ساقی بغیر بنگیا تیزاب مے کا گھونٹ — تا ناف ایک حلق ہی سیدھی لکیر کی

ہی یاد چشم و زلف و رخ و خط سرو قد — تصویر پیش چشم ہی اوس بے نظیر کی

نرگس ہی سنبل و گل و ریحان و سرو ہے — کرتا ہوں سیر اک چمن دلپذیر کی

ہی نیت لباس پہ اہل دول کو فخر — یاں قدر پیرہنان ہی غرت حریر کی

رخت برہنگی پہ تکلف کاہی تو — وہ بیچ ہی بہار نقد شن حسینہ کی

عالم کا دل نظارۂ ابرو سی ہی نگار — قاتل تری کمان ہین تیر انتخاب تیرا

سیر چمن سی ہجر مین ہوتا ہی دل نگار — شاخین کمان ہین پتی پتی خدنگ تیرا

ابرو کمان سی ہجر مین کھنچتا ہی کیا ہی — پہلو مین دل ہی بانو نی پیکان تیر کی

کیا رہتی بی وزیر شہنشاہ مرسلین — تو سی نی تخت شی نی تاج نی سریر کی

جب تک رہا وہ قاسم رزق جہان حیات — حاجت رہی نہ بندہ پرور و سیر کی

پھرتی ہی شکل یار کی آنکھونکی سامنے — دوربین کی ہے نہین مجھی حاجت منیر کی

نوک قلم ہی غیرت مژگان عندلیب — دلکش ہے نیزہ فرق شی منقیر کی

کیونکر سکے بسر ون کو نصیحت اثر کرے — ناداں ہی جسنی پانی کلی پہ لکیر کی

قید فرنگ ہی بت ترسا کمند زلف — تا مرگ ہی محال رہائی اسیر کی

دندان صاف یار مین تارونکی ہی چمک — چہرہ ہی پہ آب و تاب ہی بدخشیر کی

بی عشق و عاشقی نہین ہتا ہو نہین کبھی — امی شاہ حسن جگ دو عالم فقیر کی

حید رسی پوچہ تبہ احمد لوا می بحر

احمد سہی پوچھیہ قدر جناب امیر کی

جو دیکھ لے سہی تو نوکستری ہو جائے
سہاسی بدر کہی ذرہ مشتری ہو جائے

جو ہو نشانہ سہی آسمان سا وہی ہو جائے
برنگ کاہ اگر تن کی لاغری ہو جائے

وہ شاہ سہی تو جلوہ گاہ عالم ہین
پڑی ہو جو پیو پہ سایہ تو اپسری ہو جائے

جو بن نقاب شب شب ہ وہی حیرت
نتیا سہی چار طرف نوکستری ہو جائے

بلا اگر ان کی ہون بجلیان تو بالی ہو
گہر ہو زہرہ کوئی کوئی مشتری ہو جائے

وہ خوش گلو ہی پہ یہ کہ منہ لگا نہ ہو
یقین ہی نہ قلیان ہی بانسری ہو جائے

پہ اتنی نتھی ہی اعل لب و دندان
یقین ہی ہو دم ہر دیہ جوہری ہو جائے

جہان خلاصہ ہو اپنا یہ کی نگاہون سے
او ہر ہی اک نظر بندہ پروری ہو جائے

پہ نی جبین پہ خوشان و غیرت خورشید
ہر ایک بہ کہ اختر سہی زہری ہو جائے

کبھی ہو پانی نگاہین و چاند کا ٹکڑا
رکاب ہالہ خورشید خاوری ہو جائے

وہ جو ہو پانی مہ و دم قتیل گرم ناز اگر
تو پایمال حسد جلوہ پری ہو جائے

اگا و سرمہ دنبالہ دار آنکھون مین
خدنگ ناز نگہ کی لیی سری ہو جائے

لڑائی رہتی ہی ہمسی تو سیتن سب روز
کبھی قریب سی بھی جنگ کر رہی ہو جا

ق

بہار حسن سی صحن چمن ہو سطح آب
وہ گل جو نخل مین گر شاخ سی جدا ہو جا

حباب غنچہ گل ہون تو شاخ گل ہو مین
بھنور نگاہ مین چھلنا نہ کر رہا ہو جا

جلا دی نزع مین صورت کہان کی الطاف
دم مسیح ہر اک نالہ لب ہی ہو جا

ہوائی نیست ہی ناسازی مسیح نفس
مین جی ا وٹھون ملاقات سر سری ہو جا

نکالی سبزہ خط کاش میرا سرو روان
ابھی تو کشت تمنای دل ہری ہو جا

سحر ہو طی رہ ظلمات ہجر شب تم
جو خضر راہ مقدر کی یاوری ہو جا

تو نہ آئیگا تو ہم جی سی گذر جائینگے
ایکدن حسرت دیدار مین مر جائینگے

ای مسیحا ترے کوچہ سی اگر جائینگے
دیکھ لینا کہ تپ ہجر سی مر جائینگے

خار صحرا پی تعظیم کھڑے ہو ینگے
پا برہنہ طرف دشت اگر جائینگے

ابھی کمتی ہو نہین یہ لیا ہی جی ہر دی
ہاتھ آپکا کھنچا یہ کدھر جائینگے

قتل کا اپنی نہین غم مجھی سودا ہے
آپکی بات مری کچھ نہ بگڑ جائینگے

گر رہا نا بیلی لیجی کو ہمین کل چلنا
دشت کی سمت جو ہم خاک بسر جائینگے

دل تو ہو جاتا ہے ظالم کو مگر یہ بھی خیال آتا ہے
بڑی عیار ہین وہ صاف مکر جائینگے

ہم بھی جائینگے ادھر آپ جدھر جائینگے
چھوڑ جائینگے نہ دنیا کی ذلونی کو تجھے
تجکو بھی ساتھ لیی دیدۂ تر جائینگے

ہجر جانان کی مصیبت کو کہانتک جھیلین
ارمی ہمدم جو ہوگا وہ کر جائینگے

شمع سان پہلی دل گداز کرے
تب زبان سخن دراز کرے

بی نیازی پہ یار ناز کرے
قابل ناز بی نیاز کرے

کیا صباحت پہ شمع ناز کرے
سر کٹی جب زبان دراز کرے

کب ہوا تجھا مریض الفت چشم
لاکھ تدبیر چارہ ساز کرے

مثل طفل سبو رگو شمالی پاے
تجھی ای نی ہرہ وش جو بیان کرے

کی بہت کم تو جبھی ای بت
عمر تیری خدا دراز کرے

حسن تیرا ہی غیرت یوسف
ہر حسین کیون نہ تجھپہ ناز کرے

خط تو لکھا ہی پر یہ خوف بھی ہے
نامہ بر سمجھی کوئی نہ سمجھے اسے

حالِ محمود دیکھ الفت میں
عشق اوسمجھی بندہ ایاز اسے

اپنے پرغیر کو جو دی ترجیح
عقل کہیئے نہ سمجھے کہتے ہیں

ق

ایسا منصف کہاں سے لاؤں میں
حق و باطل میں امتیاز کرے

جدا کیا ہی جو اوس سی پرتو ظلم نے
وہ بجھکا دیا سر نور ابتدا تھا

سرور وصل تڑپا یا فراق غم نے
دکھایا گاہ گاہ زیبا تضاد ایسا

سہی قدر نکی جو الفت میں جان دی ہم نے
کیا ہی سایہ سر قبر نخل ماتم

یہ بحر اشک سمائی ہین چشم پرنم نے
دکھایا نوح کا طوفان نشانچہ

لبون کے حسن کی سی نی قدر کی ان نے
وہ چند لعل سی قیمت بنا نگینہ

کیا ہی شاہ غنی یار کی نشانی نے
بنایا شکر سلیمان پہ مہر انگشتر

جنان سی دانہ گندم کی جو بہم پہنچے
بنا کی شاہ نے ایسا کیا تھا آدم

بقا کی شکل ہی آئینہ سی سکندر نے
بنا کی جام کیخسرو ہا مہ جم نے

مجنون کی خاک سی اڑیہ تھی نہیں
لیلی کی جستجو مین یہ خاک چھانتا ہے

زہد ریائی تیرا تجکو رہی مبارک
کیون اپنی ساتھ زاہد تو مجکو سانتا ہے

کچھہ فکر سائبان تربت بھی تونے کی ہی
منعم جو سایہ تو گھر مین تانتا ہے

کرتی ہی قتل قاتل سبکو حسام ابرو
لوہا ترا زمانہ اے ترک مانتا ہے

الفت مین ہی مست اوس چشم سرمہ سا کی
دل ای سحر کسیکی کب بات مانتا ہے

شعلہ رخ دکھا دیا کسنے
دل ہمارا جلا دیا کسنے

یہ پیام قضا دیا کسنے
حرف رخصت سنا دیا کسنے

ہمکو رستہ بتا دیا کسنے
اپنی در سی اوٹھا دیا کسنے

پان مجکو کھلا دیا کسنے
یہ مرا خون بہا دیا کسنے

نام قاتل سنا دیا کسنے
دکھتی دل کو دکھا دیا کسنے

سرخ جوڑا پہنا دیا کسنے
تجکو خونی بنا دیا کسنے

دام کاکل دکھا دیا کسنے
قید غم مین پھنسا دیا کسنے

سر انلشت کو کی فندق بند — چٹکیون پر اوڑا دیا کسنے

ہمسے اتنی بلند پروازی — شجکو اوڑنا سکھا دیا کسنے

مست آنکھون لو اپنی دکھلا کر — مجکو وحشی بنا دیا کسنے

سنتی خوشبو جلا دیا دل کو — پردہ در اوٹھا دیا کسنے

سحر اے بلبل کیون نہین جاتا — شجکو قاصد پڑھا دیا کسنے

کل تلک تو مین اپنی بیخبر تھا — آج بیخود بنا دیا کسنے

کیا کہون ہاے عشقبازی کا — روگ مجکو لگا دیا کسنے

اسی سحر آج ہی سحر سی خوشی
منہ سحر کو دکھا دیا کسنے

دلمین ہے ساقی کوثر کا نور ہے — شیشے مین اپنی جوش شراب طہور ہے

ساقی فراق سنگدل پر غرور ہے — [illegible]

اور تا پری کا رنگ تمہارے حضور ہے — [illegible]

کافر ہجود کعبہ ہی دل بت نفور ہے — اللہ کسقدر وہ صنم پر غیور ہے

ہر دم عتاب سم مروت سی دور ہے
انصاف کیجیو ایہ تو کیا تو نہ چور ہے

ہر دم خیال یار نگہ کی حضور ہے
دل سی کبھی جدا ہی نہ آنکھو سی دور ہے

شمس و قمر چراغ حرم شمع طور ہے
اسما جدا جدا ہین پر ایک نور ہے

ہون محو یاد چشم غم ہجر دور ہے
عین خیال مین ہون خیال

حسن بشر کو رتبہ کب اوسکی حضور ہے
صورت مین پرتو سی سیرت مین

کب نقش پا مین کم ید بیضا سی نور ہے
بل سایہ سر و قد سعادت تل طور ہے

اوس مہر وش کا سایہ دیوار نور ہے
جا و ب خانہ ہستہ تمکان نور ہے

جو دل ہی داغ عشق سی پر نور ہے
سینہ مین جلوہ گاہ تجلی طور ہے

کیا جسم ہی لطیف فدا جان نور ہے
اصل غیرت پرتو سایہ بھی نور ہے

کسکو فروغ حسن مین تیری حضور ہے
ہر ذرہ آفتاب سی متحان نور ہے

داغ دل آفتاب ہی ہر نالہ صور ہے
فرقت کی رات مین اسی نشور ہے

دندان یار صاف ہین شفاف رنگ جسم
موتی و آب مین یہ مثل مین بلور ہے

دل کی یکی مول لیتی ہین الفت کا درد سر
ہمسے خریدو کون بھلا بن شعور ہے

آئی جب اُن سے ملاقات لبی آئی غیر کو
تکلیف اس طرح کی بھلا کیا ضرور تھے

کرتا ہی خط بان ہی ایدل ناداں پہ اس جا
کم سن ہی پر بہت ہی پریزاد وہ رشوخ

عیار حیلہ ساز دغاباز ہی وہ شوخ
جو بات ہی فریب ہی فقر و ہی زور ہے

سنتی کسی ہی شعر مرا ہین تو ناز سے
کہتی ہین مسکرا کی ادہی کیا شعور ہے

ہین منتشر حواس غزل کیا کہون سحر
افراط فکر ہی خفقان کا فتور ہے

الفت ہی دین آپ ہی ایمان آپ ہی ہے
نیند اڑ جاتی ہی ناہی شب ماہ خواب ہے

گرم صحبت عشق ہی یہ وان میتاب ہے
ربط پہونچا ہی بھر کیا آگ کو سیماب ہے

موج زن ہی اشک حسرت دیدہ پر آب ہے
قلزم و عمان وان ہی یہ کیا گرداب ہے

جان کا جگر ابلوا ہی شوق نے دی تاب ہے
وان یہ حیرت غش ہی نبلو مضطراب ہے

جوشش سودا ہی یکساں بسکہ فصل بہار ہے
بحث بلبل سی ہی ان بہر انکو سر خطاب ہے

ہجر ساقی مین لبالب ساغر فکر ہے
دل کباب اپنا ہوا نام شراب ناب ہے

کیا دہی ہی صبح اطلس کس کا تحمل سا بدن
دیدہ انجم کو ہر شب بط ہی کمخواب ہے

خاک دیکھون چاندنی اور ماہ وش کے ہجر مین — واقع ہو جاتا ہی دن اور رات شب تاب سے

جرعہ جرعہ ہجر مین مجکو لہو کا گھونٹ ہے — ساقیا خونناب بہتر ہی شراب ناب سے

نالہ کش کیون یار دیگر گا نہین ہوتا اسا — رابطہ تار رگ جان کو ہوا عنقاب سے

سوزش دل بوسہ دندان سے زائل خاک ہو — آگ کب بجھتی ہی آب گوہر خوشاب سے

آب زمزم ہی تری چاہ زنخدان کا عرق — کم نہین مطلق ارادہ کعبہ کا اصحاب سے

بوسہ لب مجکو دیدا لو زکوٰۃ باغ حسن — ایک شفتالو کرو امداد دو عناب سے

آفتاب آسمان حسن ہی سفاک تو — تجھکو ہی پیدا دو بالہ حاقہ مہتاب سے

ہی یہ تاثیر سیہ بختی شب ہجر فراق — روشنی تارون مین کم ہی ماہ شب تاب سے

شمع پر پروانہ عاشق گل پہ بلبل تجھ پہ مین — مہ ہی حربا کو الفت کہکشان مہتاب سے

مہروش بی پردہ ہوتے ہی شب ہو گیا — چاند بارہ تا ہی کمتر کہکشان شب تاب سے

دور ہی خاطر سے دامن عزلت گزین — ماہی تصویر کو کانٹا نہین قلاب سے

ای سحر ہر مصرعہ موزون ہی تیرا لاجواب
بی بہا تر ہی صفا مین گوہر نایاب سے

سرخ اوس کا چہرہ حسن سے منہ پہ تقاب ہے — پنہان شفق مین شرم سی آج آفتاب ہے

ساقی کی دست غازہ مین جام شراب ہے — یا سوہی سنبلہ نظر آفتاب ہے

ہر ایک لعل لب ترا یاقوت ناب ہے — ہر دانت صاف غیرت دُر خوشاب ہے

نیہا ہی مہر گرتری پی چہی خراب ہے — تو آفتاب اور وہ گل آفتاب ہے

ساقی بنہ کسکے خیال شراب ہے — سوز فراق سی دل سوزان کباب ہے

شب دیز پر سوار جو وہ ماہتاب ہے — نور قدم سی شک مہ نور کاب ہے

گریہ آنسو مری چشم پر آب ہے — جسم نزار خاک در بوتراب ہے

نیہا عرق سی رخ ماہ تاب ہے — لبریز تیا رون سی طبق ماہتاب ہے

موسی کو ایک جلوہ نی بیہوش کردیا — دیکہی فروغ حسن ترا کس مین تاب ہے

غنچی سی تنگ تر ہی گل سی سرخ تر — بیشل مایکا دہن لاجواب ہے

بھرلا کی اشک آنکہ مین پی جانا ہون مدام — حیرت ہی یان کہ حباب ہے یا حباب ہے

پیٹہے کا اوسکی چہ[illegible]ان ہی بیدا — یا دو دنیا مین جلوہ تیرا شہاب ہے

ہجر نہ فراق ہی روتا ہون ساقیا — ہر اشک گرم روکش اشک کباب ہے

رتبہ ملایہ عشق میں اوس شاہ حسن کے
دیوانہ گر خطاب ہی تو بیشی خطاب ہے

فرقت میں زندگی کا سبب ہے خیال یار
تنہائی میں وہی ہی سوال و وہی جواب ہے

برسوں تئیں ہی فراق میں سوتی نہیں ہوں میں
اسی بیوفا تو وصل کی شب کو خواب ہے

کیا تشنہ شراب کی پروا بھلا اوسے
مخمور کیف حسن کی ہو مست بیخواب ہے

موزون کر اس زمین میں سحر دوسری غزل
ہر چند یہ غزل بھی تری لاجواب ہے

نرگس ہی آنکھ سرو قد لاجواب ہے
ہیں پھول سی وہ کال پینا کلاب ہے

روشن عروج حسن سی جام شراب ہے
کیفیت قران وہ دو آفتاب ہے

قلزم مثال چشمہ چشم پر آب ہے
حیرت یہ ہی کہ منبع دریا حباب ہے

صبح بہار گردن جانان ہی جھومر
بجلی ہی برق کاکل مشکین سحاب ہے

سودا ہی لف یار جو ساری ہی مو بمو
سنبل صفت گلوں کو مری پیچ و تاب ہے

بحر جہاں میں عین عداوت ہی اتحاد
یہ میل شیخ چشمہ حباب ہے

ان زاہدان خشک کا تقوی سمجھ یا
باطن مثال نیلا ہر بند ان کے جراب ہے

کیا بات ہے خوبیِ لب و دندان یار کی ق وہ رنگ و لفریب ہی وہ آب و تاب ہے

دریا میں بلبلے ہی نہ تسبیح میں گہر غیرت سے صاف خون دلِ یاقوت آب ہے

وہ ڈال جھوستہ لب جانبخش وقتِ بخش برلبِ مراد مند کی حاجت روا ہے

اللہ کیا فروغ ہی ساقی کی حسن کا ق پرتو فگن جو چہرہ ما آب و تاب ہے

ہے جوہرِ خط یا شعاعِ برقِ عارض چشمک زن آفتاب پہ جامِ شراب ہے

کیا دستگیر ہی ساقی مہ وش دمِ بہار ہو دور آفتاب شبِ ماہتاب ہے

نشو و نما پہ سبزہ و گل ہی ق بلبل نفیر سنج ہی سر پر سحاب ہے

[illegible] کشش ہی نغمہ محبت چنگ باب ہے

اک تو نہیں نشاط پہ ساقی نگاہ ہے گل خار نغمہ نوحہ گلستان خراب ہے

[illegible] سوچ بچھو ہیں برق ہر اک شوخ آب ہے

[illegible] چین جبین یار حسام عتاب ہے

کاکل کی [illegible] گلبرگ تر پہ طرفہ خطِ مشکناب ہے

[illegible] ای چرخ سفلہ طرفہ ترا انقلاب ہے

آپسمین اتحاد مقرر نہیں ہے
مین ہون سحر وہ شوخ اگر آفتاب ہے

ابر بہار نغمہ و مطرب ہی مے وہ ساقی ہے
آمرزی جان یہی ہے یہین ہوس باقی ہے

غمزہ و ناز ہین اوس شوخ کو شاقی ہے
کج ادائی ہی ستم قہر ہی اخلاقی ہے

شیب مین بھی ہی وہی غفلت ایام شباب
ہو چکی صبح مگر نشہ شب باقی ہے

ملک تاراج کیی آہ زن ایمان تو نے
ختم آنکھون پہ تری پیشہ قزاقی ہے

خوشنما حاشیہ روی کتابی پہ نہین
خط کی شیرینی ہی عبارت مگر الحاقی ہے

آفتاب رخ روشن ہی جو پرتو فگن
باج لیتا ہے بنیا سی کہ ساقی ہے

مجسمہ دنیا مین نہین بی ہنر و نا کام
رزق دیتا ہی تو اوقات کی رزاقی ہے

ہی قیامت سحر ہجر کا دھڑکا شب وصل
رات اودہر کہ ہی دہر جہان مین باقی ہے

ملکئے خاک مین پرساد گی دل نہ گئی
اب تلک بیہی ملنی کی ہوس باقی ہے

زندگی حسرت دیدار مین ہی نقش برآب
مثل حباب آنکھ نہین جان بی باقی ہے

دور تک چاٹ گئی گرچہ یقین قدیم
خاک میخانہ مضمون نہین باقی ہے

آسماں پیر لیغان ہی تری تردستی کا
نظر آتی ہے سو دریا دلی ساقی ہے

لب شیریں ہین تیرے تلخ ہی عیش فراق
زندگانی کی حلاوت ہے نہین ارزانی ہے

خوش ہین جانشوق جلوہ گاہ نور ہے
بام جانان رشک کوہ طور ہے

ہے دو چشم عاجز اور وہ بت مغرور ہے
دیکھین کیا اللہ کو منظور ہے

زیر کاکل تجھ پہ پرنور ہے
چاند گویا ابر مین مستور ہے

چشم دل کو ہے تصور یار کا
پاس باطن ہین بظاہر دور ہے

کون سیر عشق سی آگاہ نہین
یہ تو افسانہ بہت مشہور ہے

تار سی اوسکی دانت ہین ابرو ہلال
چاند ہالہ کاکل شب دیجور ہے

صد مہ ہاے ہجر ساقی کیا کہون
شیشۂ دل صاف چکنا چور ہے

یہ کدورت سوز کی اچھی نہین
صاف کہنا الوجہ کچھ منظور ہے

عشق پرست اس عصر مین اجلاف ہین
جو سیان جلاج ہی منصور ہے

شعلۂ عشق حسن کا دیکھو اثر
جو ہی چھالہ دانہ انگور ہے

آ عیادت کو ضرار ای مسیح
تیر مژگان سی مشبک ہی تمام

خیر حال عاشق بیکس کہ جب

دل ہمارا خانہ نشیمن ہے

دل نہ دیوے پھیر تا ہو گی بانو کہنا
بیوفا وہ ای سجن مشہور ہے

دل ہوا تائب بتان سنگدل کی چاہ سے
اوٹھگیا یاری منہ کا دل نیت آہ سے

اہل رفعت کو مذہبی خون خلق اللہ سے
جلتی ہے دانی نہیں چراغ خانقاہ سے

رعد کا دل ہی دہلتا ابر جنگاہ سے

جلوہ رخ سی چمکی چاندنی گنش یار

آبرو روی حسینان کی نکیدن ہے

تازہ عاشق ہون اگر کچھ ہو خطا کر معاف

تو نکل کر گھر سی اپنی قدر ای دلبر بیٹھ

گر اوٹھالی کہر یا مجکو تو کیا اسکا عجب

جسم کا ہے دیو دیو دیا ہی کا

کہہ گیا ہی یار نو چندی مین ستہ نکہنا

ای سحر کہر تیرہ فی پھیر کر آئینکی درگاہ سے

سیف [illegible] جلوہ رخسار روشن ہی
قامتوں کا تیری سایہ سنبل شب ایمن ہے

تیرا بیس و سہی قامت کا موزوں جو پہ کو
تجلی گہر کی بالای سنبل شب ایمن ہے

نکلیہ ناکہ حسن کا جلوہ مرے پاہ ونکی برق ہی
کہ مچ رنگ گل رنجیر ہای مرغ گلشن ہے

بینی سیاہ کاکل ابرو مژگان چشم فتان کو
کمند و ناوک و خنجر سلاح ترک رہزن ہے

بہار سینہ سفران تبلی داغ حالت
مرا ہر داغ دل گلہای تیر بر کسی ان ہے

وفور اشک ہی آل سینہ مین تاثیر عشق ہے
کرامت عشق کی ہی آب مین تاثیر روغن ہے

بجھنا جاتا ہی جو ہر داغ دل وقت
جگر اخگر ہی جو ہر شعلہ ہی ہر شمع گلخن ہے

نہایت ناتوانی ان اشک ان دیدہ پر نم
کہ اب طوق گلو بیمان مجنوں مثل طوق آہن ہے

خیال اس کی کمر کا باندہ سکا ہی ناتوانون
کہ اپنا بہن نظارہ اب کلچہ کا دامن ہے

ہمین اس معدن شعلی کی دود اندوہ مارا
بجا ہی سنگ سی نہی جو اپنی لوح مدفن ہے

بہارا ان ابر ہی تھمتی نہی اشک دامن
بہاران ابر ہی تھمتا نہی گلشن ہے

حجاب چشم گوہر بار ہی گوہر فشان مژہ
خجل دامن مری بر نیسانی کا دامن ہے

فروغ قیس و فرہاد و فریدوں ہی شق کی بات ہے — بلجھی شمع حیات اوپکا ول کن فرقت ہے
چنی افشاں جبین پر یکیکر دل ہو گیا — شد — نکیوں اے حیرت ہو در فکا شہر ہے
نہیں آتا ہی مطلق رحم حال زار عاشق پر — ہتون کا دل نہیں معلوم ہے تچھہ ہی کیہ آہن ہے
بغل میں دلکو پالا ایک مدت وای نادانے — جبھی ہمدرد ست سمجھی تبھی ہما ہے
ہوا مجروح ناز ابرو مژگان نے کیا کیا کہ — ہر مژہ خمہ پر پی خمزہ او پکا زبان پہ
بہار داغہای دل عیان ہے سارہی عالم — را ہر زخم سینہ رو زان لیوا کلشن ہے
بدن ہے یا سمین چہرہ ہے گل اور زلف سنبل ہے — وہان تنگ غنچہ قد بالا سرو کا شن ہے
شب ہجر اپنی فرقت میں فراغت سے گذرتی ہے — تصور تیری کی چہ کا ہے سایہ پر فن ہے
وہ افتادہ ہوں جس سے سرکشی ممکن نہیں ہرگز — میں شبنم نقش پا ہوں کو چہ دلدار کا من ہے
وہ شوخی کم سنی کی اور چھین پوشاک زیور کی — بھبکا ہی چھلاوہ ہی عالم کا جوبن ہے
گذر وہ من کشان یاں سے نا ممکن ہے غرور اتنا — تامل نا زہوتیرا تحاشا چلا و سکھ پن ہے
نمایاں رنگ مسی کا ہی لون ہونٹھو نپے گل کی — کہ گویا غنچہ گل میں چھپن اک ناک سن ہے
نزاکت دیکھو پہنا جو گلی میں طوق مست کا — جھکا جاتا ہی سر اوپر نلا ہے میں گا ہے کا پن ہے

تو ہی پھر ہو ہمارے واسطے آفت شمع محفل کا
کہ ہو دشمن کا جاں پر دشمن جاں ہے زیادہ دشمن سے

سمجھ کی کیجیو مشکلکشائی جلد یا حیدر
کہ حال اس بندۂ درگاہ کا معلوم ہے تجھ کو

مجھے وہ دکھلا کی مارہ سا لاہے
آپ کا لطف بھی نرالا ہے

عشق کی پارہ آہ نرالا ہے
تیر ہی عاشق کا بول بالا ہے

حور ہی رخ حسین یاد آیا
سرو فردوس قد رعنا ہے

تجھ سے ایجان ہجر رہتا ہے
اب کسی زیست کی تمنا ہے

تیر ہی آنکھین جھپکنا ہی قاتل
ملک الموت کا طمانچا ہے

کیون نہ خط استوا وہ کمر
فلک حسن ماہ پارا ہے

ہجر مین اک مسیح دوران کے
دم نکلتا ہی دم نکلتا ہے

نہ وا میری حال کا پرسان
یہی اوس بیوفا سی شکوا ہے

نہ اشارت نہ بات ہی ہمنی
اس ملاقات مین مزا کیا ہے

لیلۃ القدر گیسوئے سیاہ
صبح نوروز رخ تمہارا ہے

تیری دوری مین بحر حسن و جمال
جوش زن آنسو
چہرہ کعبہ ہی ابرو و مژگان
طاق محراب
جلوۂ ماہرو نی قتل کیا
ذبح کو جیا
اللہ اللہ صفای عارض حسن
پہ پانی

ویگا ساقی تجھی شراب
خواب مین آفتاب دیکھا

خیال گردش چشم بتان
نصیب
دماغ سیر باغ اب کسکو
جہان کو ابر کا جسپر گمان
ستارہ دار کفش مہ رخان
قدم پہ نور مہ جلوہ کنان
خیال عارض مہوسی ٹکڑے
قبر
تمہین کیا مطلب دل مین بتاؤن
جو دل

فقط اک بات ہی موہوم و مبہم
کمر کیا چیز ہی کیسا دہان ہے

جسے آکی اوسکا مرکز گشتہ
کہان ہی عیسی مریم کہان ہے

ہوای زلف مشکین سے ہم مین
زمین و آسمان عنبر فشان ہے

عرق آلودہ رخ پر بہر قربان
طبق انجم کا لایا آسمان ہے

اوٹھان رخ سی پیدا ہو ہم آغوش
نہین یہ لن ترانی کا مکان ہے

ہمارہ در زبان افسانہ حسن
دہن مین طور کا شعلہ زبان ہے

خلش کرتی ہی دل مین حاسدون کے
بنی نوک قلم نوک سنان ہے

مرقع سی نہ دہو تصویر مجنون
یہ نقشہ بی نشانون کا نشان ہے

بسان شمع گو ہی بی زبانی
مگر سوز درون منہ سی عیان ہے

لگا لیتا ہی وہ باتون مین دل کو
زبان مین سحر ہی معجز بیان ہے

ہمارہی دیدہ تر پر ہمیشہ
سمندر کا زمانی کو گمان ہے

نہین افشان جبین باہر و پر
عیان گویا فلک پر کہکشان ہے

نگہ برچھی ہی تو قد ہی قیامت
مژہ ہی تیر تو ابرو کمان ہے

سحر فردوس میں دیکھا تجھے واعظ نے
ترا ممدوح قسام جنان ہے

بیمارِ محبت کی دوا کیوں نہیں کرتے
عیسیٰ لبِ جانبخش کو والیوں نہیں کرتے

دل قیدیِ جورے کی رہا کیوں نہیں کرتے
اے عقدہ سر بستہ کشا کیوں نہیں کرتے

آئینہ کو زانوسی جدا کیوں نہیں کرتے
اس پردہ میں کیا تجھ سیا کیوں نہیں کرتے

زلفیں رخ پر نور پہ وا کیوں نہیں کرتے
نازل سر عاشق پہ بلا کیوں نہیں کرتے

انکار جفا ہی تو وفا کیوں نہیں کرتے
اقرار ملاقات بھلا کیوں نہیں کرتے

اب عدہ دیدار وفا کیوں نہیں کرتے
چہرہ سے نقاب آپ جدا کیوں نہیں کرتے

تم غنچہ دہن ہو تو مناسب ہے تبسم
اے گریہ گل شاد اب سنا کیوں نہیں کرتے

اثبات وجود دہن اک بات سی کر دو
صاحب تقریر کو والیوں نہیں کرتے

دل لیکے مکر جاتی ہو اللہ رے نہ مانی
بیمار محبت تو خوف خدا کیوں نہیں کرتے

کیوں جوہر ذاتی کو دکھاتی نہیں ہمکو
قاتل ہے تو یہ سرتن جدا کیوں نہیں کرتے

بیمار محبت تو نہیں ہونی کا اچھا
پھر مرنے کی اصباح دوا کیوں نہیں کرتے

گر مانگتا ہون بوسہ لب کا تو ہیں سبب ۔۔۔ سودا ہی تو سودے کی وا کیون نہین کرتے

کہتا نہین خلوت مین ہے تماشہ کا باعث ۔۔۔ واصل کی شب بند قبا کیون نہین کرتے

کیا جل ہی گئی آپ بھی بانسی مین نکلون ۔۔۔ تم ظلم و ستم جور و جفا کیون نہین کرتے

تا کب ہین اگر شوق و محبت سی سحر آپ
بیتابی ہوی قرآن پڑہا کیون نہین کرتے

عشق گلرو مین مست پھرتے ہے ۔۔۔ ساغر لالہ ساقیا بھر دے

اب تحمل ذرا کہ سر کر دے ۔۔۔ اس ستمگر کو عشق مین مر دے

گر بتون سے ستم ہی بھلا ہے ۔۔۔ کوئی جہاں مین کیونکہ پھر دے

تلخی مرگ سی بچون دم نزع ۔۔۔ ایک بوسہ جو مجکو دلبر دے

[illegible] ۔۔۔ گر جلا بیٹھے وہ ہنسکر دے

سنگدل کچھ نہین خیال تجھے ۔۔۔ جان گر تجھ پہ کوئی مر مر دے

رخ سی گر پردہ اوٹھا دی نقاب ۔۔۔ ماہ کامل کو منفعل کر دے

غیر سی دیکھ اوسکو گرم سخن ۔۔۔ پڑ گئی آنکھ پہ مری پردے

یا تو وہ گرمیان وہ صحبت تھی
یا تو اب یہ حجاب ہے پیدا

زندگی بھر تو ہمسے تو نہ ملا
آ کبھی مٹی تو موت کہیں پیدا

کشتۂ آوس مہ کا ہون بجا ہی اگر
چاندنی ہی مرا کفن آوے

کشورِ عشق مین مین کہتا ہون
واں پہ جسکو قضا تپش آوے

یون پسینا ذقن مین ہی جسطرح
شیشہ کو نی گلاب تہ آوے

تشنہ رہتا ہون آبِ خنجر کا
مجکو کب یہ آب راس آوے

ای سحر شمع رو ہی جانان پر
شکل پروانہ جان فدا کردے

سمن سی جو شبِ صباحت مین تن برابر ہے
کلی سی تنکی مین نکہت مین جانبر ہے

اگر صفا مین تن و نسترن برابر ہے
تو غنچہ گل مرے آوے مین برابر ہے

وہ گل جو پاس نہین خارِ خار وحشت ہے
مری نگاہ مین شست و پنج برابر ہے

کھلائی نقش کفِ پا ہی یار نی یہ گل
فنا سی خانہ صحن خلد مین برابر ہے

تمہارے دانتون نی بی آبرو کیا ایسا
بہا مین شبہ سی دُر عدن برابر ہے

فرشتے سی ہوتی تا بنا کہ ہر سر سیلہ رشتہ ہی تی میں بندہ آنے
حضور رنگ لب یار کیا نظر میں سمائے کہ سنگ پنہ واعل میں یاقوت ہوئے
طلائی پرتو خورشید رخ ہی ہوگئی بالے کہ ہالہ خط سبزہ کرد ماہ تابان ہے
فراق میں یہ نا تابی کہ چشم سیاہ کہ شام غربت وطن ہر ابر ہے
یہ غرقی کا ہی عالم آنسو غرق میں آتا میان یار سی میرا بدن ہر ابر ہے
فرشتی تک کی تو پگڑی ہی پیچ سکی ہے یہ است ہی کہ ان شہر ان ہر ابر ہے
مساوی تیغ شمگیں فی ہی قسمت خم کہ ہر اجت تن خندان ہر ابر ہے
زبان ہی موجۂ آب حیات مخزن مسیح سی تراوش ہی ہر ابر ہے
کہانکی شکست ہی نسبت وان لعل چین کو بہت تفاوت خوبان ہر ابر ہے
یہ کسکی آنیکا مژدہ چمن میں لائی نسیم ہر ایک غنچہ و گل خندان ہر ابر ہے
کلی کلی پہ عجب طرح کی ہی گلکاری بہار ہی چمن و پیرہن ہر ابر ہے
فنا ہو پہلی قدم جبھی راہ فقر میں رکھے کہ شکل میں کفنی و کفن ہر ابر ہے
جو فرق ہی تو فقط خرد ہی و بزرگی کا وگرنہ مرتبہ پنجتن ہر ابر ہے

سحر ہیں بیخبر قسمت کی لکھی کیا نہیں جانتے
ہر اک پہ لطف فرماتے ہیں سخی ہیں یا نہیں جانتے

ہم بغل ہیں سو نہیں شب بت خود کامہ ہے
سو کیا کس نے یہ کہا ہے تم سے فرہاد مرے

یار جبکی پاس ہے یار و خوشا اوقات کی
پھر نہیں ہوتی کبھی پیدا وہ اوقات مرے

کیوں خفا غیر و ملی سے کھلا تی ہوتی ہے
میری جانب تیسی یہ کیا بنا ل خدا مرے

دل کی لگتی ہی ہو اعالم ہمارے وصل کا
عاشقی کا کچھ نہیں معلوم کیا انجام مرے

کون ہی عاشق کہاں معشوق کیسی عاشقی
رہگیا افسانہ کا باقی جہاں ہے نام مرے

کچھ نہیں مانع ہی عریانی رسائی کی وہاں
خاک کو بھی دست بخیہ جامہ احرام مرے

غیر مرقد جا ہی آسائش کہاں اوسکو سحر
جس کسیکو اس جہان میں خواہش آرام مرے

دید کی اوس گل کی خواہش وہ ہے شبنم کہ جسے
مثل نرگس آنکھ کھلتے ہی سر پیدا کرے

عشق ما رزلف وہ آشفتہ سر پیدا کرے
جو ہر افسانہ میں افسونکا اثر پیدا کرے

بانع ہو پامال غیرت دیکھکر طرز خرام
شوق گر گشت اسی سہی تو اگر پیدا کرے

طائر رنگ چمن وحشت سی ہو کر مضطرب
برگ گلبن سی پی پروا پر پیدا کرے

ہو پڑی پھولو نکا گجرا تو جو پہنی ہاتھ مین
طائر رنگ حنا بھی بال و پر پیدا کرے

گر یہ رو ہی ہو زوال از ہجر ای گلبرو بیان
شمع سان نوک زبان سو جگر پیدا کرے

وہ کری مو زون ہے کمر کی قد بالا کا وصف
جو زبان مثل سنان بالای سر پیدا کرے

بہر گلابی ہماری چشم گریان سی نہان
آبرو کھو یگا منہ تو ابر تر پیدا کرے

ای بتو تسی محبت سخت مشکل امر ہے
وہ کری الفت جو تجھ کا جگر پیدا کرے

یار کو تجسی محبت ہی اطاعت کے سبب
ہی وہ انسان جو دل انسان مین گھر پیدا کرے

ہجر کی شب کی صبح وصل معشوق ہے
آسمان ایسی بھی دنیا مین سحر پیدا کرے

سوتی وون بلکہ کہ پیچون اگر فرقت کے شب
نالہ یرا گنبد بی درمین در پیدا کرے

صندلی نگاہون کی الفت اسلیی کہ نہین
آدمی اچھا بھلا کیون درد سر پیدا کرے

ای سحر یہ تین مفلس کے ہاتھ آتی نہین
بہر عشق انسان کو لازم ہی کہ زر پیدا کرے

فصل گل ہی صحن گلشن ہی گھٹا چھائی ہی
مطرب و ساقی ہی مے ہی ہاتھ نوشانوش ہے

ہر طرف شور بہاراں ہے جنوں کا جوش ہی — آمد آمد بیخودی کی ہی وداع ہوش ہی

اوس پہ کونپل لیٹیا یا جوہی چھاتی سی آج — بالیہ ہاتھہ میں فانوس شمع اگوش ہی

وہ سہی قامت لب جوہی کہ سرو اسی قدر ہے — سر وسہی طوبیٰ آدمی جنت کی حور وش ہی

جان مستان مے الفت کا حافظ ہی خدا — زیر خط جام پہ لکھے ہیں ان کے سرپوش ہی

ہجر صورہی تصور ہی وصال معنوی ہے — یا خطا ہے میں خدا یا ظاہر میں باطن پوش ہی

بلبل و گل کی ہی صحبت مجھہ میں اوس دلبر کی ہے — نالہ کش محفل میں ہیں اور وہ بت خاموش ہی

نیمچہ نیم بکف جسد لبسی ہی اوس مست کے — جسم میں مثل شراب خم اوس کا جوش ہی

پیش چشم مست ساقی ہی جو بی آواز ہے — پردہ مینا میں جوش شرم ساقی پوش ہی

آگی اوس خط شبدہ کی گلیا ہی تک فوت — شمع روشن پردہ فانوس میں پوش ہی

جلوہ مہتاب پاکر حسد کیونکر نہ ہو — چاندنی کی پانو میں اوس کے ماہ پوش ہی

نازنینوں کا حقیقت میں ہے کم کوئی شعار — ہر کہ گل کو بی زبان کی آگہی خاموش ہی

سبزہ خط اور لب شیریں ہی یہ ثابت ہوا — ایک بیا مخمل قطعا ناشنیدہ گوش ہی

عکس رنگ رخ سی ہی گویا یہ یاقوت سرخ — گوہر غلطان جواہی کلشن نوشیدہ گوش ہی

حجر مین او ماہر و کا جلوہ رنگ بھی لاتا ہے
خاک بسر جا پر مہتاب بالا پوش ہے

سوز شب غیرت سے ل کیونکر نہ ہو جلکر کباب
شمع بزم غیر رو ہی ساقی می نوش ہے

بیجا ہی ہے رخ پر ہی ترا حسن
شبنمی جسکی چراغ محفل خلوت ہے

جو بین خالی ظرف کب بیتاب گوہر ہے
بردبار بیمی بزرگی صاحبان ہوش ہے

ندیتوان ہیر ہشو ہی یکہو سو دیا ہی شیخ
گوہ محیط اربع مسکون ہے مگر خاموش ہے

دل کی ہی جب سے غزال چشم ساقی پر نگاہ
وحشت آگین مست ہے مدہوش ہے بیہوش ہے

آ کی آنکھ کا شبنم پیانی نسیم
چشم نرگس سو ہی ہی گل ہر ایا گوش ہے

ناتوان ہون ہی سحر اک نازنین کی عشق مین
بخت بستی جسم لاغر پر بال مثل ہے

موج چین تہا آرام نہین آتا ہے
جب تلک نامہ پیغام نہین آتا ہے

خار خار غم فرقت سو لب تشنہ جین
خوش کہ تی سرو گل اندام نہین آتا ہے

یون نہ سوکہہ کی کاشانہ تین لاغر اپنا
نظر او سکا رخ گلفام نہین آتا ہے

موج پر اختر طالع کا ہی اسد رجعت ہبوط
خوابمین بھی وہ لب بام نہین آتا ہے

یاد آتی ہی ترے یاکہ ہی رونا آتا
اور ایسا ن کوئی کام نہین آتا

رات بھر میرا سیہ خانہ ہی مہتاب نور
شمع و دلدوز سے شمار نہین آتا

کھینچ لاتا دل مضطر ہی تری چتون
صدقے جاؤن ہی عاشق ناکام نہین آتا

عشق مین روز و شب و روز ہی روز و شب
سب مہینون ہی کوئی کام نہین آتا

دل کا آغاز محبت مین ہی انقشہ
نظر اچھا نہین انجام نہین آتا

دور مین تیری نہین کیا مرا بند و بسمین شمار
ساقیا میری طرف جام نہین آتا

بعد مرنے کی سحر اپنا بھی یہ کافی ہی
غیر اعمال کوئی کام نہین آتا

دیکھو ہو نزاکت اوس صنم جانہ غیب کی
نازک سے نازک ہی بہت نازک ہی غیب کی

دم یاد لون کس کیون نہ تعلق ہی ہو کہ
تنکا ہی بحر ہی مین سہارا ہی غیب کی

کب تک یہ رو لباس کی ہی خرقہ پوشی
خلوت ہو جان ہی مین تو خلوت ہی غیب کی

سوتی نہین قریب ہو بستر ہی مرا
مانیہ لیا ہی تم نے تو مانی ہی غیب کی

دامن کیطرح ہو مرہ کنعان کا جیب چاک
یہ بھی ہی ایک کل ہی سے یوسف ہی غیب کی

بیدرد اب تو کشتۂ فرقت کی لی خبر
ہونٹوں پہ جان آئی ترے نام شکیب کی

کیا جھوٹا وعدہ کرتی ہو آنے کا میرے یار
تقریر یہی ہے صاف عیان بوالعجب کی

تاثیر دیکھنا سخن دلنشیں کی
ہے شاعر تمہیں کی چھینتا ہی یک بات

بعد فنا بھی قبر مری خانہ باغ ہے
کیا بیقراریاں ہیں ترے نام شکیب کی

بیسی گلاب ہی جو لب لعل رنگ میں
خوشبو دہن سی یار کی آتی ہی سیب کی

اک جامۂ سیاہ پہ رکھا کشتہ ہوں ای سحر
چادر چڑھی ہی مزار پہ میری غریب کی

ہر نقطۂ جسم سوز محبت سی داغ ہے
یاں روز و شب عقوبت شمع و چراغ ہے

جوش جنوں ہی سینہ پہ گلزار داغ ہے
فصل بہار ہی مرا دل باغ باغ ہے

جلتا نئی طرح سی مرا دل کا داغ ہے
بی روغن و فتیلہ یہ روشن چراغ ہے

اک عرصہ گاہ بیچ میں دل باغ باغ ہے
رشک بہشت آج مرا خانہ باغ ہے

کس کی بکا عذار کا خوبی میں دماغ ہے
کوثر ہی صبح یک مژۂ ان پہ داغ ہے

ای داغ عشق شعلہ رخاں تجھ پہ کرم
مدت ہوئی کہ خانۂ دل بیچراغ ہے

وہ گل چمن میں آیا تنہا گلگشت کو کبھی
غیرت سے آب آب ہوا لالہ زار بھی

کیا کیجیے شکایت بیمہری صنم
چلکا ہے ہر ادا سے ہماری وفا کی بھی

شور و فغان سے ہی نہ کیونکر ہو وسواس کو
بلبل کی زمزمہ ہے گل و یاسمن کی بھی

کیونکر نہ زلف یکہ کی ہو پیچ و تاب میں
کاکل کی سانپ منی کہیں جاتا ہے ڈس کسی

کہاں ہیں وہ تیغ ناز سے کس شعلہ رو کی ہیں
ہر زخم دل جو تشک داغ جگر بھی

ساقی بن اشک سرخ بھر آتی ہیں آنکھ میں
لبریز خون دل سے ہمارا ایاغ بھی

اسی عندلیب بسکہ ہی گلبن شراب کی
نخوت سے باغبان کا ہے قد خمیدہ بھی

میری چلن پہ غیر قدم مارنے لگا
کہبک دری کی چال وہ آیا نکالنے

ٹھنڈا نہ کسطرح ہوئی پیہم دل عشق
ہوتی ہی جیسکہ بند تو بجھتا ہے آگ بھی

تنہا میں قمری قد سرو سہی نہیں
پروانہ شمع حسن کا ہے داغ داغ بھی

اسی چشم طفل اشک کو رکھنا نگاہ میں
نے دیدہ کی دو ماں ہے یہ چشمہ ہے نور کی

آدم کیطرح خلد سے نکلا ہوں اسی سحر
اب لکھنؤ کہاں ہی کہاں عیش باغ ہے

حسن افزای رخ مہ کان کی بالی ہوئے
ایک ماہ چاردہ کی گرد و ہالی ہوئے

نہار رشک کان کی تصویر مین ہوا اصفہان تو
دیدۂ خونبار میری پانو نکی چھالی ہوئے

رشک خط آیا جو یاد چمن مین یاد نگار رخ
خونسی ابر بہار سب اتجار کی تعالی ہوئے

رقم رخ سی مثل انجم ہوگئی غزلستان گہر
غیرت عقد ثریا کان کی جہالی ہوئے

تیر ہی انکھون سی ہوا یہ جو خط غبار شکست
غیرت جیحون و عمان شہر کی نالی ہوئے

پہلیان زندہ ہوئین قرب اب جاں بخش سے
آب حیوان کے بجنور اوس کانا کی بالی ہوئے

بام پر اولئی جو توفی وہی روشن سے نقاب
مثل موسی غش ہزارون نکہنی والی ہوئے

حکم آتش وقت ساقی مین رکھتی ہی شراب
جام جنبش سی لگا ہونٹون نمین تنجالی ہوئے

پھر بہار آئی جنون عشق پھر تازہ ہوا
زخمہای داغ کہنہ یک بیک آلی ہوئے

اسقدر سوز فراق یار نی وہی دلکو اگ
تیر آتشبار سان اخگر نشان نالی ہوئے

چلبجہ وہی سی چھوٹتی ہی نکھ سی رونکی وقت
قطرہای اشک گرم آتش کی پرکالی ہوئے

زلف کھلا کی کیا آشفتہ سر تونی ہمین
دن پریشانی کی ہمپر ہین تری والی ہوئے

کوہ ہوجاتی ہی تیری سامنی مین مشکل
میل بھر چشم بد سرمہ کی دنبالی ہوئے

لکھ گئی تقدیر میں دل پر مری تیر نگاہ
نیم خطی تری سرمہ کی دنبالہ ہوئی

جا ہی خون شعلے مری شہر گئی نکلے وقت قتل
مثل مہ ہر کی بیان تلوا میں چھپا لے گئی

آگیا مرد کبھی خواب راحت میں خلل
حشر محشر اتری عشاق کی آہ

ہجر میں ہی بسکہ یاد کاکل مشکین یار
رات کی فرقت ہی نظر وہ بھی ہمنا ہو گئی

جانگزا ہی بسکہ کالی رات ہجر یار کی
میری نظر میں تیرہ ستا ہی سانپ کی چھاپ ہو گئی

جرم الفت پر کیا جسنے کہ اک عالم کو قتل
اسی ستمگر اب ہم بھی اوسکی چاہنی والی ہوئی

الفت لب قامت ترے ربط دلمیں ہی
پتھر مری مقدر کا عقیق شجر ہی بنے

افسون جبنی یار تری جلوہ گری ہے
آئینہ میں ہی عکس کی شیشہ میں پری ہی بنے

ہیں اختر تابان یہ عیان کاہکشاں سے
یا گوہر غلطان تری ہی مانگ بھر ہی بنے

شاداب ہی ہر زخم بدن مثل گل تر
کہنتی مری آب ہر خنجر ہی بنے

اسی غیرت خورشید تو حسن ہی بیمثل
جنت میں خجل حور پریستا میں ہی بنے

دو دو دل عشاق نکیون عود کی بودے
ہیں جب بدن یار لباس اکہی بنے

سوداے ہی دل خاطر زنبور کی بیت — زنبور ہر اک تیر ستمگر کی سری ہے

وہ وقت میں یہ ذوق ہے ہر جا جا بیٹھے — ہر چند کہ سل صبر کی چھاتی پہ دھری ہے

یہ نقطہ پرگار فلک کی سرخمی کا ہی عالم — گویا کہ کلابی میں مئے بھر کی ہے

اے وحشی گل یاد بہ صحرا ہی بہ ہر شام — اک خلق جہان گذرنسی سفری ہے

گردش ہی فلک کی ہے یہ بحر اہل ہنر کو
اس عہد میں عزت کا سبب بے ہنری ہے

جو فکر خود فروشی تجھ کو اے مشک بوئی — زخورشید لاکر زہرہ تیری مشتری ہوئی

تجھی کیا چاہیئی تی کی لڑیاں قاتل عالم — دلونسی عاشقوں کے تو ئی ناگ اپنی بھوئی

یہ ہوں اے عاشق تر اے آفتاب حسن نہ ہاتے — نہ اسکو دیکھتا ہرگز جو قابو میں پری ہوئی

یہ شل ہا دیر خاک اور تا سر میں بھرنا — ملاقات اوس سمن بر ہی جو حاصل سرسری ہوئی

دلا تجھ گر سمجھ غیر نسی ہی بیٹھا — قیب و یا یہ ہم ہی جنگ گری ہوئی

اگر دل میں خیال اوس غیرت ماہ کا آتا — سلیمان کی قسم ہی ہند شیشہ میں پری ہوئی

خرام ناز جانان ہی ہوا ہے شبیہ ہم اتے — تری چال ایسی ستانہ جو اسی کبک دری ہوئی

سحر اوس غیرت گلزار کی صبا تاب ہوئی
گل خنداں نہال آہ دروں بلبل بیتاب ہوئی

قاتل ملی مسیح کی تقریر ہو گئی
آب بقا میں زہر کا تاثیر ہو گئی

دریا میں عکس یار سی تنویر ہو گئی
بجلی ہر ایک موج کی شمشیر ہو گئی

سوہان روح نغمہ مطرب ہی ہجر میں
اک درد سر صدای مزامیر ہو گئی

ہم تو اونھیں پکارین وہ اغیار کی سنین
اولٹی ہماری نالہ کی تاثیر ہو گئی

قاصد پھرا نہ لیکی مری نامہ کا جواب
برگشتہ یکقلم مری تقدیر ہو گئی

رسوا کیا خراب کیا اے ستم شعار
اب تو جو عشق کی تعزیر ہو گئی

پنہان ہوا ہی ماہ نقاب سحاب میں
بی پردہ کسکی چاند سی تصویر ہو گئی

خط ہی نمود مصحف رخسار یار پر
مرقوم حاشیے پہ تفسیر ہو گئی

بر ہم ہین آپ بوسہ گیسو پہ کیون حضور
اچھا معاف کیجئے تقصیر ہو گئی

کیونکر مین یار بحر شہادت کو پیر تا
بہر عبور پل صراط شمشیر ہو گئی

قاتل سی ایک دن مری احباب نے کہا
وللہ عاشق کی تیری موت گلدگیر ہو گئی

تم یاد سنکی دیکھنی ہی رہے — یان قبر بھی غریب کی تعمیر ہوگئی

بے ای سحر وہ زلف مسلسل کھلی ہوئی
اب تیرہ قید ہونی کی تدبیر ہوگئی

ہو وفا تجھسا جہانمین پیدا کوئی — یا وفا مجھسا نہوگا ستمگار کوئی

وہی جو تشبیہ پہ پہنچی تو بڑا مان گئے — لو مرے جان نہین آپ سے اچھا کوئی

بیمروت سی کہو آنکھ چرانا کب تک — نگہ لطف کی رکھتا ہی تمنا کوئی

یاد آتا ہی تری کلبۂ احزان کبھی — جھونکا آتا نہین ویتا ہی دلاسا کوئی

جھوٹ ہی لاف محبت نہین ویتا کوئی — سچ تو یہ ہی نہین دنیا مین کسیکا کوئی

ہو نہ آزردہ اگر سروسی قد کو مثال — سیدھی سی بات پہ ہوجاتا ہی رسوا کوئی

اطبی بیدوا مری بیکار دوا کرتی ہو — مرض عشق سی ہوتا نہین اچھا کوئی

وہ تیرا بات سی وقت سی ہر اچھا ہونا — جسطرح لیتا ہو بیمار سنبھالا کوئی

ایسا نامہرباں تو ای ہمدرد کبھی — مفت دل بیچتا ہو نہین لیتا کوئی

ای پری خاک ہر اک شہر کی چھانی ہم نے — تیری دیوانہ سی چھوڑا نہین صحرا کوئی

ای سحر شکر ہی اتنا تو
تیرے احسان ہی مرا جان سے ممنون

جیمین آتا ہی وانہ چشم سی خون بہتے
سنگ کو بستان خاک تبت گلگون

نجد سونا ایکت سی پڑا ہی ایجنون
جیمین ہم آباد چلکر یا ہم ہوتے

سیر گر آپ وان کی ہی صنم تا نظر
وہ کہی رونا مرا یاسیہ جیمین تھے

گر نہ تھا منظور ملنا تو دایہ کون تھی
چہرہ دکھلا کر جیمین نا تھی کہ نقتون تھے

بہر تشبیہ قد دلدار چلکر چھایئے
سرو کی شاخ نامنو وہ کلغی تو وان تھے

عشق چشم ان جیمین بکا کیون نہیں
جیمین آتا ہی کہ دو سورہ نون تھے

ای نگار شوخ یہ کس نے کہا تھا آپ سے
دل سحر کا ملکے ہاتھو نمین حنا خون تھے

صاف نگار کدورت سی جو سینا ہو
دل سلیمان کی آئینہ کی طرح ہو جاے

گر ہی گلگشت چمن گرہ مرا گل اندام
بن کلی سی قد دیدہ بینا ہو جاے

پہونچی ای کاش اے عشق معلی پایہ
جیمین آتا ہی مرا جی سی بکا ہو جاے

بوسہ ملجای تو پہ خط ابھی نہیں کیم
آب حیوان اب جانان کا پسینا ہو جائے

نہ ملی آگی گلی سی بھلا ابر و کر
ماہ عید کا چلنہ تیرے خالی کا مہینا ہو جائے

اوس مسیحا کو یہ نامہ مین لکھا ہی نہ
تم جو آجاؤ تو جینے کا قرینا ہو جائے

ہے کافر نہ کبھی صاحب محبی ہو کر
اوسکی دل مین جو مری سمت سے کینا ہو جائے

تم شب وصل خفا ہو جو صنم ہم سے اگر
مسہل مرجانا ہو مشکل مجھی جینا ہو جائے

اثر سرمہ ہی خاک در جانان ہین ہے
دیدہ کو مین پڑ جاؤ تو بینا ہو جائے

غصہ ہی بہت بوسہ ابرو جو لیا ہی
کہتے ہین مری ہاتھ تری آج قضا ہے

جلادون مین قاتل تری شرم کی جا ہی
تسمہ تو ابھی گردن بسمل مین لگا ہے

دل بستی ہین منعمدی کیطرح جب تو چلتا
اسی بت تری فتار ہی یا قہر خدا ہے

ہے بزم خموشان ترے صدا ہی نہ ندا ہے
ہے بزم خموشان ترے صدا ہی نہ ندا ہے

نہ وصل ہے نہ اب ولمین ہے خون
شدت ہی مرض کی نہ دوا ہی نہ غذا ہے

خط یار کو لیا لکھو کہ یا ب قاصد
ان دونون کبوتر مجھی نقاسی سوا ہے

عارض کی قسم کھاتا ہوں کہ موتی ہی چمکتا

مدت سے وہ کہتا ہے کہ گل رنگ نکھر جا

جاؤ نہ ابھی یار سے کہہ دو کوئی دم اور

مرتی ہی مری یار فقط سب باتوں کو چھوڑو

کرتا ہی ستم عاشق ناشاد و حزیں پر

بیجا نہیں ہم صدمۂ فرقت کو اٹھاتے

وہ یار کہ دیتی ہو جسے حور پہ تمکنت

بن تری گلشن میں ہر گل شعلۂ بیدود

آتش سے نہاں ہر دم ہی گرم رستہ رو

دیکھی ہو تجھے کیا اوس نے صفائی سے صیقل

جھک کی چلنا کیوں نہ ہو مخلوق خدا تک

کہہ کہی کوئی مرثیہ جب ہی ہے تحریر

تمام ہوا

رباعیات

ہی مشیۃ قدرت کا غنچہ فطرت ۔۔۔ وحدت حق و باوہی پیمبر حیدر
ہی دل میں تمنا کہ قیامت کو ان ۔۔۔ کہتا میں اٹھون قبر سی حیدر حیدر

ایضاً

اللہ کی جو بستہ پہ بسرات کرے ۔۔۔ یون کون واحق مواخات کرے
اللہ ہی مواسات کہ جسکے اوپر ۔۔۔ اللہ ملائک سی مباہات کرے

ایضاً

کو عہد میں تھی خرد یہ تھی سب سے بڑے ۔۔۔ رتبی مین بڑی ہوتی ہین اکثر چھوٹے
کو عمر مین تھی خرد یہ تھی سب سے بڑے ۔۔۔ نبیون سی تھی جسطرح پیمبر چھوٹے

ایضاً

ہی عبد خدا جہان کا معبود علیؑ — خود ساجد حق خلق کا مسجود علیؑ
ہی ذات ید اللہ سی اسلام کا فخر — کعبہ ہے مدینہ و کعبہ مقصود علیؑ

ایضاً

کیا اور مین فرقت مین بھلا کرتا ہون — ہر دم کف افسوس ملا کرتا ہون
سوز غم فرقت سی جو ہی سوز و گداز — ہر شب صفت شمع جلا کرتا ہون

ایضاً

بن آپ کی بیہوش سا کرتا ہون — ہون نزع مین جیتا ہون مین مرتا ہون
آنکھون مین ہی دم جسم مین جبتک ہی تب و تواں — ایجان مین یہ سانس ہی جبتک آتا ہون

ایضاً

ہر وقت نکہ چاک گریبان بسکہ — بیہودہ نکہ یا اللہ و شغال بسکہ
عالم تری آہون سی جلا ہی کہین — بس اگر سحر ہی سرد سلمان بسکہ

ایضاً

اسی ہر زہ درا نی قیامت چپ رہ — اس شور و فغان سی کر نہ آفت چپ رہ
اُفشانہ کہیں راز ہو تھام اپنی زبان — چپ رہ چپ رہ نہ کر قیامت چپ رہ

ایضاً

یہ یاد نہ ہو اُشک میں مسکن اپنا — کاہیدہ ہوا کاہ صفت تن اپنا
ہیں شعلہ خون اپنی بھی اور بیگانے — اُلفت میں تری جہان ہی دشمن اپنا

ایضاً

تا چند یہ راز عشق پنہان کیجے — کب تک بھلا چاک گریبان کیجے
یہ بھی یاد کر کی دندان سنم — لبریز دُر اشک سی دامان کیجے

ایضاً

کیا ان نے عشق مجھ ضعیف کمزور کیا — کاہیدہ مثال کمر مور کیا
ہی کردہ عبا تن مرا جسم مرا — اسی خانہ خراب بندہ در گور کیا

ایضاً

جو دل کہ اسیر ہجر و لدار نہو — آگاہ مری حال سی غمخوار نہو

کیا جانی وہ لذت پریشان حالی — جو زلف کی دام مین گرفتار ہو

ایضاً

افسوس کہ تقدیر فی ناسازی کی — نیرنگی عالم فی وضع بازی کی
اوس ماہ لقا سی کردیا مجکو جدا — اے چرخ عجب تجھ سے تو پیدا ہوئی کی

ایضاً

اے عشق مرا چین نہ بھایا تجکو — کیونکر یہ ستانا ہی خوش آیا تجکو
دیکھی تری دوستی بس اے نیچہ نراد — جیسا کہ ترا تھا ویسا پایا تجکو

ب

لذت پنج سفر کرنا گوارا چاہیے
سر ہی اس رہ میں قدم مردانہ مارا چاہیے

جان چلکر روضۂ اقدس پہ وارا چاہیے
سرورِ عالم کی مرقد کا نظارا چاہیے

خاک پلکوں سی مدینے کی بہارا چاہیے

تیغ ہجر ایسی ہی قاتل نہ مارا چاہیے
قلب عاشق تیغ عشوہ سی دوپارا چاہیے

تیر مژگان سی مشبک دل ہمارا چاہیے
دونوں ابرو کا تری ہمکو اشارا چاہیے

قتل کو عشاق کی خنجر دودھارا چاہیے

یاد حق دل میں نہاں ہو آشکارا چاہیے
ماسوی المحبوب عالم سی کنارا چاہیے

گبر سی نفرت فقیروں سی مدارا چاہیے
پشت پا ہر دم سر نخوت پہ مارا چاہیے

بھوت نفس کشتنی کا یوں اوتارا چاہیے

دل کسیصورت ہوا و حرص سے بہرتا نہین
کام کوئی مرضی معبود کا کرتا نہین

غیر رستم دیو اکوان اور بڑی رہتا نہین
نفس سرکش تیغ الا اللہ بن مرتا نہین

اک سکندر بھر سر کوئی دارا جاتا ہے

پیش نہر عاشقی تریاک بی تاثیر ہے
عقل جالینوس بھی یان عاجز تقریر ہے

کامروکی ساحرون کی ہمسی یہ تقریر ہے
نازنین یار کی کافی کی کیا تدبیر ہے

چشم افسونگر سی اسکا استشنا جاتا ہے

رات دن کھیلی جہانکی قصہ خوانی یکہ لی
لذت بزم و وصال یار جانی یکہ لی

الغرض سب عشرت دنیای فانی دیکھ لی
لطف طفلی ہو چکا پیر جوانی یکہ لی

اب تو پیرین دلاسب سے کنارا جاتا ہے

بسکہ طفلی سی تپ فرقت کا ہو نہین مبتلا
کر دیا یار محبت نی وا قامت تا

کیونکر اوس کی جبین جاون اوٹھلی بستر سے دلا
آہ ہوا اک تو دبلی تشنہ تن تشنہ لبا

ضعف پیری کی ایی کہنہ سہارا جاتا ہے

وصل و فرقت مین کبھی جیتی کبھی مرتی ہون
صورت پروانہ جانبا یکا دم جلتی ہون

راز عشق شعر لیہان کہین کہتے ہین ہم
او کھلی ہین سر دیوار ہمکو کیسی آڑ بتی ہین

عشق اوس پردہ نشین کا آشکارا چاہیے

کیا دکھاتا ہی بھلا شمشیر قاتل دمبدم
جلد اس ناخن سی کر عقدہ کشائی اے صنم

دیکھتا سفاک کیا ہی جلد گردن پر قلم
سر مرا مدت سی تیری تیغ کی آگی ہی خم

بوجھ گردن سی مری ابتو اتارا چاہیے

خوب سمجھا ہی سحر تحصیل دنیا کفر ہی
غیر حق کرنا طلب مطلب ہر اک جا کفر ہی

ہاتھ دامان توکل سی اوٹھانا کفر ہی
عرض حاجت اپنی ہمصورت سے گویا کفر ہی

ہر مصیبت مین خدا ہی کو پکارا چاہیے

مخمس بر غزل شیخ امام بخش ناسخ مرحوم

مین سخت دل نہ قطرہ خون چکیدہ ہون
خشک و تر زمانہ سی دامن کشیدہ ہون

ہستی عذاب نزع ہی وہ آفریدہ ہون
ہوش رمیدہ ہون نہ حواس پریدہ ہون

وحشت مین من صدای گلوی بریدہ ہون

مثل شراب سنج بہا کر لہو مرا
بی اختیار ساقی سفاک بن پڑا

حیرت ہی کچھ نہ رحم مری حال پر کیا
کیون میرا سر اوتاری بوست و شیخ ہوا

کیا مین بھی مثل شیشہ می سر بدوش ہون

کیونکر ہوا جناب خرابات دہر مین
لاؤن کہان سے تا بہ خرابات دہر مین

ہون سرخوش و خراب خرابات دہر مین
مثل خم شراب خرابات دہر مین

زاہد برای بادہ کشی آب دیدہ ہون

یہ ضعف ہی سبک تن لاغر ہی اتوا
مرکب ہی دوش یار کا مثل یراق کا

بانگ جرس کیطرح بلا شک و اشتباہ
لونگا مین سب کو پھیر کی ملک عدم کا

ہر چند قافلے مین ہون لیکن جریدہ ہون

دل لیگیا ہی شوخی رعنا یار کا
دیتا ہون جان نرگس بیمار یار کا

قد خم ہی شاخ گیسوی طرار یار کا
طاقت ہی طاق ابروی خمدار یار کا

محراب کعبہ حاجی کہدیتے خمیدہ ہون

بندہ ہی تیری حسن کا آفاق مین نہین
زہرہ جبین سی ماہ وہی چہرہ سی نگین

ہر دل عزیز خاتم خوبی کا ہی نگین
تیہ اخلاص مجھ پہ کیا ان نے چند مین

کہتا ہی مشتری بھی مین تیرا خریدہ ہون

مہر و سحر مین ربط جو کچھ ہی سو ہی کھلا
کبھی صبح آفتاب ہی نکلا کہین بھلا

خوبی طلوع صبح کا ہوتا ہی مہ لقا
او آفتاب منہ افق بام سی دکھا

مانند صبح مین بھی گریبان دریدہ ہون

عاشق سیاہ کا مین زلف سیہ کا ہون
ہر شب سیاہی مجکو دباقی ہی سر بسر

ہی برج منقلب مین مرا اختر زبون
تھا چاک جیب صبح تو مثل مرا ہی ہون

مین تیرہ بخت شام گریبان دریدہ ہون

ساقی کی ہجر مین ہی دل مضطرب طپان
ہی وقت نزکی دیدنی کا جس فضیب جان

چہرا سی تنگ سر سی اوڑی ہین جوان سہان
کسکو خبر کہ شیشہ کہان ہی قدح کہان

بی یار بزم بادہ مین ہوش پریدہ ہون

وحدت کی مالونسی ہی مخفی نمود غیر
ہی رشتہ گسستہ یہان تا رو پود غیر

چہایا ہو نہین جہان مین نہین ہست و بود غیر
ہرگز نظر نہین مجہی آتا وجود غیر

عالم تمام ایک بدن ہی مین دیدہ ہون

تار نفس ہی لون ہی وابستہ ہمو
قالب تہی کروں ہوں جو پیراہن اولو

امر محال کی مجھی تکلیف اب نہ دو
ابہ ممکن جہین ہی ضبط فغاں تم سہو

بی اختیار صورت معمور دیدہ ہون

نازان ہین گلرخان جہان اس نمود پر
کب آنکہ ہی وقوف یان ان سہو پر

یہان ہی نظر دو رنگی چرخ کبود پر
ہنستا ہون ہین کمال کی بات اپنی بہول پر

باغ جہان ہین مثل انار رسیدہ ہون

لازم ہی آدمی کو وہی چال کواوہے
جس سی ہی اعتبار رہیدہ اہل جہان ہے

اوستاد کی یہ بات نہ کیونکر ہو کارگر
گو جہان جامی غم نہین لیکن یہ بات ہے

ناسخ وہ کیچہ رہا ہی تو ہین بی نشیدہ ہون

مخمس بر غزل مرزا سنج صاحب مرحوم

اقصہ ہی جوہر زم لالہ خسار خود بین کا
تو داغ نیلسی ہی سینہ شب کا ہی رشک تابان ہے

ہمین ہی عزیز لیکن آنکہ مین کچہ لاہی سر مین کا
کل دیدار پانا ہی جو بخت حسن بین ہے

مرا نظارہ دامن ہی تو مژگان بات کا ہے

یہ بہشت ہی ہے کہ گل اور سمن ہے بیچین کا
ہی شباب چشمہ آہ داغ عشق حیرت انگیز کا

سر گرمی ہے یہ ساری ہی تو رامونی کا
بلبلہ ہی جوہر دم تنگ کوہی نی لف پیرہن کا

دل پر خون ہی اب پہلو میں نافہ آہو چین کا

جبہ ہی اخ سینہ صد آب خیال زرین کا
جگر کرتا ہی نکمی ہی عالم العل نوشین کا

نخ کلرنگ کے ہی ماہ مین جوش اشک خونین کا
روتا ہی جو خون دل خیال اوس رشک نگین کا

داغ داغان ہی پشت جگر دامن ہی گلچین کا

سر شام آگیا ہے بیان زلف عنبر آگین کا
ہر اک اختر ہو معلوم نافہ آہو چین کا

رخ محبوب تصور تہا مین حسن خود بین کا
خیال آیا جو روی کی وشن قطرات سیمین کا

تماشا شب کو دیکھا صبح تک مہتاب پیرین کا

نظر کر جو دیکھین نازنی روشن کی صفائی کو
مثال آینہ حیرت ہو عشاق فنا ئی کو

مسلم ہے مہر ہوتا نظر سا رہی خدائی کو
دکھائی مہر اوج حسن اگر رنگ طلائی کو

تو عالم ہو ہر اک مرغ نگہ مین مرغ زرین کا

کیا عالم کو مینی اضطراب نالہ سی ماہر

ہوا ہون سب سے اخر ایک بیدا دسی اخر
تڑپنا خاک پر ہونا ہی تسکین اس کی

ہین بسمل ہاتھ کا شہکار افگندن ہی تیغ کی

ہی مہ عنبر قتیلہ چاندنی اوسکا دہان اسکا
ہوا ہو کاہی نکہت کا کتا فی کا سا

زمین ہی مشک خیز اور آسمان عنبر افشا ہی
بنا ہی عنبر تر اسی سبب سے مہ کا ہالہ

کھلا ہی آج جوڑا کسکی جعد عنبر آلہ کا

جلایا خرمن ہوش خرد کا نوکی بجلی سے
جگر یکسر ہی تیغ سا تیغ جفا فی

نکیونکر گرم تر ہو آہ شبہا بیتابی سے
طلاقی رنگ فی ماہی تپ تابی

ہین یار و کشتہ ہون اک محشر شکن کے تیغ

نہین آرام کی جا ہو سونا ہین خامی ہی
تلاش عیش ما یہ تخیل اوقات

رہ بیدار مغز ہین محاصل نیکنامی ہی
شب ہستی کی غفلت ہی تباہی کا

صباح حشر کو دیکھیگا لطف اس خواب غفلت کا

بیان ہو ن وصف کیا اوسکی شیرینی گل کی نزاکت کے
چبھیگا کانٹا سی تن فرش مخمل پر سے آئے

پی گلگشت اگر وہ شیخ گل پیرہن سے نکلے
کری پامال کیا مینا سی لکھوانی ک

کہ جا رستان ہی اوسکے زیر پا گلزار تا یمن کا

ہی اک جوش تجلی انس کا
جبین عارض و عقد ثمر و مطرات رخ و

تماشا ہی مہ و مہر و بنات العش و پروین کا

ہوا ہی باغبان ہی آشیان برباد ای بلبل
ہی خوف باغبان و دہشت صیاد ای بلبل

تحمل ہی اہ پیر و زور اثر کب یاد ای بلبل
ہنسے کیونکر نہ گل سنکر تری فریاد ای بلبل

سنا اوسنی نہین نالہ دل عشاق غمگین کا

ہوئی بزم طرب ماتم سرا سر خوش ہین مے خوران
ہی ال چنگ و نی مویہ گر اور سینہ خراش غمخوران

کاسہ ہی خشت سر خم خاک افلاطون
صراحی ہچکیان لیتی ہی چشم جام ہی پر خون

گریا دیا کیا ہی دور میخوار ان پشین کا

بن حیرت فرامو خط سبز شبہ لعل لب
کہ دود آتش یاقوت ہوتا ہی مرکب

ہو پیش وی روشن بدر جبین مہ شب
جلائی کیون نہ مہر اور شمع کافور کیوے روز و شب

فروغ اوس نتیجہ مرجانی و ساق بلورین کا

ہماہوں سب سے اوپر کا تو اپنی ہمسری
تو اطلعت
تو احسن جہان انچھ
یواسطی اور کا شعبی نہیں
جیو ہی حسن خدا داد او سلوک

کہ ہی ست عزوسی کب محتاج بیان کا

جوانی کی تو شب ہیجور ہی مستی بڑا فتن
ہوا کا فور شباب ہیں کی باقی صبا
ہی کیا کیفیت اب کہ ہی خوف شب فتن
سیہ کا لیسی پہ میں تیرہ چونکہ ان اور

کہ ہیچ کوچہ کو خالی نہیں خطرہ خواب شیرین کا

نہ پوچھ ہی بت تو اپنی بارسنگ غشق کا عالم
او ہا او سکو سیمیں کیا تاب رہ ملاقات
پڑی ہی گر کوہ پہ تو قرار ان کا وہ ہو عالم
زمین پہ نیک ہی نہیں اپنی اسکو

جو حال ہو تری غیرت ان کی باتیں کا

اجل ہی خوب آسایش مجھی ہی تیرہ بیں
جنازہ تخت اسکو تابوت ہی کوشک
اثر شہد لب شیرین کا ہی ہی شعر روشن
مجھی ہی شربت آب بقا کا

مرا ہی کام جان میں ہو ہا ہی لعل نوشین کا

بجا ہی گر غزل کہ سیمیں تکی خوانی
مری یہ ان میں سیہ ہا کاش

[illegible]

بلبلوں کی ہو شوخیاں گلرخوں کی ہو مری شعر رنگین کا

[illegible] مطلع دیوان حسن ابروی دلبر کو
[illegible] مطلع خورشید انور کو
[illegible] خوبی خوبرویوں کے زیور کو
[illegible] شاہد و شمشاد و صنوبر کو

اگر ہو قصد صراع قد سرو نکی تضمین کا

[illegible] کب آہ سوزاں ہے
کہ ہی طاؤس آتشبار ہر شب آہ سوزاں ہے
عیاں لاحول کا ہوتا ہی مطلب آہ سوزاں ہے
نہ بھاگیں کیونکر اغیار شرر آہ سوزاں ہے

کہ یہ تیر شہاب آسا ہی وہ لشکر شیاطین کا

[illegible] خاکسار ہیں
ملیں جب سلطنت کی ڈھنگ کو ہی خاکسار ہیں
ہی تخت و تاج خاک و سنگ کو ہی خاکسار ہیں

تمہارا کوچہ ہی آرامگاہ شاہی تیر مسکین کا

[illegible] ہی خلعتہا ہی زربفت
ہی قدر سایہ دیوار پر تر چتر و افسر سے
نہیں ہی مسند مخمل ہی کہ خار راہ کی بستر سے

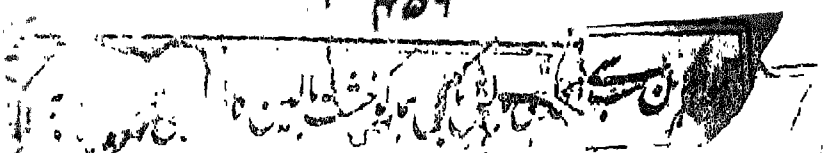

[illegible]

[illegible]

کفن کو چادر صبح اور پانی غسل آب حیات

[illegible]

مسیح و خضر نے ہاں کیا تجہیز و تکفین کا

سحر ہی مست صہبائے لبا ع حسن کا فرخ

دل بیتاب پروانہ چراغ حسن کا فرخ

اثر دیکھا اوس گل نازک دماغ حسن کا فرخ

[illegible]

قلم ہی بلبل خوش لہجہ گلزار مضامین کا

ہی ہی جی ہتی نہ سر

واسوخت

یاد ہے ہم کو کچھ غمی سے سروکار نہ تھا
دل کسی زلفِ پریشان کا گرفتار نہ تھا

غیر کو بزم میں ہمایہ کا بیار نہ تھا
روکش سلک گہر آنسو فگار نہ تھا

روز و شب شام و سحر عیش و طرب رہتا تھا
اسطرح بیخور و بیخواب مین کب رہتا تھا

حرف رشک سے آشنا کوئی نہ آگاہی تھی
نالہ کیا چیز ہی کانون نے سنا تھا نہ کبھی

جانتا تھی غشتی کو موزی کو
کچھ نہ واقف تھی کہ ہوتی ہی محبت کیسے

ننگ و ناموس کا اک پاس رہا کرتا تھا
دلکو رسوائی کا وسواس رہا کرتا تھا

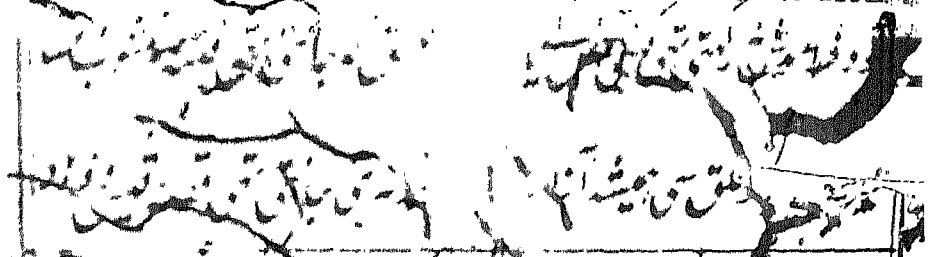

آشنا ہو نہ جو شرمندۂ احسان کبھی نہ تھی

صحبت رست گریباں کہ پشیمان کبھی نہ تھی

گر کسی شخص کو سنتی تھی کسی پر شیدا — خوب سمجھتی تھی کہ سودائی ہے یہ بیدل اصلا

دل میں کہتی تھی الٰہی یہ محبت ہے کیا — ننگ رسوائی کا جیسے نہ ہو ویسا پیدا

رونا اور نالہ و فریاد کا کرنا کیسا

زندگی بھر ہے جسے بخش پہ مرنا کیسا

دیکھکر ہمکو کبھی منہ جو چھپا لیتا تھا — آنکھ اوٹھا کر نہ اوسنے کبھی دیکھا ہمکو

ناز بیجا سی طبیعت کو تنفر تھا سدا — خوش آتی تھی کسی شخص کی نہ بیدل کو ادا

ٹیڑھی رہتی کسی خنجر ابرو کی سیاست

بل کیا کرتی تھی پیچ و خم گیسو کی سماعت

لال انکھیں تھیں کہ تیغ مسی چہرہ تھا زرد — اسطرح کا کبھی دیکھا نہ سنا تھا بن ہیں

ہر نفس لب پہ ہا کرتا نتہا یون ہم سر
ہر زہ گردی ہی جمی تھی نہ سراپا پر گرد

گہر اشک نہ دامن پہ کبھی گرتی تھے
دشت مین یون نہ بگولی کیطرح پھرتی تھے

رابطہ رکھتی تہی لب سے نی کو آہ و فغان
نالہ گرم نہ تھا شعلہ خسان صاعقہ سان

چشم حیران تھی نہ آئینہ تصویر بتان
تھا رگ ابر بہاری نہ سر ہر مژگان

حال آشفتہ نہ تھا کاکل و سنبل کیطرح
جامہ صد چاک نہ تھا پیرہن گل کیطرح

دل مین خار شرہ رہتا تہا خلش افزا لب
متردد تہی روز اور متفکر تہی شب

نالہ و فریاد سی مطلق تہی نہ لب
جیکو غم جسم کو کاہش تہی تہا دلکو تعب

کو بکو پھرتی نہ تھی کثرت بیتابی سے
رات بھر تاری نہ ہم گنتی تہی بیخوابی سے

دمبدم تا تہا لب فکر ضنم ورد زبان
برق سان تہا دل پر سوز نہ سینی مین طپان

رات دن نہ خرد شی تہی یون قفل دہان
چہرہ فق سی ظاہر تھا نہ فور خفقان

رنگِ رخ صد پارہ دل سی نذر اوڑا کر تا تھا
اشک خونین سی دامن کبھی یون بھر تا تھا

خلد تھی بزم طرب عیش کی تیاری سے
چین سی سوتی تھی آگہ نہ تھی بیداری سے
دل تھا آرام مین واقف تھی بیتابی سے
آنکھ مشتاق تھی نایاب تھی نایابی سے

اشک گلرنگ سی دامن مرا گلگون تھا
لالہ سان داغ انیس دل پرخون کب تھا

دشت پیمائی مصیبت تھی ہر روز قدم
پا مین پر آبلہ سی خار مغیلان تھا بہم
ننگی سر کوہ و بیابان مین پھرتی تھی ہم
اپنی ہمسایہ سی وحشت مین لرزتی تھی سہم

ہمکو دیوانہ نہ ایامی زمان کہتی تھے
لڑکی پتھر لیی گھیری نہ ہمین رہتی تھے

یہ نہ سمجھی تھی کہ ہمپر یہ بلا آئیگی
دوری راحت جان و حق کو بتائیگی
ننگ یہ گردش افلاک نیا لائیگی
جیتی جی لعبتی وحشت سی پتھرائیگی

دشت مجنون دل شوریدہ کو دکھلائیگا

عشق سے یوں نہ بنائیگا غضب لائیگا

اب جو دیکھا تو بلا عشق کا پایا ہمنے
داغ پر داغ دل زار پہ کھایا ہمنے

کل یہ کہتا تھا کہ چمن تازہ کہلایا ہمنے
نالۂ گرم سی بجھتی کو جلایا ہمنے

عشق چشم صنم آکر جو جنوں لے آیا
مرض جس سی کہ پرہیز تہا آگی آیا

مضطرب ہجر ان کہون کیا حال دل خانہ خراب
سینے مین پارہ سیماب صفت ہی بیتاب

حبابی اشک آنکہونسی ہر لحظہ ہی جاری خون ناب
زندگی بحر فنا مین ہی مری نقش بر آب

جوش گریہ جو ہی آتا نہین خواب آنکہون مین
دم ہی اٹکا کوئی دم مثل حباب آنکہون مین

پھونکی دیتی ہی بدن کو یہ سوزان فراق
بیٹھنے مین ہی قلق ضعف سے اوٹہنا ہو شاق

دل ہی سینی مین طپان صورت سیماب کا مشتاق
دفتر عقل کی ہین درہم و برہم اوراق

یاد رفتار مین دل غم سی ہی پامال اپنا
عشق کاکل مین پریشان ہی بہت حال اپنا

نمیدانی نہیں خوبی تجھ میں مطلق کی بات
صفا کچھ تجھ سا ہیں وہ دانت جو پیارے

شعلۂ رخ کی تصور میں جلا کرتا ہوں
رات دن اس کی تصور میں جلا کرتا ہوں

اپنی محبوب کی صورت میں شیدا ہوں
حسن میں مثل ہی کوئی نہ سکا میں جسکو

عمر بھر اوس کی خوبی سی کنارا کرتا ہوں
جو بھی سامنے آئی تو نظارا کرتا ہوں

ایسا محبوب و نازکیش ہی کسکو ملتا
نازیجا سی نہ آگاہ ہو وہ مہ اصلا

رنگ عاشق کا جو فق کبھی تو حیران ہو جا
پانی آشفتہ سر مو تو پریشان ہو جا

دیکھو عاشق کو جو نزدیک کسی دن دیکھے
منہ پہ منہ رکھکے گلے لگ کے وہ سو پھر دیکھے

رنگ فق چہرہ کیا ہو پھر پیلاہٹ سے کیے
رنج مین کیون ہو خطا کوئی ہوئی کیا مجھسے

روٹھنا موقوف کرو تمکو مری کی قسم
مٹھندی آہین نہ بھرو تم کو مری کی قسم

رنج عاشق کو ندی ہجر گوارا نکری
مانع ہو محبت سی کنارا نکری

یہ حیا ہو کہ کسی سمت نظارا نکری
مرین حسرت سی قریب اوہ شمارا نکری

شہر گردی ہو نہ بیمہ مین ہرجائی ہو
نہ تو خود کام ہو نہ تو خود آرائی ہو

پارسا ہو نہ سناہی کیطرف مائل ہو
ایک بلبل کی سو اسبے وہ گل غافل ہو

حوصلہ شرم مروت ہو نہ سنگین دل ہو
ذی لیاقت ہو وفادار ہو اور عاقل ہو

خود سر و موذی سفاک و ستمگار نہو
جز ادا لغزش و دلکش ہو دل آزار نہو

نہ گوارا کری عاشق کا غم و رنج و تعب
تلخ کامی شر و ہو وہ شیرین لب

دلمین ہو مہر طبیعت مین نہو قہر و غضب

جلوۂ حسن ترا ہو بہ بہ زبان اوست
منہ او تر جانی آزردہ ہبا ش اوست

حسن ایسا کہ زمانی مین پیدا ہو نظیر
مہر کو زرد کرے چاند سی اوسکا تصویر

ہی عجب نصف مہ اور مہر ہی خجلت مین منیر
قوس قزح ابرو کی اوسکے ہی خفت مین اسیر

شمع گردن کا وہ ان ہی مستہ پیچاک کا گل
گوشوارے ہین یا شب بیدا کا گل

کان اوس کان صباحت کے ہین شبنم کا گل تر
لب لعلین ہین جو یاقوت تو دندان گوہر

ہی ہر اک چین جبین وکش خط محور
چشمہ شہلا وہ کہ شرمندہ ہو بادام ہے

سرمہ سا چشم بلای دل و جان عاشق
لب جان بخش مسیحائی روان عاشق

غنچے سی تنگ دہن غیرت گلبرگ و لب
غیرت گو کلبن خشان ہین وندان اسکے

دیکھکر جلوۂ زلف و لب و رخ ہی عجیب
حسن آباد ہین کیا

مشک و یاقوت و قمر سی کہین بیدہین

۳ سنبل و غنچہ و گل باغ مین شرمندہ ہین

آنکھ وہ دیدۂ آہو ہی جو بیکی نہ کہو
ہو بہو ابرو خمدار سے آہو

غیرت سنبل تر کہو نگر و والی گیسو
بالون مین عنبر سارا سی زیادہ خوشبو

بسکہ مو باف سی چوٹی کی ہی پیاچوٹے
لاوو تب سی ہے فروزندہ دوبالا چوٹے

گورا گورا وہ گلا صاف اگر دیکھی ہے
صدبرگ شاخ سی جیسی کی جھانی پھٹ جائے

شمع کافور کھلی جلکی یہانتک شرمائے
نور سی چشم تماشائی مین پانی بھر آئے

مہر شرمندہ ہی فق روی و خوش رنگی سی
واہ کیا چہرۂ پر نور ہی کیا گردن ہے

ہاتھ وہ ہاتھ فدا جن پہ یکدست جہان
شاخہای شجر طور ہین اونپر قربان

پنجے فولاد پہ پنجہ فہرتابان
منفعل دست حنائی سی ہی شاخ مرجان

مرتبہ طالب دیدار کو مہی سی کا
نور دیدا ہی ہتیلے سی بیضا کا

لوح سیمین سے بھی بہتر آئینہ ہے صاف
بہتر آئینہ ہی ہے لوح سیمین سے صاف

سخت حیرت ہے کہون چہانیو نکے کیا اوصاف
دل بچہ کتا ہی سنی کہیگی تفصیہ مجمل

فلک حسن کے ہین کوکبہ بخشان و فروزان
نخل قامت سہی یا ماہ شب نما ہین و فروزان

شکم نرم کی خوبی کا کہون کیا عالم
دیکھا تجھکو ہی خط آئینہ مین کیسا عالم

آنکھہ پڑجاہی تو حیران ہو سارا عالم
ایک نظارہی کی رکہتا ہی معنا عالم

ناز کی پر شکم صاف کی دل شیدا ہے
یا ہی نظارہ پہسلتا ہی نشان پیدا ہے

ناف کہتے ہی وہ ناف کہین خوشبو تر
اور نزاکت مین کمر ہی کہ برگ گل تر

دیدۂ حور جہان ناف کمر تا نظر
یا کمر بال گرہ بال کی ہے ناف کمر

گل شگفتہ فردوس ہی یا ناف اوسکے
سنبل خلد کا ہی تار کمر صاف اوسکے

کہنے اکت سی کمر اوسکی نظر آتی ہی
مثل موجہ معنہ مین لپٹ جاتی ہی

کمر باریک ہی وہ بال کو ٹہراتی ہی — جنبش نازسی رفتار مین بل کہاتی ہی

سواد کی جھوکی ہی ہر گام لچک جاتی ہے
چشم عشاق مین بجلی سی چمک جاتی ہے

سر مین انسی کی صفائی مین خجل ہی ملبور — اونکی نرمی و لطافت کا کروں کیا مذکور

خاتمہ کو صباحت مین ہی کمر گردن حور — ہی شب وصل عمود سحری سان پر نور

زانو کب چشم تصور سی جدا ہوتی ہین
مہر و مہ کاسہ زانو پہ فدا ہوتی ہین

ساق پا شمع کہ شاخ شجر ایمن ہے — صورت مد شہاب ایک سی اک روشن ہے

پشت پا سرخی یاقوت چشمک زن ہے — کف نازکسے خجل برگ گل گلشن ہے

سرور عنا کو کیا سیدہا قد بالا نے
پیسے دل کنبک کی قبا قیامت نے

سر سی لی تا بقدم نور کا پتلا ہی وہ — سر بسر حسن مجسم ہی تماشا ہی وہ

شعلہ طور ہی یا آتش موسی ہی وہ — قدرت خالق انوار سراپا ہی وہ

گویا یہ پانچوں نمازیں ہی قضا ہو گئیں ہمکو

کوئی بھی رو نہیں ہے غضب بدن ہے ہمکو

جامی انصاف ہے جس شخص کا ایسا محبوب — وقتہ وصل سمی ہو جاتی ہے اوقات نصیب

کیوں نہ دو یہ میں وہ ناکام ہو مرتی ہے — جیتی ہی مرد ایسی بدتر ہو یکیو نکر وہ غریب

ایسی محبوب کا جو مدتہ نہ وقت ہو نصیب

خاک وہ شادی و آرام کی صورت ہے

تلخی مرگ جدائی ہو نہ کسطرح سمی شاق — ہو گیا ہر رگ و پی میں اثر زہر فراق

وارد وصل سوا اسکا نہیں ہی تی ہے — مبتلا طرفہ بلا ہو نہیں ہی جان مشتاق

اک طرف ضعف ہی اور حیرت سکتہ یکسو

شوق دیدار یکطرف وحشت و سودا یکسو

ہر شب اس رنج کی تصویر میں بسر ہوتی ہے — کثرت آہ و فغاں شور و شر ہوتی ہے

استین آٹھ پہر اشکوں سے تر رہتی ہے — دل کی حالت دمی بہ بہ بدتر ہوتی ہے

لیتے یاس ہی ہر وقت کنارا ہے

مطلب وصل کی خالق سے دعا کرتا ہون

کیا کرون طاقت پرواز اگر مجھ مین پاتا
اپنی بلقیس کے مین شہر کو اڑ کر جاتا

تیری مجھ مین مرے سلیمان کبھی مین شرماتا
ساری عالم مین سلیمان زمان کہلاتا

روز اوٹھکر نہ اوٹھاتا مین جفا فرقت کی
سر شوریدہ پر اتی نہ بلا فرقت کی

الغرض وقت وداع قیامت ہی مجھے
دوری احبت جان قہر ہی آفت ہی مجھے

ناتوان ہون نہین رفتار کی طاقت ہی مجھے
سد یاجوج غرض بعد مسافت ہی مجھے

کوئی صورت نہین جو وصل کا سامان ہوجاے
ہان خدا چاہی تو مشکل مری آسان ہوجاے

ای سحر شکوہ بمیری گردون کب تک
عرض کر حق ہی کہ ای خالق انسان وملک

راز مکنون دلی تجھپہ نہین ظاہر یک یک
تجھسے انجاح مطالب ہے بلا شبہہ و شک

مرض ہجر سے اب جلد شفا دی مجھکو
پھر مری رشک مسیحا سی ملا دی مجھکو

تاریخ بنای مسجد جامع مصطفی آباد

مسجد جامع بنا فرمود سلطان زمان — دید حق بین دید و ثانی او ندید
گنبد او همسر ماه از کمال ارتفاع — پایه بنیان یافته از پشت ماهی تا بعام
طاق هر محرابش از جوش صفا شبنم نشان — هر ستون پر نقش او شمع برافروخته
قبه گنبد مدار نیر آسمان — بر فضا و باش قطبین سماوی قائم
هست صحن با فضایش رشک افزای صفا — هر سوان و به مصلا باشکوه آراسته
صحن او چون صحن گلزار جنان بی خار و خس — حوض پر آب شفا از مرمر بیضا تمام
در حریش روز و شب مشغول طاعت قدسیان — در رکوع و در سجود و در قعود و در قیام
میشود هر دم گمان صبح از جوش صفا — هر شب مهتاب را از بشاشه آغاز شام
قبه او شعله طور ست کز نظاره اش — میشود بیهوش ملک چون جان موسی صاحقام
خرم محرابش مثال ابروی خوبان — عارفان نظر ز صفا او ابرو
هست هر طاق بلندش سجده افلاک — از نظیر [illegible]

فکر تاریخ بنایش دشتم در دل سحر | ناگهان ملهم شدم از فیض رب الکرام

پای محراب شعر گزیدم از برای اعتکاف
گفتمش اینست بیشک ثانی بیت الحرام
۱۲۵۵ھ

تاریخ عروسی حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاہ

صاحبقران اعظم سلطان خلق عالم | کز صولتش بلرزد از روم تا بہ تفلیس

افسند یا جرات نوشیروان عدالت | در حسن رشک یوسف در علم مثل آدیس

گر چرخ فلک بکامش محکوم حکم عالی | تیر و زحل مہ و خور بہرام زہرہ و جیس

عہد سعید او کرد احکام ریل معمل | شد ہم خواص کیہان تا نیز شکل انکیس

تا صنعت کواکب شد پاک از نحوست | تربیع و منجم جهان از ہبہ نسدیس

در ساعت ہمایون آہنگ عقد فرمود | ناہید شد مشرف از اقتران بہ جیس

در وجد پیر گردون از نغمہ غوانی | زہرہ بہ رقص آمد بر چرخ لیل اغریس

گلزار بیخزان شد دہر از خلاع گلگون | باغ جہان ز فیضش شد غیرت فردوس

خالی ز بخشش او کرو ندکانی دریا | سائل ز لعل و گوهر پر ساخت کاسهٔ دامن

کلک سحر بصنعت هنوشت سال تاریخ

در حرگه سلیمان آید مهد بلقیس

۱۲۶۷ھ

تاریخ شادی مرزا ولیعهد کیها در

شه کشور هند سلطان عالم سکندر شکوه سلیمان جاه

بعدل و سیاست نگهبان عالم جهانبان خاقان و فاآن جاه

فلک تبه واجد علی شاه عادل که کل هی ال آن و نیشن عنایل

جهان گر هی قالب تن هی بادشاه دل سجا هی وسی گر هین جان عالم

پی وصلت درة التاج شاهی جناب ولیعهد بنل آئے

بپا جشن هی ماه سی تا بماهی چراغان فضا سی شبستان عالم

سلیمان کو وصلت هوئی هی پری سی قمر متصل هر شبه تا روز

قران زهره کو هو گیا مشتری سی سعادت سی هم بخت دوران عالم

بناہی ولیعہد خورشید سیما بنا باشکوہ فرہ یزدان و فرا

کرن ہے کاہی سمر دیس کی اٹھیں پہ جلوا نخ پرضیا مہر تابان عالم

طرب خیز انیس ہنوای جہان ہی جہان عشرت گلشن بیخزان ہے

خزان سی بری باغ ہندوستان ہی فضا پر بہار گلستان عالم

پری جن ملک حور انسان و غلمان لگی کہنی یون شش جہت سے بالخان

ہمیشہ رہی عیش و عشرت کا سامان سلامت رہی شاہ شاہان عالم

ہزارون کی برمین ہین بوس گلگون ہوا ارغوان نہ ارہی نیر گردون

چمن ہی شقایق کا بزم ہمایون گل عیش ہی نیب دامان عالم

سحر جب لگا کرنی تاریخ موزون عایہ ہاتف فی تبلا یا مضمون

یہ عید قران دو نجم ہمایون الہی مبارک بسلطان عالم

۱۲۶۷ھ

تاریخ ولادت یکی از شاہزادگان عظیم الشان

جناب عزت مآب سلطان عالم	گل شاداب باغ نوجوانی

سکندر شوکت دارا سریری — سلیمان حشمت بهشید ستانی

بآئین تازه ساز رسم و قانون — جشن نوروز نیسان نشانی

خداداد آفرین همین جشنها باد — کنین نسل بنی آدم بکیانی

خجسته بخت و فرخنده نژادی — چراغ دودمان کامرانی

همایون فطرتی یوسف جمالی — هلال ابروی ماه معرفتی

شهنشاه جهان گردید مسرور — ز نو آراست جشن خسروانی

متاع کان و دریا کرد ایثار — درم زر پاشی و گوهر فشانی

بصنعت بست کلکم نقش تاریخ — نمود از رقم صفحه را زینت ستانی

بزبر و بینات آنگاه گردید — طبیعت ذهنمون نکته دانی

سحر ملهم شدم از عالم غیب — بتعلیم و افیض خسروانی

بشه باد امبارک گفت هاتف — طلوع کوکب صاحبقرانی

هزار و دو صد و هفتاد و چهار — علم شد زاهر تاریخ کشانی

نمود این ماہ نو پرتو فشانے

تاریخ ولادت باسعادت شاہزادہ عالم مرزا قمر قدر بہادر

تولد شد بخت سعد چون شہزادہ عالم
بفر و شوکت جمشید و اقبال سلیمانی

ز تشنیف مقدمش سرسبز شد کشت مراد دل
جہان از جلوہ نور جمالش گشت نورانی

پئی تاریخ ہر دم شہسوار فکرت ثاقب
بمضمار بلاغت مینمود آہنگ جولانی

بطرز شخرجہ بر خواند ہاتف مطلع روشن
کزو کرد اختر سال ولادت نور افشانی

بدولتخانہ سلطان عالم ظل سبحانی
برامد ماہ نو از مطلع افضال سبحانی

۱۲۶۸ھ

ایضاً

شہ را چو عطا کرد علی اعلے
فرزند جوان بخت طفیل حسنین

شد بہر جوان بخت لیخا آسا
از طالع آن یوسف کنعان و یمین

اقطار ممالک از قدوم شش آباد ... مصر اقبال یافت فرخنده زمین

فکر تاریخ همچو مولود سعید ... بود سبب بندگی بود رسش العین

هاتف سحر از سر بشارت گفتا

مه پاره منتجب قران سعدین

۱۲۶۶

ایضاً

فرقدان جاه شهنشاه سکندر آئین ... آسمان کوکبه جم قدر سلیمان تمکین

نیر برج شرف یوسف مصر اقبال ... اختر اوج سعادت قمر منزل دین

دور اسکندر و جمشید و سلیمان بگذشت ... بسپر دند با آئینه و جام و نگین

گوی عشرت بربودست ز بهرام و زحل ... بنده اش خسرو پرویز و کنیزش شیرین

داد اخلاق و دعا ایکبار اجابت ... پسر مهر و شهی ماه جهی نهر و جبین

نور اقبال اطاعت ... چون خنو ... آفتاب ... ثمین

جشن ... با همه ... مبارک ... آئین

گشت ازین مژده جانبخش جهانی مسرور | عالمی یافت سر نو یافته زیب و زین
یا الهی شه و شهزاده سلامت باشند | یک دعا از من و از روح امین صد آمین
فکر تاریخ دگر کرد چو از جوش نشاط | گوهر مقصدم آمد بکف و دهن دین
بلبل کلک سحر غنچه رمز کشاد | کرد گلبانگ طرب ساز بلحن شیرین

پس بابین نغمه رنگین مبت نغم گردید
نوگل گلشن اقبال شه روی زمین
۱۲۶۸

ایضاً

ز میلاد شهزاده ماه طلعت | هم آغوش عشرت شده جان عالم

دم فکر تاریخ گفته دل من
بگو رونق کاخ سلطان عالم
۱۲۶۸

ایضاً

پیدا چو شاه ایلهٔ والا تبار شد | آمد بکف ز بحر شرف گوهر امید

بتقویم نو منجم فکر سحر کشاد

تاریخ تازہ گفت بود اختر امید

ایضاً

کیا سلطان عالم کو عنایت — خدا نے شاہزادہ وہ پیارا پایا
سکندر طالع و جمشید شوکت — بخت و دہن و اقبال والا
ہمایون درۃ التاج خلافت — عروس سلطنت کا گوشوارا
فروغ افزاے اختر اوج سعادت — پدر کی آنکھ کی پتلی کا تارا
فروغ نیر ماہ حشمت — منور ہو گیا آفاق سارا
لگے ذرے ملائی مہر کی آنکھ — یہیں سے بخت کا چمکا ستارا

کہا ہاتف نے وقت فکر تاریخ
شعاع آفتاب عالم آرا

ایضاً

از فضل خدا پیدا یافت تشریف وجود — شہزادہ خورشید درخشندہ جبین

تاریخ ز بہر بیٹا تراش جستم

دل گفت زہی سلیمان تمکین ۱۲۶۸

ایضاً

چو گشت روشن زنورین ولادت شاہزادہ عالم
ہمای اقبال شہ زاوج مراد شہپر کشادہ آمد

چو سال تاریخ این ولادت ز زبر و ہم بینات جستم
بروں ز بطن حروف لفظ ولادت شاہزادہ آمد ۱۲۶۸

ایضاً

عنایات حق سی ہوا جب تولد — قمر قدر شہزادۂ ماہ طلعت
ہوے شاد و مسرور سلطان عالم — لگی بجنے ہر سمت شادی کی نوبت
کیا جشن شاہی کا حضرت نی سامان — نکالی غلامون نی بہنی لکی حشمت
بنے اسپ رہوار و فیلان کنجر — بسا ز زر و ہوج زر بکثرت
لباس اسلحہ پائگی اور جواہر — زر و زیور و ملک و جاگیر و خلعت
ہوئی نغمہ ریج کیف طرب مین — زمانے کو پایا جو مخمور عشرت

بهم زبرا و زبنیات آمد آخر ب

کهادل نی ہی بند حشمت لاوت

۱۲۶۶

تاریخ ولادت فرزند نواب امیر الدولہ سید علی اتقی خان بہادر مہراب جنگ

از عنایات خدا فرزند کیوان اقتدار — یافت نواب امیر الدولہ عالی نژاد

جبذا مولود مسعود و ہمایون وشید — نو گل شاخ تمنا میوہ بستان مراد

شمع مشکوی وزارت نور چشم والدین — نونہال دودمان تازہ بجان فرزند داد

آفتاب برج دولت مشتری اوج عقل — گوہر دریای شوکت لعل کان عدل و داد

میشود پیدا زیک مصرع دو تاریخ جدید

اختر اوج امیدآبادی با عمراد

۱۲۲۶ ۱۲۶۶

ایضا

حق عطا کرد بنواب امیر الدولہ — خلف صاحب اقبال سعادت توام

مشتری جا فلک تبہ عطارد زیور — ماہ خسا مشتری چشم و مہ شیم

مہر برج شرف و اختر اوج اقبال — جوہر کان شہ [illegible] کرم

روح روح وجد زد ذوق رقم اوصافش | صفحه بر خویش نبالید و نبالید قلم

مشقب کلک سحر گوهر تاریخ بسفت

کوکب کوکبه افزاج حضور عالم

ایضاً

داد خدا فرزند حسین نواب امداد الدوله را | کلک سحر تاریخ تولد کرد بطرز تازه رقم

یافت زاید چار شرف بین چار شرف تاریخ بجو

حسن یوسف ملک سلیمان عمر خضر بحشمت جم

۱۲۶۶ھ

ایضاً

حق فی نواب کو جب چاند سا بیٹا بخشا | روشن انکھین ہوئین آفاق کے اور دل مسرور

یوسف کشور اقبال عزیز دل خلق | مصر دولت مین کنعان فی ظہور

سر بسر چہرہ سے آثار امارت روشن | جبہ گر صاف تو پیشانی مین انوار شعور

جسطرح آینہ ماہ مین ہی جلوہ مہر | ہون حسین سے ہی عیان کوکب اقبال کا نور

تمت تاریخ دم صبح جو کی مینے سحر

هاتف غیب پکار اسمی ولد آنشه

تاریخ عروسی فرزند نواب عماد الدوله بهادر وزیر اعظم

امیر سرافراز و دستور اعظم — شهنشاه عالیجاه مغتنم

مدار المهام و وزیر الممالک — کفی طلب از بهر اسباب جنگ آن

وزیر شهنشاه عادل که دارد — شکوه سلیمان و جاه سکندر

بتدبیر آصف بدانش ارسطو — بنیروی شاه شیر گردون پیکر

بجرات رستم سواد و بهادر — سپهر بزرگی جوانی جوانمرد

جوان بخت فرزند اقبال مندش — بافسر وزارت فرزند ارجمند

چو ابر بهاران شب و روز بارد — زبس کار دولت مدارش فزون

بسال همایون و تاریخ احسن — بنیروی اقبال تابنده اختر

بکدبانو خاندان شرافت — شهره کدبانو اباد و دلبر

بباغ تمنا برافراخت قامت — چو شمشاد و پیلو چمن سرو و نسترن

بسلک شریعت بجمع عقد بستند — دو لعل درخشان بپالیزه گوهر

فلک بگفتا ایمان نبین قران مبارک — جهان خوش از بین جشن عشرت سراسر

بحر خواست تاریخ هجری ز فضلے — ز مصراع واحد چو قند مکرر

ز روی طرب داد هاتف بشارت — قران زهره فرمود با سعد اکبر ۱۲۶۰ھ

چو بی تعمیه گیری اعداد مصرع — شود سال فضلی هویدا سراسر ۱۲۵۸ھ

تاریخ وفات دختر جناب سید العلماء مولوی سید حسین صاحب مجتهد العصر

جناب سید سامی امام سوم — که هم مجتهد است و هم متقی

وحید زمانه بعلم و عمل — خلیق و صبور و شکور و سخی

کنون نائب صاحب العصر اوست — بترویج دین نبی و علی

گزین دختری داشت مریم صفات — گلی بود از گلشن جعفری

چهارم ز ماه صفر روز جمعه — دو ساعت چو از صبح شد منقضی

ز روش مقدس بگوشش رساند — ندای الی ربک ارجعی

ازین خاکدان رخت بیرون کشید — شده بر سریر جنان متکی

شنوند حور و ملک آفرین — خوشا مرحبا گفت بنت نبی

بشارت رسیدش زپیش خدا | | که اینک جزای تو با بسته

بایمان کامل چو کرد می رجوع
فطوبی لک، وادخلی جنتی

۱۲۷۱ھ

ازجهان کرد سفر سیدهٔ پاک نژاد | | دخترِ فضل احد و علی و اسعد

حضرت مجتهد العصر سمی شبیر | | مقتدای علما کامل ایمان و خرد

دامن افشاند ازین غمکده در عین شباب | | سر کشید از سر غربت بگریبان عدم

گشت ازین واقعه محزون دل اهل ایمان | | نیست چشمی که ازو اشک بعارض نچکد

گفت رضوان پی تاریخ ازو بجنان | | نور بر گاشته بیمان سوی رضوان علم

۱۲۷۱ھ

تاریخ وفات شیخ امام بخش ناسخ مرحوم

شد ولید مه مبین سنبل و سوسن سیاه پوش | | مانند لاله باغ دین داغ بداغ دل

هر سخل سخل ماتم و نالان همین آبشار | | مرغ چمن همین به کرد بید باغ گل

شبنم صفت اشکبار همین اشجار بوستان | | دلتنگ مثل غنچه همین باغ باغ گل

از همین وفات حضرت ناسخ بی جانگزا | | گلستان همین همی نخورد از فراغ گل

بھولے ہوئے عندلیب کو اب نغمہ طرب — بلبل کی زمزمی ہی لیے ہے باغ گل
مصرع یہ آب ہے مرغ چمن کے زبان پر — اقلیم شاعری کا ہوا ہی چراغ گل

تاریخ وفات جناب علیین مکان سید العلما مولوی سید حسین صاحب مجتہد العصر والزمان

قبلہ و کعبہ ابرار حسین ابن علی — کہ نظیرش نتوان یافت بگیتی ایوائے
انذرین غیبت کبرای امام ارشادش — آیتی بود ز آیات الٰہی ایوائے
رفت از عالم و ز عالمیان برد قرار — ماتم رحلت آن عالم حاوی ایوائے
زینت منبر و محراب و مصلی برخاست — حامی کردست بلیہای مصلی ایوائے

خواست تاریخ وفاتش چو سحر گفت خرد
شرف المجتہدین نائب مہدی ایوائے ۱۲۷۳ھ

ایضا

صالح آل مصطفی نائب صاحب الزمان — سید عالمان حسین شہ شہ زندگی گسیخت
ماتم او گران گذشت بر دل خاص و عام — عیسی آسمان نشین خاک عزا بفرق بخت

سال چنین مصیبتے خواست سحر ز سر خرد گفت
ہود و دست زد بسر نوح ز چشم آب بخت ۱۲۷۳ھ

دریغ رفت ز عالم بسوی خلد برین ... گل ریاض سائل سبز و شگفته بهر

بحسن خلق بسان حسن زبان و خلق ... بصبر شهره عالم چو سید الشهدا

نقاب چهره آفاق گشت ظلمت جهل ... فروغ علم نماند و گرفت بدر و جی

لوای شوکت اسلام سرنگون گردید ... فتاد رکن کین شریعت غرا

بصدق و زهد و نقاوت بفضل و علم و عمل ... درین زمانه چو آبای خویش فرد فتا

بنوک کلک پی حل مشکلات علوم ... بسان حیدر کرار بود عقده کشا

عزای او زده آتش بجان فرزندان ... فراق او شده سوهان روح و جان نفسا

سحر چو خواست ز دل ضبط سال تاریخش ... بساند ملهم غیبی بگوش هوش ندا

اضافه کن عدد نام او حسین بجوان

جناب مجتهد العصر سید العلما

۱۲۷۳

تاریخ بنای کوهی جناب نظام علیخان صاحب

مکانی بنا گشت در پیش پور ... کزو کار گیتی گرفت نظام

ز جوشش چو صفا عکس آید بنظر — در و بام او هست آئینه فام
سپهر بکوکب بنقش و نگار — مه و خور دو گلجام او هست نام
قصور بهشت اند کاشانه هاش — ز جنت همر او هست تشبیه تمام
یکی سایبان ست اخضر ز سپهر — جلو خانه اش رشک دار السلام
ز ارژنگ مانی بهارش فزون — منقش مقرنس مصور تمام
نظیرش محال ست نیز فلک — ز تعمیر نعمان فزونش احترام
چه از طاق کسرا اش نسبت کنم — که از ذره و مهر فرقیست تمام
باندک زمان طاق او شد خراب — مر این را بود تا قیامت قیام
چو دیدم من آن بقعهٔ دلکشا — پی سال تاریخ شد اهتمام
بگوشم سحر خورد آواز غیب — چه زیبنده قصر فلک احترام
۱۲۵۶ھ

تاریخ بنای باغ

کرده بنا نظام علیخان بتهیه — یک خانه باغ خلد صفت با سرشت پاک
فکر سحر بگفته چرخ زد کمند — تاریخ آن بنا شد رشک بهشت پاک
۱۲۵۰ھ

تاریخ تقرر فیض انتظامت خیرآباد بفقیر محمد خان گویا

جا پر ادائرہ ابدع ترکیب نے بیان
قرعۂ تاریخ کا جب یل مین مینی تیکا

منقلب اوس سے عناصر جو کیے مدح کے
صاف پانی ہو دسال قدر مگویا

قطعات تاریخ بی تعمیہ وفات مصنف مغفور از فکر وارث علیخان طہم شاگرد جناب بحر سلمہ اللہ تعالے

بود تاریخ نہم چونکہ زماہ رمضان
روح پاکش ملک الموت سوے خلد ببرد

گفت اسی فہم چنین سال وفاتش بنوان
راجہ نواب علیخان بعدم کوچ نمود

۱۲۷۳ھ

وله

نہم تاریخ ازماہ صیام آنروز چون بود
فغان بہ بحر و خلق از تہ بماہی شد

ندارد در سنین انتقالش فہم این ہاتف
سوے فردوس پاینده مقیم الدوله راہی شد

۱۲۷۳ھ

وله

میان تاسع ماہ مبارک روز عم آمد
سحر فرمود چون حلت دنیا آہ واویلا

سنین فوت معنوی معنوا این فہم ہاتف گفت
بنا رو دہ صمد و نقطہ و چار از بحر بود

۱۲۷۳ھ

ولہ

از جہان رفت چو خلد مقیم الدولہ	بود تاریخ ہم از رمضان بہر ملال
فہم شد شام غم آمد روز چو گفتم این سال	بود نواب علیخان سحر صبح جمال
۱۲۷۴ھ	

ولہ

پنجہ مہر درید از الم شب سحر	شام پوشید سیہ رخت پی ماتم شان
گفتم این سال فنا فہم دم فوت سحر	آہ ای آہ ہم بود ز ماہ رمضان
۱۲۷۴ھ	

ولہ

آئی اپریل کی بست و دوم ایسی جانکاہ + ہوی ہجیان سحر آہ

بادۂ اشک سی ہر آنکہہ کا چھلکا دولہ + غم نے پایۂ واج

عیسوی سال تجہ پر ہوا رحلت کا + فہم ہنگام بکا

راجہ نواب علیخان مقیم الدولہ + سوی جنت سیدھے گئے آج

۱۸۵۸ء

شرح بلاغت نشاں خسرو اقلیم مضامین و معانی منشی محمد انوار حسین سلیم سہسوانی مع دائرہ عجیب و غریب تاریخ در صنعت متجد الاعداد و مختلف الالفاظ

بعد حمد خالق که بادشاه بحر و بر است و معین نعمات ... ذرات و اوبر است
۶۳۱ ۶۳۱ ۱۰۵ ۲۱۱ ۱۰۵ ۲۱۱

شب را از نور ماه منور ساخت و روز را از پرتو مهر انور ... است
۳۰۲ ۳۰۲ ۲۱۳ ۲۱۳

و یگانه نادانی تسلیم سپردانی حرف جوهر دار بهشت شمار می نگارد و
۱۹۲ ۵۴۰ ۱۹۲ ۷۰۷

نشان نمایش کار نوربان آوری بدست می آرد و پیشی این وقت پیوام ابقا
۴۰۱ ۴۰۱ ۲۷۷ ۲۷۷ ۱۶۹ ۱۶۹

بحرف دیوان پسند زبان ترجمانید و وزضرمه چیپ آهنگ نا دیده شنید
۹۹ ۹۹

میسر اید که درین فصل نفع رسان و زمانه طرب پیمان دیوان کان فکرت
۲۰۰ ۲۰۰ ۱۰۳ ۱۰۳ ۷۱ ۷۱

کلام کمال مسرت ریزش قلم معنی نگار جوش بهار طبع امید گاه ... گاه
۹۱ ۹۱ ۱۴۰ ۱۴۰ ۵۱۰ ۵۱۰ ۹۱

طلاقت زبان و فطانت دل مزه دار یک قلم کلام موزون و مدعا
۵۴۰ ۵۴۰ ۲۰۰ ۲۵۰ ۱۰۰ ۲۵۰

شاعر بمثال عطیات دستگاه ناظم رنگین خیال مسیح اعجاز سلیمان جاه
۵۷۱ ۵۷۱ ۴۹۰ ۴۹۰ ۹۹۱ ۹۹۱ ۲۰۰

گلبن وفا معنی حیا روح کالبد گویائی زیب ساده دانائی تمیمه بهر
۱۸۹ ۱۸۹ ۵۷ ۵۷ ۶۶ ۶۶ ۴۹۵

ضمیمه فیروزی شمع انجمن دولت نوربارهٔ صولت زبدة الصابئین
۴۹۵ ۵۵۴ ۵۵۴ ۶۳۳

و شیرین بیان دوستدار رهوا خواهان طمطراق اعتلا بطنطنه استیلا ... بادشاه
۶۳۳ ۶۴۵ ۶۷۵ ۵۰۲ ۵۰۰

کشور صولت کدیور بساتین عز و دولت شکوه خاوندی شان ریاست
۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۳ ۵۲۲ ۶۷۱ ۶۷۱

جلوهٔ عنایت نشان سیاست سرمایهٔ نفس قوت کرده فرکام همت امام نصر

هوا خویان نامهٔ نکوئی زمان قوت بازوی اعانت احتشام رفعت

سایهٔ مار خاندان سترگ جاه مخلصان پیر و آمرزواوج خیر قبلهٔ وفا امان ننگ

مقیم الدوله راجه نواب علیخان بهادر قیام جنگ که نیک کرد و جوان همت

بود پسندیده اخلاق و فلاطون فطرت اوج تمکین هنرنکته دان بود

و قبلهٔ ایمان جمله فصیحان امیر شهرستان دلاوری بود بلکه رئیس

جهان داوری آستان او قبلهٔ مقصد عالم بود نیر تابان فلک کرم

آب و رنگ یاسمین باغ سخن کلام او نور دیده عروج سپهر فن نام او

آن صبح نفس و گردون اوج که یگانه آفاق بود در غزل سحر تخلص می آورد

و سینه فهم هر هرزه درا و شام طبع را ازین داغ داغ میکرد و چون روان

پاکیش روح بلبل و پیرایهٔ گل باغ ارم شد و جسد مطهرش سند هستی عدم شد

فرزند دلاور مصفا جلوهٔ هنر خدیو کرم تمکینی شیم و فرخ تبار فخر دیار

نیک سیر کریم خو دراز عمر گفت و گو پیرایهٔ صواب منهل علم امان دهر

اوج عظیم شود نسب معلی جناب فرهنگ امیر الدوله سعید الملک ابن محمد امین خان

سپاه و ستاد جنگ با آنکه خود در کشور متنان کار ریاست و نگهبانی دارد

در دوش و نشو و نماست الا چون دوق خاطر شوید کرده و بیال آشوب

در میان آورد تعمیل ارشاد وقت بانهایت سرور و خوشی خواهد

و باندازه حوصله طرح طلسم طبع دیوان سودا را نگاشت

این مرغ روی خود را دانه	چنان بدانه بیخی بجا
باد و بستش همیشه نغمه ریز	خوشه و فرزند سه خوان و چکا
باد و بزم دل افروز شاد	روی سه زمان و غلط
باد و درگاه و اورنگ سلطان	پیه روحیه ان و غلطان و فکا
باد یار ب و روز و شب شاد و بهر	و بخش ا چین نعمت و نظام

المختصر و مطبع و لگاتین که بصفوت معنی مسکن ست و نام آن سرسبز

چمن سخن او و پریس انجمن ست صنعت بی مشقت و بالا دست

جسم صلاحیت و جان فطنت ا ت صادق الارض الله

۱۹۵ ۱۹۵ ۵۳۹

موجد قوانین طراز شمع انجمن اداکاری گل چمن نوکاری سنبان خلعت

نشان حق پذیری فدا علی عیش مقدمتہ الجیش معمہ گیرے

بلدرسمستان معنی بحر صنا مجموعہ موجون ودر جلسہ احباب

لفظ اچھے صاحب معروف خلعت ممتازی صحت پوشانید

وبنا بر مضمون رافعہ نشان گردانید روشنی این

اداکاری خاطر خواہ کہ نمایان ست حسن اہتمام تمام

چندن لعل وکشوری لعل صاحبانست

ابیات تاریخ

بہر سالش حوت ودلو وسنبلہ — در توالی کرد سر ارسلہ

کرد خورشید ثمر یاقوت — راہ مکتوبی سن اطی زبر

ہم جدیدہ ہم ذہب یاقوت ہم

کرد دیوان تاریخ لفظ سرخ ہم

حلقہ تاریخ طبع جانفزا پذیرای طبع ہر سخن پیرا

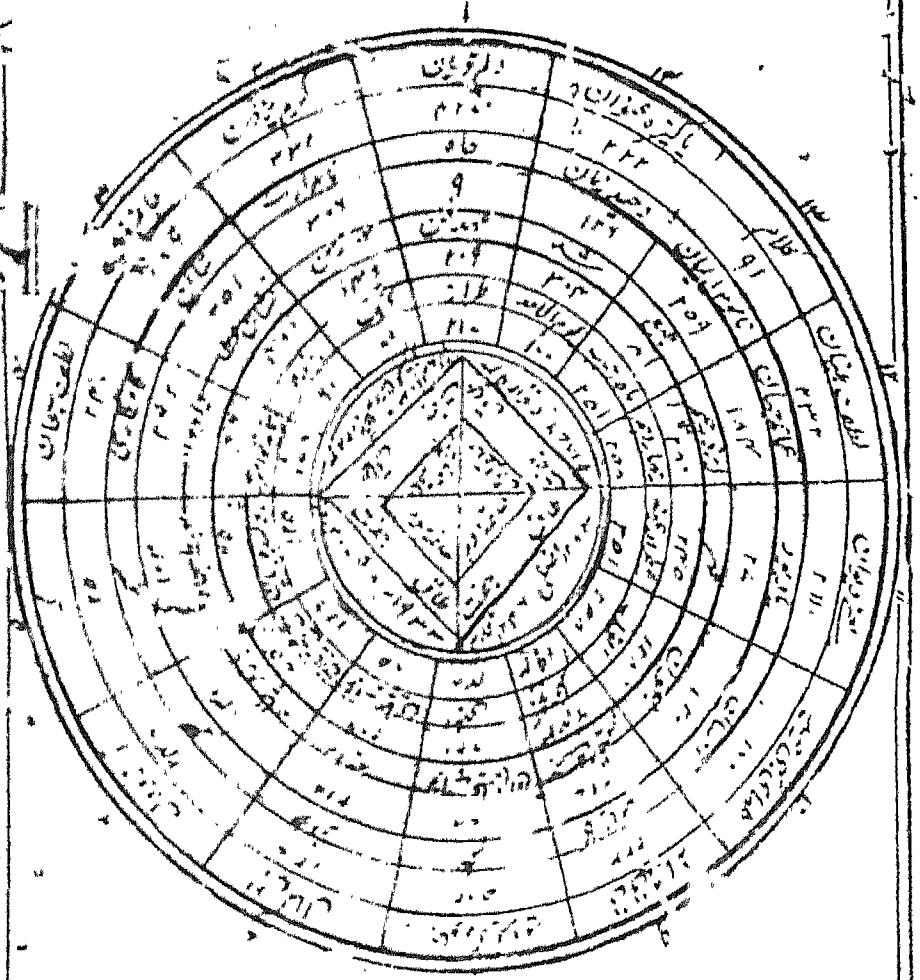

خاتمۃ الطبع منظوم مشتمل بکلام فصاحت نظام منشی فدا حسین صاحب عالی تخلص

بنام خالق لفظ و معانی	عطا نعت پیمبر کی نکتہ دانی
کیا جسنے سخنور ہر شہ کو	نکالا دامن شب سے سحر کو

یہ ظاہر ہے نہین باریک مضمون — کیا ہے مطلع نے نہین موزون

دونے اوسنے مضامین شاعرونکو — مخمس یا قصیدہ یا غزل کو

دیا ہی حسن کا عاشق کو سودا — اوسی نے عشق گل بلبل کو بخشا

کیا عشاق کو یا نالہ و آہ — فراق و وصل کی لذت سی آگاہ

دیا یوسف کو حسن پاک ایسا — ہوئی جسپر زلیخا دل سے شیدا

جہان مین حسن کا جلوہ دکہایا — اوسیکا عشق کو عاشق بنایا

زمین و آسمان و ماہ و خورشید — بحار و کوہ ہامون سرخ و اخضر

بشر جن و ملک اوسنے بنائے — عدم سے جانب ہستی یہ آئے

نعت حبیب خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہزار ہا حسن خوبی سے ہے اکبر — کہ احمد سا دیا ہمکو پیمبر

حبیب رب سبحان ہین محمد — شہنشاہ رسولان ہین محمد

اگر نہ ہوتی ذات پاک لولاک — کبہی پیدا نہ ہوتی ہفت افلاک

وہی ہین باعث ایجاد عالم — وہی ہین باعث ایجاد آدم

شفیع المذنبین ختم الرسلین
محمد ہادی کل سبیل ہیں

وہی عزیز شاہ کونین
گئے معراج میں تا قاب قوسین

ہوئی معراج جسمانی جنکی
وہی دولہا بنے بزم دو عالم کے

نہ ذرہ بھی گئی گرمی بستر
رہا آب وضو جاری زمین پر

وہی اعجاز شاہ انبیا کے
گئے آئے بنے مہمان خدا کے

علی سے لیکے سب مہدی تلک
ائمہ حجت حق ہیں نہیں شک

سبب نظم خاتمۃ الطبع

مجھے پیری میں ہی جوش جوانی
پلا ساقی شراب ارغوانی

کروں تحریر حال مدح دیوان
وہ دیوان ہی فصاحت ہے قربان

مقیم الدولہ حسین مصنف
عدیم الدوست ہے سب کے معرف

سحر اونکا تخلص بالیقین ہے
کوئی استاد ایسا اب نہیں ہے

امیر الدولہ جو اونکی خلف ہیں
خیال نظم میں بابر کی ثانی ہیں

اونہیں کے حکم سے چھپایا گیا ہی
مرتب ماسٹر فرخندہ کاظم ہے

بنام زلف تہ تاب پیچ پیچ پریشان | دیا ترتیب خود ہا حسن شایان

نسخہ امیر کبیر پر یمین دہی توقیر والی ہمایون بزیور اکرامات محمود آباد

ا	امیر کبیر اقبال و دولت	م	مہ اوج سپہر جاہ و حشمت
ب	یہی آفاق مین وارث ہمین	ر	یمین مین یہی عالی ہمم ہین
ت	عمارت خانہ زاد خاندانی	ل	لیاقت ہی کنیز پاستانی
ث	وحید الدہر و شمع بزم و قتال	و	وحید الدہر و شمع بزم و قتال
ج	یگانہ جملہ افضل و اجلال	ہ	ہما فرق ہمایون پر تصدق
ح	سخاوت مین کہین حاتم سی ہرگز	ع	عدالت مین کہین کسری سی بہتر
خ	ید قدرت نی با اعزاز و اکرام	و	دیا نکو نظام خلق کا کام
د	یہی ذی فضل صاحب جم	ل	لیاقت مین فضل و سردار عالم
ذ	معین اہل دین صاحب فر	ا	لوای جاہ سر پر سایہ گستر
ر	کریم النفس و فیض و مروت	ن	نہی تازہ ریاض جاہ و حشمت
ز	جناب کا وہی اعزاز و اکرام	ج	جہان مین صاحب جود و کرم نام

ہ ہمیشہ ہین رضا جوی آپکے
ح حمایت ہی کی رہتی ہی
و در دولت ہی مرجع اک بہا
م معین اہل عالم ہین بشوکت
ر رہین جاوید دنیا مین باقبال
س سخی و صاحب حشمت یہی ہین
خ خدیو کشور زہد و عبادت
ن نہین ایسا سخنور فی الحقیقت
ہ ہمیشہ ہی فکر و سخن
و دیا حق
ہ معین ہر شریف و
ا
ت تخلص سحر ہی
ر زہی غیب ہی سے

م
م محاہد
ا
ی یہی ہین کوہ
ح حسین
ن نگین خاتم دولت یہی ہین
ا
ب بلا کی عاشقانہ ہی طبیعت
ا اسیر و صائب و سعدی
ح
م مقیم الدولہ کی
ا
خ

ن | سہو خالی زمانہ نکی دم سے | گ | گداہون بادشہا انکی کرم سے

جو ہین توشیخ کی صنعت سی ماہر | خطاب و نام سے گویا پتہ ظاہر

مسودی کو اگدن بلا کر | کیہ ارشاد باضد شوکت و فر

کہ ہم چھپوانگے والد کا دیوان | فراہم تم کرو چھپنے کا سامان

مقیم الدولہ فردوس منزل | تھے فن شعر مین استاد کامل

امیر اعظم ہندوستان تھے | وہی فخر رئیسان جہان تھے

خدائی عزت تھی وہ طبع گرامی | کہ تھے استاد سعدی و نظامی

بلاغت عاشق طبع روان تھے | فصاحت اونکی قربان زبان تھے

ہمین کیا فائدہ جنگ و جدل سے | تخلص ہی سحر صبح ازل سے

عجب دیوان کہ ہے چشمہ زدودہ | مضامین ہین کہ ہین درہای منثور

عیان جوش بلاغت ہر غزل سے | ٹپکتی ہی فصاحت ہر غزل سے

زر خالص کی قیمت سبقدر ہو | خزف ثاقب سے اسیدم جا کی لیو

کلیجہ ٹھنڈا ہوتا ہے یہ کی ایسی بہتر | کہ جنسے عقل گردون کھاتی چکر

ادھر نکلا زبان سے نام سامان — ادھر لو یا چھپا رکھا تھا دیوان

زبان سے مثل گل ہنستی ہوئی آئے — مکان پر شیشہ کو دیوان سحر لائے

لگا پھر تو بنانے چھپنے دیوان — ہوئی صورت ملا جسطرح فرمان

اسد کی شکل سی عمدہ بنا یا — باقبال امیر الدولہ چھپایا

جو کوئی دیکھتا کہتا یہ کیا ہے — یہ دیوان ہی کہ آئینہ رکھا ہے

حقیقت مین نہایت خوب چھپا یا — اب اچھا نام آگی ہے خدا کا

یہ کافی کاتبا ہے مت مین نقطے — کہ نقطہ تک نہین آئین غلط ہے

مظفر راجہ صاحب جب وہ آئے — زبان پر کلمہ احسنت آئے

زمانہ کیون نہو اسکا ثنا خوان — پسند طبع اقدس ہی یہ دیوان

خوشی اب ہی بیان ہی تیرا عیش — دعا پر ختم کر عیش

الٰہی یہ کلام پاک مستاد

قبول خاطر اہل سخن باد.

خاتمۃ الطبع چکیدہ ابر قلم مشکین رقم بیہ عبارہ نظیہ شمات تحریر

سخنور بہت خوش بیان منشی فدا علی صاحب عرف اچھے صاحب تخلص تپش

بیاض سحر کے مطالعہ سے نماہ تق طبعان ذی نفس آگاہ ہیں کہ حمد خالق

ماہ وہور جاعل الظلمات والنور انسان ضعیف البنیان سے ادا ہو

چھوٹا منہ بڑی بات ہی الرحمن علی العرش استوی کے مضمون فیض مشحون

سے صاف روشن وہویدا ہی کہ ذات فائق الاصباح رفیع الدرجات

مقربان بساط احدیت جس مقام پہ ادب بیٹھے ہوں وہاں کسکی تاب

کہ لب بحمد الہی کھولے گمان پایہ سریر صمدیت جس جگہ پہ دست ادب

بستہ سر جھکائے ہوں وہاں کسکی تاب وطاقت ہی کہ اظہار

مقولہ کرے کیونکر ہیں پہ منہ ہی ہوسکے لیکن ہمت تک طاقہ وہمدرد اک

اور اکسے کنکرہ کاغذ خجلت وجہل تک پہونچے سب سے بہتر یہ

کہ ہر فرد بشر صنائع بدیعہ خداوند مجید پہ اپنا کو خامہ کش بنایا ہو

ویسا کرے سے کہ خامہ [illegible]

نعت حبیب خدا اشرف انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کماہی
مثل خدا الٰہی سخت مشکل و دشوار ہی اسلیے کہ نہین پہچانا محبکو کسیننے مگر
خدا نے اور علی نے ارشاد پاک رسول مختار ہی جب اسطرح حدیث صاحب
لولاک مین آیا ہوا اور قرآن مجید و فرقان حمید مین خداوند عالم نے
انکے بعلی خلق عظیم ان شان سے فرمایا ہو تو اب فرمائیے کہ ہم کس منہ
سے رسول مقبول کی نعت کا دعوی کرین سوا اسکے کہ اوس درہ التاج
فرق نبوت اور دیتیم بحر موج رسالت کی مدح مبارک مین یہ شعر پڑہا کرین

خدا مدح آفرین مصطفے بس	محمد حامد احمد خدا بس

اب منقبت زبدہ اولیا سرور فقرا صفیا زوج بتول ذریہ وصی بلافصل احمد مجتبے
امیر المومنین یعسوب الدین قائد الغر المحجلین غالب کل غالب
علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کیا کرین جسکو بجز خدا و رسول کسی نے
نہ پہچانا ہو اوسکی تعریف کس زبان و قلم سے ادا کرین شعر

علی کے مرتبہ اعلی کو کوئی کیا جانے	خدا کے بعد رسالت مآب سمجھی ہین

اسیطرح گیارہ فرزند ارجمند اونکے بعد دیگرے سب بخت خدا یعنی
کل مخلوق خدا کے امام و پیشوا ہین بقول مرزا محمد فیض بافضال علیہ الرحمہ

بعلم و سخاوت ہمہ ممتاز	ہمہ چون حسنہ ہمہ چون حاتم

اما بعد ننگ انام فدا علی معروف بہ اچھی صاحب تاج سہارہ آلاہ تعالیٰ
ہر امی نام خدمت ارباب سخن مین گزارش پذیر ہوتا ہے کہ قبلہ ایوان معانی
ملک معانی بصد مسرت و سرور مدعا طراز ہے کہ قبل ازین دیوان فصاحت
بنیان بلاغت عنوان آفتاب آسمان سخندانی شہنشاہ ملک سخن
معانی خدیو اقلیم سحر بیانی یکہ تاز عرصہ فصاحت فارس میدان
دولۃ التاج فرق سخنوران استاد فردوسی و انوری سرآمد شعرای عجم
سہ خیل سخن پیشہ زبان غیرت امیر الشعرا و خسان رشک برید عجمان
خلاق معانی و سخن تازہ ورای مضامین نو و کہن مبنیاد سعدی ثانی
صاحب فکر رسا صاحب ذہن لمعی والکلام ملک الشعرای عجم
نبیرہ اولوالعزم و جانشین اجداد امجد ذی توقیر زندہ و پائندہ بخت اقبال

مریخ جلال کیوان علم پرویں شیم گوہر زیج مروت وسخا آفتاب برج مجد
واعتلا کان کرم ابر عطا عدالت شعار شجاعت دثار حق پژوہ داد آگہ
سکندر بخت جمشید تخت اعنی جناب مستطاب معلی القاب مقیم الدولہ راجہ
نواب علیخان صاحب بہادر قیام جنگ متخلص بسحر برد اللہ مضجعہ آنجہ
ہمایون بنیاد محمود آباد جو موسوم بہ بیاض سحر ہی محض بی ترتیب و پریشان
پڑا تھا حق تو یہ ہی کہ ایسا دیوان لاجواب کہ جسکی ہر غزل عدیم المثال
و ہر شعر انتخاب ہی نظیر فاریابی جسکا معرف نظیری بی نظیر جسکا موصوف
کمال ہمیل جسکے جمال عروسان مضامین پر قربان و شیدا آتش
آتش بیان شعلہ زبان ناسخ اعجاز فکر سحر لسان نی جسکی فصاحت و
بلاغت کا لوہا مانا انسان تو کیا آج تک چشم و گوش فلک نی دیکھا نہ سنا تھا
ہر چند جناب مرحوم و مغفور کو خود منظور تھا کہ مین اسکو مرتب کر کے
چھپوا دون مگر معذور تھے اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون
کے مضمون سے مجبور تھے ایام غدر مین یہ سانحہ جانگزا حادثہ روح فرسا

رمضان المبارک سنہ [illegible] بقلم سیہ تحریر پیش آیا عالم روم [illegible]
سلام الله علیه ینفخ فی الصور فی بشوق ملاقات حوران عین بهشت بین تلقین
یاد فرمایا آخر محمود آباد خاص مین اپنی کربلای تعمیر کرده مین مدفون ہوے
عزیز و اقارب ملازمین و متوسلین مغموم و محزون ہوے بحکم آنکه اگر
پدر نتواند پسر تمام کند ایک زمانه دراز سے عالیجناب مستغنی عن المدح
والاوصاف المشهور فی الآفاق والاکناف غره ناصیه دولت اقبال
قره باصره شوکت و اجلال نهنگ بحر شهامت و بسالت هزبر آجام
سطوت و ایالت نور حدقه ابهت و کامگاری نور حدیقه حشمت و بختیاری
گوهر درج سخا و کرم نیر برج اقبال و شهم صاحب حلم و حیا مخزن فتوت
و انتقا حامی دین مبین مروج شریعت ختم المرسلین پیرو ائمه اطهار
شیعه حیدر کرار شاه طلیق اللسان سخنور فصیح بیان باسل شیر ژیان
گلزار فصاحت طوطی شکر بین بستان بلاغت [illegible] بوستان
همه دان سحر کلام اعجاز بیان صاحب نکات لفظیه و معنویه [illegible]

امیر الدولہ سعید الملک راجہ محمد امیر حسن خان بہادر ممتاز جنگ تخلص سحر

دام اقبالہ کو منظور تھا کہ عروس دیوان والد ذیشان زیور طبع سے

برخفت ہوکر مقبول خاطر عاشق طبعان انام ہو پسند طبع وقاد ذوی نقاد

شعرای ذوی الاحترام ہو باوصف تمشیت امور ریاست و کثرت کارہای

سترگ حکومت خود بہ نفس نفیس فراہمی و ترتیب دیوان مین توجہ بلیغ

فرماتے رہے جو غزلین اور قصائد کم تھے اونکو جا بجا سے منگواتے

رہے باینہمہ دلسوزی و عرق ریزی پھر بھی بہت کلام معجز نظام

مثل مثنویات وغیرہا ہاتھہ نہ آیا جب کسیطرح تصانیف باقیماندہ کا سراغ

ونشان نہ پایا اسیکو بحسن ترتیب مرتب فرماکر منشی کشوری لال مستر شتہ دار انجمن ہند

و منشی چندن لال مہتمم مطبع اودھ پریس لکھنؤ واقع یحیی گنج کو طلب کرکے حکم طبع صادر

فرمایا ان دونون خیر خواہان دولت نے تھوڑے زمانے مین چھاپکر

کلدستے کیصورت حضور راجہ صاحب بہادر محتشم الیہ رکھدیا خدام

عالیمقام نے پسند فرماکر ہر ایک کو خلعت فاخرہ حال عنایت کیا

نہایت مسرور ہوئے بہت تعریف فرمائی کہ تم نے اسقدر جلد مثنوی پر

جمائی سبحان اللہ وبحمدہ عجب حسن کا دیوان چھپا ہے ہر حرف سے شیشہ

طرحدار کا جوبن ٹپک رہا ہی جو لفظ ہی خاتم حسن و جمال کا نگینہ ہی ہر حرف

وہ ایک محبوب کرسی نشین ہی نوک پلک حروفوں کی تیر و کمان ابرو

کیصورت دل عاشق کے پار ہی ملک دل پر اشکلوں رنگ شیخوں ملنے کو

طیار ہے سیاہی مین سواد دیدۂ حور جلی ہے یا سیہ چشمان مست بادۂ حسن کے

نشیلی انکھڑیون کا کاجل ہے در پایان الفاظ سے ایک شب کی بہتی کا

حجاب پیدا ہی مداد تحریر مین شاید پانی کے بدلے خط عنبریں ملا ہی

نقطے سویدای دل عاشق یا عنبرین خال رخسار پریرویان و شیدایان ہین

چمکتے ناک مین آصمان حسن و جمال کے نجوم درخشان ہین دوات بینا ہے

تصفیہ آفتاب فلک حسن و صورت ہین نہین نہین حلقہا ہی کہ

زائف عنبرین مویان جانب مزاکت ہین خطوط مجعد دل کو مشکلون مین

باریک ہین تا بنگاہ شاہدان خلق و مشکلون سے باریک تر ہے خطوط عنبرین

بین السطور کو کہکشان سپہر عزو شرف انہار کوثر و تسنیم سے بھی صفائی
و شفافی مین بہتر جانتے ہین خطوط باریک مسطر پر تار شعاع مہر کا یقین ہے
ہر صفحہ کاغذ بیاض سحر اقبال یا عارض جمال سیمبران ماہ جمال سے
زیادہ دلکش و دلنشین ہے ہنگام تحریر کاتب نے بہر قلم یک قلم شاخ
طوبای جنت قلم کی ہے جسنے تیزی قط سے سر میدان نیزہ خطی شعاع
آفتاب عالمتاب سے بھی نوک کی لی ہے کاغذ خوب تقطیع خوش اسلوب پر
خطاط غیرت حداد خوشنویس رشک میر عماد نے اس حسن سے لکھا ہی کہ جسکے
سواد خط اور قلم مشکین رقم کی لاگ پر یاقوت رقم خان فی ہیرا کہا لیا ہے
جملہ مصلح سنگ فرہاد چنگ شیخ محمد عسکری شاگرد میر حشمت علی سب وصف مین بھرے
عیوب سے برے جو تقدیر معکوس حروف کو سیدہا بناتے ہین اونھون نے
ہر پیچ ایسا عمدہ و صاف بنایا کہ بتان سنگدل نے منہ دیکھنے کیواسطے
حیران ہوکر آینہ اسکندر کا دہوکا کہایا نقاش لاثانی غیرت بہزاد
رشک مانی نے لوح جبین دیوان مین وہ زور قلم دکھایا کہ کبھی موشگافان

باریک بین کے وہم و خیال مین بھی نہ آیا بیل بوٹا پھول پتا ایسا نازک
بنایا کہ خط ریحان و قطعہ گلزار کو بھی شرمایا ہر چند عیب جوئی کی نگہ سے بھی
نظر نہ آیا پرسیمیون نی اس حسن سی کاپی جمائی کہ تتبع پر صلی دا بھائی
عاشق و معشوق کی صورت نظر آئی جب پرونٹ اپنا نہ پہچانا تو ہمسا
ہر نقص و عیب سے مبرا کوئی حرف اپنے محل اعتدال سے سرمو زیادہ نہ
جب پتھر پر سیاہی دی ہیلن سے نسبت دے لن ترانی بات نہ کی جو فوٹو گراف کی
کلا آج تک اوسکا ہمسر دیکھا نہ سنا آئینہ حلبت نہ ایا ہر زبان کو شکر پایا
چمکن مک مین مہر جہانتاب نظارہ نہ ایا آخر کوشنہ مغرب مین چھپایا
صحت نی اپنا وہ جلوہ دکھایا کہ حرف و لفظ تو کیا کہ میں نقطہ تک غلط
نظر نہ آیا الہی جب تک چرخ دوار کے کل مین بجلی کرنے والی موجود ہے
یہ کارخانہ پایدار رہے ایسا ایسر کیپر یہ عالی حوصلہ تا قیامت پیدا ہوتا رہے

قطعات تواریخ طبع دیوان از تصانیف شعرای خوش فکر
و نازک خیال و سخنوران ذی فہم و ذوی کمال

تاریخ طبع ممن تصنیف عالیجناب مستطاب معلی القاب مسیر الدولہ
سعید الملک راجہ محمد امیر حسن خان صاحب بہادر ممتاز جنگ دام اقبالہ متخلص بسحر
والی ریاست ہمایون بنیاد محمود آباد خلف ارشد جناب مصنف مرحوم و مغفور

ناظم ملک سخن خسرو اقلیم کمال — راجہ نواب علیخان مقیم الدولہ
تھی محمد سی محبت تو علی سی الفت — آفرین باد بایشان مقیم الدولہ
عادل و باذل و ذی فہم و سخن سنج و سخی — ای خوشا وصف ذہی شان مقیم الدولہ
بخشش حاتم طائی سی زیادہ مشہور — خلق ہین جود فراوان مقیم الدولہ
غارمت کشی اہل دول سی ہی اون ہین — ہین جو خو کردہ احسان مقیم الدولہ
ابر نیسان سی زیادہ تہا سدا گوہر بار — ابر جود گہر افشان مقیم الدولہ
زندگی ہین ہی اقران و اماثل ہر دم — ہمہ تن تابع فرمان مقیم الدولہ
دہر ہین صاحب ملک و علم و فوج و رتبہ — واہ ری مرتبہ و شان مقیم الدولہ
پی خدمت ملی فردوس ہین حور و غلمان — ہین ملک حاجب و دربان مقیم الدولہ
ماہر ہر سخن و دانندہ ہر علم و ہنر — ای زہی طبع ہمہ دان مقیم الدولہ

جوہر فرد تھی اگر جسکہ فن شعر مین
اہل جوہر ہین ثنا خوان مقیم الدولہ

ناطقہ بلبل شیراز کا کرتا تھا بند
عندلیب چمنستان مقیم الدولہ

شاخ طوبی کی قلم ہو تو رقم ہو شاید
صفت کلک علمدار مقیم الدولہ

اونکی شاگردون کو اب دعوی استادی ہے
پیرہن طفل دبستان مقیم الدولہ

مصرعہ قامت شمشاد چمن کے قابل
مصرعہ دست و گریبان مقیم الدولہ

کچھہ نہ کچھہ ہمنی مزہ شعر مین اوسکی پایا
جو ہوا ذلہ بر خوان مقیم الدولہ

جنکو اللہ نے دی جودت طبع فیضی
ہین وہ سب قابل فیضان مقیم الدولہ

شکر بعد شکر شکر کہان لکی محنت کہ ہوئی
جمع اوراق پریشان مقیم الدولہ

تحریر یہ لکھی از سر ذوق سیتش
خوب رنگین ہی دیوان مقیم الدولہ

از جناب نواب احمد حسن خان صاحب جوہش مخاطب بہ تقریب تقریظ

تقریظ ہا و قطعہ ہا بین دیوان
قاعدہ ہی بفضل رب جہان

یادگار زمانہ طبع ہوا
بین تو کیا خوبش بتاریخ بین بخوا

اوسمین ہی حسن بھی فصاحت بھی — لطف کی ساتھ ہی بلاغت بھی

دل کی آنکھون سی دیکھی گر شاعر — والہ و شیفتہ ہو ہر شاعر

لولوِ شاہوار نقطے ہین — ہیرے کی ٹکڑی حرف سارے ہین

روشن از آفتاب لوح مبین — اور جدول شعاع نور آگین

خوبی مضمون وہ عاشقانہ ہے — ہر سخن گوہر یگانہ ہے

نام اس نظم کا بیاض سحر — ور واہل زبان کو سرتاسر

اب مصنف کی ہو صفت مسطور — بندہ پرور جو تھی بہت مشہور

صاحب دہر زاہد عالم — لطف فرمای بیکسان ہر دم

یاور دین احمد مختار — خادم خاص حیدر کرار

ابر احسان گلشن عالم — نیر آسمان خلق و کرم

صاحب جود دہر مین ممتاز — اہل دل باخدا غریب نواز

حاتم وقت رتبہ دان ذی قدر — بانی جود خوش بیان فہمی قدر

بادشاہ دیار طرز سخن — ہفت کشور مین شہرہ نادر فن

افضل و اکرم و نبیس و ادیب — وارث فیض بخش و جود و نجابت تھے

مہبر راہ حق خداوان تھے — قاسم روزی ہر انسان تھے

یم مواج بخشش و الطاف — آبرو بخش کعبہ انصاف

منبع جود و معدن اشفاق — حاتم جملہ علوم و فنون اخلاق

انکھت گلشن ریاست تھے — کوہ بحر متین و ہمت تھے

بیس اشعار یہ جو ہین مرقوم — انھین صنعت ہی ایک کا معلوم

سر مصرع سی لی جو حرف انکا — نام مہ سن و سال ہوا پیدا

فلک شاعری کی اختر تھے — کیون تخلص سحر نہ وہ کرتے

حیف صد حیف حیف صد حیف — بادشہ کشور ہنر کہ نہ تھے

ہوئی تقریر یہ تمام اب جوش — تم ہو احوال اور کر اب جوش

حسب ارشاد راجہ ذیجاہ — ہین نہ شعر و سخن و پایہ و جاہ

من شعر و سخن و پایہ و جاہ — شاعری ہین بلند پایہ و جاہ

سحر سے جو سخن ہے نایاب — ہی وہ پہلو یہ مدت مہتاب

حاکم امیسجا کے ہین فیض نہاد — خاص علم و ہنر کا ہے جو بلاد

نام مین اوسکی مجکو خوب ہی یاد — لفظ محمود اور ہے آباد

فکر تاریخ کی جو مینے جوش — آئی گردون سی یہ صدای سروش

طبع کا سال لکھہ یہ خوش اسلوب

شاعر لاجواب دیوان خوب

۱۲۹۳ھ

منشی اشرف علی صاحب اشرف

مقیم الدولہ کا دیوان چھپا خوب — بہار آگین و رشک صد چمن ہے

اگر اشرف ہی تمکو فکر تاریخ — ۱۲۹۳ھ — بزم سخن ہے

از جناب منشی سید اصغر علی صاحب اصغر

بفضل حق اوند لوح و قلم — چھپا خوب دیوان بلطف و صفا

قلم نے دم فکر اصغر لکھا — سراپای خوبان دلکش ادا

۱۲۹۳ھ

از جناب منشی سید باقر علی صاحب تحصیلدار بہڑ ضلع الور

کہانی ماہی آسمان مین ہی یاد بہر شاہ پرون — کہ کلیات لطافت آگین طبع آمد زمن ۱۲۹۳

بجای این انجم و خسان بیا و چشم نظاره ساز
که تا بود گردست چون عرصهٔ مصطفی بکام

چو بیت ابروی ماه سیما بهم شمارا و صد ادا
بیا که خال پری نمایم سپید چشم پسند

و میکده بیند نگاه نرگش حکیم چالاک و حرب فرش
تو گوئی آمده است بفصل بهار شیرین بیان شکر خند

ز فیض آن استاد دوران شد صرف دو سه شده بخندان
بخوان غزلهای او همان بیان نظم شیخ علیم

همین نوایم ز روز تا شب قبول و اهاش سازیاب
و مدای تحسین بود بهر لب سخن جا بخلق بین

بختم آمد چو این مرقع ز رو معنی کشاد در
نوشت چاپ کن مطلع پیام تا بینه کلک تحسین

ز شوق ممنون بنطق تحسین کلام او شد نظر بدین
محیط مضمون شگرف نکین بیان شیرین چنان متین

از جناب سید تجمل حسین صاحب تجمل تخلص استاد جناب آقا صاحب و آقا صاحب

عجب شاعر تھا یہ دیوان ہی جسکا
بس اوسکی وصف میں قاصر زبان ہے

مقیم الدولہ نواب علیخان
خطاب و نام نامی کو نشان ہے

سخن مرحوم ناسخ سے ملے ہے
کہ جسکا مسکن و ماوا جنان ہے

رہا آخر میں فرخ سن بجی شورہ
اب اونکی [illegible]

رئیس قصبۂ محمود آباد — مضامین اودہ سی یہ مکان ہے

فنا خود اور کلام نظم باقی — یہی لطف حیات جاودان ہے

تعلے طبع کی بندش سی ظاہر — زمین شعر ہفتم آسمان ہے

مزہ اسمین زبان دانی کا یہ ہے — کہ بالکل میر کی گویا زبان ہے

بمکیون مطبوع ہو دیوان مطبوع — کلام نکتہ پرور نکتہ دان ہے

بحسرا جس شعر کو سوز دروں سے — طریق سوز سی خالی کہان ہے

مضامین درد کی جس جا رقم ہین — مذاق درد کا دل کو گمان ہے

جنون کی جس جگہ مضمون لکھے — طرز نظم سودا کی عیان ہے

طریق نظم ناسخ ہے جو اسمین — تلمذ کی رعایت بی گمان ہے

کہلاوا سوختہ کی بندش معنی مجھپر — طریق حضرت آتش نہان ہے

تجمل فی سر بہ بین کو تو را — قلم اب تیشۂ فرہاد یان ہے

سنین ہجرت احمد کی تاریخ
بتداء ۹۰
کلام شاعر شیرین بیان ہے
جز ۱۲ ۱۲۹۳ھ

از جناب منشی جواہر سنگھ صاحب متخلص بہ جوہر

مخزن لطف یہ دیوان ہے پیارا جوہر
جو غزل اس میں ہی اک سلک گہر انچی ہے

روی انصاف سے فوراً سخن سنجی کے لیے
دل فی میری یہ کہا نظم سحر انچی ہے

از جناب سید حسن صاحب متخلص بہ ابر اوقات خلف مرحوم

راجہ نواب علیخان سحر
دین و دنیا پہ ہے اللہ شفیع

مثل نواب با قران اشہال
غیب و جاہ جشمہ آب بقا

شیعہ خاصہ و عزادار حسین
زاہد و متقی و اہل خدا

عابد وقت سحر شب بیدار
این متخلص پہ ذات ہے مرحوم

صرف تہلیل و قیام آن دم
محو تسبیح و ثنا ہے دائم

شاہ مخاطب بہ بقیۃ الدولہ
عزت آوازہ و غیرت ذات

شاعر کامل و نقاد سخن
طبع عالی ہے کلامش مطبوع

منتشر بود کلامش رنگین
یکتا ست ان دیوان مثل ندارد

پسر صاحب اقبالش سحر
بہ نہایت نیک ذات ہے مرحوم

خوش خطاب ست امیر الدولہ — صاحب خلق و مروت زشرع

جمع دیوان پدر را فرمود — بہر اعلان وپی طبع وشیوع

کہ مسمے بہ بیاض سحر ست — طرفہ نام ست بہ آئین موضوع

خوش خط و خوش روش و خوش تقطیع — خامۂ حسن پی آن مقطوع

چو منہ و مھر دوائر پر نور — چو شب قدر سوادش مصنوع

ہاتفے یافت لطافت فوراً — شد طبیعت چو پی سال رجوع

مصرعہ روشن تاریخ نوشت — چہ بیاض سحر از طبع طلوع

۱۲۹۳ھ

از جناب میر سعادت علی صاحب رئیس سید شاہ پور متعلق دہلی

سعید آمد بعد رنگین سخنہا — بہارین کلیات فیض آگین

پئے اشاعتہ سال طبع تصنیف — چو گل بر زد زہی رنگین مضامین

۱۲۹۳ھ

از جناب مولوی سید صادق علی صاحب برادر سید اصغر علی صاحب

خوب دیوان سحر کار طبع ہوا — جسکے مشتاق ناظرین تھی تمام

بولا ہاتف جو باریخ کہا — سخن ہمیشہ ماند کرار قام

۱۲۹۳ھ

از جناب مولوی سید صادق علی صاحب بخلف مولوی سید باقر علی صاحب

چو دیدم کلیات شک آتش — بحسن بندش و الفاظ تحسین
نوشتم بدر این تاریخ طبعش — بسے گلزار یہ گلہائے رنگا رنگ

از جناب حکیم سید عطاء اللہ صاحب حکیم

صد شکر چھپا سحر کا دیوان — ہمیشل تمام یہ سخن سنج ہے
تاریخ لکھی حکیم سینے — دریا مضمون کا معین ہے

از جناب مولوی عبد الوہاب صاحب تائب

راجہ راجگی نظم مقیم الدولہ — آن فلک مرتبہ نواب علیخان سحر
مایۂ اہل ذکا قوت روان بلغا — شحنۂ کلک بنان گاہ افشان سحر
راجگی باعث قدرش بجہان بود آنست — شاعری ہم سبب منفعت ایشان سحر
لوش اللہ کہ شد از جودت طبع یاس — ہمہ اقلیم سخن تابع فرمان سحر
گر بدیدی غزلیات قصائد کہ نہاد — حافظ و عرفی او امدحت خوان سحر
مثنوی کہ بود بلطف کمالش منسوب — معجز مرتبہ قوت ایمان سحر

طرز نگارش بین همه الفاظ و معانی شیرین — جان فرهاد شد از وجد بقربان سحر

طرفه انداز فصاحت تجنیس لطف کلام — جمله عشاق سخن گشته ثناخوان سحر

حمد حق نعت نبی منقبت مرتضوی — هست از حسن تولا نمک خوان سحر

خوان الوان بغیم سخنش دیوان است — همه ارباب مذاق آمده مهمان سحر

دستخوش از طبع وزین عهد صفا دیگر — خلف نامور ارشد دیشان سحر

رونق گلشن اقبال امیر الدوله — شاعر سحر بیان لعل بدخشان سحر

والدش بیست تخلص سحر و سحر او را — اوست الحق بجهان گلبن بستان سحر

سال آن طبع طرب خیز رقم زد تاب
عجب این طبع ز سحر ست بدیوان سحر
۱۲۹۳

از جناب منشی فدا علی صاحب عرف اچھی صاحب تخلص عیش

سحر کا جو دیوان چھپا نور افشان — ہر اک شعر اسکا بخش شمس و قمر ہے

نقطہ پر نجوم فلک کا ہنی دھوکا — ہر اک دائرہ مہر کا تاج سر ہے

صفحائے حسین ہر صفحہ ہی صبح صادق — ہر اک لفظ خورشید سا ن جلوہ گر ہے

نشان خط جو ان ہی کو یا ۔۔۔ نشان تا زہ کا سا خط ہے

ہر اک مدپہ قدیس قمر کا گمان ہے ۔۔۔ ہر اک حرف مروارید کا نقطہ ہے

سیاہی میں ہی ظلمت نہاں ہو ا ۔۔۔ سفیدی نہیں روشنی طالع ہے

لکھو عیش چھپنے کی تاریخ یوں تم ۔۔۔ یہ دیوان عالی بہ نشاط ہے

ولہ

یہ اکثیات سحر پیچیدہ ۔۔۔ ہوا ۔۔۔ ہے

لکھی طبع کی ہی تاریخ عمدہ ۔۔۔ ہی اچھا کلام مبتدع و لطیف

ایضاً

چھپ گیا جب سے کہ یہ دیوان ۔۔۔ دل شگفتہ ہوا بہ کام تمام

بے سر و بن ہم نے تاریخ لکھ دی ۔۔۔ تیسوی سال میں طبع ہے ۱۸۰۶ء

ایضاً

لکھا پیشے جب یہ کلیات سحر ۔۔۔ دل شگفتہ ہوا بہ کام تمام

نہیں کم ہے اس عیش سے ایک ۔۔۔ تاریخ انتظام ہے

	ولہ	

کمال خوبی و حسن خط سی سحر کار دیوان چھپ چکا جب
نسیم گلشن شگفتہ ہوکر تو بیتہ تازہ چمن سے لائی

اوٹھاکے تب دفتر معنا مین جو ڈھونڈھی تاریخ عشق مینے
جہاں عاشق ہی سال فصلے عجیب تاریخ ہاتھ آئی

جناب منشی نتھل سہوا صاحب متعلقہ اجلال پور ضلع ہردوئی تخلص واسطے

چھپا ہے اظم شاعر خوشگو		ہست ہر نقطہ اش حکایت عشق
بنی تاریخ سال طبع او		گفتم ای واسطی کتابت عشق ۱۲۹۳
	ایضاً	
شد نقطہ تا نوہ رنگین		حرف حرفش بہار باغ جنان
شمار کردم چو بہ تار بخشش		گفت دل بے نظیر گل دیوان ۱۲۹۳
	ایضاً	
دیوان یہ چھپ پا گیا ہے		ہوا مداح دل سے جسنے دیکھا

ہوئی تاریخ کی جب واہ اہلی فضل | کہا یہ دل نے تلمیذ مبارز افزا

ایضاً

کیوں نہ لکھی اس نظم کو ہو نسبت سبب | جو دائرہ اسکا ہی وہ ہی ساغر مل

تاریخ کہی طبع کی یہ دل نی مرے | اشعار بحر بحرین کو یا یا بکل

از جناب منشی کشوری لال صاحب شیدا تخلص دام اقبالہ

واہ صد علی بیانہ سحر | ولکش و دلپذیر و دلکش

بولا از روی داد ہاتف غیب | لکھ دو کیا سب نظیر دیوان

از جناب منشی گوبند پرشاد فضا

چھپا سحر کا یہ خوب دیوان کہ دل ہی شتاق جان ہی قربان

ہیں شعر سب بلبل خوان کہ جنکے ہیں یہ تراسے نکین

کمال شیریں جو یہ زبان ہی کہ پر حلاوت مذاق جان ہے

فضا یہ لکھ سال طبع ہجری زبان نبی مضمون بیلبن ہی شیرین

ہے یہ سحر کا دیوان ہے — ہر غزل جسکا ہے بوستان
لکھہ فضا سال بی سہرا داد — کہہ دے بلبل سحر خوشگو
۱۲۹۳ھ

ایضاً

دیوان چہ طبع شد ز سحر تازہ بداد — طرز فضا حتش شدہ مطبوع روزگار
تاریخ ختم طبع بیاض سحر بیار — ہاتف بگفت بی سہرا دادہ فضا
۱۲۹۳ھ

از جناب شیخ محمد حسن صاحب عقیل تخلص

ہے طبع اب دیوان نواب علیخان کا — تصدق کیجیے ہر شعر پر ناک در غلطان
سراپا حسن و خوبی ہے یہ گلزار فضا میں — فدا ہیں قمریان سرو جان سے ہیں بلبلیں قربان
گلوں میں یہ نزاکت ہے کیفیت گلستاں میں — ہوئی مضمون عنبر بو وہ طبع عالی ہے جو تھی پہان
نہیں کاتب کی انگلیوں کا غذ گلرنگ پر سطریں — رخ محبوب پر بکھری ہوئی ہیں گیسوئے پیچان
پی تاریخ سال طبع دیوان مجکو حیرت ہے — صدا ہے غیب سے آئی مقدر ہو ہی گئی عنوان حیران
سن ہجری سہرا بلبل سحر کی طبع پوری ہے — رہی وقت استخراج میں جسکی کسی کو عنوان
۱۲۸۳ف
کہا یہ طبع دیوان سحر کا مصرعہ رنگین — بہار نظم سی ہے یہ شگفتہ گلشن دیوان
۱۲۹۳ھ

ایضاً

عجب اک جذبہ تھی نواب علیخاں انشا
انسان ہوش شیخ بت بین

امیر یار کہ ہست فیض بین جاتم سی فرزند
تہمتن سی سوا آفاق میں ہیں ہیرات

سخن فہم و سخندان شناعر بیمثل و یکتا
جہل سبحان ہواد یکا وہ کلام

مرے سی عشق کی کوئی غزل خالی نہیں گزرے
اوکھا تا ہوں ولدت

نہ دیکھا لیلی و مجنوں کا قصہ پڑھا ایسا
عیاں ہے شعر سے

ہوا ہی طبع ہو کر انجمن افروز دیوان
کہ اک بیت سی جسکی

پی تاریخ و سن حیرت حقیقل ذرا تہی ناگہ
کہ ہاں اک

ایضاً

چہ ہی وہ دیوان نمکین سحر کا
لطافت میں فوق اوسکو کلام

وق شک اوراق کل میں سا یا
یہ اک نغمہ سنجر گلستان

غزل جو بیتی خوبی میں بیمثل ہے وہ
یہ اک شعر ہیں لسان

بیاض مضامین بلیغ ہی ہے وہ
شگفتہ گل نطق

تحقیق اہل سخن کا ہے مجمع الہوا — دیوان بیاض سحر ۱۲۹۳ھ

از جناب میر محمد علی عرف میر محمد صاحب شاعر متخلص

واہ کیا شیریں کلامی ہے سحر کی جناب — طبع روشن سی ہے اوسکی مشعل ماہ منیر
مدحۂ تاریخ خیامہ نے فضلی ہیں لکھا — کم ہی شاعر ایسا دیوان فصیح و دلپذیر ۱۲۸۳ف
ہاتف طبع ہجر میں ہوئی جب دم مجھے — آئی ہاتف کی صدا ہی کلام بی نظیر ۱۲۹۳ھ

از جناب شیخ محمد جان صاحب شاد پیرو میر

واجد ممدوح تخلص سحر — گوہر یکتای بیاض سحر
ہر سخنے زینت در گوش او — زیور سیمای بیاض سحر
معنی رنگین ہمہ خورشید تاب — چون گل رعنای بیاض سحر
طبع بگشت آن سخن بی نظیر — رونق ایں زای بیاض سحر
با سر و پا آمدہ فضلی سنین — دفتر زیبای بیاض سحر ۱۲۸۳ف

از جناب نواب محمد مرزا خان صاحب عیش

آب سحر کلام سی دیوان سحر طبع ہوا — خط و تقطیع سی ہی نسخہ مرغوب اے سحر

از جناب امیر وزیر علی صاحب اخگر

رئیسے بنجمد آباد بود — امیر اله الواسع خان نام

تخلص سحر داشت در نظم شعر — شرف بهر او داشت چون شمس و قمر

بهر معنی قصیده غزلها نوشت — بدین سان بگوئی که سلک گهر

چو رفت از جهان سوی خلد برین — امیر ریاست شد او را لقب

تخلص نموده به سحر این رئیس — که تجنیس بود دست بخشنده

عجب معدن جود و بحر سخا — خدنگ پیش او سکه بسیم و زر

ببازو ز رستم ز زیان قوی — ز بر دست از رستم و زال زر

ز آوازه نزد سر پنجه اش — نهد شیر در نخاره روباه سر

بلال فلک گرده آسا ب — خدایش عطا کرد تیغ و سپر

ملقب شد از راجگان در جهان — باقبال و دولت چو بهرام پر

عجب ترکه تقوی و زهد و ورع — باین مال و دولت باین کامگار

ندیدن و هم نظیرش ندیدم کسے — بصوم و صلوٰة و بعلم و هنر

چه یارای تحریر او صاف او — سخن را درینجا کنم مختصر

بهم کرد تصنیف مرحوم را — که صنایع نگردد بکلام پدر

چو دیوان شده بعد ترتیب طبع — نهال تمنا شده بارور

همه مطلع اخگر چو من خواستم — بگوشم رسیده ز جن و بشر

لقب تیغ تیمه تخلص چه کن رستم — زهے عمده دیوان بیاض سحر

۱۲۹۳ ھ

از جناب میر وزیر علی صبا حسب نور

ز بس محبت بیان سحر — بکسر ح هزبت محبوب دل هر

ندا دهی خرد فی چهاب دیوان — که نور سکوتا تاریخ مرغوب دل هر

۱۲۹۳ ھ

از جناب ارشد علیخان صاحب ضیغم

فصحرنی دشته هی لوشه چین — نوکا کنیل لایا بیاض سحر

طبع کا تکها کیا روشن یه نهال — طباع کو کیا دهی بیاض سحر

۱۲۹۳ ھ

ایضاً

چست بندش نئی مضمون و فصاحت افزون کیا محمد ہادی

حروف زن وقت رقم اون ہوا کلک دو زبان مثونا کس

سال مطبوع ہین یہ مصرع برجستہ کہا ختم کا ذکر کیا

فہم نواب خلیخان صاحب کا دیوان بی بہا تھا

ایضاً

بی مثل و لاجواب ہے یہ شوخ کلام نیشکر

گفت این سروش فہم چنین سال انطباع شکر

ایضاً

قرطاس یافت بخت دروں نظم تا شعاع مہ

مطبوع دل سال فزاگفت انجم الطبع بہا

از جناب سید واجد علی صاحب

مطبع گروہ دیوان شاہ نصیر

عصر تاریخ طبعش کلک واجد زد رقم

از جناب منشی هادی حسن صاحب مختار علم ریاست محمود آباد

سخن سنج نامی جناب سحر — که بود آفتاب سپهر سخن

سخن آفرینے و قائق رسے — سخن را درآوندہ جان بہ تن

ز فرہ ازندہ رایت شاعری — بملک سخن گستری سکہ زن

چہ معجز بیانے کہ بر نظم او — نظامی کند وجد زیر کفن

چو فردوسی و مسجدی عنصری — بزیر نگین داشت ملک سخن

زہی لفظ نواب پیش علے — بنامش زروی ادب سر فگن

بدل حامی دین و مخدوم خلق — بجان خادم و عاشق پنجتن

رئیسی ملک خو فلک اقتدار — کہ بود افتخار پسران زمن

کریمی کہ بہر دم کفش در سخے — بر اہل جہان لعل و در عدن

بگیتی ز تنگان را ازو مرہمے — علاج مریضان درد محن

فزود شجاعت ازو زانکہ بود — ز خدام سلطان خیبر شکن

شجاع و سبک دست و عادل و داد گر — شد ہی ہیبتش مرگ جور و فتن

بدانش فلاطون که دانا شدی — بپیشش بفی دانش آموختن

همه دان و علامه روزگار — که پوشش تجر نبهر علم و فن

سخن را نخم از دو اویگاه او — ارم را بهایی دهد نان چین

که محمود آباد محمود جاست — بیستگه خانم محمود تن

درود و تحیتش آنکه اقبال و جاه — بذیرائیش داد پیوستگی

بملک بقا رفت او برگزید — بخلد برین جان پاکش وطن

نه مرد او که زنده است نامش بهر — بر رحمت ایزد ذوالمنن

زهی نیک پوشش کن دنیا و او — نخستین امیدست و آخرین

خداترین وین پژوهش شناس — پرستنده خالق جان و تن

رئیس معظم سمیرا سپه — بشوکت بصولت بجاه و حشم

بتوقیر و رفعت بلند اخترش — سبق برده از مهر و پروین گرو

چو خواهند از خاندانش نشان — شتابند اقوام و ذوالمنن

کلام بلیغ جناب سحر — بود خورشید و کیست تا نکند
فلک گفت احسن ملک گفتند — سخنوری طبعش بحسن سخن
بهاری بگلزار معنی رسید — زمین سخن گشت پرنشک چمن
پی سال طبعش ز هاتف ندا — بگو شعر سید که هادی حسن
بگو سال دیوان آقای خویش — که دیوان مهر سپهر سخن
دگر سال فصلی چو خواهی بگو — که مجموعهٔ اال منظمهٔ آقای من

ایضا

چو شد کلیات سحر منطبع — بتاریخ سحر شد بایمن سحر
بتاریخ طبعش نمودم چو فکر — چنین داد هاتف ندا بر سحر
که هادی کن از روی افسون قلم — کنی نسخهٔ سحر طلسم بیان سحر

ایضا

جناب سحر کاین دیوان مهیب — کنی نسخ چاپ به پیشان حسن
ندا آمد گردون پی مصدر حبا — به مطبوع شد هست آیات سخن

ہر اک شعر اُن کا ہے بیت سے
یہ دیوان ہے بحر رواں سخن

جو تا بندہ مہ سال تاریخ ہے
تو ہو خوب روشن جہان سخن

اور اسکے شہباز فکر رسا
زمین سے سوا آسمان سخن

غرض جب کہا ہاتف غیب نے
یہ بولی دم امتحان سخن

تمام شد تحفہ دلپذیر مہر سے
بیاض شعر پاکیزہ بیان سخن

CALL No. {...۸۹۱۰۶۳۱..... ACC. No...۲۵۰۳۰۵.....
...س ۹۲ ب س...
AUTHOR.....
TITLE.....
.....

URDU SECTION

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME OF ISSUE

MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.